وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

دیوان نعت صدر آرائے بزم رسالت بالانشین مسند نبوت

حضرت خاتم النبیین رحمت للعالمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲۲۳۹

تصنیف

جناب حافظ محمد حسین صاحب ضیا خلف اصغر فارس مضمار سخندانی یکہ تاز میدان بیان و معانی

جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور و عرفانی حنفی قادری رئیس میرٹھ مرید خاص حضرت

قبلہ مولانا حاجی سید غوث علیشاہ صاحب قادری بغدادی پانی پتی

نور اللہ اسرارہ مسمی بہ ظہور رسالت

المعروف بہ

شان ظہور

حسب فرمائش والاشان

عالیخاندان امیر ابن امیر جناب غلام محی الدین خانصاحب آزاد

رئیس بمبئی تلمیذ حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مدظلہ العالی

در مطبع لوا الانوار پریس میرٹھ برونق طبع جلوہ گر گردید

ردوم ۲۰۰۰ جلد (جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں) قیمت فی جلد عہ محصولڈاک ۳ر

جہان مثل زلیخا مشتری تھا مضامین کا

رہنمائے تصوف کیلئے

ریاض الفقر

تماشا ہے کہ یوسف بکنے جو بازار میں آئے

ظہور ولایت

حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کی مدحت کی غزلیات کا مجموعہ ظہور ولایت نام شاعری کی خوبی اور مضامین کی ندرت فصاحت و بلاغت کی اسلوبی میں اپنی نظیر آپ ہے شعرائے نازک کلام کا تعویذ بازو صوفیان والا مقام کا حرز جان کہنا اسکو بجا ہے ۴ جزو کا حجم اور ۲؍ قیمت مفت یہ گوہر بے بہا ہے۔ عاشقان مرتضوی اور مشتاقان مصطفوی دیکھیں اور کیف اٹھائیں قیمت ۲؍

کتاب ریاض الفقر المعروف بدفتر حقیقت یعنی سوانح عمری حضرت مولانا مولوی سید غوث علیشاہ صاحب قادری چشتی نقشبندی سہروردی بغدادی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ بیالیس سال کی سیاحی اقلیم ہندوستان و بلاد عرب و شام کی کاشف حالات۔ و متبرک مقامات کی زیارت و ملاقات اہل کمال کا آئینہ اظہار کیفیات علم تصوف و عموماً تعلیمی طریقت کا بحر ذخار و خصوصاً توحید و تفرید کے اسرار کا ابر گوہر بار۔ ذکر کرامت

ظہور کرامت

ظہور کرامت نام ۱½ جزو کے حجم کا مجموعہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مدحت کی غزلیات کا رسالہ شعرائے نامدار اور فصحائے والا مقدار کو سرمۂ دیدۂ بصیرت اور مشتاقان طریقت و شایقان معرفت کے لئے گل تاج ارادت اور گلگونہ رخسار عقیدت ہے۔ اس میں یہ جوہر فرد و گوہر بیش بہا مفت ہے خریداران کامل اور دیدہ وران واصل دیکھیں قیمت ۱؍

و اعجاز و تذکرۂ اولیائے و صلحائے کرام کا جام جہان نما۔ و تحقیق و تفصیل چار پیر و چودہ خانوادہ کا آئینہ صورت نما کہنا ہر شان سے اس کتاب کی شان میں زیبا ہے۔ اور ہر طرز و ہر انداز سے تعویذ بازوئے اہل عرفان اس تذکرہ کو جاننا اور ماننا بجا ہے۔ مصدر فیوضات سبحانی جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور و عرفانی رئیس میرٹھ نے جو مولانا ممدوح قدسی منزلت کے مرید خاص اور تعلیم یافتہ باختصاص ہیں بڑی جانفشانی اور محنت سے ۱۳۰۲ھ میں تالیف کرکے زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ از ان بعد دوبارہ طبع ہونیکی اتفاق وقت سے نوبت نہ آئی طالبان تحقیق و شایقان تدقیق سرمستان خمخانۂ طریقت و مدہوشان مصطبۂ معرفت کا شوق روز بروز ترقی لاتا رہا اور تقاضائے ارادتمندان صفاکیش و مشتاقان طریقت و حقیقت اندیش طوفان خیز ہوا۔ اب حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے بتحریک احباب و اصرار اصحاب بعد نظر ثانی و اضافہ اکثر مضامین مفیدہ و اشغال و اذکار ہر سلسلہ و طریقہ و اوراد و اذکار معمولہ طریقت نکات عرفان و حقیقت ارادہ طبع ثانی فرمایا ہے پہلی مرتبہ قیمتی کاغذ پر بتقطیع ۲۲×۲۰ پچاس جزو کے حجم سے یہ کتاب طبع ہو کر مفت تقسیم کی گئی تھی۔ اب معمار قیمت علاوہ محصولڈاک پیشگی خریداران سے اور تین روپیہ علاوہ محصولڈاک مابعد کے

ظہور رحمت

اولیائے کامل و مکمل کے مناقب کی غزلیات کا ۴ جزو کا مجموعہ ۲؍ قیمت پر ارزان ہے ارادتمندان واثق اور طالبان راسخ کیلئے ذوق کا سرمایہ اور شوق کا پیرایہ ہے۔ آسمان شاعری کا ماہ تمام ہے ظہور رحمت نام ہے۔ قیمت ۲؍ بولتا۔ حضرت عبدالصمد عرف رحمت خان کا توحیدی کلام بولتا نام۔ قیمت پر مفت ہے

ظہور وحدت

عرفان لجۂ معرفت اور مشتاقان دریا ذخار حقیقت کے لئے جام خمخانہ کار اور ساغر مصطبۂ وصال آئینہ اسرار رحمت مسئلے بظہور وحدت توحیدی کلام غزلیات وحدت انضمام کا مجموعہ فنا فی اللہی کے شاہد رعنا کا پردہ کشا اور وحدت الوجود کے مضامین فرحت فزا کا جلوہ نما ۲ جزو کا حجم ۲؍ قیمت زیر طبع ہے۔ قیمت ۲؍

استدعا ارادتمندان و مریدان و معتقدان مولانا ممدوح و دیگر آرزومندان و قدردانان کتب تصوف و سوانح اعانت پر آمادہ ہوں اور اپنا اپنا نام درج رجسٹر خریداران کرائیں اور قیمت سے مشرف کریں۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس

المشتہر

حافظ محمد محسن حسین ضیا پروپرائٹر نورالانوار پریس میرٹھ و منیجر کارخانہ تاج التجارت و کمیشن ایجنٹ شہر میرٹھ محلہ شاہ پیر

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

الحمد للہ کہ آفتاب آسمان اول ما خلق اللہ نوری نیر تابندہ اوج نامانصح العرب والعجم یعنی دیوان نعت المسمی

ظہور رسالت

المعروف بہ

نثار ظہور

نتیجہ طبع روشن حافظ محمد حسین صاحب ضیا خلف جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور عرفانی رئیس شہر میرٹھ

در مطبع نور الانوار میرٹھ جلوۂ انطباع فرمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ اللہ ترا کیا رتبہ ہے ارفع اعلیٰ
بارک اللہ تیری کیا شان ہے سب سے بالا

عزِ لولاک ترا خطبۂ شانِ شاہی
لا الٰہ سکّہ ہے اور انا فتحنا ہے لوا

جاہ و ثروت تری اتممت علیکم نعمت
شان عظمت تری ما کان محمد شاہا

ہے لقد جاء ترا مژدۂ آمد آمد
قاب قوسین ترے قرب کا نکتہ ادنیٰ

سرو قامت میں تیری جلوۂ سدرِ مخضود
ظلِ ممدود ترا سایۂ سعدوم لوا

والضحیٰ جلوۂ رخ عارضِ تابان والشمس
زلفِ واللیل ہے والنجم ہے خالِ زیبا

ذات پر تیری فدا وقعتِ لوحِ محفوظ
تیری طٰہٰ ہے صفت اور تری یٰسین ہے ثنا

شان توقیر تری نغمۂ ما ارسلنا
عز و قعت ہے تیری مژدۂ وحی یوحیٰ

ازلی شان تیری کنت نبیاً سے عیاں
صدق اللہ سے برہان ابدی صدق و صفا

لی مع اللہ سے تری رمز شناسی ظاہر
ما عرفنا سے ترا علم و حیا جلوہ فزا

کیف رحمت سے ہو سرشار نہ کس طرح ضیا
ساقیٔ جام سقٰہم کا کرم ہے دریا

کونین مین دولت نہین اس سے کوئی اعلیٰ | ہون تیرے فدا بادشہ یثرب و بطحا
جس سینہ مین ہے نور تری شمع کرم کا | لاریب ہے وہ رشک دہ طور تجلّےٰ
جس خلوت دل مین ترے انوار ہین شاہا | تکریم و کرامت مین ہے وہ عرش معلّےٰ
والنجم ترے خال رخ جاہ کی تابش | والشمس ترے عارض پر نور کا جلوہ
واللیل ترے گیسوئے مشکین کی ہے تفسیر | اور والضحیٰ رخسار کی ہے شمع دل آرا
طغرا ترا یٰسین ہے فرمان ہے مدثر | توقیع الم نشرح ہے القاب ہے طٰہٰ
حم ہے دستار تو جامہ ہے مزمل | اخلاص قبا اور لوا انا فتحنا
تو شاہ رسل اور ہے تو راہبر کل | مسند تری شوکت کا دنیٰ اور فتدلیٰ
دو شمع تری بزم کی ہین یہ مہ و خورشید | توسن ترا گردون ہے افق ذروہ علیا
توصیف ہے ماکان ثنا ہے تری لولاک | خادم ہین ترے یوشع و ذو الکفل و مسیحا
ترا ہی کرشمہ تھا بہار رخ یوسف | تیری ہی محبت سے ہوا شور زلیخا
رحمت سے تری آتش نمرود گلستان | عزت سے تری شان براہیم کا شہرہ
عاشق ترے اسحاق ہین شیدا تری یعقوب | آشفتۂ الفت ترے یحییٰ زکریا
تیری ہی سبب شان شعیب و نوح کا سامان | تیرے ہی لئے خلق ہوئے آدم و حوا
موسیٰ تری الطاف سے اور تیرے کرم سے | دنیا مین بنے مرد عصا و ید بیضا
تھا تیرے لئے رشک دہ روضۂ رضوان | بیشک شب معراج سراپردۂ خضرا
قائل تری اکرام کے انسان ہین تو کیا ہے | شاہد ترے انعام کے ہین آہوئے صحرا
ہیبت سے تری ہلگئے اور گر گئے کتنے | ایک زلزلہ مین کنگرۂ قلعہ کسرےٰ

کیا مدح کرے تیری ضیا اے شہ کونین
مداح ترا خود ہے خداوند تعالےٰ

عجب ہے بخت یاورِ شانِ رحمت کی قسم میرا
کہ نعتِ سرورِ کونین لکھتا ہے قلم میرا

رکھے ہے کیفِ نفیٔ غیر جب دل مین قلم میرا
نہ ہووے ساقیٔ اثبات کیون فیضِ رقم میرا

پسند آئے نہ خوشبون کو نہ کیون رنگِ رقم میرا
زبان ہے موجِ کوثر اور طوبا ہے قلم میرا

عجب ہے تجھ پہ چھایا تو نے اے سوزِ الم میرا
جگر مین داغِ حسرت رکھتی ہے شمعِ حرم میرا

طوافِ روضۂ اقدس ہی جب حاصل تصور مین
ترے گلگشت سے کیا خوش ہو دلِ باغِ ارم میرا

کسی صورت سے اُسکے آستانِ پاک پر لیچل
یہی ارمان ہے تجھ سے اے نسیمِ صبحدم میرا

برنگِ شوق پہنچون آستان پر کاش جلدی سے
وبالِ ہند کی وحشت سے اب گھٹتا ہی دم میرا

قلم کہتا ہے مین مداحِ سرکارِ محمد ہون
پرِ روح الامین سے کسطرح رتبہ ہے کم میرا

تجلیٔ جمالِ پاک پر غش ہین تمنا مین
فروزان داغِ دل اس غم سے ہی شمعِ حرم میرا

رسول اللہ کے روضہ کی طوفِ پاک کی ہر دم
مجھے حسرت ہے اور بڑھتا ہے سودا دمبدم میرا

تصور آگیا تو عالمِ امکان مین آیا
ہوئی گر بیخودی تو ہو گیا رنگِ عدم میرا

بہا دے خون کر کے دل کو اُسکے پائے اقدس پر
ہر ایک قطرہ ہے لعلِ بے بہا اے چشمِ نم میرا

جگر مین دل مین جا ہین داغِ الفت کے تماشے ہیں
یہی دولت ہے میری یہ ہے دینار و درم میرا

تسلیٔ دلِ مبتلا کیجے لطف و رحمت سے
سوا سرکار کے ہے کون اے شاہِ امم میرا

کہان ممکن ہے لغزش الفتِ میلادِ سرور سے
ہے ثابت روزِ اول سے ارادت پر قدم میرا

نہ کیون شہرت ہو مضمونون کی میری نعتِ عالی مین
کہ میدانِ عقیدت مین فلک سا ہے قلم میرا

مدینہ کا ہین شیدائی ضیا ہون روزِ اول سے
قیامت کو بسپاہ عشاق ہی ہوگا علم میرا

قلقِ جہان بجسم دیدہ جوافشا ہوگا
عالمِ قدس میں کیا کیا مرا چرچا ہوگا

غمزۂ ناز اگر معجزہ آرا ہوگا
فیض نایاب ازلی نام مسیحا ہوگا

تپش دل نے تو ناچار بنایا اے شوق
تھی خبر کس کو کہ یوں صرف تمنا ہوگا

دل ہے قربان ادا جان ہے محوِ انداز
جوش حیرت ہے ابھی دیکھئے کیا کیا ہوگا

ہے جنون دل کو تو سودا ہے مری ارمان کو
ولولہ دیکھئے کیا کیا ستم آرا ہوگا

سجدہ ریزئ طلب کے ہیں قیامت نیرنگ
دیکھنے والون کو کسطرح نہ سودا ہوگا

اے شہِ کون و مکان بادشہِ ہر دو جہان
ایک نظر ہوگی عنایت کی تو اچھا ہوگا

شوق رگ رگ مین اسیطرح رہا گر ساری
ہر بنِ مو سے نیا دل مرے پیدا ہوگا

روشِ بندہ نوازی کا اگر راز کھلا
ہے یقین سارے زمانہ کو اچنبا ہوگا

ابرِ رحمت کیطرح گر ہے یہی جوش سرشک
نخل امید نہ کیونکر چمن آرا ہوگا

ہے ضیا مجھکو یقین لطف و کرم سے حق کے
جب جھکی گردنِ جاں سامنے روضہ ہوگا

مکینِ خلوتِ دل ہے خیالِ آستان تیرا
ازل سے سر مین سودا ہے مرے ایجانِ جاں تیرا

فدائے غمزۂ شوکت ہے شاہِ دینِ جہاں تیرا
زمین تیری ہے فرمان بر ہے محکوم آسماں تیرا

جگر دل روح تن امید حسرت شوق و ارماں
کرون کیا کیا فدا دیکھون جو شاہا آستاں تیرا

تپش دل کی خلش جاں کی توحش اپنے ارماں کا
اثر ہے تیری الفت کا عیان سب ہے نشاں تیرا

ترا مدفن ترا حجرہ ترا بقعہ ترا روضہ
دکھائے کاش مجھکو بھی خدائے لامکاں تیرا

کرم ہو لطف ہو یا فضل و رحمت مجھپہ جو کچھ ہو
یہان ہو یا وہان صدقہ ہے جیتک بیکساں تیرا

پریشانی ہے جوش شوق سے ورنہ الم کیا ہے
مکین دل ہے تو بیشک دلِ عالم مکان تیرا

نہ جلوت مین نہ خلوت مین نہ عزلت مین نہ صحبت مین
عیان ہے چھپ نہیں سکتا ہے یہ دردِ نہاں تیرا

تڑپ جاتا ہے دل اور جاں سے شورِ حشر اٹھتا ہے
خیال آتا ہے تنہائی میں جس دم ناگہاں تیرا

ہر ایک دم زمزمہ سنجِ ثنائے شاہ عالم ہو
نہ جائے وقت ہرگز جانِ محزوں رائیگاں تیرا

ضیا اللہ اکبر اب تو کچھ ہے اور ہی حالت
فسوں ہے سحر ہے جادو ہے آفت ہی بیاں تیرا

حسن و خوبی میں بنے کون مقابل تیرا
باغبانِ چمنِ دہر ہے مائل تیرا

ذرۂ خاکِ قدم تیرے ستارے سارے
اشعۂ جلوۂ رخ ہے مہِ کامل تیرا

گل ترے جلوۂ رخسار کے شیدائے قدیم
زمزمہ گاتے ہیں گلشن میں عنادل تیرا

جسمیں مرضی ہو تری عشقِ شہ دین تو رہ
جان تیری ہے جگر تیرا ہے اور دل تیرا

تیرے قربان میں اے غمزۂ نازِ لولاک
تیر ازخمی ہے جگر دل میرا بسمل تیرا

جب تری رخ کی تجلی ہے ظہورِ وحدت
کیوں نہ بندہ بنے مہر اور مہ کامل تیرا

خوں ہی دل اور ہی حسرت میں مٹی ہیں ارماں
شرفِ سجدۂ در ہو کبھی حاصل تیرا

آرزو ناصیہ سا ہے ترے در پر دن رات
آستاں بوس تمنا کو ہے حاصل تیرا

تجھ سے پرنور شریعت ہی طریقت پرکیف
مشرقِ فیض ہے ہر خارج و داخل تیرا

دل ترے جلوۂ انوار سے ہے مشرقِ نور
روح میں پردۂ اسرار ہے حائل تیرا

مہِ کنعاں پہ زلیخا تھی فدا تجھ پہ جہاں
دعوئے حسن ہی بس ناز کی قابل تیرا

کسکو یہ عظمت و توقیر خدا نے بخشی
نام میں اپنے کیا نام بھی شامل تیرا

تجھ پہ قربان ہوں نہ کیوں احمدِ بے میم مدام
واصلِ ذات ہی جو دل سے ہے واصل تیرا

ہیں ثنا سنج بشر مدح سرا ہیں جنات
عام انعام و کرم ہے شہِ باذل تیرا

نظرِ لطف و کرم ہووے ضیا پر شاہا

قابلِ رحم ہے یہ بندۂ کاہل تیرا

روح نے دیکھا ہے کیا نور کا جلوہ تیرا
روزِ اول سے ہوں میں محوِ تماشا تیرا

لبِ ارمان ہے طرب جوشِ تمنا ہر دم
للہ الحمد بنایا ہے مجھے شیدا تیرا

ازلی و ابدی کیف فراموش ہوئے
تیرا مدہوش ہوں اور محوِ تماشا تیرا

جلوۂ نور سے آنکھیں ہیں تجلی گہِ طور
نظر آتا ہے ہر ایک سمت سے روضہ تیرا

آستانِ شہِ والا سے مقابل ہووے
شان و رتبہ نہیں یہ گنبدِ خضرا تیرا

خاکِ یثرب تیرے ہر ذرہ پہ دارین نثار
دلِ کونین میں ہے شورش و سودا تیرا

تیرے ہی نور سے پُرنور تھا حسنِ یوسف
فیضیابِ ازلی نازِ مسیحا تیرا

نعمتِ سرمدی و دولتِ فیضِ صمدی
تیرے ہی واسطہ ہے اور ہے حصہ تیرا

تو خدا کا ہے خدا تیرا ہی باقی سب ہیچ
ذات سچی ہے تیری فیض ہے سچا تیرا

تیرے ہی نام سے ہے نغمۂ کن سازِ نشاط
نفخۂ صور بھی ہو زمزمہ پیرا تیرا

یاورِ بیکسی و یارِ شفاعت تو ہے
تو توانا ہے اور اللہ توانا تیرا

لکھ سکے کون تری وصف و ثنا غیرِ خدا
مدح خواں گو کہ ازل سے ہی زمانہ تیرا

ہے **ضیا** طالبِ انوارِ کرم اے شہِ دیں
جلوہ آرا ہو کہیں نورِ تجلی تیرا

دل میں جلوہ ہے خداوندا کس کے نور کا
ہے عیاں رگ رگ سے غمزہ نازِ برقِ طور کا

شیفتہ جب سے ہوا تیرے رخِ پُرنور کا
ہر گھڑی آنکھوں میں ہے میری کرشمہ طور کا

تیرے انوارِ تجلی کے تصور میں شہا
اور ہی رتبہ ہے کچھ میری شبِ دیجور کا

جو ترے شیدا ہیں الفت میں انہیں کیا چاہیے
عاشقانِ خلد کو بیشک ہے سودا حور کا

نالۂ شام جدائی سے خدا بخشے پناہ
سامنے شورش کے اسکی بند ہو دم صور کا

تیری رحمت ہو تو ہان ہوجائین سب سامان نصیب
ورنہ یثرب کیلئے کیا منہ ہے بے مقدور کا

شافعِ عالم نظر رحمت کی ہو بہرِ خدا
کچھ برا نقشہ ہے اِن روزون دلِ رنجور کا

دیکھ لے بہرِ خدا اب حالتِ زار اے کریم
داغہائے دِل سے ہے عالم عیان ناسور کا

نرگسی آنکھون کا کس کی کیف ہے مستی فزا
حسرت و ارمان میں بھی انداز ہے مخمور کا

روزِ اوّل سے ہون شیدائی ادائی ذات پاک
میرا سودائے قدیمی بھی ہے مضمون دور کا

کیون نہ ہو شیدا جہان سنکر کلام اپنا ضیا
کیف ہے ہر لفظ سے اِسکے عیان انگور کا

نام کسکا مرے اللہ مجھے یاد آیا
برق بنکر جو لبون تک دلِ ناشاد آیا

نسلِ آدم پہ بھی اللہ کو رحمت منظور
آپ کا سرورِ کرم از پئے امداد آیا

جز خدا تم سے نہین شان کسی کی اعلیٰ
فہم عشاق مین کیا نکتۂ ارشاد آیا

ایسی رحمت کی نظر ہو کہ تسلی ہوجائے
نالہ کرنے سے ہے تنگ اب لبِ فریاد آیا

روضۂ پاک کا ہر دم مرے دلمین ہے خیال
اب مرا طالعِ ناکام سرِ داد آیا

نظرِ لطف ہو مدّ شہِ کون و مکان
بر سرِ جور ہے نفسِ ستم ایجاد آیا

روزِ اوّل ہی سے ہون طالب کیفِ دیدار
غم اغیار سے ہے دل مرا آزاد آیا

غلغلِ صلِّ علیٰ عالمِ تقدیس میں تھا
عالم آرائی پہ جب حسن خداداد آیا

مجلسِ نعت مین جسوقت کہ جاتا ہے ضیا
در و دیوار بھی کہتے ہین کہ استاد آیا

تیرے انتظار مین جانِ جان شبِ ہجر کیا برا حال تھا
کبھی سوز و سازِ فراق تھا کبھی شوق و ذوقِ وصال تھا

مری خلوتِ دلِ زار مین شبِ ہجر کسکا خیال تھا ق
کہ جمال ماہِ جمال تھا تو جلال مہرِ جلال تھا

کبھی نازِ سحر حلال تھا کبھی جلوہ بدرِ کمال تھا
کبھی غمزہ رشکِ ہلال تھا کبھی عشوہ مہر جلال تھا

مری باغِ داغِ دل و جگر مین ہوائی کیفِ مُراد تھی
مرا نخل حسرت و درد و غم مری چشم تر سی نہال تھا

کبھی حشر ولولۂ جنون کبھی جوشِ قلزمِ اشکِ خون
کبھی آہ دردِ بلا نمون مری جی پہ کیا کیا وبال تھا

دلِ مضطرب مین ستم تپش رگِ جانِ زار مین تھی خلش
سوئی طیبہ جذبہ تھا اور کشش یہی لطفِ خاص یہ دال تھا

مرا جوشِ شوق مین طاق تھا مجھی سانس لینا بھی شاق تھا
مری دلمین داغِ فراق تھا تری رُخ پہ نقطۂ خال تھا

ترا ناز اور رُخِ مہ جبین تھا نشاطِ خاطر و کیفِ دین
تری زلف و گیسوِ عنبرین مری مرغِ شوق کو جال تھا

نہ زبا مین طاقتِ گفتگو نہ خیال کوشش و جستجو
تفِ برق جلوہ تھی روبرو لبِ نُطق بستہ و لال تھا

نہ تھی مجھکو طاقتِ دم زنی کہ ستم تھی کاوش و جانکنی
کبھی عشوہ برچھی کی تھی انی کبھی غمزہ تیر کی بھال تھا

ترا نازِ روح شکار تھا مری پاس ایک دلِ زار تھا
سو ترے قدم پہ نثار تھا نہ گرہ مین نقد نہ مال تھا

یہ منزلِ کرمِ اتم شہِ ذی کرامت و ذی حشم
تجھے لطفِ خاص کی ہی قسم مرا کچھ تجھے بھی خیال تھا

مرا سینہ مخزنِ نور تھا مرے دلمین جلوہ طور تھا
وہ عروجِ شانِ ظہور تھا کہ عدم ہی فکرِ زوال تھا

کبھی اے نسیمِ طرب اثر نہ ہوئی ضیا پہ ذرا نظر
نہ سنائی روضہ کی کچھ خبر یہی ایک ذرا سا سوال تھا

نہ طور تھا نہ ذکرِ تجلّیِ طور تھا
نورِ محمّدی کا نہ جب تک ظہور تھا

آدمؑ نے بارِ عشق کا سر پہ اُٹھا لیا
دیوانہ اداۓ جمال حضور تھا

عرش بریں ہوا شبِ معراج سربلند
اعزاز آسمان کا زمین پر ضرور تھا

جبتک نہ ذاتِ پاک کا جلوہ تھا خاک پر
کیا کیا نہ کچھ وبال نہ کیا کیا فتور تھا

چشمک ہی جس کی حضرتِ موسیٰ نے غش کیا
وہ آپ ہی کے نازِ تجلّی کا نور تھا

پیدا کیا اس امت مغفور مین ہمین
سر گرم التفات خدائے غفور تھا

جب لب پہ آیا نام محمدؐ بہ ذوق و شوق
کیا اے ضیا سناؤن کہ مین کتنی دور تھا

مین سن چکا ہون کہ حامی ہی مصطفےٰ میرا
بہت بلند ہے اقبال اے خدا میرا

ہے روز حشر وسیلہ جناب کا کافی
نہ کوئی یار وہان ہے نہ آشنا میرا

ٹپک پڑے نہ ان آنکھون سے حسرت دیدار
پیام روضہ پہ لیجا تو اے صبا میرا

تمھارے سایۂ رحمت کا ہون تمنائی
نہ اور کوئی امید اور نہ مدعا میرا

تری کرم سے ہی کیا چیز دولت دارین
قسم ہے ذات خدا کی کہ ہے خدا میرا

علی کا عشق ہے ایمان الفت حسنین
یہی عقیدہ ہے اے شاہ دوسرا میرا

ضیا مین امت احمدؐ ہون قادری مشرب
نہ کیونکہ نام ہو مشہور جابجا میرا

تصور مین جن آنکھون نے جمال مصطفےٰ دیکھا
بظاہر نور ناز و جلوۂ شان خدا دیکھا

ہوا ہے اپنی ہستی پر گمان کچھ اور ہی مجکو
الٰہی مین نے کس کا نور حسن جلوہ زا دیکھا

ہوائے باغ جنت سی عبث دل کب پریشان ہے
نسیم کوئے سرور کا تصور جان فزا دیکھا

تصور پر فدا دل ہے تو آنکھین محو حیرت ہین
کسی نے مدعا پایا کسی نے مدعا دیکھا

مقدر مین ہے جس کے سجدہ ریزی آستانہ کی
اسی نے دونو عالم مین در امید وا دیکھا

ازل کیا اور ابد کیا دونو عالم مین شہ عالم
تمھین مشکل کشا پایا تمھین مشکل کشا دیکھا

جب آیا روئے روشن کا تصور خلوت دل مین
تجلی ریز رحمت ہم نے حسن والضحیٰ دیکھا

سنایا عشق کامل نے دوئی کا وسوسہ دل سے
خدا دیکھا تمھین دیکھا تمھین دیکھا خدا دیکھا

نگین دل پہ جس کے نقش پایا نام اطہر کو
اُسے طاہر مطہر پاک اقدس باصفا دیکھا

تمھین دل اور جان نے اور یقین نے اور ایمان نے
امام الاصفیا پایا امام الانبیا دیکھا

ظہورِ شانِ رحمت ہے ضیا طرزِ ثنا خوانی
جزاک اللہ اب تو نے رہِ صدق و صفا دیکھا

نہ شعلہ مین ایسی بیقراری نہ برق مین اضطراب دیکھا
شعاع خورشید کیون ہی مضطر یہ کسکا ناز نقاب دیکھا

نہ ماہ مین یہ فروغ دیکھا نہ اشعۂ آفتاب دیکھا
یہ کسکا عارض ہے نور افشان یہ کسکا رخ بے نقاب دیکھا

کرم مین اخلاق مین حیا مین وفا مین کیا انتخاب دیکھا
ہر ایک دا مین ہر ایک صفت مین شہا تمھین لاجواب دیکھا

ادائے کیفِ ثواب دیکھا دوائے دردِ عذاب دیکھا
عزیز اہلِ کتاب دیکھا شفیع روزِ حساب دیکھا

تمھارے خاکِ قدم کے ذرون مین جو تجلی کی تاب دیکھی
نہ ماہ کا وہ جمال دیکھا نہ جلوۂ آفتاب دیکھا

جلیس عرشِ برین پایا انیس کرسی نشین پایا
خدا نے تمکو قرین پایا عجیب وقعت مآب دیکھا

حلیم پایا کریم پایا رؤف پایا رحیم پایا
صفات ذات خدائی عالم سے بہرہ ور بہرہ یاب دیکھا

تمھین بشیر و نذیر پایا رفیق برنا و پیر پایا
شفیق شاہ و وزیر پایا کریم رحمت مآب دیکھا

تمھاری توقیر جاودانی تمھاری تمکین ہے لامکانی
تمھارا ہی کون مثل و ثانی عجب ہی تمکو جناب دیکھا

کرامتِ اولیا تمھین ہو شرافتِ انبیا تمھین ہو
قبول خاص خدا تمھین ہو کہ فخر اہل کتاب دیکھا

انیس خلوت جلیس جلوت رفیق امت شفیق عالم
حبیب خالق قریب مولا شفیع روز حساب دیکھا

یہ آپ ہی کا تھا پاک رتبہ یہ آپ ہی کی تھی شان عالی
مقام قربت مین جا ہی پہنچے جمالِ حق بے حجاب دیکھا

سُنے ہدایت کے وہ فسانے غرض دلے کیفِ اتقانے
عطا کو الطاف جوش پایا کرم کو رحمت قباب دیکھا

طلسم قدرت روا روی تھی نگاہ کیطرح دم کے دم مین
گئے اور آئے اور اپنی نسبت سا گرم ہی فرش خواب دیکھا

تمھارا غمزہ ہی برق خرمن اور آتش دل ہی باد دامن
فراق شعلہ جگر ہی گلخن عذاب جان اضطراب دیکھا

فراقِ روضہ مین غرقِ غم ہون غریقِ طوفانِ صد الم ہون
غضب پریشان ہون اور برہم ہون کہ بحر سمجھا سراب دیکھا

وہ سر پھرا آیا غمِ سفر نے وہ خون بہایا ہے چشمِ تر نے
وہ خون کیا کاوشِ جگر نے کہ ہوش کو غرقِ آب دیکھا

تمھاری یہ مہر کی نظر ہی کہ کان یاقوت چشمِ تر ہے
مژہ پہ جو پارۂ جگر ہے ہر ایک کو لعلِ مذاب دیکھا

ہے آج سینہ مین روشنی سی ہے دل مین کچھ جلوہ افگنی سی
ہے جاگتی بات کچھ بنی سی مین جاگتا ہون کہ خواب دیکھا

یہ اپنی ہی بخت کی بلندی ہے اپنے طالع کی ارجمندی
ظہورِ حقِ مصطفا کو پایا تو نورِ حق بوتراب دیکھا

ضیا عجب لا مین ہمارے مضمون ہے عالم انکی ادا پہ مفتون
ہر ایک لفظِ فسون ادا مین مذاقِ شے عُجاب دیکھا

جو خلش فروشِ وحشت نہ یہ انتظار ہوتا
تو نہ خون ہوتی حسرت نہ جگر فگار ہوتا

میرا بخت رہنِ حسرت جو معینِ و یار ہوتا
میرا شوق آستان پر کبھی تو نثار ہوتا

رگِ سنگ بھی دل و جان سے فدائے ناز ہوتی
خطِ نقشِ پا کا تیرے جو کبھی گذار ہوتا

ترے روضۂ مطہر کی شمیم عطر افشان
جو مشامِ جان مین آتی تو طرب نثار ہوتا

نہ یہ طیبہ نام پاتا نہ ارم یہ سر جھکاتا
شہِ دو جہان جو تیرا نہ یہان مزار ہوتا

نہ یہ ہوتی دل مین حسرت نہ یہ جانِ جوشِ وحشت
جو ترے حضورِ اقدس مین حصول بار ہوتا

میرا ارجمند طالع جو عروجِ کیف پاتا
ترے آستان پہ جا کے کبھی اشکبار ہوتا

تہِ دل سے آستان پر جو ترے فدا نہ ہوتا
تو ذلیل ایک جہان مین فلک اور خوار ہوتا

تری خاکِ آستانہ جو ضیائے چشم بنتی
تو نہ دل فگار ہوتا نہ یہ اضطرار ہوتا

تیرے آستانہ کے شوق نے مری حسرتون کو مٹا دیا
تیرے دیدِ روضہ کے ذوق نے غمِ دو جہان سے چھڑا دیا

مجھے نفحۂ طیبہ کا لا دیا مرے مغزِ جان کو بسا دیا
مجھے لخلخہ سا سنگھا دیا صبا تو نے غم سے چھڑا دیا

ترے دید روضہ کی آرزو بنی باغِ خلد کی رنگ و بو
مرے دل کا غنچہ کھلا دیا مری جان کو پھول بنا دیا

غمِ عشق ہی تجھے آفرین تری سب ادائین ہین دلنشین
مرے دل کو فکرِ رضا دیا مرے لب کو شغلِ ثنا دیا

کبھی روضہ پیشِ نظر نہین کبھی جلوہ مہر اثر نہین
اسی سوزِ غم نے جلا دیا اسی جوشِ غم نے مٹا دیا

تری خاک بوسی کی آرزو ہوئی گرمِ کوشش و جستجو
مری حسرتون کو مٹا دیا مجھے نقشِ خاک بنا دیا

مری بد خصال ہین حسرتین ستم اور وبال ہین وحشتین
مری جان نے حشر اٹھا دیا مری دل نے عرش ہلا دیا

ترے نام پر شہِ دو جہان سر و دل نثار فدا ہی جان
غم و درد کی کہین ہوا مان یہی نکتہ دل نے سجھا دیا

غزل اور بھی لکھوں تازہ اب کہ ہی جوشِ رحمت و فضل رب
ہے ضیا یہ شکر کی جا مجھے مرے حق نے ذہن رسا دیا

شبِ ہجر شورشِ عشق نے مجھے کس مزے کا مزہ دیا
جو تپش نے حشر اٹھا دیا تو خلش نے دل کو بجھا دیا

شبِ ہجرِ دل نے ستم کیا مجھے رنگِ حشر دکھا دیا
کبھی حسرتون کو گھٹا دیا کبھی شورشون کو بڑھا دیا

کبھی نازِ جلوہ نے برق سان جو تبسم اپنا دکھا دیا
مرے دل کو غم سے جلا دیا مری جان کو خاک بنا دیا

تری نازِ غمزہ فروش نے مجھے رنگِ حشر دکھا دیا
مرے خرمنِ دلِ زار پر اثرِ شرارِ قضا دیا

ترے نازِ غمزہ طراز نے اثرِ صفات جتا دیا
ترے نورِ جلوہ فروز نے رخِ حسنِ ذات دکھا دیا

مرا سینہ خلوتِ ناز ہے مری شرحِ شوق دراز ہے
مجھے کس نے جلوہ دکھا دیا کہ بلائے غم مین پھنسا دیا

ترا حسن حسنِ جمال ہے تیری جاہ جاہِ جلال ہے
تری شان شانِ کمال ہی تجھے حق نے رتبہ بڑا دیا

یہ تیرے ہی لطف کا تھا اثر تری ہی کرم کی یہ تھی نظر
کہ ہمارا نام ہوا بشر ہمین حق نے سب سے بڑھا دیا

کہین کنتُ کنز کی ہی ندا کہین لی مع اللہ کی ہی صدا
کہین من رآنی ہی بر ملا یہ تماشا کس نے دکھا دیا

ہے فروغِ نورِ محمدی دل و جان ہی صرفہ بیخودی
ملا کیف ساغرِ سرمدی یہ کرشمہ کس نے دکھا دیا

بنے طورِ سینہ و جان و تن مٹی ساری قصۂ ما و من
دلِ داغدار مین ہے جلن یہ نظر نے کس کی جلا دیا

یہ ظہور رحمتِ عام ہی یہ ضیائے فیضِ کلام ہے
ہمین فنِ شعر سکھا دیا ہمین مردِ عشق بنا دیا

یہ کیا قیامت ہی جان مضطر یہ حشر زا ہی خیال کِسکا — شرار پیراہنِ تمنّا ہے نازِ برقِ جمال کس کا
جمالِ حسنِ رُخِ مہ و خور یہ رات دن ہی جمال کِسکا — جلال شانِ ظہورِ قدرت ہر ایکدم ہی جلال کس کا
تجلی آرائے طورِ وحدت بنا ہے نازِ جمال کس کا — یہ شوق کِسکا ہی جلوہ آرا یہ کیف زا ہی خیال کِسکا
ہر ایکدم محوِ بیخودی ہون خبر ہی تن کی نہ ہوش جانکا — ادائے شانِ ظہورِ رحمت ہوا ہی کیف خیال کِسکا
تجلیٔ ذات کے تماشے ہر ایکدم دلمین جلوہ گر ہین — بہار پیرای رنگ حیرت بنا ہی شوقِ وصال کِسکا
ہر ایکدم ایک خلش نئی ہی ہر ایک لمحہ تپش نئی ہے — یہ کس کی شوخی ہی کسکا غمزہ ہی برقِ آفت جلال کِسکا
کبھی تپش ہی کبھی خلش ہی کبھی ہی کاوش کبھی ہی کاہش — اسیرِ دامِ بلا بنا ہے مری طرح بال بال کِسکا
یہ کس کے نازِ کرشمہ زا کا جہان اسیرِ ادا بنا ہی — ہی غرقِ دریائے دردِ عالم ستم ہی جوش ملال کِسکا
مری امید اور مری تمنّا ہر ایک طرح سی ہی تم پہ روشن — ہو عرض کیسی بیان ہو کیسے حضورِ عالی سوال کِسکا
تمھاری رُخ اور تمھاری ابرو کی سب تماشی ہین رنگ آرا — عبارت آرائیان ہین ناحق ہی بدر کس کا ہلال کِسکا

ضیا ہو آستان پہ حاضر شہنشہِ شافعِ دو عالم
نگاہ رحمت کا ہی یہ خواہان خیال مال و منال کِسکا

تجلی ریز ہے عالم مین جلوہ حق کی رحمت کا — کہ ہے طور تماشا نورِ احمدؐ کی شفاعت کا
ہوا معلوم جب کو رمزِ آدم کی خلافت کا — جب آیا جوش پر دریا ترے آثار رحمت کا
ترے باعث سے پایا لطف طاعت کا عبادت کا — عجب ہے مرتبہ اعلیٰ شہا تیری اطاعت کا
نتیجہ ہے تیرے الطاف و رحمت کا ہدایت کا — کہ ہے پرنور ایوان اپنی جان و دل کی خلوت کا
تصور ہے ازل سے میری دل مین تیری صورت کا — اٹھا ہی روزِ اول ہی سی یان پردہ حقیقت کا

تمھاری ذات پر ہی ناز اور ہم سے تفاخر ہے
شرافت کا کرامت کا نبوت کا رسالت کا

اثر پایا مزہ پایا جو کچھ پانا تھا سو پایا
ترے صدقے شریعت کا طریقت کا حقیقت کا

نہ طاعت پر بھروسا ہے نہ تقویٰ کا سہارا ہے
قوی امید ہے اپنی وسیلہ ہے شفاعت کا

نہ ہو پرنور کیوں میرا سویدائے دلِ روشن
کہ ہر دم عکس ہے اس میں تری مہرِ نبوت کا

مجھے ہے ناز بس تیری غلامی پر شہِ عالم
نہ کچھ علم و عمل کافی نہ کچھ دعوی ہی طاعت کا

مجھے کونین کے افکار کا کیا غم ضیا ہووے
کہ ہر دم سر پہ سایہ ہے مرے شاہِ ولایت کا

ہے دل پر الم یا شفیع الورا
ہے جان پر ستم یا شفیع الورا

شب و روز طوفان ہے اندوہ کا
ہر ایک دم ہے غم یا شفیع الورا

نہیں چین ایک لحظہ دل کو نصیب
ہے آرام رم یا شفیع الورا

نہ وحشت سے تسکین نہ حسرت سے چین
نہ دقت ہے کم یا شفیع الورا

ترے در پہ ہو کاش جلدی نثار
دلِ پُر الم یا شفیع الورا

کہاں تک رہوں ہند میں زار و خوار
کرو اب کرم یا شفیع الورا

پذیرا ہو تسلیم و عجز و نیاز
کہ گردن ہے خم یا شفیع الورا

کرو ایک چشمک اگر لطف کی
ہو غم کالعدم یا شفیع الورا

رنگین بال و پرِ طائرِ شوق کو
ہے شوقِ حرم یا شفیع الورا

تیرا آستانہ ازل سے مجھے
ہے رشکِ ارم یا شفیع الورا

خیالاتِ دنیا سے دل رات دن
ہے بیت الصنم یا شفیع الورا

قدم سے ترے رشکِ جنت ہوئے
عرب اور عجم یا شفیع الورا

سوا تیرے کس کو ہوا ہے نصیب یہ جاہ و حشم یا شفیع الورا

ضیا پر ہو ایک چشم لطف و کرم
شفیع الامم یا شفیع الورا

کرو ایک نظر یا شفیع الورا ہوں شوریدہ سر یا شفیع الورا
صبا دوست بنجائے دم کیلئے تو پاؤں خبر یا شفیع الورا
مری آہ میں اور فریاد میں نہیں کیوں اثر یا شفیع الورا
تصور تمھارے رخ پاک کا ہے رشک قمر یا شفیع الورا
سویدا ہے تاریک و تیرہ تمام ق کرو ایک نظر یا شفیع الورا
کہ انوار رحمت کا ہووے ظہور ہو دل جلوہ گر یا شفیع الورا

ضیا پر بھی ہو ایک کرم کی نگاہ
ہو رنگ سحر یا شفیع الورا

کرم ہو عیان یا شفیع الورا کہ ہے دل تپان یا شفیع الورا
نہیں ذرہ اب تاب درد فراق ہے جان نیم جان یا شفیع الورا
مرا نالۂ شام حسرت بنا قیامت نشان یا شفیع الورا
جگر میں ہے سوز اور دل میں ہے داغ ہے لب پر فغان یا شفیع الورا
غم ہجر و دوری میں ساری ہی عمر گئی رائے گان یا شفیع الورا
شب ہجر میں نالۂ عرش رس ہے محشر نشان یا شفیع الورا
نشاط دل و فرحت جان زار ق بنے بے نشان یا شفیع الورا
ہے تسکین دل اور تسلی روح تیری داستان یا شفیع الورا

ترے جلوۂ رخ سے ہے جلوہ ریز
گل گلشن فکان یا شفیع الورا

قدومِ کرم کی ہے شانِ بہار
مکان لا مکان یا شفیع الورا

کسی طرح سے دیکھ لوں دیکھ لوں
ترا آستان یا شفیع الورا

تمنائے دل حسرتِ جان زار
کروں کیا بیان یا شفیع الورا

ترا لطف ہو کاش جلوہ فروز
ملے عز و شان یا شفیع الورا

پریشانی درد دوری ہو دور
ہو غم سے امان یا شفیع الورا

ضیا ہو وے مسرور اور شادکام
تیرا مدح خوان یا شفیع الورا

حالتِ دل کیا کروں اظہار یا خیر الورا
کسقدر ہوں مضطر و ناچار یا خیر الورا

ایک چشمک ہو نگاہِ لطف کی بہرِ خدا
دل ہے آنکھوں کیطرح بیمار یا خیر الورا

سجدہ ریز شوق آؤں آستانِ پاک پر
طالعِ میمون اگر ہو یار یا خیر الورا

شغل دل ذکر زبان و روح اب دن رات ہے
اے مرے مولا مرے سرکار یا خیر الورا

خلوتِ دل کو بنا دو طور انوار کمال
ہو تجلیٔ کرم آثار یا خیر الورا

خون ہو جاؤں ٹپک جاؤں درِ اقدس پہ کاش
اشک کی صورت سے ہوں تیار یا خیر الورا

ہے کفایت آپ کا ہر دم یہی ذکر جمیل
ہیں ضیا کے آپ ہی غمخوار یا خیر الورا

نذرِ حیرت صرفۂ وحشت ہے یا خیر الورا
دل اسیرِ حلقۂ دقت ہے یا خیر الورا

صبر سے مایوس ہے تسکین سے محروم ہے
جان محزون کی بُری حالت ہے یا خیر الورا

خواب میں بھی نام راحت کا نہیں سنتا کبھی
محشر آرا شورشِ الفت ہے یا خیر الورا

آستان سے دور ہون مجبور ہون معذور ہون
جوش ویران کاری وحشت ہے یا خیر الورا

کیا کہون کس سے کہون بیتابی جانِ حزین
کچھ عجب حالت عجب صورت ہے یا خیر الورا

شوق مضطر ذوق درماندہ طپش ناکام وزار
صرفہ حیرت مری حالت ہے یا خیر الورا

کون ہے غمخوار جس سے درد دل اپنا کہون
نذر خاموشی مری حیرت ہے یا خیر الورا

شوق طیبہ ذوق یثرب آرزوے خاکبوس
عالم اُمید کی دولت ہے یا خیر الورا

عاشقانِ خاص مین ہووے ضیا کا شمار
یہ بڑی دولت بڑی قسمت ہے یا خیر الورا

ہے وردِ لب صبح ومسا یا مرتضا یا مصطفا
کیا شغل ہے نام خدا یا مرتضا یا مصطفا

راحت ادا و جان فزا عشرت فروش و دلکشا
ہے روح و دل کا زمزمہ یا مرتضا یا مصطفا

اب یارِ دل کوئی نہین غمخوار دل کوئی نہین
کوئی نہین ہے آشنا یا مرتضا یا مصطفا

حسرت سے ہون خون در جگر اندوہ سے ہون چشم تر
غم کی نہین ہے انتہا یا مرتضا یا مصطفا

اب لطف کی ہووے نظر اور چشمکِ رحمت اثر
دکھلاؤ کیف جانفزا یا مرتضا یا مصطفا

ہووے کرم رحمت ادا رحمت بنے فرحت فزا
حاصل ہو دل کا مدعا یا مرتضا یا مصطفا

اب رحمتِ سرکار ہو جلدی سے بیڑا پار ہو
ہون بحرِ غم مین آشنا یا مرتضا یا مصطفا

بیمار دردِ ہجر ہون ہین جان و دل ازبس زبون
کسطرح حاصل ہو شفا یا مرتضا یا مصطفا

جانِ ضیا اب زار ہے اس درد سے ناچار ہے
اعجاز سے ہووے دوا یا مرتضا یا مصطفا

تم مرے دل کی دوا ہو یا محمد مصطفا
اور ہر غم کی شفا ہو یا محمد مصطفا

آپ کے صدقے سے ہے دنیا و دین کی آبرو
سب کے تم حاجت روا ہو یا محمد مصطفا

آپ کی توقیر اور عزت کا کیا ہووے بیان
خاص محبوبِ خدا ہو یا محمد مصطفا

لطف سے مجھکو ملے دیدار یا شاہِ عرب
جلوۂ حسنِ بقا ہو یا محمد مصطفا

یہ ضیا ناچیز اور کمتر غلامِ ذاتِ پاک
چاہتا ہے دل صفا ہو یا محمد مصطفا

تم شہِ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفا
تم امام المرسلین ہو یا محمد مصطفا

لامکان کے تم مکین ہو یا محمد مصطفا
رازِ قدرت کے امین ہو یا محمد مصطفا

رمزِ کن آئی سمجھ مین آپ کے ارشاد سے
کاشفِ علم الیقین ہو یا محمد مصطفا

یان بھی اور وان بھی تمھارا ہی سہارا ہے مجھے
قبلۂ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفا

آپ کے صدقے سے ہم پائینگے جنت مین مقام
رحمت للعالمین ہو یا محمد مصطفا

حضرتِ آدم سے تا ایندم کوئی تسا نہین
خاص ختم المرسلین ہو یا محمد مصطفا

ہو صفوفِ انبیا کے سرور عالی وقار
خلد کے مسند نشین ہو یا محمد مصطفا

جلوہ مولا تمھارے لطف سے ہوگا نصیب
عینکِ عین الیقین ہو یا محمد مصطفا

مقتدائے اولیا ہو پیشوائے انبیا
ہادیِ حق الیقین ہو یا محمد مصطفا

لب پہ ذکر اور دل مین ہے ہر دم محبت آپکی
جان کے تم نقش نگین ہو یا محمد مصطفا

کشورِ اعجاز و اقلیم کرامت کے ہو شاہ
مالکِ تاج و نگین ہو یا محمد مصطفا

دم کے دم مین دیتے ہو بندہ کو مولا سے ملا
جلوۂ رحمت تمھین ہو یا محمد مصطفا

آپ کی ہی ذات مظہر ہے خدائے پاک کی
تم ہی نورِ اولین ہو یا محمد مصطفا

آپ کے جلوے سے خالی نے زمین و آسمان
نور افشان ہر کہین ہو یا محمد مصطفا

راتدن دل مین مرے ہے نورِ رحمت جلوہ ریز
دور کب ہو تم یہین ہو یا محمد مصطفا

خاک کو تم سے ملی توقیر و شان و آبرو | عزتِ عرشِ برین ہو یا محمد مصطفا

کیون ضیا کے لب پہ ہو ہر دم نہ ذکر ذات پاک
تم ازل سے دل نشین ہو یا محمد مصطفا

اے خدا دکھلا جمالِ پُر بہارِ مصطفا | دل فدا جان سے ہو جان دل سے نثارِ مصطفا
آنکھ مین ہے اشک دلمین جوش جانمین ہیگی یاس | ہے عجب نیرنگ دردِ انتظارِ مصطفا
سینۂ پُر داغ سے دل کیون نہووے باغ باغ | انبساط آرا ہے رنگِ لالہ زارِ مصطفا
حسرتِ باغِ ارم نذرِ فراموشی ہوئی | حشر انگیزی پہ ہے عشقِ مزارِ مصطفا
کیون نہو تا محو کیفیتِ غمزۂ نازِ الست | طایرِ ارمان ازل سے ہے شکارِ مصطفا
نام سے آدم کے بے بہرہ تھا جبتک گوش خاک | ذرہ ذرہ تھا گواہِ اشتہارِ مصطفا
ہے وہی جانِ ازل اور وہ ہے ایمانِ ابد | کیون نہ ہو عالی نسب شانِ تبارِ مصطفا
ہے زرِ خالص محبت کی محک پر ہر طرح | دل سے ہے جو طالبِ کامل عیارِ مصطفا
عالمِ اجسام ہے دل سے نثارِ خاکپا | عالمِ ارواح ہے نذرِ غبارِ مصطفا
ہے فسردہ غنچۂ دل خشک ہے شاخِ امل | گلشنِ سینہ مین ہر دم خار خارِ مصطفا
عارض و گیسو سے اُسکے جلوۂ شام و پگاہ | شہرتِ شمس و قمر لیل و نہارِ مصطفا
ہے یہی علم الیقین عین الیقین حق الیقین | خواستگارِ ذاتِ حق ہے خواستگارِ مصطفا

کیون ضیا ہووے نہ دل جلوہ گہِ نازِ کمال
سینۂ پُر داغ ہے فصلِ بہارِ مصطفا

کون ہے جس سے بیان ہو عز و شانِ مصطفا | لامکان سے دور ہے اوجِ مکانِ مصطفا
جس نے پایا آپ کو اُس نے خدا کو پا لیا | ہے نشان بے نشان بیشک نشانِ مصطفا

لی مع اللہ کا ستری آتا احمد ہیں یاد
ہیں عیان کیا کیا نہ کچھ رمز نہان مصطفا

مصطفا اسرار دان راز حق ہیں بالیقین
اور ذاتِ کبریا ہے رازدانِ مصطف

ہے ضیا دن رات محو فضل و فیض کبریا
کیف زا ہے شان لطف و امتنانِ مصطفا

کاش ان آنکھوں سے میں دیکھوں لقائے مصطفا
ہو میرا نورِ بصر نورِ ضیائے مصطفا

لب ثناگو ہے زبان مدحت سرائے مصطفا
دل ہے قربان روح ہے جان سے فدائے مصطفا

ابتدائے فضلِ حق ہے ابتدائے مصطفا
انتہائے شان رحمت انتہائے مصطفا

طرۂ تاجِ اجابت ہے دعائے مصطفا
ہے رضائے کبریا ہر مدعائے مصطفا

ہو سکے کس سے ادا وصف و ثنائے مصطفا
جب کہ خود مدحت سرا ہی کبریائے مصطفا

حضرتِ آدم کی یہ وقعت نہ ہوتی بالیقین
آب و گل میں گر نہ ہوتی خاکپائے مصطفا

قلب پاکِ مصطفا جائے خدائے پاک ہے
اور لطفِ کبریا ہے متکائے مصطفا

ہے ازل کا جلوۂ نور اور ابد کا ہے ظہور
ابتدائے مصطفا اور انتہائے مصطفا

ہان سلیمان بھی بناتا سرمۂ چشمِ امید
ہاتھ آجاتی جو ذرہ خاکپائے مصطفا

حضرتِ یوسف ملا حسن و جمالِ بے مثال
تھی مگر کچھ اور ہی ناز و ادائے مصطف

پہلے ہی اللہ سے اُمت کی بخشش کیلئے
کرلیا اقرار کیا کچھ تھی وفائے مصطفا

روح مین ہے زمزمہ صلِّ علیٰ کا رات دن
ہے تجلی گاہِ ذاتِ پاک جائے مصطفا

کھل گئی قسمت جہان کی مل گیا کعبہ کو ناز
عالم ایجاد مین جسدم وہ آئے مصطفا

بے تکلف بات ہے اسمین نہین کچھ قیل و قال
آشنائے ذاتِ حق ہے آشنائے مصطفا

عرش اور کرسی کو کیا معلوم ہے اسکا مقام
خود ہی جانتا ہے خدا شانِ علائے مصطفا

جامۂ تطہیر ہے زیبِ تنِ رحمت پناہ
اور فضلِ کبریائی ہے قبائے مصطفا

بس ضیا بہتر یہی ہے پڑھیے ہر لحظہ درود
ہے یہی کافی ہر ایک دم ہو ثنائے مصطفا

اللہ اللہ کیسی عظمت پر ہے شانِ مصطفا
ذاتِ پاکِ کبریا ہے مدح خوانِ مصطفا

واقفِ رمزِ ازل اسرار دانِ جزو و کل
ذاتِ پاک و اقدس و رحمت نشانِ مصطفا

سورۂ یٰسین ہے تفسیرِ کمالِ احمدی
اور طٰہٰ شرحِ رمزِ عز و شانِ مصطفا

ذاتِ پاکِ احمدی ہے رمزدانِ کبریا
اور ذاتِ کبریا اسرار دانِ مصطفا

محشر آفت نہ ہو کیون نالۂ حسرت فزا
شعلہ افشانی پہ ہے سوزِ نہانِ مصطفا

ہو رخِ امید کو غازۂ ترحم کا نصیب
کاش جلدی سے طفیلِ خاندانِ مصطفا

کاش وہ دن بھی ہو ائے شانِ کرم جلوہ فروز
دیکھ لون مین روضۂ مینو نشانِ مصطفا

معنئ لولاک و رمزِ کنتُ کنزاً ہین عیان
مظہرِ اسرارِ حق ہے جسم و جانِ مصطفا

حضرتِ آدمؑ سے تا ایندم جہان پُرنور ہے
ہین جہان افروز انوارِ عیانِ مصطفا

اے چمن آرائے کُن شاخِ امل سرسبز کر
ہو مجھے حاصل طوافِ آستانِ مصطفا

اب ضیا پر ہو کہین فضلِ الٰہی کا ظہور
دیکھ لے یہ جلوۂ رحمت فشانِ مصطفا

ہو کہین رحمت کا سامان یا محمد مصطفا
دردِ دوری کا ہو درمان یا محمد مصطفا

ہو تجلّی جمالِ رحمت آرا جلوہ ریز
آئینہ وش ہون مین حیران یا محمد مصطفا

داغ ہائے سینۂ پُرداغ سوزِ عشق سے
بن گئی رشکِ گلستان یا محمد مصطفا

دیکھیے کب تک رہے خانہ برانداز نشاط
دردِ ناکامی و حرمان یا محمد مصطفا

وہ جمال مظہر ذات جناب کبریا
میرے گھر کب ہوگا مہمان یا محمد مصطفا

بن گیا ہے اب تو برق خرمن صبر و قرار
جوش غم اور سوز پنہان یا محمد مصطفا

کب مشام افروز ہوگا نفحۂ باغ مراد
ہوگا دل کب عنبر افشان یا محمد مصطفا

وہ ہلال عید امید دل حسرت زدہ
تا بکے ہوگا نمایان یا محمد مصطفا

گوش بر آواز ہون اور چشم بر راہ امید
کب اجازت کا ہو سامان یا محمد مصطفا

چشم دریا بار کب ہوگی گہر پاش نشاط
غنچۂ دل کب ہو خندان یا محمد مصطفا

نخل امید دل ناکام و جان نامراد
دیکھئے کب ہو گل افشان یا محمد مصطفا

اضطراب دل ہے برق اور جوش وحشت شور رعد
چشم گریان ابر و باران یا محمد مصطفا

ہو کہین لطف و ترحم کی ضیا پر بھی نظر
ہے بہت زار و پریشان یا محمد مصطفا

اب نہین تسکین کا یارا یا محمد مصطفا
درد نے دوری کے مارا یا محمد مصطفا

ہو نظر لطف و عنایت کی خدا کیواسطے
مین ہون شیدائی تمہارا یا محمد مصطفا

ہے جمال پاک کا دل مین تصور رات دن
ہے بلندی پر ستارا یا محمد مصطفا

جب سے شیدائی بنا حسن و جمال پاک کا
لے لیا غم کا اجارا یا محمد مصطفا

دونو عالم مین تمہارا ہی مجھے لطف و کرم
ہے وسیلہ اور سہارا یا محمد مصطفا

ہند سے نفرت ہے یثرب کا سفر دور و دراز
کس طرح ہوگا گذارا یا محمد مصطفا

صرف محرومی ہے جان زہن اندوہ و ملال
دل ہے غم نے پارا پارا یا محمد مصطفا

عرض کیا کیجئے پاس ادب کا ہی خیال
حال دل ہے آشکارا یا محمد مصطفا

کیون نہ ہو یان ورد لب روز بخشتین روح نے
ہو کے دیوانہ پکارا یا محمد مصطفا

ہے ضیا دردِ جدائی سے پریشان رات دن
ہو عنایت کا اشارا یا محمد مصطفیٰ

اے سرورِ کون و مکان مشتاق ہون دیدار کا
اے شمعِ بزمِ کن فکان مشتاق ہون دیدار کا

دل مضطرب جان رہنِ غم خاطر پریشان ہے بہم
سوزِ جگر محشر نشان مشتاق ہون دیدار کا

تسکین ہو دل کو کس طرح آرام پائے کیسے جان
ہے رنگِ آسایش کہان مشتاق ہون دیدار کا

ارمان ہین نذرِ اشکِ خون اور صبر ہے صرفِ جنون
سیماب سان دل ہے تپان مشتاق ہون دیدار کا

دل مٹ گیا جان مٹ گئی حسرت مٹی ارمان مٹے
نام و نشان ہین بے نشان مشتاق ہون دیدار کا

ہمت ضعیف و ناتوان تاب و توان ہے خستہ جان
جانِ حزین ہے نیم جان مشتاق ہون دیدار کا

ہو چشمِ الطاف و کرم ہو جوشِ فیضِ محترم
اور لعلِ لب ہو دُرفشان مشتاق ہون دیدار کا

حکمِ حضوری ہو شہا اور دُور دُوری ہو شہا
دیکھون وہ سنگِ آستان مشتاق ہون دیدار کا

تعظیم سے تکریم سے آداب سے تسلیم سے
دیکھون درِ رحمت نشان مشتاق ہون دیدار کا

دل مین ہون آثارِ طرب ہو دور سب شور و شغب
ارمانِ جان ہون نغمہ خوان مشتاق ہون دیدار کا

شاہا ضیائے خستہ دل محوِ طرب اے کاش ہو
ہر دم رہے یون نغمہ خوان مشتاق ہون دیدار کا

اے حضرتِ خیر البشر مشتاق ہون دیدار کا
تسکین نہین ہے لمحہ بھر مشتاق ہون دیدار کا

ہر دم سوئے در ہے نظر مشتاق ہون دیدار کا
دل مضطرب سوزان جگر مشتاق ہون دیدار کا

بیتاب ہون بیخواب ہون با دیدۂ پُر آب ہون
لب خشک ہین اور چشمِ تر مشتاق ہون دیدار کا

وحشت ہے ہر دم ہر نفس حیرت عدو کے جان ہے بس
اور دل مین ہے ذوقِ سفر مشتاق ہون دیدار کا

مارا تپش نے الامان آئی خلش سے تنگ جان
آہ الم ہے نیشتر مشتاق ہون دیدار کا

ہمت ضعیف و ناتوان دل بیدل او رجان نیم جان
ناکام کیف زور و زر مشتاق ہون دیدار کا

سرکار تم سے کیا کہے اب حال زار اپنا ضیا
گذرنے ہے کیا شام و سحر مشتاق ہون دیدار کا

جب سے جہان مین تیری نبوت کا غل ہوا
نام خدا یہود و نصارا کا قتل ہوا

پژمردہ تھا جو غنچۂ سربستہ کی طرح
مدت کے بعد دین براہیم گل ہوا

اے ساقی کرم تری نار نگہ کا کیف
دُردی چشان غم کے لیے جام مل ہوا

ڈوبے ہوؤن کو بحر گنہ کی ہزار شکر
روز جزا مین فیض شفاعت کا پل ہوا

سچ ہے ضیا جو دین محمد مین آگیا
پورا خدا کے فضل سے کام اسکا کل ہوا

ای حامیٔ یاور ہر دو سرا ای شافع و مالک روز جزا
ای مایۂ رحمت و فضل خدا ای صل علی ای صل علی

دل درد و الم سی ہی رہن بلا جان صرفۂ نالہ و وقف بکا
بیتابی ہجر ہے حشر ادا وحشت ہی نئی ہر صبح و مسا

رگ رگ مین ہی نشتر الم کا اثر صدمہ ہی ناوک غم سی جگر
ہر وقت ہے تیرے کرم پہ نظر ای رحم اثر ای لطف ادا

غمخوار ہی نہ دلدار ہے تسکین دل ناچار ہی نہ
درمان غم و آزار ہی نہ ہے کون جہان مین تیری سوا

دل شعلۂ عشق سی خاک ہوا غم سی ہی جگر صد چاک ہوا
آرام کا قصہ پاک ہوا تسکین کا خرمن جل ہی چکا

ہے آہ مری ہمرنگ شرر آفت ہی غضب ہے سوز جگر
طوفان بلا ہی دیدۂ تر شعلون نے جگر کو پھونک دیا

اب صبر کی ہرگز تاب نہین تسکین دل بیتاب نہین
آنکھون مین نشان خواب نہین رخ صبح ہی بر تیغ دیکھ اٹھا

ای جلوۂ نور بہار قدم ای مظہر رحمت و جود و کرم
ای لطف اعم ای فیض اتم تم نے مجھے دیدار دکھا

وحشت ہے رخ حسرت ہے عیان آفت ہی وبال نہان
اندوہ ہے کب ٹلتی ہی امان چلتی ہی نہین رحمت کی ہوا

تسکین نہین آرام نہین اور صبر سے کچھ کام نہین
وہ صبح نہین وہ شام نہین ہو لب پہ جسمین شور بکا

ہی تیر ضیا نبس مضطر و زار آشفتہ دل و با جان نزار
غمخوار ہی ہر دم درد و الم کچھ چارہ ہی اسکا جلد بتا

ہے ولولہ دل مین غمِ محبوب خدا کا
اور زمزمہ ہر سانس مین ہے صلِّ علی کا

مدہوش کیا ہے مئے عشقِ نبوی نے
آتا نہین اندیشہ غمِ ہر دو سرا کا

اے شافعِ عالم تری رحمت کے تصدق
کیا غم مجھے بندہ ہون ترے لطف و وفا کا

جلوہ ترا آنکھون مین ہے دل مین ہے تصوّر
اب ہووے اشارہ نگہِ لطف فزا کا

ہر دم ہے ترے نام سے پُر کیف مناجات
کیون رنگ نہ مقبول بنے طرز دعا کا

رکھو مجھے تم ہند مین یا طیبہ مین مولا
کچھ عذر نہین بندہ ہون تسلیم و رضا کا

لاتی ہے ہر ایک وقت یہ بو روضہ کی صد شکر
ممنون ہے ہر طرح سے دل بادِ صبا کا

ہمراز ہے گر شوق تو ہے ذوق بھی ہمدرد
دن رات ہے احسان مرے سچّے رفقا کا

کیا ہو غم گور اور الم حشر یہ سب ہیچ
ہے اور ہی عالم ترے مفتونِ لقا کا

پھر شمس و قمر کی نہ ہو جلوون کی تمنّا
بوسہ مجھے ملجائے جو خاکِ کفِ پا کا

ہر وقت ترے روضہ کے انوار کا ہے غم
اقبال ترقی پہ ہے کچھ بخت رسا کا

اے جذبِ محبّت مجھے لیچل سوئے یثرب
سالک بنون ایکاش رہِ صدق و صفا کا

کونین مین کیون اپنی ضیا ہووے نہ شہرت
شیدائے نبی اور مین بندہ ہون خدا کا

تنو جان سے مین بندۂ فرمان ہون تمھارا
شیدائے قدیمی بدل و جان ہون تمھارا

آئینۂ انوار جمالِ ابدی کو
دیکھا ہی ازل ہی سے مین حیران ہون تمھارا

جلوات جمالِ بشرِ کونین ہمیشہ
تنو جان سے مین عاشقِ بیجان ہون تمھارا

آشفتگیٔ شوق ہے آزاد بنا دو
وارفتہ دل اور زار و پریشان ہوں تمہارا

آزاد ہوں اور کون و مکان سے نہیں مطلب
ہر طرح مگر طالبِ احسان ہوں تمہارا

للہ نظر لطف کی ہو وے شہِ عالم
وحشت زدہ بے سر و سامان ہوں تمہارا

کیفِ نگہِ ناز سے مدہوش بنا ہوں
گم گشتہ و آشفتہ و قربان ہوں تمہارا

سوزِ تپِ الفت سے اگر خاک ہوں کیا غم
مشہورِ جہان سوختہ سامان ہوں تمہارا

کب تک غمِ دوری سے ضیا ہو وے پریشان
الطاف ہو واماندۂ حرمان ہوں تمہارا

دیوانہ ہوں اے سیدِ ابرار تمہارا
مشتاق ہوں اے احمدِ مختار تمہارا

سینہ ہے اگر مخزنِ اسرار تمہارا
ہے جلوۂ رخ مطلعِ انوار تمہارا

اعجازِ مسیحا کی تمنا اُسے کیا ہے
جو روزِ نخستین سے ہے بیمار تمہارا

ملکوت میں ہے غلغلہ جبروت میں شہرت
لاہوت میں بھی نام ہے سرکار تمہارا

کس سے ہو ثنا اور صفت آپ کی شاہا
مداح خدا اور خدا یار تمہارا

میرے دلِ دیوانہ کا کچھ حال نہ پوچھو
سو جان سے ہے طالبِ دیدار تمہارا

اس حلقۂ گیسو پہ میں سو جان سے صدقے
ہے راحتِ دل نافۂ تاتار تمہارا

نقشِ قدمِ پاک پہ سو جان سے فدا ہو
دیوانہ بنے طالبِ دیدار تمہارا

ہے کون و مکان آپ کے انوار کا جلوہ
روشن ہے یہ آئینۂ اظہار تمہارا

للہ نظر لطف و کرم کی ہو شتابی
ناچار ہے یہ بندۂ ناچار تمہارا

خاموش رہو حضرتِ دل جائے ادب ہے
بس طولِ امل بن گیا طومار تمہارا

اے شوقِ طلب جوشِ تپش کچھ تو بتاؤ
ان روزوں ہے کس رنگ پہ آثار تمہارا

کیا کہتے ہین واللہ ضیا خوب لکھا ہے
ہے رنگ پہ گلدستۂ اشعار تمھارا

اے کاش مدینہ مین گذر ہووے ہمارا
آجائے بلندی پہ ترقی کا ستارا

دیکھون در و منظر سے تجلی کے تماشے
انوار کرامت کا ہو ہر سمت نظارا

حسرت دلِ حسرت زدہ کی اتنو نکلجائے
تسکین کا سامان ہو کسی طرح خدارا

یہ تیرے ہی اعجاز کے انداز عجب تھے
انگلی کے اشارہ سے کیا ماہ دو پارا

کیا کیا تری اُمت پہ خدا نے کئے احسان
تجھکو دیا ہر ایک کی شفاعت کا اجارا

سرکار خدا کے لئے رحمت کی نظر ہو
وردِ لبِ ارمان ہے مجھے نام تمھارا

کب تک رہون اس طرح مین آوارۂ ناکام
اس دردِ جدائی نے تو شاہا مجھے مارا

سینہ مین جلن رہتی ہے ہر وقت الم کی
ہر داغ مین سوزش کا تماشا ہے شرارا

کب آئیگا وہ دن کہ مراد اپنی ملے گی
کب ہوئیگا وہ وقت کہ ہووے گا اشارا

بلوایئے بلوایئے بیتاب ہون از حد
دریائے الم کا ملے کس روز کنارا

اس غم کے اُٹھانے کی نہین ہے مجھے ہمت
بنتا ہی نہین ہے دلِ غمناک کرارا

تسکین نہین ہے دلِ آشفتہ کو دم بھر
جلتا ہے جگر پر مرے اندوہ کا آرا

شیدا ہے ضیا اُس پہ کرم کیجئے سرکار
اب دردِ جدائی کا نہین ہے اُسے یارا

خوف کیا اُس کو روز محشر کا
مدح خوان ہووے جو پیمبر کا

کیون معطر نہ ہو مشامِ مراد
عشق ہے گیسوئے معنبر کا

کیون نہ ہو خلد مین مرا مسکن
ہو چکا ہون مین آپ کے در کا

کر دیا آہ بے جگر رخنہ
سانس کرتا ہے کام نشتر کا

تیرے عمزے کا دل بنا ہے شہید
ہے تصور میں کیف خنجر کا

ہوتی سنو طرح سے غشی طاری
رُخ سے لیکن نقاب کب سرکا

ہون سبکدوشیون کے پھر تو مزے
نہ ہو گر بار دوش پر سر کا

نگہ ناز کر جو کرنا ہے
بن گیا ہے کلیجہ پتھر کا

آستانہ پہ جب گھسون گا جبین
دیکھنا رنگ میرے جوہر کا

عشق طیبہ مین بن گیا ہون خاک
ہے تماشا مرے مقدر کا

اب ضیا کی ہوئی عجب حالت
فکر پا کا نہ ہوش کچھ سر کا

درد حسرت شکار نے مارا
حسرتِ انتظار نے مارا

ہر خلش مین نئی قیامت ہے
کاوشِ جان زار نے مارا

چین ممکن نہین کہ حاصل ہو
ہائے اس اضطرار نے مارا

مرہم زخم دل نصیب کہان
ہجر کے خار خار نے مارا

دل ہی پہلو سے اپنے چل ہی دیا
اس مرے غمگسار نے مارا

دلکی وحشت نے کر دیا بدنام
لو مرے یار غار نے مارا

شوق طیبہ بنا قیامت جوش
شورشِ اضطرار نے مارا

درد وحشت قلق عذاب الم
انھین دو تین چار نے مارا

شوق یثرب مین جانکنی سی ہے
سنگ فرقت کے بار نے مارا

کیا ضیا شکوہ ہو محبت کا

شہرت دو اشتہار سنئے بارا

جو دیوانہ ہے محبوب خدا کا
وہ ہے مقبول ذات کبریا کا

تیری ہی ذات سے ہے نام روشن
وفا کا اور حیا کا اور صفا کا

تیری رحمت ادائی نے بنایا
مجھے دیوانہ تسلیم و رضا کا

مہ و خورشید سے سنو درجا اعلیٰ
ہے رتبہ شاہ دین کے نقش پا کا

تیری رحمت ہے جب غمخوار و یاور
گلہ کیا نفس کافر کی جفا کا

ہے واقف تو ہی اور ہی تو ہی یاور
ہماری ابتدا اور انتہا کا

ضیا ہشیار ہے دونون جہان مین
جو دیوانہ ہے عشق مصطفیٰ کا

ہی سارے جہان مین جلوہ فزا تم دیکھو نور محمدؐ کا
ہے شان ظہور صبح و مسا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہے مظہر نور حسن و صفا تم دیکھو نور محمدؐ کا
اور جلوہ حسن پاک خدا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہی مظہر رحمت و صدق و صفا تم دیکھو نور محمدؐ کا
اور مظہر جلوہ نور خدا تم دیکھو نور محمدؐ کا

اس نور سے روشن چرخ و زمین اس سے ہی منور عرش برین
اب ہو گا نہ ایسا پہلے ہوا تم دیکھو نور محمدؐ کا

اسرار خدائی اس سے کھلے انوار الٰہی اس سے کھلے
وا مخزن فضل کو اس نے کیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

آدم کی جبین مین یہی رہا اور رتبہ آدم اس سے بڑھا
سب اس نے دکھائی شان خدا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہین اس کے ہی جلوے لوح و قلم اور اسکا ہی فیض وجود عدم
جو ہونا تھا سب کچھ اس سے ہوا تم دیکھو نور محمدؐ کا

یہ ملک و ملک اور خاک و فلک ہین اسکی سبب سے لائے رنگ
قدرت کا تماشا اس نے کیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہر گل مین یہ ہے ہر خار مین ہے ہر در مین ہر دیوار مین ہے
ہر سمت ہے اس نے جلوہ کیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہر طاق مین ہے ہر منظر مین ہر ذات مین ہے ہر جوہر مین
ہر چیز مین اس کا نور و ضیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

اعجاز مین ہی انداز مین ہی ہر رنگ مین ہی ہر راز مین ہے
ہر راز و نیاز مین اسکی ضیا تم دیکھو نور محمد کا

منظورِ خاص نکلا مقبولِ عام نکلا
نامِ خدا عجب ہی تیرا مقام نکلا

تحریر کا قلم کو جب حکمِ عام نکلا
تیرے سوا کسیکا لب سے نہ نام نکلا

رحمت کی راتدن ہم دیکھین گے جلوہ ریزی
گر لب سے یا محمد ہر صبح و شام نکلا

روزِ ازل صفین تھین جب انبیا کی قائم
تو عاشقانِ حق کا شاہا امام نکلا

شہرت تھی روزِ اول تیری ملائکا مین
جس کی طرف نظر کی تیرا غلام نکلا

زنگِ دوئی مٹایا جس نے تری بدولت
اُس کا ہی رنگ تیرہ آئینہ فام نکلا

کی جس نے جبہ سائی ایک لحہ آستان پر
تھا گر ہلال روشن ماہِ تمام نکلا

تیری رضا کا بندہ سارے جہان کو پایا
روزِ ازل سے ہر ایک تیرا ہی رام نکلا

جس دل مین کچھ ضیا ہے شمع کرم کی تیرے
کیا فرش عرش کا بھی خورشید بام نکلا

تری جانِ قال پہ دل ہی فدا تری علم و کمال پہ دل ہی فدا
تری حسن و جمال پہ دل ہی فدا تری عز و جلال پہ دل ہی فدا

ترے نام پہ جان سے نثار ہو مین تری شوق مین سینہ فگار ہو مین
تری ذوق مین زار و نزار ہو مین تری فکر و خیال پہ دل ہی فدا

کہین ایسا تو کیف ملا ہی نہین کسی باغ کی ایسی فضا ہی نہین
کہین ایسا فروغ و ضیا ہی نہین ترے رخِ ہلال پہ دل ہی فدا

تجھے سینہ مین اپنے بٹھا ہی لیا ترا نقش جگر مین جما ہی لیا
دل و جان مین خیال کو پا ہی لیا ترے غم کے وبال پہ دل ہی فدا

مرے سینہ کو مخزنِ نور کیا مرے دلکو ہی جلوہ طور کیا
مری ذات کو رنگِ ظہور کیا ترے مال و منال پہ دل ہی فدا

ترے ناز نے دل مرا لے ہی لیا ترے غمزے پہ نذر ہون نام خدا
ترے لطف سے سیکھی ہے طرز وفا ترے نقطۂ خال پہ دل ہی فدا

ترے بندۂ حکم مکان و مکین ترے والۂ ناز زمان و زمین
ترا عاشق ذات ہے عرش بریں تری شوکت آل پہ دل ہی فدا

ضیا ہی ترا بندۂ ناز و وفا ضیا ہی ترا والۂ طرزِ وفا
ضیا ہی ترا عاشق صدق و صفا تری صفتِ نعال ہی دل ہی فدا

والضحیٰ کا نور ہے صبح رخ سرکار کا
مشک ہے واللیل شام زلف عنبر بار کا

شرح قربت ہے خطاب قل ہو اللہ احد
من الفت زمزمہ ہے تحتہا الانہار کا

جلوۂ شان تواضع نور لا احصیٰ ثنا
ما عرفنا حسن ہے نازِ وفا آثار کا

پرچم انا فتحنا شوکت جاہ و حشم
اور اذا جاء علم ہے لشکر دیندار کا

دولتِ سبحانک لا علم تحقیقِ کمال
نقد طٰہٰ کیسہ ہے توقیر کے اظہار کا

گلشن یٰسین بہار جنت فضل و کرم
نخل مزمل چمن گلہائے لطف آثار کا

زیب سر دستار الا رحمۃ للعالمین
حکم ما کان زر افشاں طرہ ہے دستار کا

صدقۂ ذاتِ مقدس سرد ہے نارِ جحیم
مٹ گیا ہے دل سے اندیشہ عذاب النار کا

نغمۂ قوسین او ادنیٰ نشاط بزم وصل
لولوئے منثور کیسہ گوہرِ شہوار کا

ہے جو مزمل قبا زیبا ہے مدثر ردا
اور ہے والنجم روشن خال اس رخسار کا

رمز خاص قرب کیف کہیٰعص
ہل اتیٰ سرمایہ ہے الطاف رحمت بار کا

آئینۂ والشمس رخسار جہان افروز کا
سرمہ ہے واللیل چشم ناظر اسرار کا

ہدیۂ لطفِ اتم لاریب قرآن کریم
اور لقد جاء ضیا الغام ہے سرکار کا

تیری سرکار سے اعلیٰ کوئی سرکار نہین		نام حق نام خدا
تیرے دربار سے بالا کوئی دربار نہین		لطف حق جیہ فدا
مین ہون دیوانۂ دربار رسول اللّٰہی		یہ ہے عالیجاہی

اور سوا اُس کے کسی سے ہی سرکار تہین		دائما صبح ومسا
عشق مین طیبہ کے دیوانہ بنا پھرتا ہون		یہی ہر دم ہی جنون
عشق احمدؐ کے سوا کوئی بھی آزار نہین		ہے گواہ اسکا خدا
کسی صورت سے بلا لیجئے مجکو سرکار		کہ ہوا ہون ناچار
سخت حسرت ہے کہ سامان کوئی طیار نہین		کیا کرون دیجے بتا
دن کو وحشت ہے تو ہے راتکو فریاد اور آہ		شور ہے شام وپگاہ
درد دل ہوتا ہی اپنا کبھی اظہار نہین		کس سے ہو تیرے سوا
کوئی ہمدرد و نہ غمخوار دل محزون ہے		یہ الم افزون ہے
مجھ سے بڑھکر کوئی دنیا مین ہی ناچار نہین		درد نے کھا ہی لیا
راتدن سینہ مین کاوش ہی الم کا ہی جوش		اور گم گشتہ ہین ہوش
چین سے دم کو بھی اپنا دل بیمار نہین		شوق طیبہ ہے بلا
کہین دیوانہ پہ اب ہووے ترحم کی نظر		تاکہ ہو ساز سفر
آرزو کوئی بھی غیر از در سرکار نہین		کاش ہون ناصیہ سا
مخزن نور مرا سینۂ پُر نور بنا		غیرت طور بنا
کون سے وقت عیان جلوۂ انوار نہین		ہے عجب شان ضیا

کچھ نہ تھا جب تک نشان بے نشان تو ہی تو تھا	بحر علم ذات کی موج روان تو ہی تو تھا
جلوۂ حسن وجود انس وجان تو ہی تو تھا	عازۂ رخسارۂ کون ومکان تو ہی تو تھا
غرۂ پیشانی حسن جہان تو ہی تو تھا	جسم جان وجان جسم اے جان جان تو ہی تو تھا
کن نہ جب تک شرق مہر عالم افروزی بنا	خطفہ ہائے کاف ونون مین برق سان تو ہی تو تھا

چشمک آرا تھی نہ جب برقِ صفاتِ غمزہ کوش
تب تبسم ریز نازِ ذات ہاں توہی تو تھا

جب نہ چاہی شوخیٔ حسن و ادائے پردگی
رمزِ کنزاً مخفیاً کا نغمہ خواں توہی تو تھا

جب جلاجل زن بنی انا جعلنا کی نوید
زمزمہ ریزِ ادائے کُن فکاں توہی تو تھا

ذات اپنے ناز پر اور ناز اپنی ذات پر
دو تو تھے نازاں انیس نازداں توہی تو تھا

ابتدائے ابتدا اور انتہائے انتہا
باعثِ کون و مکان و این و آں توہی تو تھا

رازِ خلوت کیف جلوت عیش قربت روح شوق
رمزِ ذوق و سرِّ الفت رازداں توہی تو تھا

نورِ انجم جلوہ مہر و مہ و برجیس و تیر
زینت و نقش و نگارِ آسماں توہی تو تھا

جلوۂ حور و قصور و شوکت و شانِ ظہور
عزّ و توقیر و وقارِ دو جہاں توہی تو تھا

زیبِ فردوس و ارم آرایشِ خلد و عدن
باغبانِ گلشنِ بزمِ جناں توہی تو تھا

طرۂ تاجِ کرامت جیغۂ دستارِ فضل
مردمِ چشمِ کمالِ این و آں توہی تو تھا

فخرِ آدم عزتِ عرشِ معظم از ازل
تا ابد شان و وقارِ عز و شاں توہی تو تھا

منشیٔ حکمِ قضا و فردِ تسلیم و رضا
مردِ میدانِ جلالِ بیگماں توہی تو تھا

فاتحِ حسن کمال و قاطعِ رسم و بال
واقفِ اسرارِ حق روز و شباں توہی تو تھا

اخترِ برجِ نبوت گوہرِ درجِ شرف
اعتبارِ اصفیائے رازداں توہی تو تھا

پیشوائے انبیا و مقتدائے اولیا
باریاب و ہم کلام و ہم زباں توہی تو تھا

جلوہ ریزِ لن ترانی نور پاشِ لا الٰہ
صاحبِ حسن و ضیا و برقِ سلن توہی تو تھا

تصور ہے فروغِ شمعِ رخسارِ محمد کا
ہے دل طورِ تماشا حسن و انوارِ محمد کا

نہ کیونکر بخت ہو بیدار بیمارِ محمد کا
تصور چارہ گر ہے حسن و رخسارِ محمد کا

فضائے ہشت جنت کی بہارین اُسپہ قربان ہین
نہ قدر ہین ہے جس کے سایہ دیوار محمدؐ کا

فدائی اُسکا فغفور اور خاقان اُسکا شیدائی
غلامِ کمترین ہے جو کہ سرکارِ محمدؐ کا

چمن پیرائے کُن خود زمزمہ پیرا ہی مدحت ہے
عجب جلوہ ہے رضوان شانِ گلزارِ محمدؐ کا

نہ پاتا نام کیون عالم مین اعجازِ مسیحائی
ازل سے بہرہ ور تھا لطفِ گفتارِ محمدؐ کا

بہارِ صبحِ عیدِ عیش و عشرت ہے قیامت بھی
تماشا عام ہے انوارِ دیدارِ محمدؐ کا

کماہی چاہو مضمونِ حقیقت سے جو آگاہی
کلام اللہ ہے گنجینہ اسرارِ محمدؐ کا

اُٹھا دے اپنی رحمت سے حجاب ای شافیِ مطلق
بجز دیدار درمان کیا ہے بیمارِ محمدؐ کا

ہمین خورشیدِ محشر بھی گلِ گلزارِ جنت ہے
ہے سر پر سایہ افگن سایہ دیوارِ محمدؐ کا

نہ کیون اختر شماری شبِ غم فرحت افزا ہو
تماشا ہے رگِ ابرِ گہر بارِ محمدؐ کا

عجب لذت فزا ہے بیقراری شبِ فرقت
بصد جان دل ہے شیدا دردِ آزارِ محمدؐ کا

ازل سے تا ابد شہرت ہی شان و جاہ و عظمت کی
عجب ہنگامہ ہے گرمیِ بازارِ محمدؐ کا

ضیا جو مانگنا ہے مانگ لے وقتِ اجابت ہے
کہ دریا جوش پر ہے فضلِ دادارِ محمدؐ کا

ہے عیان جلوہ قد و بالا
شانِ سبحان ربی الاعلیٰ

کیفیِ جام و ساغرِ الفت
نرگسِ چشم کا ہے متوالا

آتشِ شوق سے دلِ بیتاب
روز و شب برق کا ہے پرکالہ

آہ فرقت مین ناتوانی سے
تن بنا عنکبوت کا جالا

بزمِ عشرت ہے دشت پیمائی
شورشِ شوق ہے ہر ایک چھالا

بارک اللہ سینۂ پر داغ
ہے تماشائے جلوۂ لالہ

فرش سے عرش تک ہے شورِ نشور
ہے قیامت فراق کا نالہ

رشکِ نشتر ہے آہِ شامِ فراق
نالۂ روزِ حشر ہے بھالا

صرف افتادگی ہے حسرتِ دل
قطرۂ اشک بن گیا ژالہ

رخِ روشن پہ گیسوئے شب رنگ
گرد مہ کے ہے جلوۂ ہالہ

اے ضیا چھوڑ الفتِ دنیا
خستہ و خوار ہے یہ دلّالہ

بہارِ حسن و ادا رشکِ باغ صلِّ علیٰ
فروغِ رخ گہر شب چراغ صلِّ علیٰ

طفیلِ جلوۂ ناز و ادائے حسن و جمال
ادا فروشِ ارم باغ و راغ صلِّ علیٰ

ازل سے کیفیِ جامِ محبتِ سرکار
دلِ تپیدہ ہے پُر ہے ایاغ صلِّ علیٰ

ہے قلبِ حمدِ خداوندِ میم احمد کا
ملا یہ رازِ ازل کا سراغ صلِّ علیٰ

ضیا کی شانِ مضامین ہے مظہرِ اسرار
عجیب دل ہے عجب ہے دماغ صلِّ علیٰ

عارضِ رشکِ وہ نیّرِ رخشان دکھلا
بے نقاب آج مجھے جلوۂ سبحان دکھلا

تاب سے جسکے ہوئے حضرتِ موسیٰ بیہوش
تیرے صدقے وہی نورِ رخِ تابان دکھلا

جس کے ہر بال کی بو سے ہے معطر عالم
وہی گیسوئے سیہ زلف پریشان دکھلا

جسپہ قربان تھا میکال فدا تھا جبریل
وہ درِ رشک وہ روضۂ رضوان دکھلا

وہ نشاطِ دلِ وارستہ و جانِ عشاق
گلشنِ یثرب و طیبہ کا گلستان دکھلا

وہ درِ روضہ وہ انوارِ تجلّی کا ظہور
وہ بہارِ دل و کیفِ طرب افشان دکھلا

دل کے آئینہ میں ہے عکس ضیائی سرکار

دیا تقدیر نے تسکین کا سامان دکھلا

نور کرسنا سے ظاہر ہے تری تکریم کا
ہے کلام اللہ شاہد عظمت و تعظیم کا

جامۂ شوکت مزمل اور ہے طٰہٰ تاج ناز
قل ہو اللہ ہے قبا عمامہ ہے حٰم کا

والضحیٰ رخسار اور والشمس روے پرضیا
خال رخ والنجم یٰس غلغلہ تفخیم کا

شان اقدس ہے رؤف اور خلق اطہر ہے کریم
خود ہے قائم ازل مداح اس تقسیم کا

شرح صدر پاک الم نشرح لک سے منکشف
عالم آرا نور علمناہ سے تعلیم کا

جلوہ آرائے کرامت شان وجاہ لا الہ
اور لوا انا فتحنا فتح ہفت اقلیم کا

ظاہر اکملت لکم سے خوبی شان کمال
کیف اتممت علیکم تحلہ تکریم کا

وسعت جبروت و عظمت کی ہے افق ادراک
کاین و من کان ہے گوشہ راز کے اقلیم کا

خود ہے خلاق دو عالم زمزمہ سنج درود
عام فرمان بہر عالم کیون نہ ہو تسلیم کا

تشنہ کامان تمنا کو ہو سیرابی نصیب
دَور ہوائے کاش جام کوثر و تسنیم کا

ہے شفاعت پر تیری جسکو بھروسا روز حشر
خرخشہ باقی نہین اسکو رجا و بیم کا

جذب یثرب کیف اعجاز کمال اپنا دکھا
نقش جسم جاے کہین اب عزم کی تصمیم کا

تیرے ہی صدقے سے تھی سب ارجمندی و ضیا
مایۂ اعزاز تو آدم کی ہے تقویم کا

جو کہ دیوانہ حسن شہ والا ہوگا
اسپہ الطاف خداوند تعالی ہوگا

ایک فقط آپ کا دنیا مین جو ہوگا شیدا
اسکا اعزاز قیامت مین دوبالا ہوگا

شمع گر عشق محمد کی نہ ہوگی روشن
خلوت سینہ مین پھر کیسے اوجالا ہوگا

یاد سرکار ہو نقش نگین جس دلمین
کیون سویدائے سعید بخت نہ کالا ہوگا

اپنے ہر داغ مین گلزار ارم کی ہے ضیا
منفعل اس سے نہ کیونکر گل لالہ ہوگا

کیا طرب انگیز دن کیا ہے شبِ راحت فزا
بارک اللہ مرحبا صل علی نامِ خدا

مصدرِ آثارِ رحمت ریزشِ ابرِ کرم
مظہرِ انوارِ قدرت جلوۂ ارض و سما

مطلعِ انوار خورشیدِ کرم جوشی ذات
باہمہ شان و تجمل ذرہ ذرہ خاک کا

خار مین نازِ رگِ گل کی نزاکت جلوہ ریز
غنچہ و گل مین یدِ بیضا کی انوار و ضیا

عیش زا گلبانگ بلبل کی ادائے دلفریب
دلکشا قمری کی خوش الحان صدا راحت فزا

فرش رشکِ عرش و عرش انوار جوشِ مرحمت
رحمت و فضلِ خداوندی کا چرچا جابجا

ہر طرف فوجِ ملائک صف بصف رشکِ بہار
صحن گلشن غیرتِ صحنِ فلک بس خوشنما

عالمِ پاکِ تقدس مین وفورِ انبساط
خلوتِ خاصِ تنزہ مین مسرت عیش زا

مظہرِ ذاتِ خداوندی کے انوارِ جمال
شوکت و شان اداسے جابجا جلوہ نما

بادشاہِ دوجہان و شافعِ کون و مکان
داورِ روزِ قیامت حامیِ روزِ جزا

نکتہ دان ما عبدنا طرۂ تاجِ کمال
رفرفِ فہمِ ما عرفنا واقفِ سرِ خدا

بدرِ چرخِ لی مع اللہ مہرِ اوجِ لا الہ
وقعت و اعزازِ آدم شاہِ لولاک لما

درِ دریائے کمالاتِ خدائے بے نیاز
غازۂ رخسارۂ حسن و جمالِ والضحیٰ

سرورِ دنیا و دین شاہنشہِ حق الیقین
رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفیٰ

عالمِ امکان مین آیا باہمہ شان و وقار
ہے لبِ قدرت پہ نغمہ مرحبا صل علی

اٹھ پے تعظیم و عظمت ہو ادب سے خاکبوس
دولتِ کونین حاصل کر شتابی سے ضیا

کچھ نہ تھا جب تک بہارِ ذاتِ یزدان نور تھا
صورتِ بوُ غنچۂ قدرت مین پنہان نور تھا
طرۂ تاجِ فروغِ جلوہ ہائے ذات تھا
آپ اپنی ذات کے غمزہ پہ نازان نور تھا
علمِ حق تھا شاہدِ رنگین ادا و ناز جوش
اُسکے انوار و ضیا سے جلوہ افشان نور تھا
شاہدِ قدرت بنا تھا میزبانِ با عطا
اور بساطِ فیض پر ایک تازہ مہمان نور تھا
شوخیان دکھلا رہی تھی اُس کے جلوی کی ادا
غمزۂ انداز مین رشکِ گلستان نور تھا
سجدہ ریز ذات تھا اور رنگ افروزِ صفات
خوبیٔ اظہار کا ہر لحجہ خواہان نور تھا
زمزمہ جب کنت کنزاً کا ہوا عشرت فروش
کُن کا نغمہ بن کے ایک راحت کا سامان نور تھا
ایک مدت تک رہا قندیل کی صورت عیان
مجلسِ قدرت کی ایک شمع فروزان نور تھا

ایک مدت تک رہی شان و جوبی شانِ نور
پھر ضیائے جوہرِ اظہارِ امکان نور تھا

جب نورِ نبی عالمِ امکان مین آیا
با شان و ادا قالبِ انسان مین آیا
تھا تازہ ادا گلبنِ گلزارِ تقدس
با حُسن و صفا صحنِ گلستان مین آیا
جب پھر حُسن و جمال اُسکا بنا شانِ جلالی
اندازِ تبختر سے نبی جہان مین آیا
پیشانیٔ آدم کا بنا پھر خطِ تقدیر
ادریس کی پھر بزمِ دبستان مین آیا
پھر شیث کو دکھلائے تجلّی کے تماشے
داؤد کے پھر نغمہ و الحان مین آیا
کی زیرِ نگین خلقِ خداوندِ دو عالم
با شان و ادا مہرِ سلیمان مین آیا
ہمدردِ براہیم بنا با ہمہ الطاف
دکھلائی بہار اور گلستان مین آیا
موسیٰ کو سرِ طور کیا جلوہ سے بیہوش
عیسیٰ کے دم و لذتِ تبیان مین آیا

پھر ملکِ عرب مین کیا اظہار کا جلوہ

ایک طرزِ ضیا اور عجب شان مین آیا

یہ شرف تو نے کہان روضۂ رضوان پایا — درِ سرکار نے جبریل سا دربان پایا
ہے عجب شہ کے غلامون کا ہمایون اقبال — جسکو دیکھا وہی مستِ مئے عرفان پایا
تھی عجب گلشنِ یثرب کی شرافت کی بہار — جس سے نرگس کی طرح خلد کو حیران پایا
نام لیتے ہی تسلی ہوئی جان و دل کی — شکر اے تشنہ لبی چشمۂ حیوان پایا
طور کا سینہ مین اپنے ہے تماشا ذرات — جب سے انوارِ شہِ دین کو مہمان پایا
ہے یہ اعجاز تصور کہ سرِ مژگان پر — ہم نے ہر قطرۂ خون لعلِ بدخشان پایا

خلوتِ دل مین ضیا اُسکے ہین جلوے موجود
قرب جسکا ہے مکان ہم نے اُسے یان پایا

جو نہ ہو دل سے شہِ ہر دو سرا کا شیدا — حق ہے وہ بن نہین سکتا ہے خدا کا شیدا
سرمۂ طور سے کیا اُسکے ہون آنکھین پرنور — جو کہ ہے آپ کی خاکِ کفِ پا کا شیدا
مرتفع روزِ ازل سے ہے دوئی کا پردہ — عاشقِ سرورِ عالم ہے خدا کا شیدا
جسکے دِل مین ہے محبت شہِ دین کی لاریب — جان اور دل سے ہے تسلیم و رضا کا شیدا
گلشنِ طیبہ سے لاتی ہے شمیمِ فرحت — کیون نہ ارمان ہو مرا بادِ صبا کا شیدا
کعبۂ اہلِ تولا ہے یہی اوّل سے — اپنا ایمان نہ ہو کس طرح قبا کا شیدا
ہے ملائک مین عجب شان محبت کا وفور — ناز پر کوئی فدا کوئی ادا کا شیدا
انبیا کا تھا عجب حال شبِ اسریٰ مین — کوئی تھا والۂ رخ کوئی حیا کا شیدا
رحمتِ خاص سے رکھتا ہون یقین محشر مین — شور ہوگا یہ ہے محبوب خدا کا شیدا

اہلِ انصاف نہین اہلِ سخن مین کوئی

کہ نہ ہو خوبیِ اشعارِ ضیا کا شیدا

آپ کے انوار سے کون و مکان روشن ہوا
نور افشان ہے زمین اور آسمان روشن ہوا

ہے رگ و پے مین مری سوزِ محبت کا فروغ
اشعۂ انوار سے سب جسم و جان روشن ہوا

اے خدا دکھلا ہمین روضہ کے انوار و فروغ
قدس کے انوار سے ہی آستان روشن ہوا

تیرۂ و تاریک تھا اپنا شبستانِ مراد
جلوۂ انوار سے اب صبح سان روشن ہوا

تھی شبِ اسریٰ بہارِ نور کیا جلوہ فروز
شمع سان قصرِ مکان و لامکان روشن ہوا

بارک اللہ صدقہ نعتِ نبی سے اے ضیا
صورتِ طبعِ متین اپنا بیان روشن ہوا

اسکی خاکِ پا ہے سرمہ دیدۂ افلاک کا
جو غلامِ آستان ہے صاحبِ لولاک کا

خلوتِ دل کیون نہ ہووے مہبطِ انوارِ فیض
ہے تصور رات دن روئے رسولِ پاک کا

ہجرِ یثرب مین تھی رشکِ قلزمِ طوفان فروش
ہے بلندی پر ستارہ دیدۂ نمناک کا

عرش اور کرسی ہین شوقِ آستا مین نالہ جوش
بارک اللہ اوج پر ہے کیا مقدر خاک کا

سینۂ پُر داغ اپنا بنگیا باغِ ارم
ہے تصور جلوہ فرما جبسے روئے پاک کا

ہے تجلیِ جمالِ معجزۂ شق القمر
کیا بلند اقبال ہے اپنے دلِ صدچاک کا

ہے مضامینِ ضیا کا شور عالم مین بلند
گونج اٹھیگا کوئی دم مین قصرِ افلاک کا

خدا کو کیا چمنِ دو جہان جتانا تھا
بہارِ کن کا تجھے باغبان بنانا تھا

چمن کو بزمِ طرب عندلیب کو قوال
گلون کو تیرے لئے تار دان بنانا تھا

تیرے طفیل سے درِّ یتیم قلزمِ ذات
حباب وار صفت کا مکان بنانا تھا

ازل سے تا ابد تجھکو کردیا حامی
ضعیف اور ہمین ناتوان بنانا تھا

دکھا کے جلوہ قدرت تری محبت سے
ہمارا نام و نشان بے نشان بنانا تھا

لقب ہمارا ہوا خیر امت ای شہ دین
ترے کرم سے عزیز جہان بنانا تھا

سخن سرائی کے سودے مین دل کو نذر کیا
ضیا کو نکتہ رس و خوش بیان بنانا تھا

ربیع الاول آیا رنگ پر ہے فضل یزدان کا
بہار تازہ تر لایا ہے جوبن باغ رضوان کا

شب میلاد ہے جوش بہار فضل و رحمت سے
نسیم فیض مژدہ دے رہی ہی لطف سبحان کا

جنون جوش الفت رنگ لایا شان و عظمت کا
در جنت بنا ہے چاک اپنے جیب و دامان کا

جہان افروز جلوہ شعلہ ہائے سوز غم کا ہے
گمان ہے داغہائے جان و دل پر شقستان کا

شعاع مہر رحمت کی ادا مین رنگ لائی ہین
بلند اقبال ہے کس درجہ ہر تار گریبان کا

یہ کسکی آمد آمد کی جہان مین دہوم ہی یارب
کہ ہر ذرہ بیابان کا ہے ذاکر اسم سبحان کا

تعالے اللہ کیا دن ہے مسرت جوش و عیش آرا
ستارہ وش چمکتا ہے ہر ایک ذرہ بیابان کا

زمین و آسمان مین دہوم ہے کس کے تماشا کی
کہ رنگ افروز ہے جلوہ بہار طور سامان کا

در و دیوار سے عشرت برستی ہے ہر ایک جانب
نزول رحمت حق سے ہی عالم صحن بستان کا

بنی خاک قرن رشک ارم جوش مسرت سے
تجلی وش طلائے رنگ ہے بیمار ہجران کا

ضیا اللہ اکبر کیا ہے دن کیف اور مستی کا
ہوا ہے ایک عالم خاطر دانا و نادان کا

تیرہ ہے دل کا شبستان یا محمد مصطفا
ہو تجلی جلوہ افشان یا محمد مصطفا

خلوت دل کو بنا دو کعبۂ مقصود خاص
ہو کرم کا ساز و سامان یا محمد مصطفا

آپکا حسن دل آرا دل مین ہو جلوہ فروز ۔ غیرت خور ہووے ارمان یا محمد مصطفا

ہو خیال عنبر سے دل صاف مثل آئینہ ۔ آرزو ہووے نہ حیران یا محمد مصطفا

سید عالم ضیا پر ہو نظر الطاف کی
ہے ثنا گوئی کو غزلخوان یا محمد مصطفا

ہوا ہے اور نہ ہووے گا کوئی نامِ خدا تمسا ۔ نہ کوئی محبت بے التمسا نہ کوئی مصطفا تمسا

نہ ہمرازِ سخا تمسا نہ دمسازِ عطا تمسا ۔ نہ ہمدردِ حیا تمسا نہ سرگرمِ وفا تمسا

سخاوت مین کرامت مین ولایت مین نبوت مین ۔ ازل سے تا ابد شاہا نہین ہے دوسرا تمسا

قسم ہے مجھکو ایمان اور کمالِ کیف عرفانکی ۔ نہ منظورِ خدا تمسا نہ محبوبِ خدا تمسا

ثنا گستر تمھارے نور کا ہے خالق اکبر
نہین کونین مین لاریب شاہا پر ضیا تم سا

کچھ نہ تھا جب تک بہارِ باغ امکان نور تھا ۔ صورتِ خورشید روشن جلوہ افشان نور تھا

طور تھا نے لن ترانی اور نہ ارنی کا فروغ ۔ اے تجلی نے تجلی کا نمایان نور تھا

اول آخر ظاہر و باطن تھا جلوہ نور کا ۔ زمزمہ ریزِ انا النور اور نازان نور تھا

خلوت وحدت مین تھے انوار ذاتِ ذی الکرم ۔ بزم قربِ خاص کا شمع شبستان نور تھا

نور نے دکھلائی جب فانوس قدرت سے چمک ۔ شش جہت سے تھی صدا ندرت کا شایان نور تھا

کاین و سکان ہوئی انوار ریز و نور پاش ۔ ماہ تابان نور تھا یا مہر رخشان نور تھا

ہو گیا اظہار علم اولین و آخرین
اے ضیا لاریب استاد دبستان نور تھا

ہے فیض کسکے گیسوے عنبر شمیم کا ۔ ہے ساکنانِ خلد مین چرچا نسیم کا

فردوس و خلد رہتے ہین دیوانۂ قدوم — کیا مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا
ہر قطرہ اشک کا ہے مرا پارۂ جگر — کیا ذکر اُسکے سامنے درِّ یتیم کا
جب سے شناہ حامیٔ محشر ہے غمگسار — کھٹکا نہین رہا مجھے نارِ جحیم کا
تیرے جمالِ پاک کا شیدا ہون صبح و شام — کیا جانون کیا ہے مین ید بیضا کلیم کا
ہر دم فراقِ طیبہ مین اے چارہ سازِ دل — دل سے معاملہ ہے عذاب الیم کا

کیا ماہ و خور کے نور سے ہے مدعا ضیا
ہے نقش اپنے دل مین محمدؐ کے میم کا

فروغِ بزمِ قدرت ہے ستارہ اپنی قسمت کا — کرے ہے طور تماشا نورِ احمدؐ کی محبت کا
ازل مین تھا ترا نورِ جہان آرائے عالم — تجلی ریز انوارِ ولایت اور نبوت کا
ابد تک تو سراسر مصدرِ فضلِ الٰہی ہے — سراپا ہے ترا مظہر ازل سے شانِ رحمت کا
یقین ہے سرخرو ہم ہوینگے میدانِ محشر مین — مروت نے تری بیڑا اُٹھایا ہے حمایت کا
ہمارا کعبۂ مقصودِ دل لاریب یثرب ہے — غبارِ طیبہ سرمہ کیون نہ ہو چشمِ عقیدت کا
تمنائے زیارت مین اسیرِ دامِ وحشت ہون — تصور مین جبین سائی کے ہون واماندہ حیرت کا
شب و روز آرزوئے ناصیہ سائی قیامت ہے — دلِ بیتاب پروانہ ہے نورِ شمعِ وحدت کا

ضیا اللہ اکبر مدحتِ سرکارِ عالی سے
بنا رشکِ یدِ بیضا مرا آئینہ شہرت کا

روزِ اول کسی قابل جو مرا دل ہوتا — ذرۂ خاکِ رہِ طیبہ پہ بسمل ہوتا
للہ الحمد بنا اُمتِ شاہِ کونین — اور کیا اس سے زیادہ مجھے حاصل ہوتا
رات دن اپنے تصور کی طرح سے جاتا — سوئے یثرب جو نہ یہ بُعدِ منازل ہوتا

عمر بھر صورتِ سیماب نہ رہتا بیتاب
جذبۂ شوق گر اپنا کسی قابل ہوتا

پاتا رضوان جو مدینہ کی ہوا کی نزہت
ہائے بھولے سے نہ فردوس پہ مائل ہوتا

عالمِ شوق میں دن رات ہی سجدے کرتا
پردۂ پاسِ ادب کاش نہ حایل ہوتا

شورِ فریاد سے کرتا نہ قیامت برپا
میرے قابو میں جو مولا یہ مرا دل ہوتا

ہوتے کچھ اور ہی آثار فروغِ خورشید
کفِ پائے شہ کونین کا گر ظل ہوتا

موجِ انوارِ رخِ پاک جو ہوتی ساری
ہر بُنِ مو میں جمالِ مہِ کامل ہوتا

ہے ضیا تشنہ لب چشمۂ حیوانِ مراد
ورنہ کیوں غمزدہ و مضطر و بیدل ہوتا

کاش ہوتا ترا در اور مرا دل ہوتا
لوٹتا خاک پہ میں صورتِ بسمل ہوتا

زمزمہ صلِّ علیٰ کا مرے لب پر ہوتا
نورِ اکرام ہر ایک سمت سے نازل ہوتا

لن ترانی کی اداؤں سے میں ہوتا آزاد
من رآنی کا تماشا مجھے حاصل ہوتا

کبھی لولاک کے غمزہ پہ میں ہوتا قربان
کبھی ما کانَ کے انداز پہ مایل ہوتا

لی مع اللہ کے میدان کی کبھی کرتا سیر
نحنُ اقرب کے مقامات میں واصل ہوتا

دیکھتا انّی انا کے کبھی انوارِ جمال
دشتِ الملک لمن میں کبھی محمل ہوتا

کبھی الحمد کی لذت سے زبان شیرین کام
ارنی کی کبھی دولت کا میں سایل ہوتا

ساغرِ ہو کے کبھی کیف سے رہتا مدہوش
بادۂ لا کے کبھی نشہ کا عامل ہوتا

انّہٗ کانَ ظلوماً کا کبھی ہوتا کیف
بارِ کا انا عرضنا کے جو حامل ہوتا

قاب قوسین کے معنی کا جو عقدہ کھلتا
پھر کوئی پردۂ ادنیٰ بھی نہ حایل ہوتا

کیا نہ کچھ ہوتا ضیا طالبِ رحمت شاہا

کیا نہ کچھ مانگتا اگر یہ کسی قابل ہوتا

دل آئینہ صورت بنادے خدایا / تجلّی رحمت دکھادے خدایا

تصوّر رہے ذات کا دلمین ہردم / مرا نقش مطلب جمادے خدایا

اثر ریز ہو آہ وافغان دوری / قیامت تپش سے اُٹھادے خدایا

ہر ایک نالۂ درد دل سے شب غم / سر عرش اعظم ہلادے خدایا

کہان تک اسیری رہے بند غم کی / بلائے الم سے چھڑادے خدایا

گلستان یثرب کسی طرح دیکھون / مجھے بُو کی صورت اڑادے خدایا

دل تنگ ہے غنچہ وش رہن حسرت / نسیم کرم سے کھلادے خدایا

رسا ہو تمنّا در مصطفےٰ تک / نوید ترحّم سنادے خدایا

کبھی خواب مین جلوۂ پاک دیکھون / مرے بخت خفتہ جگادے خدایا

بنا محو و سرشار عشق محمد / مئے جام رحمت پلادے خدایا

گلستان داغ جگر کو ہمیشہ / بہار ارم کی فضا دے خدایا

کبھی برق کی طرح سوز الم سے / مرا خرمن دل جلادے خدایا

ملے کامیابی دارین یارب / دل وجان کے سب مدّعا دے خدایا

سویدائے دل کو طفیل محمد
ازل سے ابد تک ضیا دے خدایا

کبھی حسب تمنا کاش تو چرخ کہن ہوتا / کبھی تو کیف دیدار شہ یثرب وطن ہوتا

اویس آسا ازل سے تا ابد کس کا مقدر تھا / نثار غمزۂ ناز شمیم پیرہن ہوتا

شمیم جانفزا آتی اگر گلزار طیبہ سے / مرا ہر داغ سینہ غیرت صحن چمن ہوتا

کرم فرما اگر ہوتی ادائے لطف فرمائی
خلش پیرائے دل ہرگز نہ دردِ ماؤمن ہوتا
نہ ہوتا سیم احمد گر فروغِ جلوۂ حکمت
نہ ہرگز انکشافِ نکتۂ سِرّ وعلن ہوتا
شرابِ ساغرِ الفت سے مستی ہوتی قسمت مین
تو کیف زندگی کیسے وبالِ جان وتن ہوتا
مری تعظیم کرتا عرش بھی تو تفاخر سے
عروجِ بخت یاور گر مدینہ مین وطن ہوتا
مزار مان پہونچ جاتا اگر صحرائے طیبہ مین
تو کس کس شوق کس کس ذوق سے مین نعرہ زن ہوتا
بہا دیتا ضیا دل کو شبِ فرقت کے صدمون سے
تو ایک ایک قطرۂ خون غیرتِ دُرِّ عدن ہوتا

ق

کیا تیرے غلامون سے شہا ہو نہین سکتا
ہان وصف ترا نامِ خدا ہو نہین سکتا
طے ہم سے رہِ وصف وثنا ہو نہین سکتا
اور حق تری عظمت کا ادا ہو نہین سکتا
تو لی مع خوان حضرتِ موسیٰ ارنی گو
یہ حوصلہ اورون سے شہا ہو نہین سکتا
تو مصدرِ انوار ہے تو مظہرِ اسرار
ایسا تو کوئی جلوہ نما ہو نہین سکتا
مسجودِ ملائک ہوئے آدم ترے باعث
ظاہر یہ مگر سرِّ خدا ہو نہین سکتا
محشر مین بھروسا ہے شفاعت کا تمہاری
بن آپ کے کچھ روزِ جزا ہو نہین سکتا
جب تک تری رحمت نہ اجابت کی ہو ہمدم
سرگرم دعا دستِ دعا ہو نہین سکتا
جس دل پہ تجلّی نہ ہو انوار کی تیرے
وہ آئینۂ نورِ صفا ہو نہین سکتا
تو حامی کونین ہے اے صاحبِ لولاک
غمخوار کوئی تجھ سے سوا ہو نہین سکتا
بو گیسوئے سرکار کی لا دے شبِ غم مین
کیا اتنا کرم بادِ صبا ہو نہین سکتا
گلزار مدینہ کی تمنا ہے قیامت
پر کیا کرون دم اپنا ہوا ہو نہین سکتا
اے کاش وہ روضہ مری آنکھون مین سما جائے
پھر دیکھون مین کیا فضلِ خدا ہو نہین سکتا

ایکاش وہ روضہ مری آنکھوں مین سما جائے
پھر دیکھوں مین کیا فضل خدا ہو نہین سکتا

ہوں تیرے غلاموں کی غلامی سے مشرف
کچھ شکر خدا مجھ سے ادا ہو نہین سکتا

جو سجدہ فرش در سرکار نہین ہے
وہ بندۂ تسلیم و رضا ہو نہین سکتا

ظاہر مین نہ ہو کیف تصور مین ہر ایک وقت
سجدہ در رحمت کا قضا ہو نہین سکتا

اے پاس ادب شوق کی شورش سے ہوں معذور
شیدا کوئی بے جرم و خطا ہو نہین سکتا

سینہ نہ ہو ہر وقت چمن زار محبت
ممکن نہین یہ مجھ سے **ضیا** ہو نہین سکتا

لیا بوسہ شب معراج جب پائے محمد کا
سر اعزاز پہونچا عرش پر چرخ زبرجد کا

سراپا نور بنکر نام پایا پیکر آدم
ازل مین چار عنصر نے کیا جب ورد احمد کا

نہ تھے کون و مکان جب دفتر علم الٰہی مین
تمہارے نام تھا فرمان نظام ملک سرمد کا

نہ انسان بلکہ ہر جاندار وقف عشق روضہ ہے
نہین بیوجہ دل پیدا ہوا ہم شکل گنبد کا

غش آتا گر برق تجلی سے نہ موسیٰ کو
اگر سرمہ لگا لیتے زمین پاک مرقد کا

ازل سے تا ابد گلبانگ کن شہنائی قدرت سے
نہ رہتی گر نہ ہوتا نغمہ تیری آمد کا

ق

بلایا بزم قربت مین عجب شان و تجمل سے
عمامہ تھا سر اقدس پہ فضل بیحد و عد کا

قبا ما کان کی اور تھی عبا لولاک کی تن پر
شرافت صدر عزت عرش زیر انداز مسند کا

نیاز وصل ادہر سے اور ناز فضل ادہر سے تھا
عجب تھا قلزم اکرام مین طوفان شد و مد کا

الف اللہ کا نقشہ جما ہے اپنے سینہ مین
تصور جاگزین ہے جب سے تیرے جلوہ قد کا

جو آجاتا ہے کیف حج رب البیت پاتا ہے
در سرکار لاریب اے **ضیا** کعبہ ہے مقصد کا

ہجرِ یثرب کا بہانہ ہو گیا　　خون آنکھون سے روانہ ہوگیا
دل کی حالت قابلِ گفتن نہین　　تیرِ فرقت کا نشانہ ہوگیا
قصۂ بیتابیٔ جانِ حزین　　سارے عالم مین فسانہ ہوگیا
چین دوری سے نہین دلکو نصیب　　دشمنِ راحت زمانہ ہوگیا
اشک کے قطرون کا ہے طالع بلند　　درِّ تر ہر ایک دانہ ہوگیا
کچھ کرے گا عرض بزمِ قرب مین　　پیکِ اشک اپنا روانہ ہوگیا
شام تنہائی کی صورت روزِ ہجر　　ہمدمِ دل اور یگانہ ہوگیا

خونِ دل اور اشک تر اپنا ضیا
ہجرِ شہ مین آب و دانہ ہوگیا

مجھے رات کسکا ملال تھا مری دلمین کسکا خیال تھا　　مرا شوق ماہِ جمال تھا مرا ذوق مہرِ جلال تھا
مری دلمین کیسی تھی روشنی مری بات کیسی تھی کچھ بنی　　نہ تھی ذرہ ہمتِ قمرنی میرا کچھ عجیب ہی حال تھا
مری بال بال مین نور تھا میری دلمین جلوۂ طور تھا　　میری گھر مین نو ظہور تھا مرا شوق رنگ کمال تھا
مری آنکھ کھل گئی یک بیک نظر آئی نور کی ایک جھلک　　مری دلمین برق کی تھی چمک میرا سینہ طورِ مثال تھا
نظر آئی فیض کی یک سحر ہوئی صبح کیف کی جلوہ گر　　ملا شوق و ذوق کا ایک ثمر مرا تخم وردِ نہال تھا
ملی ایک نوید طرب فزا چلی عیش و لطف کی ایک ہوا　　کہ یہ وہ بہار ہے دلکشا کہ ازل سے جسکا خیال تھا

شہِ دو جہان کا یہ نور ہے شہ کن فکان کا ظہور ہے
یہ جمالِ پاک حضور ہے یہ ضیا نشاط پہ دال تھا

یہ رات غم کا وبال کیا تھا طپش تھی کیسی ملال کیا تھا　　خبر نہین یہ خیال کیا تھا خدا ہی جانے کہ حال کیا تھا
حواس آشفتہ ہوش سرگشتہ فکر سرگم خیال مختل　　ہر ایک رگِ تن تھی برقِ آفت جگر تھا اخگر وبال کیا تھا

نہ تاب تن مین نہ صبر جی مین نہ چین جان مین نہ ہوش سر مین
وفورِ زاری و اشکباری تھی دل مین ایک اختلال کیا تھا

یکایک ایک روشنی سی چمکی تو دل پہ بجلی گری ستم کی
خبر رہی پھر نہ کیف و کم کی جمال کیا تھا جلال کیا تھا

عجیب سودا تھا اپنے سر مین عجیب انوار تھے نظر مین
عجیب شور رش سی تھی جگر مین ستم زدہ بال بال کیا تھا

ہوئے آثار تھی کسیکی جلائے انوار تھی کسی کی
ضیائے اسرار تھی کسیکی جو ہم نے دیکھا کمال کیا تھا

سینہ مین اپنے رات تماشائے طور تھا
عالم فروز جلوۂ شانِ ظہور تھا

سجدہ فروش تشکل ملائک تھین حسرتین
نیرنگِ جوش غمزۂ نازِ حضور تھا

سارا جہان ہے جلوۂ لولاک کا ظہور
ہم کس کی جستجو مین تھے اپنا قصور تھا

رگ رگ مین شور شون سے قیامت کا جوش تھا
بیتابیون کا شامِ الم کیا وفور تھا

شمع الست کی تھی تجلی جہان فروز
پھر جستجو و جوشش طلب کیا ضرور تھا

ایک چشمکِ نگہ سے غش آیا کلیم کو
حسن و جمالِ پاک کا نیرنگ نور تھا

سینہ برنگ طور ہے پُر نور و ضیا
بے شک ازل مین غمزۂ نازِ حضور تھا

نور جب تک ترا عیان نہ ہوا
منکشف نکتۂ نہان نہ ہوا

ہین ترے خاکبوس کرسی و عرش
گشت تیرا کہان کہان نہ ہوا

بے ترے التفات و رحمت کے
سرِ مخفی کوئی عیان نہ ہوا

ایک دم بھی خلاف مرضیٔ پاک
عمر بھر دورِ آسمان نہ ہوا

آسمان کو ہے رات دن حسرت
کیون تیرا خاک آستان نہ ہوا

نہ بنا رمز فہم سرِ الست
مدح مین جو کہ نغمہ خوان نہ ہوا

بے تجلی مصحفِ رُخِ پاک
جادۂ گلشنِ جنان نہ ہوا

تیرے الطاف بن شہِ کونین
نخل طاعت ثمرفشان نہ ہوا

وہ کہین کا نہین خدا کی قسم
جو تیرا خاک آستان نہ ہوا

نہ بنا جو ترا تولائی
طالبِ کیف جاودان نہ ہوا

کوئی تجھ سا ندیمِ خلوتِ قرب
اے شہنشاہِ انس و جان نہ ہوا

فیض طبع ضیا ہے عالم نور
کیا ہے گر کوئی قدردان نہ ہوا

نہ ہو دل دادئی این کسیکا
جو یاد آئے رُخِ روشن کسیکا

بہارافروز ہے شانِ ترحم
ہے سر پر سایۂ دامن کسیکا

ہے سینہ زمزمہ ریزِ اَنَا النور
تجلی ریز ہے جوبن کسیکا

بہارِ ہشت جنت اُسکی ہی ملک
مدینہ ہو اگر مدفن کسیکا

بجز شانِ بہار آرائی کونین
نہین غمخوارِ علم و فن کسیکا

اسیرانِ بلائی این و آن کو
کہان تیرے سوا مامن کسیکا

ہمارے دل مین ہے نقدِ محبت
پُراز زر ہوئے گا مخزن کسیکا

ہوا تاراج کیسا نقدِ ہمت
نہ ہووے نفس دون رہزن کسیکا

اسیرِ خارزارِ ہند ہون حیف
نہین پیشِ نظر گلشن کسیکا

نہین کچھ اپنے ہست و بود کا ہوش
غمِ دوری نہ ہو دشمن کسیکا

عروسِ آرزو ہووے ہم آغوش
کرم ہو گر ضیا افگن کسیکا

بنا ناز پھر برق خرمن کسیکا
ہے جلوہ نما روئے روشن کسیکا

مرا سینہ ہے مطلع نورِ رحمت
تصور مین ہے روئے روشن کسیکا

جہان جلوہ زارِ تجلی بنا ہے
سمایا ہے آنکھون مین جوبن کسیکا

بنایا مری آرزون کو شیدا
ہے محشر ادا ناز پرفن کسیکا

قیامت ہے روزِ جدائی قیامت
نظر آئے خدا آئے دامن کسیکا

تسلی عشاق ہو کیا ارم مین
نہ ہووے بجز طیبہ مدفن کسیکا

ضیا کیون نہ ہو خاکِ یثرب کا شیدا
کہ ہے رشکِ فردوس گلشن کسیکا

شبِ ہجر تیرے وبال نے مجھے کیسا صرف جفا کیا
کبھی دل کو نذر فغان کیا کبھی لب کو وقفِ بکا کیا

تپش و خلش نے ستم کیا کہ دل و جگر مرا خون ہوا
غم انتظار نے شام غم مجھے رہن دام بلا کیا

غم دید برقِ بلا بنا جلا کیسا خرمنِ عیش جان
کہ ہر ایک قطرۂ خونِ دل شررِ وبالِ قضا کیا

تری خاکبوس کے شوق نے مری دلمین حشر اٹھا دیا
تری آستان کے ملال نے مرا نالہ عرش رسا کیا

کبھی دل بنا نہ مرا چمن کبھی خندہ مین نہ کھلا دہن
کبھی اے نسیم ذرا خدا مری دل کا غنچہ نہ وا کیا

کبھی خواب ہمدم دل ہوئے نہ جواب محرم جان بنا
نہ کبھی مراد کی بو ملی نہ خیال غالیہ سا کیا

وہ تپش بڑھی وہ خلش ہوئی ہوئی کاوشون کی وہ کاوشین
دل زار خون ہوا ضیا کہ سر مژہ سے بہا کیا

چمن پر رنگ و بو ہے پھر نسیم فیض سرمد کا
بہار افروز پھر جلوہ ہے میلاد محمد کا

جہان ہے طور انوار بہار روئے احمد کا
تجلی ریز ہے اشعہ جمال فیض سرمد کا

ربیع الاول آیا رنگ لایا فضل مولائی
تماشا جلوہ آرا ہے فیوضات مخلد کا

زمین سے آسمان تک دھوم ہے عیش و عشرت کی
فلک سے تا زمین شہرہ ہے عشرت ہائے بیحد کا

جہان طور تماشا ہے ترے انوار رحمت سے
تجلی گاہ ہے عالم ترے فیض مخلد کا

شہادت کیلئے طٰہٰ و یٰسین اور مزمل ہیں
ہے ذات کبریا کو لطف تیرے وصف بیحد کا

مکان و لامکان کا اور زمین و آسمان کا کیا
شرف ہے فخر ہے اعزاز ہے اپنے اب و جد کا

نہیں کوئی ترا ثانی نہیں کوئی ترا ثانی
یہ حق ہے رحمت ہے کیا کام اغراق و خوشامد کا

نہ ہو کیونکر سہی سرو بہار باغ یکتائی
ضیا میرے قلم سے ہے نکلتا وصف احمد کا

ہوں تشنہ لب و دیوانہ ادا اے بحر سخا اے ابر عطا
رحمت کی نظر ہو بہر خدا اے بحر سخا اے ابر عطا

تسکین کہاں آرام کہاں اور عیش و نشاط کا نام کہاں
شوریدہ سری ہے صبح و مسا اے بحر سخا اے ابر عطا

کاوش نے جگر خون کر ہی دیا اور حال دگرگون کر ہی دیا
غمخوار ہے کون تمہارے سوا اے بحر سخا اے ابر عطا

میں خون جگر سے کر کے وضو کرتا رہوں یہ ما اور تو
الطاف و کرم ہوا تو ذرا اے بحر سخا اے ابر عطا

راحت کا نشان پایا نہ کبھو سو بار کیا زخموں کو رفو
پیراہن دل ہے پھر بھی قبا اے بحر سخا اے ابر عطا

ہے شور قیامت نالۂ غم اور شورش حشر فغان الم
اس درد کی ہووے کیونکہ دوا اے بحر سخا اے ابر عطا

ہے سجدہ فروش روز ازل وامانۂ شوق و حسن عمل
ارمان کیطرح سے اپنی ضیا اے بحر سخا اے ابر عطا

زیبا تمہاری ذات پر رنگ سخا حسن عطا
نازان ہے بحر و بر سر بسر رنگ سخا حسن عطا

تم سے جہان پر نور ہے عالم میں حسن طور ہے
شام و سحر ہے جلوہ گر رنگ سخا حسن عطا

ہے لمعۂ انوار حق ہے نکتۂ اسرار حق
کیف دعا فیض اثر رنگ سخا حسن عطا

ہے رونق کون و مکان نور بہار کن فکان
غمخوار و تیمار سقم رنگ سخا حسن عطا

دل مین بسا جان مین بسا ہر رنگ ہر شانمین بسا
ہر کیف مین ہی بہرہ ور رنگِ سخا حُسنِ عطا

ای قبلۂ دنیا و دین اے کعبۂ علم و یقین
ہو لطف و رحمت کی نظر رنگِ سخا حُسنِ عطا

نخلِ تمنا سر بسر سر سبز ہے اور تازہ تر
اے کاش لے آئے ثمر رنگِ سخا حُسنِ عطا

جب تو ہوا جلوہ فشان روشن ہوئے کون و مکان
لائی بہارِ تازہ تر رنگِ سخا حُسنِ عطا

اے حسنِ شانِ ما سبق ہی تو ضیائی نور حق
اور تو ہی اے خیر البشر رنگِ سخا حُسنِ عطا

جلوۂ رحمت عیان ہو یا محمد مصطفا
دور یہ دردِ نہان ہو یا محمد مصطفا

شوق سے سجدہ کنان ہو میرا ارمانِ طلب
اور تمھارا آستان ہو یا محمد مصطفا

خلوتِ دل مین گر آجائے تصور آپ کا
سینہ رشکِ لامکان ہو یا محمد مصطفا

ہے یقین ایک ایک داغِ دل تمھارے شوق مین
غیرتِ باغِ جنان ہو یا محمد مصطفا

دل کی بیتابی کی حالت سے خدا آگاہ ہے
غمزۂ رحمت نشان ہو یا محمد مصطفا

نفس کافر نے مجھے صرفِ بلائے غم کیا
اب کسی صورت امان ہو یا محمد مصطفا

تشنہ کامانِ تمنا کا بھی ہو سیراب لب
بحرِ رحمت کا روان ہو یا محمد مصطفا

رات دن کی بیقراری کا تلافی ہو نصیب
اب نہ محنت رایگان ہو یا محمد مصطفا

بال بال اپنے بدن کا ہو زبانِ آرزو
اور رحمت کا سمان ہو یا محمد مصطفا

کاش میرا حسن اور ارمان و دلِ دیوانہ وش
اور تمھارا آستان ہو یا محمد مصطفا

کاش پیشِ چشم باصد جلوۂ شان کمال
روضۂ عیش نشان ہو یا محمد مصطفا

سنگِ در پر سر رکھوں در خاکِ در پر ہوں نثار
جوش وحشت سے امان ہو یا محمد مصطفا

دل ہی دل مین اتنا خون ہوتے ہیں ارمان مرے
تم کہاں جلوہ کنان ہو یا محمد مصطفا

جو تمھارا ہو چکا اُسکے لئے حسب مراد ۔ کیون نہ دورِ آسمان ہو یا محمد مصطفا

کاش ہو سرکار عالی اور نزولِ فضلِ حق
اور ضیائے مدح خوان ہو یا محمد مصطفا

ظاہر کسی طرح کوئی سر نہان نہ تھا
نورِ حضور کی ہی تجلی تھی طور پر
شانِ عروج کی شبِ معراج دھوم تھی
سب پاک ذات کے ہی تماشے ہین جلوہ ریز
نشتر فروشئ غمِ سرکار ہی غضب
سارا جہان ہے جلوۂ پاکان کی بہار

جب تک کہ پاک نور کا جلوہ عیان نہ تھا
لاریب کوئی پردہ مین جلوہ فشان نہ تھا
بے بہرہ اس بیان سے سکان لامکان نہ تھا
جب سے کہ زمین نہ تھی اور آسمان نہ تھا
شایان خار خارِ دلِ نیم جان نہ تھا
بن اسکے کوئی نام و نشان کا نشان نہ تھا

کیا بوالعجب بہار تھی شب کو کہو ضیا
گر پیشِ چشم روضۂ مینو نشان نہ تھا

اے سرورِ ہر دو سرا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے ماہ اوجِ اجتبا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے افتخارِ اولیا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے زینتِ کون و مکان اے نورِ بزمِ لامکان
اے سرمۂ چشمِ حیا اے رنگِ رخسارِ وفا
اے مصدرِ لطف و کرم اے عزتِ مجبانِ حرم
اے منبعِ فیضِ اتم اے نورِ اطلاقِ اعم
اے بلبلِ باغِ ادب اے گلبنِ گلزارِ رب

اے شافعِ روزِ جزا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے مہر برجِ اصطفا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے اقتدارِ اصفیا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے اعتبارِ اجتبا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے عارضِ حسنِ صفا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے مظہرِ ذاتِ خدا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے جلوۂ شانِ رضا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے سروِ خلدِ اہتدا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے نور طورِ کیفِ دین اے شعلِ بزمِ یقین
اے شاہِ اقلیمِ سخا اے ماہِ اکلیلِ عطا

اے لطفِ دیدِ کبریا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے نیرِ اوجِ علا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے چارۂ دردِ نہان اے داروئ تیمارِ جان
اے عیسیِ حالِ ضیا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہے وردِ لبِ شوق صبح و مسا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
یہ نعمت ہوئی روزِ اول عطا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
یہ ہے زمزمہ عیش و عشرت فزا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
ہر ایک سمت سے سن رہا ہون صدا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
نہین شورشِ شوق کی انتہا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
طپش شامِ فرقت کی ہے حشر زا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
چلے گی مسرت کی کس دن ہوا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
دکھائے گی کب رنگ اپنا دعا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
پذیرا کسی طرح ہو التجا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
نہین آسرا کوئی تم سے سوا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
کہین جلد ہو رحمتِ کبریا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

حضوری مین حاضر ہو کس دن ضیا
حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

کیون نہ غل کونین مین ہو بندۂ ناچار کا
خاکبوسی درِ سرکار کا دل مین ہے شوق

امتی فضلِ خدا سے ہون شہِ ابرار کا
ہے کلہ گوشہ فلک پر طالعِ بیدار کا

ہجرِ یثرب مین ہوئی ہے غضب بے دست وپا — حوصلہ باقی نہین ہے پاس کے اظہار کا
اشکِ حسرت نے ڈبویا نام اور ناموس ضبط — ہے تماشا روز و شب سیلاب دریا بار کا
کون غمخوارِ دلِ بیتاب ہے اے جوشِ شوق — حشر زا ہنگامہ ہے جان اور جسمِ زار کا
اے غم و دردِ جدائی دل مین اب ہمت کہان — ہے وبال انگیز محشر بار اس انبار کا
اے فضائے روضۂ مینو نشان بہرِ خدا — ایک دم چشم کرم ہون شیفتہ سرکار کا
لفظ لفظِ مدحتِ شاہنشہ کون و مکان — جلوہ ریزی مین ہے ہمسر گوہر شہوار کا

چل ضیا مین بھی ترے ہمراہ ہون با ذوق و شوق
دیکھ لین بابِ کرم اب احمدِ مختار کا

ہے تجلی جوشش جلوہ کس رخ پُر نور کا — خلوتِ ارمان مین پاتا ہون تماشا طور کا
سجدہ ریزی آستان کی ہے تصور مین نصیب — ہے بلند اقبال امیدِ دلِ رنجور کا
روضۂ اطہر کی وہ سبزی در و دیوار کی — زخم سینہ کو ہے پھاہا مرہم کافور کا
ہے سویدا آرزو مندِ تجلیٔ جمال — خلوتِ ارمان مین عالم ہے شبِ دیجور کا
ہے جدائی سے بہارِ ناتوانی رنگ پر — ہے تن کاہیدہ اپنا تارِ زلفِ حور کا
ہے ہر اکدم حشر زا ہنگامۂ روزِ فراق — نالۂ شامِ جدائی ہے ترانہ صور کا

ہے خلش یثرب کی نشتر زن جگر مین اے ضیا
ہے ہر ایک دم ہم نفس نوک دم ساطور کا

جس نے انوار مصطفےٰ دیکھا — بالیقین جلوہ خدا دیکھا
شہِ کون و مکان خدا کی قسم — کوئی تم سا نہ دوسرا دیکھا
تجھے دیکھا وقار کون و مکان — تجھے تو قبیر اصفیا دیکھا

تجھے اعزاز اولیا پایا
تجھے تعظیم انبیا دیکھا

کس سے ہووے تری ثنا و صفت
کیا کہے کوئی تجھکو کیا دیکھا

کبھی سمجھے تجھے بہار جنان
کبھی انوار کبریا دیکھا

کبھی سمجھے تجھے تجلیٔ حق
کبھی آثار مدعا دیکھا

کبھی سوچا ہے راز قدرت پاک
کبھی اسرار باصفا دیکھا

کبھی جانا وقار ارض و فلک
کبھی کونین کی ضیا دیکھا

تصور جب سے دل میں ہی شہِ کون و مکان تیرا
جلیسِ بزمِ رحمت ہے غلامِ آستان تیرا

تعالی اللہ کیا عظمت ہے اور کیا شان والائی
تمنائی مکان ہے اور فدائی لامکان تیرا

ادائے بود و نابود اور ہست و نیست سے سمجھے
زمین تیرا ہے صدقہ اور طفیلی آسمان تیرا

ازل کا حسن و زیبائی ابد کا نور والائی
جمالِ شوکت و عظمت جلال عز و شان تیرا

بہارِ فاذکرونی ہے نگار واشکرولی ہے
تری مدحت تری شوکت ترا ذکر اور بیان تیرا

ترا فرمان رحمت ریز لطف انگیز سرتاپا
ہدایت ہے سعادت ہے ترحم ہے عیان تیرا

شہنشاہِ رسل شاہِ سبل ہر لحظہ اور ہر دم
رگ و پے محو کیف اور نام اطہر وردِ جان تیرا

تری مدحت کے دفتر کا ادا ہو حرف کیا ممکن
اگر سنو سنو طرح سے مدح خوان ہو وے جہان تیرا

مرا سینہ خزینہ ہے تری نقدِ محبت کا
ملا ہے روز اول سے مجھے یہ ارمغان تیرا

مرا لب اور زبان میری فدا دل اور جان میری
طرب جوشِ مسرت میں ہی کیا شیرین بیان تیرا

اگر ہو گرمی بازار رحمت ایک دم شاہا
ہو مشہورِ جہان ناچیز بے نام و نشان تیرا

عجب کچھ آتشِ الفت بلا انگیز وحشت ہے
ہے لب تبخالہ جوشِ سوز و دل گرم فغان تیرا

رہے کیون تشنہ لب کوئی کہ دریا تجھ سے ہے — کف دست کرامت اور اعجاز بیان تیرا
حجر نے دی گواہی اور شجر نے صدق ایمان سے — پڑھے کلمہ نہ کیون اولاد آدم کی زبان تیرا

یہ ہو پُر سُور دامن امید دل گر موج رحمت ہو
غنی کونین مین ہووے ضیا سحر البیان تیرا

اوج پر اختر ہے اپنے طالع بیدار کا — ہے تصور دل مین روئے سید ابرار کا
یا رسول اللہ ترحم کی نظر ہو جلوہ ریز — چارہ فرما کون ہے ورنہ دل بیمار کا
روز و شب صرف پریشانی ہے اوقات عزیز — ہے قیامت وسوسہ اندوہ کے آزار کا
سیر گلزار ارم اسکی ہے جاگیر نشاط — ہے تصور جسکے دل مین روضۂ سرکار کا
کوئی شیدائی جمال اور کوئی مدہوش نگاہ — بخت ہے بیدار ہر دیوانہ و ہشیار کا
آتش شوق زیارت ہے قیامت شعلہ ریز — ولولہ دل مین ہے یعنی عذاب النار کا
جو گذرتا ہے دل وحشت زدہ پر اضطراب — حوصلہ ہرگز نہین عشاق کو اظہار کا
تم سے بڑھکر کس نے پایا راز قدرت کا مزہ — کون محرم تم سے بڑھکر پردہ اسرار کا

یا شفیع المذنبین بہر خدا کیجے مدد
کون ہے حامی جہان مین اس ضیا ناچار کا

جسکی قسمت مین ہو کوئے شہ دوران کی ہوا — اُسے کیا بخشے طرب روضۂ رضوان کی ہوا
اے شہ کون و مکان بندہ سے بلواؤ مجھے — اب فرح بخش دل زار نہین یان کی ہوا
جوش وحشت کا تقاضا ہی مدام اپنی دل زار — ہووے حاصل نہین یثرب کے بیابان کی ہوا
راتدن شعلے سے اٹھتے ہین جگر مین افسوس — کس روش پہنچے دل اب دامن مژگان کی ہوا
اشک تر در جدائی مین ہے اپنا غمخوار — ہوتی ہے کیف فزا آمد باران کی ہوا

ہمانے تقدیر ہوا خواہ کسی دن بن جا — بندھتی ہر وقت نہیں دہر میں انساں کی ہوا

دم ہوا ہوتا ہے حسرت میں ضیا شام فراق
یاد آتی ہے جو یثرب کے گلستاں کی ہوا

ہے تصور جب سے دل میں جلوۂ دیدار کا — ہے ہر ایک ارمان میں عالم مطلع انوار کا
جو نہ دیکھا ہو کسی نے دیکھ لے آئینہ وار — گر میسر سرمہ ہو خاکِ در سرکار کا
ہے قیامت سی قیامت دردِ دوری کا مرض — ہو مداوا کس طرح اپنے دلِ بیمار کا
کیا گذر جاتی ہے حالت حسرت و اندوہ میں — شورشِ محشر ہے پر موقع نہیں اظہار کا
ہے شبِ میلادِ سرور جلوہ ریزِ نورِ طور — مشرقِ انوار ہے عالم در و دیوار کا
یا رسول اللہ لو بیمارِ الفت کی خبر — دردِ دوری میں تماشا ہے عذابِ النار کا
اللہ الحمد آگئی فضلِ الٰہی کی بہار — جلوہ ہے چاروں طرف ابرِ کرم آثار کا
کیوں رگ و پے میں نہ ہو برقِ تجلی کا فروغ — ہے تصور دل میں روئے سیّد ابرار کا

کیوں نہ ہوں نازاں ضیا فضل خدائے پاک کا
ابر عالم گیر ہے شہرہ مرے اشعار کا

اے شہِ کون و مکاں سرورِ ہر دو سرا — اعتبار اولیا و پیشوائے انبیا
کون ہے ہمسر تمہارا شوکت و توقیر میں — کس کو یہ شان اور شوکت اور یہ رتبہ ملا
خاصِ حق مقبولِ خاص بارگاہِ سرمدی — جان اور دل سے فدا سب انبیا کل اولیا
آستانہ آپ کا ہے کعبۂ مقصودِ دل — ایک چشمک سے کرم کی ہووے حاصل مدعا
خلوت و جلوت میں ہر دم بارشِ ابرِ کرم — ظاہر و باطن میں دایم ختم ہی صدق و صفا
ہو قبولِ خاص حق سیاح سینہ طبق — کیا معلّٰی شان ہے عالی ہی کیسا مرتبہ

حاضرِ دربار ہے عاجز ضیائے ناتوان
ہو پذیرا اے شہ کونین اسکی التجا

والضحیٰ والشمس روئے پرضیا ہے آپکا | معنیٔ واللیل گیسوئے رسا ہے آپکا
آپ کی شانِ مکرّم رحمت للعلمین | سکۂ شاہنشہی فضلِ خدا ہے آپکا
اسم اطہر احمد و حامد محمد نور فیض | اور لقب طٰہٰ و یٰس مصطفےٰ ہے آپکا
عارضِ روشن ہے صبح فیض و فضلِ کردگار | روئے پرنور و صفا بدرالدجیٰ ہے آپکا
مطلع خورشیدِ الطافِ الٰہی حسن پاک | اور جمالِ پرضیا شمس الضحےٰ ہے آپکا
آپ کی شانِ ہدایت حامیٔ ہر نیک و بد | جلوۂ لطف و کرم کہف الوریٰ ہے آپکا
لیتے ہی کام و زبان مشکین ہے و عنبر نثار | نام کیا فرحت ادا صلِّ علیٰ ہے آپکا
شیوۂ نیکو ہے الطاف و کرم بذل و عطا | شیمۂ سنجیدہ تر حلم و حیا ہے آپکا
انس و جان سنگ و حجر ملک و ملک چرخ و فلک | بندۂ وابستۂ خلق و ولا ہے آپکا
اللہ اللہ رحمت و الطاف و اخلاق کریم | زمزمہ پرداز مدحت خود خدا ہے آپکا
آپ ہین محو خدا و عاشق ذاتِ خدا | مدح پرداز کری کبریا ہے آپکا
کیا مریضانِ گنہ کو فکر جب تم ہو شفیع | کیا مرض کیا درد خلقِ خوش شفا ہے آپکا
سینہ گنجینہ بنا اسرار کا آثار کا | نام شوق و ذوق سے جب سے لیا ہے آپکا
مست ہون مدہوش ہون سرشار ہون پر کیف ہون | ساغر فرحت فزا جب سے پیا ہے آپکا

کیجیے اسکے حال پر ذرہ عنایت کی نظر
شوق کے عالم مین حاضر ضیا ہے آپکا

ع کون و مکان ہے شاہا جمال تیرا جلال تیرا | ازل سے معدوم تا ابد ہے سہیم تیرا مثال تیرا

ہر ایک داغ جگر ہی گلشن بنا ہی سینہ گلون کا خرمن — برنگِ فصلِ بہار عجب ہے طرب فزا ہی خیال تیرا
خلش الم کی عذاب جان ہے طپش رگ دل کی برق ساں ہے — عجیب ہے کشمکش مین ہر دم اسیرِ شوریدہ حال تیرا
عجب بساطِ طرب ہے وحشت نگار کیفِ عجب ہے حسرت — نشاط آر طرب فزا ہے عجب ادا سے ملال تیرا

ہوا ابر الطاف سایہ گستر نگاہِ رحمت ہو بندہ پرور
ہے آرزو مند لطف جوشی ضیائے شیرین مقال تیرا

کسی نے پایا کچھ رتبہ کوئی چڑھ کر کہین پہونچا — جہان تھا پہونچنا مشکل شہ عالم وہین پہونچے
کہان پہونچا شفیع دو جہان صلّ علیٰ آہا — جہان انسان تو کیا پہونچے فرشتہ بھی نہین پہونچے
خدا کیواسطے شاہا دکھانا جلوۂ رحمت — کہون جس دم مین گھبرا کر کہ وقت واپسین پہونچے

ق

براق برق دم تھا یا نزولِ فیض و رحمت تھا — یہان تھا یا وہان تھا یا سرِ عرش برین پہونچے
ہوا تھا برق تھا یا نور تھا یا فضل مولا تھا — ابھی تھا بیت اقصیٰ مین ابھی حق کے قرین پہونچے
غمِ فرقت کے صدمون سے عجب تازہ بہار آئی — کہ آنکھون سے ٹپک کر خونِ دل تا آستین پہونچے

ضیا کا رات کیسا مجلسِ میلاد مین غل تھا
جو آیا داد دیتا آیا کہتا آفرین پہونچا

شوریدہ سر ہو کیون وہ صبا و نسیم کا — آشفتہ ہے جو طیبہ کی مشکین شمیم کا
یثرب ہے میرا کعبۂ مقصود جان و دل — دیوانہ ہون ارم کا نہ شیدا نعیم کا
فردوس خلد تیری غلامون کا ہی مقام — اور تیرے منکرون کو ٹھکانا جحیم کا
کیا چیز تھا وہ تیری کفِ پا کی سامنے — بیضا ضیا تھا گو یدِ بیضا کلیم کا
ہے تیرا نام شان و شرافت مین نامور — شہرہ ہمیشہ ہوتا ہے دُرِّ یتیم کا
اے خاکِ طیبہ درد جدائی سے زار ہون — ہر وقت سامنا ہے عذاب الیم کا

ہر وقت کیوں نہ ورد ہو ورد لب ضیا
چسکا لگا ہوا ہے محمد کی میم کا

دل دادہ ہوں حبیب خدائے جلیل کا — خاکِ قدم ہوں ہر دو جہان کے کفیل کا
کعبہ میں جو اسکے نقش قدم کی نوید تھی — مٹا نشان نہ کسطرح اصحاب فیل کا
دیکھا جمالِ حق شبِ اسریٰ میں بالیقین — حجت کا ذکر اور ہے نہ موقع دلیل کا
پایا عروج وہ شبِ اسریٰ میں اور اوج — تھی عقل دنگ رنگ تھا فق جبرئیل کا
دونوں جہان کو نور سے پُر نور کر دیا — احسان ہے کائنات پہ شانِ جمیل کا

کس سے ہو وصف سرورِ کون و مکان ضیا
ہے بند اس بیان میں دہن قال و قیل کا

ق
اے جلوہ صبح ازل صلّ علیٰ صلّ علیٰ — اے نغمۂ شام ابد تیرے دل و ارمان فدا
اے دُرِّ درجِ اہتدا اے اخترِ برجِ صفا — اے نورِ شمع ارتضا اے مہرِ اوجِ اجتبا
اے نیّرِ عرشِ علا اے سورۂ نورِ وفا — سر لوحِ قرآنِ رضا حضرت محمد مصطفےٰ
اے رنگِ روئے اصطفا اے خالِ رخسارِ صفا — اے غازۂ حسنِ وفا ہو ایک نگاہِ جانفزا

ق
اے محوِ ذاتِ کبریا سر تا بپا نورِ خدا — اے مجتبا اے مصطفا مشتاق ہوں صبح و مسا
اے ماہرِ سرِّ فنا اے واقفِ رمزِ بقا — اے نکتہ فہمِ ابتدا اسرار دانِ انتہا
ہے دردِ حسرت جانگزا اور جوشِ بیتابی بلا — بیتاب ہوں صبح و مسا راحت نہیں ملتی ذرا
نالہ نہیں اپنا رسا ہمدم نہیں اپنی ضیا — کس سے کہوں حسرت ہی کیا کس کو سناؤں ماجرا

کب ہو در انصاف وا کب تک ہو حاصل مدعا
مقبول ہو کس دن دعا ہو بہرہ ور کس دن ضیا

ناسوت میں ہے غلغلہ عالی نسبی کا
ملکوت میں اک شور ہے والاحسبی کا

حوران بہشت اُسپہ دل و جان سے ہین مفتون
شیدا ہے جو مکی مدنی العربی کا

جنت کو ازل سے ہے تمنائے قدمبوس
کیا مرتبہ اعلیٰ ہے شہ مطلبی کا

جبروت مین لاہوت مین ہاہوت مین ہردم
اک غلغلہ ہے عشق قریشی لقبی کا

یا اُمتی ہنگام دعا ورد تھا دائم
قربان ہون اس زمزمۂ زیرلبی کا

دنیا مین بھی عقبیٰ مین بھی محشر مین بھی صد شکر
حامی ہے ہر اک وقت ہر اک شیخ و صبی کا

حاجت نہیں کچھ کوثر و تسنیم کی شاہا
دیدار ہی درمان ہے مرے تشنہ لبی کا

کروبی و سبوحی و قدوسی ہین مشتاق
شہرہ ہے عجب طیبہ کی شیرین رطبی کا

ہوتا ہون تصور مین ہر اک وقت قدمبوس
شرمندہ شب و روز ہون اس بے ادبی کا

آتا ہے زبان پر مرے جب نام محمد
کھلتا ہے شگوفہ چمن بوالعجبی کا

مشہور نہ کیون نام ضیا کا ہو جہان مین
دن رات وہ مداح و ثناخوان ہے نبی کا

آپ ہیں بہتر سے بہتر یا محمد مصطفےٰ
آپ سے ہے کون بڑھکر یا محمد مصطفےٰ

آپ سے عالم منور یا محمد مصطفےٰ
آپ ہیں انوار پیکر یا محمد مصطفےٰ

ہے خدائی کا تماشا آپ ہی کی ذات سے
ہین خدا کے آپ مظہر یا محمد مصطفےٰ

ہین قدمبوس آپکے سب اولیا اور انبیا
آپ ہین سردار و سرور یا محمد مصطفےٰ

ذات عالی سے ہے اعجاز اور کرامت کا ظہور
آپ ہین قدرت کے جوہر یا محمد مصطفےٰ

آپ کی درد جدائی سے ہے جینا ناگوار
سانس ہے سینہ مین نشتر یا محمد مصطفےٰ

کب تک اے شاہنشہ عالم رہون یون زار و خوار
ہوگی کب تقدیر یاور یا محمد مصطفےٰ

کب ہوائے گلشنِ یثرب بنیگی روحِ عیش — کب چھوؤں واں کے گلِ تر یا محمد مصطفیٰ

کاش بلوالو مدینہ میں ضیائے زار کو
لطف کے چمکا دو اختر یا محمد مصطفیٰ

یارسول اللہ دکھلا دو جمالِ حق نما — ہے دلِ بیتاب مضطر روز و شب صبح و مسا

جان پر ارمان ہے رہنِ درد و غم یا شاہِ دین — ہے دلِ حسرت زدہ واماندۂ آہ و بکا

کاش ہو پیشِ نظر وہ بقعہ مینو نشان — فرحت افزائے دل و جاں جس کا ہے نور و فضا

کاش ہووے سرمۂ چشمِ امیدِ دو جہان — وہ زمرد گوں فضا وہ روضۂ مینو ادا

ای خوشا وہ وقتِ خوش وہ فرخ ساعت سعید — سامنے ہو جلوہ فرما وہ درِ رحمت ادا

ذرہ ذرہ پر گہر پاشِ ادب ہو چشم زار — قطرہ قطرہ اشکِ تر کا ہووے دُرِّ بے بہا

سر رکھوں سجدہ میں سنگِ در پہ پیشانی ملوں — باحضورِ دل کہوں رو رو کے دل کا مدعا

ابرِ انعام و کرم کی پھر ہو بارش جلوہ ریز — کشتِ امید و تمنا ہو بہارِ جان فزا

ہو تمنائے ضیا حاصل ہر ایک انداز سے
دل میں ہو الحمد للہ لب پہ ہو صلِ علیٰ

اس دردِ جدائی نے تو ناچار بنایا — حسرت زدہ و صرفۂ آزار بنایا

کن نرگسی آنکھوں کی قیامت ہے یہ شوخی — چشمک نے تصور کے جو بیمار بنایا

کیا آیا تیرے ہاتھ کچھ انصاف بھی ہے شرط — دیوانہ مجھے گنبدِ دوار بنایا

سوزِ غمِ الفت کی تماشے میں قیامت — آہِ شبِ دوری کو شرربار بنایا

ای گلشنِ طیبہ تری نیرنگ کے صدقے — ارمانوں کو نقشِ سرِ دیوار بنایا

گیسوئے معنبر کی کرامات ہے کرم جوش — کونین کو ہے نافۂ تاتار بنایا

عشقِ شہِ کونین کے سو جان سے صدقے
ہر لفظ ضیا کا ہے پُر انوار بنایا

ذاتِ پاکِ حق کے پیارے مرحبا — عرشِ رحمت کے ستارے مرحبا
چارہ سازِ دردِ بیماریِ دل — جانِ محزون کے سہارے مرحبا
رہنمائے و رہبرِ عرفانِ ذات — ہادیِ صادق ہمارے مرحبا
جن و انس و بحر و بر مُلک و ملک — منتظر تھے سب تمہارے مرحبا
دید کا تھا شوق مثلِ دیدِ ذات — انبیا شایق تھے سارے مرحبا
ہو گئی بزمِ زمانہ مشکبار — تم نے جب گیسو سنوارے مرحبا
آپ کے لطفِ قدم کے شاہِ دین — تھے ازل ہی سے اشارے مرحبا
ہے تقاضا حسن کا دکھلائے رنگ — اتنے دن کیسے گذارے مرحبا
تھا دلِ عالم مین ہر دم ولولہ — سوزِ غم کے تھے شرارے مرحبا
مرحبا اے جلوۂ روزِ ازل — اے شبِ اسریٰ کے تارے مرحبا

ہے ضیا ذرات ہر دم وردِ نعت
خوب ہین طالع ہمارے مرحبا

اے غمِ عشقِ شہِ کون و مکانی مرحبا — اے خیالِ دیدِ ماہِ دوجہانی مرحبا
اے فروغِ جلوۂ انوارِ فضلِ کردگار — داروئے دل چارۂ دردِ نہانی مرحبا
آپ کے الطاف سے کون و مکان ہے رشکِ خلد — ماہِ رحمت مہرِ فیض جاودانی مرحبا
مایۂ تصدیقِ قلبی آیۂ تطہیرِ ذات — غازۂ رخسارِ اقرارِ زبانی مرحبا

عالمِ دل بن گیا طورِ تماشائے ضیا

اے تجلی رخ جلوہ فشانی مرحبا

خلش فراق کی کاوشیں ہیں وبال زیست دکھاؤں کیا
غم اشتیاق کی دہشتیں ہیں عدوئے صبر سناؤں کیا

نہ کوئی انیس نہ ہم نفس کوئی طبیب نہ چارہ گر
سر دل کچھ بلائے غم ہیں ضعیف و زار اٹھاؤں کیا

کوئی غمگسار نہ راز دان کوئی یار دل امین جان
ہے عجیب حالت جان و دل کہوں کیا سناؤں میں ہاؤں کیا

غم و درد دل ہے بلا نمون ہے وبال و لولۂ جنون
مری عرض ہو گئی کیا رسا مجھے حکم ہو گیا آؤں کیا

کہیں جلد حکم حضور ہو کرم و عطا کا ظہور ہو
ہو ضیائے سینہ جمال رخ تپ غم سے دل کو جلاؤں کیا

مرحبا شاہنشہ بے مثل و ثانی مرحبا
مرحبا جاہ و وقار دو جہانی مرحبا

مرحبا اے غازۂ رخسار جاہ و اعتبار
مرحبا اے جلوۂ رحمت نشانی مرحبا

مرحبا اے رمز فہم و راز دان کنت کنز
مرحبا اے وقعت انسی و جانی مرحبا

مرحبا اے طرۂ تاج قبول و اعتبار
مرحبا اے اختر برج معانی مرحبا

مرحبا اے ابر اوج التفات لایزال
مرحبا اے بحر فیض جاودانی مرحبا

مرحبا اے مظہر انوار حسن لم یزل
مرحبا اے مصدر رحمت فشانی مرحبا

مرحبا اے آیۂ تطہیر ذات بے نظیر
مرحبا اے شمع بزم لامکانی مرحبا

مرحبا اے آفتاب آسمان برتری
مرحبا اے ناز برق لن ترانی مرحبا

مرحبا ای افصح و شیوا زبان کن مکان
مرحبا ای بانی شیرین بیانی مرحبا

مرحبا ای مصحف توحید ذات لم یلد
مرحبا اے معنی اسرار دانی مرحبا

مرحبا ای لمعۂ برق کرامات کریم
مرحبا ای جلوۂ کشف عیانی مرحبا

مرحبا ای ہادی خاص صراط مستقیم
مرحبا ای صیقل جسم و جانی مرحبا

مرحبا ای حسن و ای نور و ضیائی قلب و روح
مرحبا اے آب اعجاز زبانی مرحبا

عجب طور تماشا نور ہے محبوب سبحان کا
فضائی لامکانی نام ہے میری دل وجان کا

مرے ایک ایک داغ سینہ مین لاکھون بہارین ہین
فقط ایک نام ہی رنگین ادا ہے باغ رضوان کا

رہا بازیچہ اطفال سودا قیس و وامق کا
مین ہون اُستاد فن آشفتہ سری شر کے میدان کا

مرے دلمین ہین انوار رسول پاک کے جلوے
تعالی اللہ یہ ایوان ہے کیسی عزت و شان کا

تڑپ جاتا ہون ہوتا ہے تصوّر مین اگر وقفہ
دل سیماب وش کو شوق ہی ہر وقت مہمان کا

شمیم جانفزا لولاک کی تصدیق کرتی ہے
چمن پیرا ہے نور پاک بیشک باغ امکان کا

ظہور نور کے جلوے نہ تھے جب تک زمانہ مین
پریشان اور ابتر تھا عجب نیرنگ دوران کا

ترے آثار کی شوخی ہے وقعت نام آدم کی
ترے انوار کا غمزہ تھا شہرہ ماہ کنعان کا

عدم اور آفرینش تجھسے دونون نامور ٹھیرے
توہی تو فخر تھا وان کی توہی اعزاز ہے یان کا

فلک ممنون احسان ہے ملک مرہون منت ہین
نہین ایسا کوئی بندہ نہ ہو الطاف شایان کا

ضیا اپنے مضامین مین نہ کیون شان کرامت ہو
کہ رگ رگ مین اثر طاری ہے عشق شاہ شاہان کا

وبسا ہی جب سے خیال دلمین دیار محبوب ذوالمنن کا
نہ شوق ذوق ہوائی مسکن نہ فکر معمورۂ وطن کا

بہار داغ جگر سے سینہ مین رنگ ہے جلوۂ چمن کا
تبسم غنچہ کا تماشا ہے خندہ ہر چاک پیرہن کا

قلم پر جبریل و کاغذ بنے خلا و ملا کا عالم
محال ہے پر رقم ہو دفتر فراق کے رنج اور محن کا

ہر ایکدم ہون نثار وحشت ہر ایک لمحہ شکار حیرت
نہ غم ہے دل کا نہ درد جان کا نہ فکر سر کی نہ ہوش تن کا

جو کاوکاو جگر دکھاؤن جو جوئے خوناب دل بہاؤن
توہی یقین پھر جہان مین کوئی کبھی نہ لے نام کوہکن کا

غبار صحرائے پاک یثرب جو پردہ پوشی کرے بدن کی
تو بعد مردن نہو ضروری کسیطرح خرقۂ کفن کا

ہین چار دیوار قصر عنصر حواس خمسہ بہار گلشن
نثار ہون چار یار پر ہین غلام ہون نام پنجتن کا

غلام سرکار مجتبیٰ ہون نثار دیدار مصطفےٰ ہون
نہ شیفتہ خلد اور ارم کا نہ تشنہ ہون کوثر و لبن کا

ادا مین انداز مین نرالا طرز مین ہے اعلیٰ
نہو وہ پھر کسطرح سے شہرۂ ضیا جہانمین ترے سخن کا

ای تجلی نور جمال کرم ایک چشمک ناز دکھا جانا
جب روح پہ چھائے فنا کی گھٹا تو برق کی شان سے آ جانا

جب روح کا جسم سے ہو سفر اور منزل تیرہ ہو جو مقر
اس تودۂ خاک کو رحمت سے فانوس جمال بنا جانا

دیوانۂ کیف شریعت کو پروانۂ نور طریقت کو
سودائی طرز حقیقت کو خورشید جلال دکھا جانا

تابانی جلوۂ رحمت سے اور شان فروغ ہدایت سے
ہر گوشۂ تیرۂ مرقد مین ایک لطف کی شمع جلا جانا

وہ حسن وہ جلوۂ نور احد وہ شان و شوکت فیض صمد
وہ پیکر رحمت بے حد و عد دکھلا کے ملال مٹا جانا

بے پردہ علم و خیال عمل افکار ابد اندوہ ازل
یہ نقش دوئی و وبال خلل الطاف و کرم سے اٹھا جانا

اقبال و کمال و جلال اتم توقیر و وقار و نشاط نعم
آسائش و راحت و عشرت کا افسانۂ لطف سنا جانا

رحمت کی نسیم و شمیم کرم انوار ترحم و لطف اتم
دکھلا کے بہار کمال و فا مرے بخت غنودہ جگا جانا

وہ ارم کی ہوا جو ہین شمیم فضا وہ شمامۂ لطف نشاط فزا
جسے فرحت روح کی کہیئے ہوا دل پر الم کو سنگھا جانا

ہو نفاذ یہ حکم براہ کرم کہ ہو پیش نظر در پاک حرم
کوئی مانع عزم حضور نہین کبھی حلقۂ در کو ہلا جانا

وہ تجلی غیرت ماہ جبین بنے مشعل خلوت روز پسین
لب لطف پہ نغمۂ عیش قرین کبھی آ کے ضیا کو سنا جانا

دم صبح برنگ نسیم صبا کبھی لخلخہ بنکے تو آ جانا
وہ شمیم معطر روضۂ شہ دل زار کو میرے سنگھا جانا

مرے داغ جگر ہین شرارہ فشان مرا نعرۂ آہ ہے شعلہ فشان
مری حسرت دید ہے برق طپان مرے ہوش کا شیشہ جلا جانا

مری سوزشِ سینہ عذاب ستم مری شورشِ نالہ قیامت اثر
مری آہ رسا کو ہی شام و سحر و عروج کہ فوق سما جانا

مجھے طیبہ کے شوق نے زار کیا تنِ زار نحیف و نزار کیا
مری حال کو خستہ و خوار کیا مگر آہ کو حشر اٹھا جانا

لبِ دل پہ دعا ہی یہ شام و سحر کہ دو مکاں شہ جن و بشر
مری جسم ہی جان کا ہو جبکہ سفر ذرا جلوہ و دید دکھا جانا

مجھے کاوشِ ہجر ہی خارِ الم مری شورشِ نالہ ہے حشر ستم
غمِ طیبہ ہی روح کو نشترِ غم کبھی آ کے یہ درد مٹا جانا

سرِ عرش پہ شور مچا ہی دیا تفِ آتشِ دل نے جلا ہی دیا
تپِ ہجر نے شعلہ اٹھا ہی دیا اسی سوجہ لطف بجھا جانا

تری صدقے نسیم بہارِ عرب ترے صدقے شمیمِ دیارِ عرب
کوئی موجِ نشاط دکھا جانا کوئی تازہ نوید سنا جانا

ہی امید ضیا ہی صبح و مسا ہی شام و سحر لبِ دل پہ دعا
شہِ ارض و سما مہِ اوجِ علا کبھی بختِ غنودہ جگا جانا

آؤ شاہِ صنوبر بالا
سدرہ سے والا طوبی سے اعلی

چرخِ کرم کے نیرِ اعظم
بحرِ شرف کے لولوئے لالا

کاین و من کان تم سے منور
ارض و سما مین تم سے اجالا

بادۂ کن کے تم ہو ساقی
پر فیکون کا تم سے پیالا

باغِ ازل کے گلبنِ رعنا
صحنِ ابد کے غنچۂ لالا

تم ہو خوش تو خدا ہو راضی
یہ ہی جیون مین دل سے مالا

سجدہ ضیا کا ہو خاکِ قدم پر
اب انشاء اللہ تعالی

مجھے حسرتِ دید نے زار کیا دلِ زار مین صبر ذرا نہ رہا
غمِ ہجر نے حشر اٹھا ہی دیا کہ نشاط کا نام لکھا نہ رہا

مری داغِ جگر نے شعلۂ غم مری دشمنِ جان ہوی سوزِ الم
مری شورشِ نالہ ہی برقِ ستم مجھے بھولے سے دردِ قضا نہ رہا

مجھے طیبہ کے شوق نے مار لیا مجھی عشقِ مدینہ ہی برقِ بلا
مجھے ہوش و حواس کی فکر نہین مجھے غم کوئی نامِ خدا نہ رہا

وہ جگر میں ہے سوز کہ حشر بپا وہ ہے دل میں خلش کہ ہے شیشہ چبھا
شب و روز ہے نالۂ قیامت ادا کوئی صبر کا نقش جما نہ رہا

مجھے در پہ بلائیے شاہِ جہاں مجھے جلوہ دکھائیے ماہِ جہاں
کبھی خود ہی بتائیے رازِ نہاں تو زبان پہ ضیا کی گلہ نہ رہا

خورشید اوجِ اصطفا تم ہو جنابِ مصطفا
انوار نورِ کبریا تم ہو جنابِ مصطفا

دریائے افضال و عطا تم ہو جنابِ مصطفا
اور قلزمِ فیضِ خدا تم ہو جنابِ مصطفا

تم آئینہ تنزیہہ ہو تم سورۂ تقدیس ہو
اور مصحفِ خلق و ولا تم ہو جنابِ مصطفا

مقبولِ ذاتِ ذو الجلال ذی المجد ذی العز و کمال
ذی اصطفا ذی اجتبا تم ہو جنابِ مصطفا

سرمایۂ عز و شرف آگاہ رمزِ من عرف
اسرار دانِ کبریا تم ہو جنابِ مصطفا

سرلوحِ قرآن وفا سرتاجِ جملہ اولیا
اور افتخارِ انبیا تم ہو جنابِ مصطفا

تم ہو کلیدِ بابِ دین اور کاشفِ رمزِ یقین
آئینۂ نورِ ہدیٰ تم ہو جنابِ مصطفا

تم رونقِ ایمان ہو تم جلوۂ ایقان ہو
حسن و جمالِ اہتدیٰ تم ہو جنابِ مصطفا

درمانِ ہر ناچار ہو تسکینِ ہر بیمار ہو
عشاق کے دل کی دوا تم ہو جنابِ مصطفا

تم سے منور دینِ حق تم سے فروزاں نُہ طبق
سیاحِ بیدائے رضا تم ہو جنابِ مصطفا

تم سے ہدایت ذی حشم تم ہو شہِ ملکِ کرم
شاہنشہِ ارض و سما تم ہو جنابِ مصطفا

تم حامیِ دینِ متین رحمت کے تم ماہِ مبین
مہرِ سپہرِ ارتضا تم ہو جنابِ مصطفا

نامِ مبارک پر سدا قربان ہے عاجز ضیا
اس کی دوا اس کی شفا تم ہو جنابِ مصطفا

غنچہ تمنا کا کھلا آئی بہارِ جانفزا
گل خندہ زن مستِ طرب بلبل ہوئی نغمہ سرا

ہر طاق و منظر سے عیاں عیش و طرب کا ہے سماں
شاخ و شجر میں گلفشاں نسبت مسرت ہی صبا

نغمہ سرا و خندہ زن شام و سحر مرغِ چمن — اور شاہدِ گل کی پھبن زیبا ادا عشرت فزا
عیش و طرب کی دید ہے عشرت فزا وا دید ہے — یعنی کہ روزِ عید ہے جلوہ نما عشرت ادا
راحت اثر رشکِ قمر حسنِ گل و شاخِ شجر — نوری قبا برگ و ثمر صحنِ چمن رنگین فضا
ماہِ مبارک مرحبا رنگین ادا صلِّ علےٰ — بدر الدجےٰ شمس الضحیٰ نجم العلیٰ عقدہ کشا
شوال ہی خوش خال ہی رنگِ رخِ اقبال ہے — گلگونہ بخش حال ہے قالِ بتِ شیرین لقا
جسکی ہتھی ہر دم جستجو شیرین تھی جسکی گفتگو — وہ شاہدِ زیبائے ہو پہنے ہوئے نوری قبا
ہے شوقِ شرب مین طپان جان و دلِ گرمِ فغان — لب پر ترنم ہر زبان اے شافعِ روزِ جزا

جلوہ دکھاؤ نور کا ہے رنگ بانگ صور کا
میدان بناؤ طور کا قلب و دلِ عاجز ضیا

اے دُرِّ درجِ اصطفا صلِّ علیٰ صلِّ علےٰ — اے گوہرِ بحرِ صفا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے رہنمائے اصفیا صلِّ علیٰ صلِّ علےٰ — اے رہبرِ اہلِ ولا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے راحِ قلبِ ارتضا اے نورِ چشمِ اصطفا — اے رازدارِ کبریا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے برقِ ابرِ اہتدا اے نورِ طورِ کبریا — اے جلوۂ ذاتِ خدا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے رہبرِ عالی ہمم اے خواجۂ والا شیم — اے منبعِ فیض و عطا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے ذو الکمال و ذی کرم فخرِ عرب عزِّ عجم — سرِ لوحِ قرآن سخا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے مطلعِ انوارِ حق اے مظہرِ آثارِ حق — اے محوِ حق سر تا پا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے پیشوائے اولین اے رہنمائے آخرین — بحرِ کرم ابرِ عطا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے قبلۂ کون و مکان اے کعبۂ روح و روان — سر تا پا رحمت ادا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے غازۂ روئے کرم آئینۂ فیضِ اتم — حاجت روا مشکل کشا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے صیقلِ زنگِ الم اے داروئے ہر درد و غم — اے مجمع خلق و ولا صلِ علیٰ صلِ علیٰ
اے واقفِ سرِ نہان آگاہ آثارِ عیان — اے ماہ اکلیلِ رضا صلِ علیٰ صلِ علیٰ

ہو ایک نگاہ جان فزا پھر نور ہو قلبِ ضیا
اے چشمۂ آبِ بقا صلِ علیٰ صلِ علیٰ

داورِ کون و مکان ہو یا محمد مصطفا — سرورِ ہر دو جہان ہو یا محمد مصطفا
پادشاہِ انس و جان ہو یا محمد مصطفا — واقفِ سرِ نہان ہو یا محمد مصطفا
ہے دلِ بیتاب مین شورش قیامت کی غضب — جلوہ فرما تم کہان ہو یا محمد مصطفا
چارہ فرمائے دلِ عالم ہو تم نامِ خدا — کس طرح غم سے امان ہو یا محمد مصطفا
تم ابد کے راز فہم و واقفِ اسرارِ ذات — تم ازل کے رمز دان ہو یا محمد مصطفا
شہرۂ عالم کرم مین اور وفا و جود مین — از زمین تا آسمان ہو یا محمد مصطفا

اس پہ رحمت کی نظر ہو ایکدم جلوہ فروز
تم ضیا کی جان جان ہو یا محمد مصطفا

یارائے ضبط اے مرے سرور نہین رہا — اور اختیار مین دلِ مضطر نہین رہا
تو ہے ازل سے تا ابد نورِ ذاتِ پاک — تجھ سے زیادہ کوئی منور نہین رہا
کر دے مشامِ شوق معنبر کسی طرح — یارائے صبر گیسوئے معنبر نہین رہا
دیکھا ہے مین نے دیدۂ دل سے جمالِ پاک — تیرا خیال اے مہِ انور نہین رہا
لیل و نہار پاسِ ادب سے ہے انفعال — ہوش و حواس شوق مین اکثر نہین رہا
تڑپا کیا ہون شوقِ مدینہ مین رات دن — خالی خیال سے ترا دم بھر نہین رہا
اے مظہرِ صفاتِ جمال و جلالِ ذات — وہ کون ہے جو تیرا ثناگر نہین رہا

دیکھا ہے جس نے عالم اسرار میں جمال — وہ شاکیٔ ملال مقدر نہیں رہا

شاہا دلِ ضیا کو بنا دیجے طور نور
ذرہ فروغ جلوۂ خاور نہیں رہا

ہوئی آتش شوق وہ شعلہ فشاں کہ قرار و شکیب فسانہ رہا — مٹی ہوش و حواس کے نام و نشاں دل و جان میں ضبط کا پتا نہ رہا

ہوئی بیخبری وہ قیامت اثر کہ نہ دل کا ہی ہوش نہ جان کی خبر — نہ زمیں پہ نگہ نہ فلک پہ نظر غم گردش ارض و سما نہ رہا

نہ محبت خوبی علم و ہنر نہ مروت شوکتِ دولت و فر — نہ نشاط بہار نشاط اثر کہ وہ نقش جمال جہاں نہ رہا

نہ وہ جلوۂ عارض ماہ لقا کہ تسلی و ضبط ہو کیف فزا — نہ وہ صبر و قرار غضب ہوا کہ وہ پاس و لحاظ حیا نہ رہا

دل زار ہوا ضیا غرقۂ خوں تپ غم نے دکھائی بہار جنوں
غمِ چارۂ درد کی بو نہ رہی وہ تسلسل زلفِ دوتا نہ رہا

کہاں دیکھا تھا دیدار جہاں آرا محمد کا — اویس اے دل بنا شیدا اے آوارہ محمد کا

کہ ہے شمس الضحیٰ نور جہاں آرا محمد کا — اُٹھا اے دل اور کر اے روح نظارہ محمد کا

مزہ آئیگا مشتاقوں کو شان جوش رحمت کا — کریں گے حشر میں جسوقت نظارہ محمد کا

ثوابت استقامت اور اطاعت کے ہیں شیدائی — فدا انپر جہاں سے ہے ایک ایک سیارہ محمد کا

بجز اُن کے بنائے کن فکاں کب ہے بنا کس سے — ہے صدقہ اور طفیلی یہ جہاں سارا محمد کا

اگر آنا میسر سرمۂ چشم ادب کرتے — غبار خاک پا اسکندر و دارا محمد کا

وہ ایوانِ نبوت کی ہے شوکت اور وہ عظمت ہے — مکان و لامکاں ہے برج اور بارہ محمد کا

معطر ہے مشامِ دو جہاں گیسوئے مشکیں سے — ہے عطر افشاں عجب ہی عنبر سارا محمد کا

مسخر کیوں نہو اقلیم عرفاں نے ارماں کی — کہ بجتا عالم دل میں ہے نقارہ محمد کا

ہوئی ساری خدائی جلوہ گاہ طور رعنائی — سپہر علم پر چمکا ہے جب تارا محمد کا

دل بیمار الفت کی ہے حالت رحم کے قابل
ضیا شیدا ہے بے صبر اور بیچارہ محمدؐ کا

ہے معراج کرم لاریب نظارہ محمدؐ کا
کہ محو دید ہے ایک ایک سیارہ محمدؐ کا

الٰہی عالم دل میں ہو نظارہ محمدؐ کا
فدائی لاکھ جان سے ہوں میں بیچارہ محمدؐ کا

خدا کا شکر ہے ہم ساز صوت سرمدی سمجھے
جہان کن میں ہے پر شور نقارہ محمدؐ کا

شب معراج سب نے پائی دولت پابوسی کی
ادب کرتے تھے کتنا سبع سیارہ محمدؐ کا

عیان اہل نظر پر ہے فروغ عکس آئینہ
ہے دیدار خدا لاریب نظارہ محمدؐ کا

معما حل ہوا ہے ما و تم کا کیا بآسانی
ہے قلب و روح میں پر شور نقارہ محمدؐ کا

عیان ہر ایک بن مو سے ہے بارش ابر رحمت کی
سراپا پیکر خاکی ہے فوارہ محمدؐ کا

بدل لیتا ہے دم میں برزخ اپنا مطمئنہ سے
غلام خاک پا ہے نفس امارہ محمدؐ کا

کہان قیس اور کہان میں فرق ہے کونین کا حائل
وہ بیمار غم لیلیٰ میں دکھیارہ محمدؐ کا

بفضل حق نہ کرتا کوئی نفرت نام دنیا سے
ادب کرتی جو دل سے یہ گنہگارہ محمدؐ کا

عجب عظمت سے پائی تربیت آغوش رحمت میں
بنا فضل خدائی خاص گہوارہ محمدؐ کا

انیس بزم خاص لی مع اللہ اسکی عظمت ہے
ہے کیا اللہ اکبر اوج پر تارہ محمدؐ کا

ازل سے تا ابد احکام پاک حق کا حامل ہے
گران نام خدا کتنا ہے پشتارہ محمدؐ کا

نہ ہوتا کیونکہ و نیاز دنی میں کیف ادا و نی
شرف پاتی جو قربت کا یہ سکارہ محمدؐ کا

کہان جبرئیل و میکال اور خلوت لی مع اللہ کی
کوئی تھا اور ہی لاریب ہرکارہ محمدؐ کا

نہ ہو کیوں ماسوی اللہ لاکھ جان سے اسکا شیدائی
کلام پاک بھی ہے دل سے سیپارہ محمدؐ کا

نہ تھا بے صدقۂ نور نبوت سجدۂ آدم
ہے ابلیس لعین لاریب ہیتکارہ محمدؐ کا

کہان آوارہ گرد نجد اور شور جنون خیزی
کہان مین زار و ناچار اور آوارہ محمدؐ کا

ہزارون رحمتین ہوتی ہین نازل اُسکی حالت پر
کرے دل سے ضیا جو ورد ایکبارہ محمدؐ کا

نہ قصد مستی بیخودی کوئی وہم تھا نہ خیال تھا
نہ ملال شام فراق تھا نہ وبال ہجر و وصال تھا

کہون کس سے کون ہے داد رس شب ہجر کیا اُبال تھا
نہ ملال کی کوئی انتہا نہ طپش کی حد نہ خیال تھا

مجھے آگہی ہے نہ کچھ خبر کہ وہ کیسا وہم و خیال تھا
کبھی جوش رنج و ملال تھا کبھی فرق کیف وصال تھا

رگ جان مین برق کا تھا اثر دل زار خون شدہ چشم تر
تپ و تاب سوزش غم غضب ہوا صبر ضبط محال تھا

تھی پسند طبع کو خامشی تھی ہر ایک غم سے فراشی
نہ کسی کا دل مین خیال تھا نہ نظر مین نور جمال تھا

تن زار اپنا نزار تھا طرب و نشاط سے عار تھا
وہ بلا کی کاہشین کاوشین رخ رشک بدر ہلال تھا

تپ غم سقر کی تھی ہم اثر دل زار مضطر و چشم تر
تھی ہر ایک آہ شرر فشان قلق اضطراب کمال تھا

تھے حواس مرغ بریدہ پر تھے خیال برہم و منتشر
نہ ملال شب نہ غم سحر نہ بلا فسانہ قال تھا

نہ عروج و جاہ کی آرزو نہ وقار و شان کی جستجو
نہ بہار وجد مین رنگ و بو نہ نشاط نغمۂ حال تھا

نہ ہوئی منازل شوق طے نہ ندیم خضر خجستہ پے
نہ رفیق وادی دل کوئی نہ انیس بزم ملال تھا

ہوئی جب کہ جان کو بیکلی تو ضیا یہ خود سے گرہ کھلی
کہ وبال تھی یہ دوئی خودی نہ قفس تھا اور نہ جال تھا

دکھلائے گی تاثیر مری آہ و فغان کب
پائیگی نجات اس غم و اندوہ سے جان کب

ہان صورت تسکین ہو شہ کون و مکان کب
جلوے ترے الطاف کے ہون جلوہ فشان کب

کب دیکھونگا ان آنکھون سے انوار تجلی
ہو ویگی مری خلوت دل طور نشان کب

کب زمزمۂ شکر سے لب ہو طرب انگیز
اور نغمہ سرا عیش سے ہو میری زبان کب

کب ہو طرب دولت دیدار میسر
ہو پیش نظر روضۂ فردوس نشان کب

کب ہووے تسلی دل بیتاب و توان کو
اور وحشت و اندوہ سے پاونگا امان کب

کاوش یہی ہر دم ہے کہ ہوا ہے شہ کونین
منت کش درمان خلش درد نہان کب

کب پاؤنگا لطف صلۂ نعت سرائی
پر زمزمۂ شکر سے ہو درج دہان کب

کب ہوگا ضیا طوف سے روضہ کے مشرف
حاصل ہو لے عشرت و راحت کا سمان کب

ہے دل کو حسن جلوۂ نور نظر نصیب
اور جان کو کیف نفحۂ فیض سحر نصیب

لب زمزمہ سرائے طرب ہے نشاط سے
کیف نشاط کو ہے وفور اثر نصیب

دل نغمہ جوش لطف مسرت ہے دمبدم
روح و روان کو ہے طرب تازہ تر نصیب

طرز بیان ہے عیش نشان شاد جان و دل
ہر لفظ کو ہے جلوۂ تاب گہر نصیب

عالم مین دھوم ہے کہ خوشی کی بہار ہے
ہر خار کو ہے غمزۂ گلہائے تر نصیب

بلبل ترانہ ریز طرب گل نشاط جوش
شبنم کو آب و تاب رخ در تر نصیب

صحرا ہے رشک صحن چمن اور چمن ارم
ہر شاخ نخل خشک کو ہے برگ و بر نصیب

صحن چمن کو گلبن و گلبن کو شاخ سبز
شاخون کو غنچہ غنچون کو ہے مشت زر نصیب

بلبل کو نغمہ نغمہ کو کیف نشاط و عیش
عیش و نشاط کو ہے بہار اثر نصیب

نور ظہور مظہر مولا ہے جلوہ ریز — ہر ذرہ کو ہے لمعۂ نور نصب نصیب
ہستیِ نشاط ہے فلک اور محو ہین ملک — بخت بلند کو طرب افشان خبر نصیب
امت مین ہم بھی مظہرِ رحمت کے آگئے — جس کے کرم کو فضل خدا کا اثر نصیب
اسلام شاخ خشک کی صورت سی خشک تھا — صدقہ سے آپ کے ہوئے برگ اور ثمر نصیب
شہرت ہے تیری جلوہ فیروزی کی تا ابد — انگشت پاک کا ہے یہ صدقہ قمر نصیب

گر جان و دل سے شکر خدا را تدن ضیا
ہر لفظ کو ہے جلوہ شمس و قمر نصیب

خلوتِ سینۂ سوزان ہو منور یارب — اور ہر ایک داغ جگر ہو مہ انور یارب
اب مرا طالع بیدار ہے یا در یارب — ورد ہے صبح و مسا مدح پیمبر یارب
اثرِ جذب مدینہ جو دکھائے اعجاز — ابھی کھلجائے مری شوق کا جوہر یارب
نخلبند چمن مدح و ثنا ہے دن رات — کیون نہ ہو شاخ قلم شاخ گل تر یارب
کیون نہ ہو نور نظر جلوۂ شان تطہیر — ہے تصور مین مری نعت مطہر یارب
برق ایمن ہے اگر شعلۂ شوقِ عارض — قلب و روح مین ہے جلوۂ خاور یارب
سجدہ ریز درِ سرکار مرا ارمان ہو — ایسی تقدیر کہان اور مقدر یارب
خلشِ ناوک فرقت سے قیامت جانکاہ — نشتر آباد بنا ہے دلِ مضطر یارب

ہے بہار چمن طبع ضیا کا وہ رنگ
ہے ہر ایک لفظ گل فرق سخنور یارب

سجدہ فرسا ہے ادب سے در پہ دن بھر آفتاب — ہے امید دید مین بیتاب و مضطر آفتاب
سوز الفت سے سراسر بنگیا ہے شکل داغ — شوق کے دکھلا رہا ہے اپنے جوہر آفتاب

تارِ گیسو پر فدا ہوتے اگر تارِ شعاع
تو رگِ گل کی طرح ہوتا معطر آفتاب

جلوۂ انوارِ رخ کا ہے اگر شیدائے زار
والضحیٰ کا رکھ سبق ذرات از بر آفتاب

دعوئے عالم فروزی ہے ترا فعلِ عبث
ہے کفِ پا آپ کا ہر طرح بہتر گہر آفتاب

ہے در روضہ پہ مشتاقِ تجلی جون کلیم
صبح سے تا شام کھاتا ہے جو چکر آفتاب

گرمئ شوقِ تماشا ہے قیامت شعلہ ریز
سینہ پر سوزِ غم ہے رشکِ مجمر آفتاب

ہے یہ جلوہ گاہِ محبوبِ جنابِ ذوالجلال
میرے دل سے کیا ہو ہمسر تیرا خاور آفتاب

دیکھ لے گر خواب میں انوارِ احمدؐ کی ضیا
صورتِ آئینہ ہو حیران و ششدر آفتاب

تم پہ ہوں سو جان سے فدا ماہِ عجم مہرِ عرب
مشتاق ہوں صبح و مسا ماہِ عجم مہرِ عرب

دیوانۂ دیدار ہوں پروانۂ انوار ہوں
اے شمعِ بزمِ اصفیا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم ہو حبیبِ کبریا تم ہو شہِ ہر دو سرا
تم سا نہیں ہرگز ہوا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم سے ہے عالم پر ضیا تم سے جہاں ہے باصفا
کُن کے ہو تم جلوہ نما ماہِ عجم مہرِ عرب

ہو تم عجب نامِ خدا صلّ علیٰ صلِّ علیٰ
نورِ ظہورِ کبریا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم ہو وقارِ اصفیا تم ہو بہارِ اصطفا
تم جاہ و شانِ انبیا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم نورِ طورِ ارتضا تم شمعِ بزمِ اجتبا
تم مظہرِ نور و ضیا ماہِ عجم مہرِ عرب

کاش ہو جلوۂ الطاف کا سامان یارب
خلوتِ دل میں کرم ہو ترا مہمان یارب

سوئے طیبہ ہو مرا شوق شتابان یارب
مرا ہمدم مرا غمخوار ہو ارمان یارب

فرحتِ روح و تسلی طلب ہووے کاش
رشکِ فردوس وہ یثرب کا گلستان یارب

ہر قدم پر طپش شوق ہو محشر ساماں
داغ دل سوز سے ہو وے شرر افشاں یارب

کاش ہو پیش نظر حسن فضائے یثرب
شورش شوق ضیا ہو وے غزلخوان یارب

آج تقدیر سے بات اپنی بنی ہے لاریب
جان و دل مین تری جلوہ فگنی ہے لاریب

قرب ہے تیرا مقام اور ہے تو حق کے قریب
گو کہ مشہور تو مکی مدنی ہے لاریب

نہ بشر ہے نہ فرشتہ ہے تو اے پیکر نور
تو تو کچھ اور ہی اللہ غنی ہے لاریب

طوبیٰ و سدرہ نہ کیون ہون قد موزون پہ نثار
چمن ذات کا سرو چمنی ہے لاریب

تری عظمت سے شب ہجر مرا قطرۂ اشک
درِ نایاب ہے ہیرے کی کنی ہے لاریب

قد رعنا کی ہون وہ ناز و نزاکت کا نثار
رگ گل بھی مجھے برچھی کی انی ہے لاریب

ترے بن کچھ بھی نہ تھا اے شہ لولاک لما
عالم آرا تری اعجاز فنی ہے لاریب

کلمہ ترا ہے کونین کے لب پر دن رات
رحمت حق تری شیرین سخنی ہے لاریب

مدح خوانان فلک بھی ہیں ضیا کے مداح
رات گہری سی فرشتون سے چھنی ہے لاریب

اے خدا عطر گریبان ہو نسیم یثرب
راحت و کیف دل و جان ہو شمیم یثرب

کیون نہ ہو نعمت کونین ہمارا حصہ
مہربان حال پہ اپنے ہے کریم یثرب

باغ فردوس کہاں اور کہاں روضۂ پاک
جلوۂ رحمت منعم ہین نعیم یثرب

طور ایکدم کو بنا جلوہ گہ چشمک ناز
ازلی و ابدی فیض عمیم یثرب

عرش قربان ہے کرسی ہے فدا استو جانسے
ہے عجب رتبہ ایوان عظیم یثرب

یہ فضا کسکو نصیب اور یہ رتبہ کسکا
باغ فردوس ازل سے ہے ندیم یثرب

شان و والائی مین اور عظمت و یکتائی مین
دوسرا خاک پہ ہے کون سہیم یثرب

ہے ضیا حرز دل و جان مریضانِ طلب
بلدۂ طیبۂ وصف قدیم یثرب

اے شہِ کون و مکان کیا کہون حالِ فرقت
بن گیا دشمنِ جان رنج و ملالِ فرقت

خون ہوئے جاتے ہین ارمان مری جان کے دن رات
نشترِ دل ہے ہر ایک وقت خیالِ فرقت

کوئی دن ایسا بھی ہوئیگا خدائے عالم
کہ مرے سر سے ٹلے گا یہ وبالِ فرقت

تابکے درد جدائی کے رہین گے صدمے
تابکے صبر سے ہے جنگ و جدالِ فرقت

صبر و تسکین نے کیا دل سے کنارا ہیہات
محشر انگیز بنا جوشش ملالِ فرقت

عمر پوری ہوئی اندوہ و پریشانی مین
دیکھیے ہوتا ہے کس روز کمالِ فرقت

عقل و ادراک و خرد تاب و توان ہین ناچار
ہے عجب طنطنۂ جاہ و جلالِ فرقت

بیکسی عاجزی ناکامی دل محرومی
کرمِ عشق سے ہے مال و منالِ فرقت

ہائے اُس سے بھی عجب لطف کی حالت پائی
حیرتِ تازہ ہے آشفتہ بحالِ فرقت

کاش لائے ثمرِ لذتِ کیف دارین
سبز و شاداب ازل سے ہے نہالِ فرقت

ہے دعا لب پہ ضیا اب یہی اپنی دن رات
تا ابد جلوہ نہ دکھلائے جمالِ فرقت

راتدن ہے یہی دعا حضرت
مدعا دل کا ہو روا حضرت

آپ ہین تاج اولیا حضرت
اور سرتاج انبیا حضرت

ہے جہان کے لئے خدا کا کرم
آپ کا حلم اور حیا حضرت

میرا آئینۂ دل پُر شوق
کہین جلدی سے ہو صفا حضرت

آپ کے لطف اور عنایت سے — مجھ سے خوشنود ہو خدا حضرت

آپ کی ایک چشمکِ الطاف — لاکھ خورشید جلوہ زا حضرت

دردِ فرقت دلِ طپیدہ مین — ہے بلا خیز و حشر زا حضرت

آپ غمخوار ہین تو سب کچھ ہے — مجھ سے ہو ورنہ کیا بھلا حضرت

چین آتا نہین کسی صورت — غمِ فرقت ہے لا دوا حضرت

اب تو دکھلایئے مجھے دیدار — میری پوری ہو التجا حضرت

ہو ضیا پہ نگاہ لطف و کرم
ہے یہ ناچیز و بینوا حضرت

للہ الحمد ہوا جلوہ نور وحدت — للہ الحمد عیان ہو گئی شان قدرت

للہ الحمد زمین کو ہین فلک پر سو ناز — جلوہ آرائے تفاخر ہے بہارِ نزہت

للہ الحمد فلک مست مئے عشرت ہے — ہے شب و روز فزون وجد و طرب کی حالت

للہ الحمد مرادِ دلِ عشاق ملی — جلوہ آرائے مسرت ہے وفورِ وحشت

للہ الحمد بنا طورِ تماشا عالم — اور ہی شان ہے کچھ اور ہی ظاہر رنگت

للہ الحمد زمین پر ہین فلک کے آثار — بزمِ انجم ہے بنی صحن چمن کی صورت

للہ الحمد ملایک ہین طرب سے مسرور — للہ الحمد بشر محو نشاط و عشرت

للہ الحمد ہر ایک باغ ہے باغِ فردوس — للہ الحمد ہر ایک نخل ہے طوبیٰ کی صفت

للہ الحمد خوشی کا ہے زمین پر عالم — للہ الحمد برستی ہے فلک سے رحمت

للہ الحمد ہر ایک دل مین تجلی نشاط — للہ الحمد ہر ایک جان پہ ہے قربان فرحت

ہے عالم افروز کرامت سے ضیائے میلاد

ہے عیاں جلوۂ اتممت علیکم نعمت

ہے آج عیش سے کِھل بغ باغ صبح کے وقت
برنگِ گل ہین کھلے دل کے داغ صبح کیوقت

نسیم جامہ مین پھولی نہین سماتی ہے
صبا کا عرش پر پہونچا دماغ صبح کے وقت

نوید کس کی ہے صحن چمن مین ہر گل کا
شرابِ حسن سے پر ہے ایاغ صبح کے وقت

عجب ہے قطرۂ شبنم کی آب و تاب جمال
چمکتے ہین گہر شب چراغ صبح کے وقت

تمام رات غمِ انتظار مین کاٹی
ملے الٰہی ذرا کچھ سراغ صبح کے وقت

جمال کیف کے جلوے ضیا ے دیکھے ہین
بہار جوش پہ ہین صحرا و راغ صبح کے وقت

اے تجلی جمالِ رخ شانِ رحمت
جلوۂ عارض اتممت علیکم نعمت

جاہ و شوکت کا تری کون ہے عالم مین سہیم
از ازل تا بابد کسنے یہ پائی عزت

تری توقیر کا شاہد ہے کلام خالق
ترے اعزاز کی مداح خدا کی قدرت

تری شہرت کیلئے کون و مکان کی بہار
تری عزت کیلئے کن فیکون کی دولت

تری توقیر سے اعزاز و وقار آدم
تری تفریح کو گلگشت فضائے جنت

تو وہ مقبول خداوند کہ سبحان اللہ
تو وہ محبوب محبت کو ہی جس سے حیرت

فرش و عرش دل و جان سو ترے شیدائی
خاک و افلاک کے دل مین ترا سوز الفت

ترے اعزاز سے جبریل کو حشمت بیحد
سازِ حیرت کا ہے یہ کمال کو تری عظمت

حامد و احمد و محمود و محمد ترا نام
عارفِ ذات ترا خاص خطاب خلعت

ذرہ ذرہ ترے انوار سے خورشید جمال
قطرہ قطرہ ترے اکرام سے ابر رحمت

مین تمہی اُمتِ نامی مین ہین شاہا ناچیز
نہ مجھے خواہش دولت نہ خیال شوکت

غنچۂ دل مرا ہر وقت ہے شاہا بستہ
ہو معطر کسی صورت سے مشامِ اُمید
دیکھ لوں جلوۂ دیدار پُر انوار کبھی

لطف و رحمت سے کشایش کی ہو کوئی صورت
عطر افشانِ گُلِ اکرام کی ہووے نکہت
سحرِ وصل کبھی ہو مری شامِ فرقت

روئے پُر نور کے جلووں کی ضیا کو دیکھوں
دلِ ویرانہ بنے مہبطِ فیض فرقت

جز بیکسی و یاس نہین کوئی ہمارا	ای خوبیٔ قسمت
دردِ دلِ بیتاب کا ہوتا نہین چارہ	دمساز ہے حسرت
ہمدم ہے کوئی اور نہ محرم غمِ دل کا	غمخوار بنے کون
اب دیکھیے کس طرح سے ہووے گا گذارا	کیا کیا ہو مصیبت
عشقِ شہِ کونین مین دیوانہ بنا ہون	تسکین نہین دم بھر
اور ضبط کی ہمت ہے نہ ہے صبر کا یارا	وقت پہ ہے وقت
اے کاش مدینہ کا میسّر ہو تماشا	تقدیر ہو یاور
ہووے شہِ کونین کے جانب سے اشارا	اور جلوۂ رحمت
سر سے چلوں دل سے چلوں اُس راہ گذر پر	اور شوق ہو دمساز
آجائے بلندی پہ مقدر کا ستارا	ہو جائے عزیمت
خاکِ درِ سرکار کی اکسیر جو پاؤں	ارمان ہین حسنِ طرب جوش
باقی نہ رہے پھر کسی صورت سے خسارا	مانوس ہو دولت
یارب ہو تمنائے ضیا گلشنِ رحمت	افضال و کرم سے
آباد ہو اقلیمِ طرب اپنی دوبارا	ہو اوج پہ قسمت

قد ناز سے ہے جلوہ دہ جلوۂ یکتا		اللہ کی قدرت
رخ مظہر تنزیہ و تقدس ہے سراپا		اور مصحفِ رحمت
رفتار کا کیا وصف ہو گفتار کی کیا بات		ہر شان نرالی
رخسار مین ہے جلوۂ انوار تجلّے		اور اُسپہ ملاحت
دامِ دلِ کونین ہے وہ گیسوئے مشکین		اور طرۂ طرار
اور روئے دل افروز ہے ندرت کا تماشا		آئینۂ قدرت
ابرو کی ادا خوبی و یکتائی مین ہے طاق		ہم رنگِ مہِ نو
کانون سے سنا اور نہ آنکھون سے یہ دیکھا		اعجاز اشارت
ہر شان سے خوبی کی نئی شان و ادا ہے		ہر بات ہے اعجاز
صناعیِ قدرت کا تماشا ہے سراپا		کیونکر نہ ہو حیرت
ہر بات خوش اسلوب ہر انداز خوش انداز		ہر رنگ کرامت
کونین کو دیدار کی سو جان سے تمنا		اللہ رے قسمت
وہ عظمت و شوکت کہ قلم وصف سے عاجز		اور فہم ہے قاصر
وہ قرب الٰہی کہ ملک بندۂ سودا		وابستہ خجلت
وہ خلق وہ رحمت وہ کرم اور وہ الطاف		مخلوق خدا پر
آشفتۂ حسرت کوئی باقی نہین اصلا		سب بندۂ حیرت
لاکھون کو کیا خلوتی بزمِ الٰہی		ایک لطف ادا سے
دشوار تھا جو دیکھنا سب کچھ وہ دکھایا		رحمت کی بدولت
دی دشمنِ ناکام سے عالم کو رہائی		الطاف و کرم سے

اور دام سے شیطان کے ہر اک کو چھڑایا		مٹ گئی وحشت
وہ سرکشی نفس کی تدبیر بتائی		تسلیم و رضا سے
باقی نہ رہے نام کو بھولے سے بھی ذرہ		شوخی و شرارت
آدم سے ہر ایک بندۂ الطاف بنایا		اعجاز دکھا کر
قایل ہے ہر ایک بات کا نا حضرت عیسے		با عزت و وقعت
لاریب ضیا ہے ترا انداز سخن کا		سرمایۂ رحمت
اور کیف شفاعت کا ہے باشان دل آرا		یہ نغمۂ وحدت
تسکین کسی صورت نظر آتی نہین اصلا		ہے اپنی وہ حالت
ہمدم نہین جز بیکسی و یاس اب اپنا		ہون کشتۂ حسرت
اے چارہ گر درد دل و جان پر ارمان		جون دیدۂ حیران
وابستۂ زنجیر محبت ہون سراپا		اور پیکر حیرت
خون گشتۂ تمنا مین ہین ارمان ہین پریشان		ذرات ہون نالان
ہر رنگ سے ہر شان سے ہے خون تمنا		حسرت پہ ہے حسرت
اے کاش امید دل بیتاب ہو حاصل		جون طایر بسمل
دن رات رہون زار نہ اس طرح تڑپتا		اور ہو نہ یہ وحشت
خاک در سرکار بنے سرمۂ امید		اور دولت جاوید
ہو سجدۂ تسلیمی سنگ در علیا		سرمایۂ راحت
اے شمع ازل شاہ سبل راہبر کل		ہمت کا ہو اقبال
کچھ ضبط و تسلی کا ہے سامان نہین ہوتا		ہے خوبی قسمت

اے فخرِ جہان نازِ زمان سیدِ دوران		ذرات ہون نالان
تسکین نہین ہوتی دلِ بیتاب کو اصلا		وحشت پہ ہے وحشت
اے قلزمِ الطافِ خداوندِ دو عالم		یہ درد بھی ہو کم
ہمت نہین اور شوق کا ہر دم ہے تقاضا		ہو جلد عنایت
دیکھون درِ سرکار کے انوار منور		اور صورتِ خاور
پر نور مرا پیکرِ خاکی ہو سراپا		اے جلوۂ رحمت
اے آیتِ رحمت تری رحمت کے مین قربان		با حسرت و ارمان
دیکھین مری آنکھین ترے الطاف کا جلوا		ہو رنگ پہ قسمت
ہون ناصیہ سائی درِ سرکار بصد شوق		اور کیف پہ ہو ذوق
اور دیدۂ نادیدہ کو ہو دید تجلی		ہو جلوۂ قدرت
رو رو کے سناؤن دلِ بیتاب کی حالت		ہو شورشِ وحشت
اور آئے نظر شاہدِ رحمت کا تماشا		ہو اوج پہ قسمت
اور لب پہ مرے زمزمۂ صلِّ علیٰ ہو		دل بزمِ خلا ہو
آثار ہون اعجاز کرامت کے مہیا		مٹ جائے شکایت
ہو وردِ زبان نامِ شہِ کون و مکان کا		ہو رنگ امان کا
باقی نہ غمِ دین ہو نہ اندیشۂ دنیا		ہو فضل کی صورت
موزون مری طرح سے پھر طبع رسا ہو		اور نور و ضیا ہو
مضمون ہو رقم مدح کا با طرزِ دل آرا		ہو لفظ مین ندرت

مستزاد

اے ولولۂ شوق مصیبت ہے سراپا		سودائے محبت
نشتر زنِ دل ہے خلشِ وعدۂ فردا		تا صبح قیامت
اے سوز محبت یہ غضب آگ لگا دی		ایکدم مین جلا دی
حسرت دلِ بیتاب کی جون شعلہ سراپا		اور برق کی صورت
یثرب کی تمنا مین دلِ زار ہوا خون		بل صورت جیحون
ہر موئے فسردہ بنگیا ایک موجۂ دریا		طوفان کی ہی حالت
اے خاکِ رہِ طیبہ خدا کے لئے ایکدم		ہو لطف کا عالم
وہ جلوۂ انوار تجلی مجھے دکھلا		آئینہ کی صورت
شیدائی شہِ کون و مکان ہی دلِ محزون		اور جان ہی مفتون
شوریدہ سری کا مری عالم مین ہے شہرہ		مجنون کی سی شہرت
شاہنشہ کونین کی الفت مین مٹا ہون		عالم سے جدا ہون
ہر رنگ سے ہر شان سے عالم مین ہون یکتا		بلبہ مری ہمت
اے کاش شبِ غم کی شتابی سحر آئے		طیبہ نظر آئے
خاکِ درِ سرکار پہ ہون ناصیہ فرسا		ہاتھ آئے یہ دولت
یارب میری امید دل و جان ہو یہ پوری		حاصل ہو حضوری
اور عطرِ گریبانِ دل و جان ہو تمنا		ہو جلوۂ رحمت
اے کاش ہر ایک رنگ سے ہو فضل خدا کا		اور نام ضیا کا
ہو خلق مین مداحی سرکار کا شہرہ		با عزت و وقعت

اے عزیزِ دو جہانی الغیاث — اے مکینِ لامکانی الغیاث
الغیاث اے جلوۂ نورِ قدیم — مہرِ فیضِ جاودانی الغیاث
اے بہارِ گلشنِ مُلک و مَلک — سرورِ عرش آشیانی الغیاث
کاشفِ اسرارِ کیفِ من عرف — جلوہ ریزِ سن رانی الغیاث
زینت و تزئینِ ایوانِ ظہور — لمعۂ سرِّ معانی الغیاث
اشعۂ انوارِ ذاتِ لم یزل — جلوۂ بے مثل و ثانی الغیاث
آیۂ تنزیہ و تقدیس و شرف — مایۂ رحمت رسانی الغیاث
کب دکھائیگی نسیمِ التفات — رنگ و کیفِ گلفشانی الغیاث
ہے غمِ دوری سے اب حالت تباہ — اور دشمن دردِ جانی الغیاث
سنگ راہِ شوق ہے وا حسرتا — بیکسی اور ناتوانی الغیاث
کون سُنتا ہے کرون کس سے بیان — دردِ حسرت کی کہانی الغیاث
دیکھئے اب لائے ہے کیسا ثمر — میرا نخلِ زندگانی الغیاث
شوق مین طیبہ کے ہون زار و نزار — ہے وطن سے سرگرانی الغیاث
لب پہ نالہ اور جگر مین سوزِ غم — دل مین ہے شعلہ فشانی الغیاث

ہو ضیا کا اے شہِ والا پسند
شیوہ شیوا بیانی الغیاث

الغیاث اے رحم گستر الغیاث — الغیاث اے بندہ پرور الغیاث
رات دن غم سے پریشان حال ہون — جان ہے محزون دل ہے مضطر الغیاث
کاوشِ غم سینہ پر داغ مین — زخم پر ہر دم ہے نشتر الغیاث

اے طبیبِ دردِ ناچاریِ دل — اے علاجِ جانِ ابتر الغیاث
اے شہِ کون و مکان و لامکان — اے حبیبِ ربِ اکبر الغیاث
اے بیانِ نکتۂ عرفانِ حق — معنیِ تطہیر اطہر الغیاث
لمعۂ طورِ جمالِ کبریا — نورِ ذاتِ ربِ اکبر الغیاث
کعبۂ افضالِ ربِّ ذوالجلال — قبلۂ لطف مطہر الغیاث

ہے ضیا ناچار و زار و مستمند
داد پرور مہر گستر الغیاث

اے طبیب دردِ ہجران الغیاث — اے دوائے یاس و حرمان الغیاث
کاوشِ خارِ فراق جان شکار — سینہ مین ہے شکلِ پیکان الغیاث
شورشِ محشر ہے ہنگامہ فروش — اور قیامت شورِ افغان الغیاث
دم نہین صبر و قرار و ضبط کا — دل ہے بیدل جان ہے بیجان الغیاث
حشر زا وحشت ہی فریادی ہے آہ — نالہ جوشِ غم سے نالان الغیاث
ہے خطِ خنجر رگِ جانِ حزین — اشک خون سیلاب طوفان الغیاث
دیدۂ گریان کی صورت رات دن — ہر بُنِ مُو اشک افشان الغیاث
اب مدینہ مین بُلا لیجے مجھے — ہے یہی شیدا کا درمان الغیاث
حسرتِ طیبہ مین ہے زار و نزار — خستہ جان آشفتہ سامان الغیاث
دیدِ روضہ کا نہین جب تک نصیب — چین آنا کب ہے امکان الغیاث
بے بہارِ روضۂ رشکِ ارم — غنچۂ دل کب ہو خندان الغیاث
گر حریمِ روضۂ رشکِ حرم — ق — سامنے ہو جلوہ افشان الغیاث

ہوش برجا عقل راسخ فہم تیز / دل ہو خرم جان ہو شادان الغیاث

دیدے سے آنکھین بنین انوار جوش / ہو جبین سجدہ سے رخشان الغیاث

ہے ضیا اس آرزو مین رات دن
ہون مرادین زمزمہ خوان الغیاث

اے حبیب کبریائی الغیاث / رشک محشر ہے جدائی الغیاث

دیکھیے کب تک دل بیتاب کو / ہو میسر جبہ سائی الغیاث

آرزومند در سرکار کی / ہو کہین حاجت روائی الغیاث

کب کرے گا دل کو رشک آفتاب / جلوۂ مشکل کشائی الغیاث

ذرۂ خاک قدوم پاک ہون / شان فیض مصطفائی الغیاث

کس سے چاہون داد جان زار کی / مظہر فیض خدائی الغیاث

ہو ضیا پر رات دن لطف و کرم
شیوۂ رحمت ادائی الغیاث

اے انیس کنج خلوت الغیاث / اے جلیس بزم جلوت الغیاث

صندل پیشانی ارمان دل / شربت تنہائی وحشت الغیاث

ہون اسیر حلقۂ درد فراق / ہے کشاکش غم کی آفت الغیاث

کاوش دوری ہے خار پیرہن / اور خلش غم کی قیامت الغیاث

دل ہی خون اور چشم تر طوفان فروش / اور بلا زہراب حسرت الغیاث

ہے تصور ایک طلسم تازہ کار / شوق ہے نیرنگ صورت الغیاث

صبر ناکام اور طلب بے بال و پر / شوق سے درماندہ ہمت الغیاث

مزرع ارمان ہے رشکِ خاکِ شور — خواستگار ابرِ رحمت الغیاث
دہشت وحسرت کاہون سرمایہ دار — یاس وحرمان مالِ ودولت الغیاث
آفتابِ وصل ہو جلوہ فروز — اور سحر ہو شامِ فرقت الغیاث
شاہد امید ہووے ہم کنار — ہو طرب آثار حالت الغیاث
سجدہ فرسا ہو جبینِ مدعا — اور عیان ہو شان قدرت الغیاث
روزگار کیف ہو راحت ادا — دور ہون ایام نکبت الغیاث
خاکِ یثرب کعبۂ مقصود ہو — پاؤن لطفِ کیفِ طاعت الغیاث
ہو لبِ دل زمزمہ سنج درود — جان محزون مست فرحت الغیاث
دیکھ لون انوارِ رحمت کا جمال — ہو فروغِ مہر طلعت الغیاث
ہووے دیدار مرادِ دوجہان — صبح ہووے شام وقت الغیاث

مشعلِ عرفان ہے سینہ پر ضیا
برق رخشان ہو طبیعت الغیاث

اے گلِ رعنائے گلزارِ الٰہی الغیاث — بلبلِ خوش نغمہ رحمت پناہی الغیاث
اے ندیم خلوتِ خاص جناب بے نیاز — رازدار امر وآگاہِ نواہی الغیاث
واقفِ رازِ ازل دانائے اسرارِ ابد — نکتہ دانِ ہر سپیدی وسیاہی الغیاث
الغیاث اے تاجدار تخت لولاکَ لما — الغیاث اے صدر بزم بادشاہی الغیاث
الغیاث اے محو ماکان ومست من عرف — کیف یاب خلوت رحمت کماہی الغیاث
الغیاث اے نور طورِ جلوۂ شق القمر — الغیاث اے مطلعِ خورشید جاہی الغیاث

الغیاث اے مظہرِ نور وضیائے ذاتِ پاک

مشرقِ انوارِ حسن مہر و ماہی الغیاث

تھا عالمِ انوار فلک پر شبِ معراج — تھی جلوہ فشان اور منور شبِ معراج

تھا طور تماشائے تجلی کرامت — ہر سمت سے یہ طارمِ اخضر شبِ معراج

ملکوت مین تھا غلغلہ جبروت مین شہرت — لاہوت مین ایک شور تھا اظہر شبِ معراج

ناسوت کو ملکوت پہ تھا ناز تفاخر — ملکوت تھا جبروت سے بڑھکر شبِ معراج

جبروت مین لاہوت کے آثار ہویدا — لاہوت کو ایک شان میسر شبِ معراج

انجم مین فروزانی انوارِ تجلی — تھی محو ضیا چرخ پہ چڑھکر شبِ معراج

وہ شب تھی یہ جس کی تھی ازل ہی سے تمنا — اوّل سے تھی پر فیض اور انور شبِ معراج

جبریل مین آئے طرب جوش و ثناگوش — راحت مین تھے حضرت سرِ بستر شبِ معراج

کاے بادشہِ کون و مکان سیدِ ابرار — فرماتا ہے یون خالقِ اکبر شبِ معراج

مشتاق ملک شیفتہ تو جان سے فلک ہے — اختر ہے ہر ایک جامہ سے باہر شبِ معراج

حورین ہین طرب ریز ثنا جوش ہین غلمان — رضوان ہے کھڑا خلد کے در پر شبِ معراج

سنتے ہی ہوئے سرورِ کونین روانہ — عمامۂ توفیق تھا سر پر شبِ معراج

اور جامۂ تطہیر شہِ ہر دو جہان کا — تھا عطر سے خلّت کے معطر شبِ معراج

اللہ رے براق آپ کا تھا برقِ درخشان — یا بادِ سحر بن گئی صرصر شبِ معراج

ایک دم مین مسافت ہوئی طے دونون جہان کی — تھی جوش پہ کیا رحمتِ داور شبِ معراج

الطاف خداوند ضیا باہمہ شوکت
تھا راہ نما صورتِ رہبر شبِ معراج

تھا جلوہ فگن جلوۂ مولا شبِ معراج — اور رحمتِ مولا کا تماشا شبِ معراج

ہر ذرہ مین خورشید کی تھی جلوہ فزائی
تھا برقِ نشان نورِ تجلا شبِ معراج

تھا تاج سرِ عرش و سرِ کرسی وقعت
کس شان سے وہ گوہرِ یکتا شبِ معراج

باقی نہ رہا طالب و مطلوب مین پردا
جو راز تھے سب ہو گئے افشا شبِ معراج

ہر سمت تھا غل صلِّ علےٰ صلِّ علیٰ کا
تھا رحمت و الطاف کا چرچا شبِ معراج

وہ نور کہ تھا روزِ ازل مظہرِ وحدت
قندیل مین قوسین کے آیا شبِ معراج

غلمانون کی امّید کا لبریز ہوا جام
پوری ہوئی حورون کی تمنا شبِ معراج

اللہ رے سخاوت کہ غلامون کے لئے بھی
لائی کرمِ خاص سے حصّہ شبِ معراج

ہر علم کا ہر راز کا ہر رمز کا حق نے
جو نکتہ تھا حضرت کو بتایا شبِ معراج

شیدا تھی صفت ذات پہ اور ذات صفت پر
جو کچھ کہ دکھانا تھا دکھایا شبِ معراج

انوارِ شبِ قدر ضیا دلین ہین ہر دم
بے شبہ ہوا شاہ کا شیدا شبِ معراج

تھا جلوۂ قدرت کا تماشا شبِ معراج
تھا طور صفت حُسن تجلّے شبِ معراج

سرشار تھے اور مست مئے عیش ملایک
تھا دولتِ اکرام کا چرچا شبِ معراج

حورانِ بہشتی کی ادا حُسنِ رخِ عیش
تھا بزمِ طرب گنبدِ مینا شبِ معراج

تھا گلشنِ فردوس چمن عیش و طرب کا
سرشارِ کرم سدرہ و طوبیٰ شبِ معراج

تھی شانہ کشی زلفِ طرب موسیٰ و عیسیٰ
اور محوِ وفا حضرتِ یحییٰ شبِ معراج

تھی طالع و اقبالِ شہِ دین کی عجب دھوم
اور شوکتِ سرکار کا شہرہ شبِ معراج

عرش اپنے تفاخر پہ تھا نازان بصد انداز
کرسی کا بلندی پہ تھا پایہ شبِ معراج

تھین طالب و مطلوب مین اسرار کی باتین
سب کچھ ہوا جو کچھ کہ تھا ہونا شبِ معراج

ایک غلغلہ تھا زمزمۂ صلِّ علیٰ کا
تھا جلوہ نما جلوہ اوجِ شبِ معراج

کھلجائے ضیا کاش ترے قلب پہ وہ راز
جو فضل خدا سے ہوا افشا شبِ معراج

ہے رنگ پر بہار کا جوبن چمن مین آج
پھولے نہین سماتے ہین گل پیرہن مین آج

عالم مین دھوم ہے کہ بہارِ نشاط ہے
ایک غلغلہ ہے عیش کا چرخِ کہن مین آج

جوشِ نشاط سے رگ و پے ہین ترانہ ریز
ہے عالمِ سرور و طرب جان و تن مین آج

ہے جلوۂ ظہور شہنشاہ دو جہان
کون و مکان ارم سے ہی افزون پھبن مین آج

ہر نخل رشک طوبیٰ و سدرہ ہے ناز سے
ہر شاخ کہکشان ہے بنی بانکپن مین آج

صحرا ہے مثلِ صحنِ چمن پُر بہار و کیف
ظاہر ہے رنگ روضۂ رضوان کا بن مین آج

ہے جلوۂ حضور کا یہ نور اور ضیا
کچھ اور ہی فروغ ہے اپنے سخن مین آج

تیری صفاتِ حُسن کا گر رمز پائے صبح
شانِ ظہور ذات کا جلوہ دکھائے صبح

لادے شمیم کوچۂ یثرب پئے خدا
ممنون ہون کمال ترا اے ہوائے صبح

یارب کہین نصیب بھی روضہ کا ہو طواف
مقبول ہو شتاب یہ اپنی دعائے صبح

دیکھون جمالِ سرورِ کونین کی بہار
اے کاش جلد سے یہ تجلّی دکھائے صبح

اب درد و غم اُٹھانے کی طاقت نہین رہی
جائے شبِ فراق کہین اور آئے صبح

بے شک مین اسکو جامۂ تقدیس مان لون
انوار تیرے ہو وین جو بند قبائے صبح

نامِ خدا کے ساتھ ترے نام کا ہے ذکر
ملتا ہے حسبِ خواہشِ دل مدعائے صبح

خلوت مین دل کے آج تصور ہے شاہ کا
ہے شامِ کیفِ وصل کہین ہو نہ جائے صبح

ہین اے ضیا صفات محمد ظہور ذات
وہ ابتدائے صبح ہے یہ انتہائے صبح

کیا کہون کیا کیا مزے پاتی ہے روح
جب مدینہ کی طرف جاتی ہے روح

روئے انور کے تصور مین مدام
کچھ عجب نیرنگ دکھلاتی ہے روح

جب خیالِ آستان لاتا ہے رنگ
جسم مین بے طرح گھبراتی ہے روح

سن کے الطاف و شفاعت کی نوید
اپنے جامہ سے نکلجاتی ہے روح

حسرتِ برقِ نگاہِ پاک مین
کیا کہون سیماب بنجاتی ہے روح

ہے تصور مین وہ شوقِ آستان
گاہ آتی ہے گہے جاتی ہے روح

شوق مین رہتا نہین پاس ادب
جوشِ بیتابی سے شرماتی ہے روح

جز طوافِ روضہ مینو نشان
بیخودی مین کب کہان جاتی ہے روح

شغل مین نامِ محمد کے ضیا
وسعتِ کون و مکان پاتی ہے روح

دکھلائین اگر اپنا شہ ہر دوسرا رخ
ہو مصحفِ اعجاز فزا نامِ خدا رخ

دلمین ہے مرے جلوہ فگن روزِ ازل سے
وہ جلوۂ انوار وہ خورشید لقا رخ

انوارِ تقدس نظر آئے مجھے دم مین
جب دیکھ لیا شاہِ دو عالم کا صفا رخ

مین والۂ حضرت ہون جہان والۂ جنت
اب دیکھین کدھر کو کرے یثرب کی ہوا رخ

کس کس کو دلِ زار کرون نذر خدایا
سب خوب ہین انوار و صفا حسن ادا رخ

تیرے ہی کرم پر ہے زمانہ کی شفاعت
رکھتے ہین ترے لطف پہ ہر شاہ و گدا رخ

تیرے ہی کرم سے ہو ضیا صاحبِ انوار

کر اس کی طرف منبعِ صد حلم و حیا رخ

اے شفیع روزِ محشر المدد — اے حبیبِ ربِ اکبر المدد
خون ہوئے ہیں حسرت و ارمان سے — جان پریشان دل ہے مضطر المدد
ہے خطِ خنجر مرا تارِ نفس — اور رگِ جان رشکِ نشتر المدد
تن میں کاہش جان میں کاوش سینہ داغ — دل میں وحشت سر میں چکر المدد
شیشۂ دل درد و حسرت سے ہے چور — وحشتِ دوری ہے پتھر المدد
ہند میں میں اور مدینہ میں ہو تم — اس سے حسرت کیا ہو بڑھکر المدد
اب نہیں دل کا ہے سینہ میں نشان — ہو کے خون آیا مژہ پر المدد
شوق کے عالم میں حاضر ہوں یہان — اور سر ہے سنگِ در پر المدد
ذوق میں ہوتی ہے طاری بیخودی — ہوش سے جاتا ہوں اکثر المدد
حاضرِ دربار ہوتی ہے امید — جوش بنجاتا ہے رہبر المدد
باریابی لیک ہوتی ہے محال — ضبط ہو جاتا ہے مضطر المدد
اے شہِ کون و مکان بہرِ خدا — ہو کہیں الطاف یاور المدد
ہووے گرمِ مہر بندہ پروری — ہو کرم الطاف گستر المدد
تاکہ ہو شغلِ دل اب لیل و نہار — میرے ہادی میرے رہبر المدد
ہر بُنِ مو سے مرے جاری رہے — میرے والی میرے یاور المدد
اے مرے اُمّی لقب بطحیٰ مکان — میرا طالع ہو سکندر المدد

یہ ضیائے خستہ دل اور خستہ جان
ہے پریشان بندہ پرور المدد

آنکھون مین ہے جلوہ نما نورِ ازل کیفِ ابد
اور دل مین ہے فرحت فزا نورِ ازل کیفِ ابد

دیکھے جسے ہو دیکھا نورِ ازل کیفِ ابد
ہین مصطفیٰ نامِ خدا نورِ ازل کیفِ ابد

جلوہ فروشِ ناز ہے رنگِ رخِ اعجاز ہے
باجاہ و باشان و ادا نور ازل کیفِ ابد

غمزہ طرازِ شوق ہے اور عشوہ سازِ ذوق ہے
جون برق ہر صبح و مسا نورِ ازل کیفِ ابد

ہر قطرۂ خون گُل بنا گُل ہو کے جامِ مُل بنا
ہے اشکِ حسرت کی ادا نور ازل کیفِ ابد

کسکے ہے جلوہ کی طلب ہے کس لئے شور و شغب
کیون وردِ لب ہے برملا نورِ ازل کیفِ ابد

جب شانِ وحدت کو ہوا منظور جلوہ جا بجا
بنکر برنگِ گُل کھلا نورِ ازل کیفِ ابد

رنگین ادائی دیکھہ لو اور جانفزائی دیکھہ لو
کس رنگ کی لایا فضا نورِ ازل کیفِ ابد

ہر رنگ ہر آثار مین ہر گُل مین اور ہر خار مین
ہے برق وش جلوہ نما نور ازل کیفِ ابد

ہے مصدرِ آثارِ حق ہے مظہرِ انوارِ حق
مانند رحمت جا بجا نورِ ازل کیفِ ابد

دل محوِ کیفِ شوق ہے جان صرفِ لطفِ ذوق ہے
ہے عیش جان عشرت ادا نور ازل کیفِ ابد

اے طرۂ تاجِ کرم اے ذی حشم شاہِ امم
اپنی تجلّی سے دکھا نورِ ازل کیفِ ابد

دل کیون نہ عیش آثار ہو کیونکر نہ جان سرشار ہو
جان اور دل نے پالیا نور ازل کیفِ ابد

تیرے کرم کے ہین عیان اسرارِ رحمت ہر زمان
ملنا تھا جو کچھہ مل گیا نور ازل کیفِ ابد

تیری صفت ذاتِ کرم اور ذات ذیجاہ و حشم
تیری ادا رحمت فزا نورِ ازل کیفِ ابد

تو صاحبِ لولاک ہے محبوب ربِّ پاک ہے
تو نے دکھایا برملا نور ازل کیفِ ابد

دل جلوہ ریزِ نور ہے جان رشکِ کیفِ طور ہے
تیرے سبب دیکھا سدا نور ازل کیفِ ابد

ناچاریون سے خوار ہون وابستۂ آزار ہون
تیرا ہے دایم آسرا نور ازل کیفِ ابد

پروانہ ہون انوار کا دیوانہ ہون دیدار کا
رحمت ہو اب جلوہ نما نور ازل کیفِ ابد

بیتاب ہوں اور خوار ہوں ناچار ہوں اور زار ہوں
وحشت غمِ محشر ادا نورِ ازل کیفِ ابد

شاہا ضیا ہے رات دن اندوہگین اور خستہ دل
دکھلاؤ اسکو برملا نورِ ازل کیفِ ابد

کرم فرما کہاں ہو یا محمد
کہاں جلوہ کناں ہو یا محمد

بلا لیجے حضوری میں خدارا
کہ حاصل کیفِ جاں ہو یا محمد

نہاں ہے دل میں شوقِ آستانہ
کرم مجھ پر عیاں ہو یا محمد

نہ تڑپے کس طرح دلِ زارِ شیدا
نہ جب غم سے اماں ہو یا محمد

مدینہ کی محبت کا شب و روز
میرا دل نغمہ خواں ہو یا محمد

جسے روضہ کی الفت ہو اُسے کیا
غمِ باغِ جناں ہو یا محمد

تمنا ہے مرا سر اور جبیں ہو
تمھارا آستاں ہو یا محمد

قیامت میں ہر ایک داغِ محبت
مرے دل پر نشاں ہو یا محمد

ضیا کی آرزو ہے اور تمنا
کہ قرباں دل ہو جاں ہو یا محمد

فیضِ دلِ شب سایۂ گیسوئے محمد
انوار تجلی سحرِ روئے محمد

ہے عطرِ گریبانِ ادب بوئے محمد
اور منزلِ مقصودِ طلب کوئے محمد

والشمس تجلی رُخِ روئے محمد
واللیل بہارِ سرِ گیسوئے محمد

کیا طوبیٰ و سدرہ کی تمنا ہو طلب جوش
ہے دل میں خیالِ قدِ دلجوئے محمد

جبریل امین خادمِ دربارِ مکرم
اور شیرِ خدا قوتِ بازوئے محمد

توحید خدا شیوۂ سنجیدۂ سرکار
تسلیم و رضا قوت و نیروئے محمد

رحمت پہ فدا آپ کی الطاف پہ قربان
کونین کے انگار سے آزاد ہوا دل
خاک قدم پاک ہے سجادۂ رحمت

کس درجہ شفاعت پہ ہے قابوئے محمدؐ
ہے کیف طلب غمزۂ ابروئے محمدؐ
کونین مین بیشک ہے ترازوئے محمد

توحید کا کس طرح ضیا ہووے نہ قایل
ہے ولولۂ قامت دلجوئے محمد

لب پہ ہے رنگ لطف قال صل علی محمدؐ
کیون نہو کیف انبساط کیون نہو لذت نشاط
جوش الم ہو کس لئے حشر کا غم ہو کس لئے
کیون نہو سرخوش صفات کیون نہو محو عشق ذات
جلوۂ خوبی جمال نور تجلی جلال
اے مرے کبریائے پاک طیبہ کو شوقین ہون خاک

دل مین سرور ذوق حال صل علی محمد
رہتا ہے راتدن خیال صل علی محمد
رحمت حق پہ بس ہی دال صل علی محمد
ہے مرا ورد ماہ و سال صل علی محمد
اشعۂ فیض لایزال صل علی محمد
نغمہ سرا ہے بال بال صل علی محمد

لکھ سکون مدح اور ثنا وصف کا حق ہو کچھ ادا
بات ضیا ہے یہ محال صل علی محمد

ہے لب دل طرب فشان صل علی محمدؐ
جب سے کیا ہے ورد جان صل علی محمدؐ
سینہ مین ہے بہار طور دل مین ہے جلوۂ ظہور
دل سے غم جہان عدم آنکھون مین جلوۂ قدم
زمزمہ ریز دمبدم ہے دل و جان پر الم
ہے تیرا لطف جانفزا اور تیرا فیض پر صفا

روح و روان مین نغمہ خوان صل علی محمد
کھل گئے رمز کن فکان صل علی محمد
داغ جگر مین گل فشان صل علی محمد
پیش نظر خدا کی شان صل علی محمد
سرور عرش آشیان صل علی محمد
سینہ ہے رشک گلستان صل علی محمد

فرش پہ تیری جستجو عرش کو تیری آرزو
غل ہے تیرا کہان کہان صلّ علیٰ محمدٍ

پائی مرادِ جانِ زار شاد ہوا دلِ نزار
شوق طلب ہے شادمان صلّ علیٰ محمدٍ

رخ ہے ضیا سے پُرضو دلمین ہے ذوقِ تازہ نو
روح مین شانِ لامکان صلّ علیٰ محمدٍ

دل ہے میرا اتنو جان سے فدائے درِ احمد
ارمان ہین مرے ناصیہ سائے درِ احمد

بو ہے مری آہون مین نسیمِ سحری کی
آمیز ہے کیا اس مین ہوائے درِ احمد

دل غیرتِ مشرق ہے تصوّر کی ضیا سے
کس درجہ ہے پُرنور صفائے درِ احمد

بے شبہ وہ ہے بہرہ ورِ منزلِ مقصود
جو رحمتِ اللہ سے پائے درِ احمد

بے وجہ یہ خاور کی نہین دھوم جہان مین
ہے بہرہ ورِ نور و ضیائے درِ احمد

پھر دیر ہے کیا جلوہ دیدار صفا مین
تقدیر مین ہووے جو لقائے درِ احمد

دم بھر مین ہو بیشک شبِ تیرہ سحرِ نور
اندازِ کرم دل مین جو لائے درِ احمد

یہ نزہت و انداز نضارت ہین طلسمات
فردوس کہان تجھ مین فضائے درِ احمد

جوشِ کرمِ فضلِ خداوند ازل ہے
کیفِ اثرِ جود و سخائے درِ احمد

بیتاب ہے جان دلمین تمنا ہے تپش جوش
اللہ کسی طرح دکھائے درِ احمد

بیمارِ محبت کو مسیحا سے غرض کیا
مشہور ہے عالم مین شفائے درِ احمد

دل نذرِ نبوت ہے تو جان محوِ ولایت
ہر رنگ سے ہے لطفِ ولائے درِ احمد

ہے راحتِ دل فرحتِ جان عشرتِ امید
لطفِ طرب عیش فزائے درِ احمد

ہستی کی خوشی اور نہ عدم کی کوئی حسرت
ہے فیضِ بقا کیفِ فنائے درِ احمد

نازل نہ ہو کیون رحمتِ اللہ ضیا پر

دن رات ہے یہ مدحِ سرائے در احمد

للہ الحمد مجلسِ میلاد
عالمِ فیض تجھ سے ہے آباد

للہ الحمد یادِ پیغمبر
لطف سے تیری جان و دل ہے شاد

للہ الحمد فضلِ مولائی
عالمِ روح خوب آیا یاد

للہ الحمد الفتِ شہ سے
دلِ محزون تری ہوئی امداد

للہ الحمد شوق سے تیرے
دستِ دل مین ہے اپنے درِّ مراد

للہ الحمد نازِ مستیٔ عشق
لائے تاثیرِ غمزۂ اوراد

للہ الحمد جس سے تو خوش ہو
اُس سے راضی ہین قطب اور اوتاد

للہ الحمد جلوۂ اعجاز
نذرِ حضرت ہے خاطرِ حساد

للہ الحمد شافعِ عالم
دلِ شیدا ہے اپنا طالبِ داد

للہ الحمد اے شہِ دارین
میرے مضمون مین سارے قابلِ صاد

للہ الحمد اب بدولتِ نعت
ہے **ضیا** فنِّ شعر مین اُستاد

ہے غازۂ رخسارِ صفا نامِ محمدؐ
اور وسمۂ ابروئے وفا نامِ محمدؐ

رنگین چمن اس نام سے ہے حسنِ ازل کا
گلزارِ ابد کی ہے فضا نامِ محمدؐ

پرنور اسی نام سے ہے شمعِ ہدایت
ہے راہبرِ راہ نما نامِ محمدؐ

گنجینۂ عرفان ہین اسی نام سے سینے
توحید کا ہے جلوہ نما نامِ محمدؐ

گمنام اسی نام سے بنجاتے ہین نامی
کیا نام ہے اے صلِّ علیٰ نامِ محمدؐ

اس نام سے دل مخزنِ انوارِ صفا ہے
ہے قلزمِ ذخّارِ رضا نامِ محمدؐ

اس نام کی بو عطر گریبانِ مسرت | ہے روح فزا کیف فضا نام محمد
اس نام سے ہوتی ہے تسلی دل و جان کی | ہے درد محبت کی دوا نام محمد
اکسیر کمالات ہے یہ نامِ مکرم | اور روح کا درمان و شفا نام محمد
اس نام کے انعام سے کونین مشرف | ہے چشمۂ الطاف و عطا نام محمد

انوار سے اس نام کے کونین ہے روشن
دارین کی ہے نور و ضیا نام محمد

ہے مظہر اظہار رضا نام محمد | اور جلوہ دہ کیف و فا نام محمد
ہے تاجِ سرِ صدق و صفا نام محمد | اور نور رخ عز و علا نام محمد
ہے روح فزا اصل علی نام محمد | کیا نام ہے یہ نام خدا نام محمد
لولاک کے معنی سے معمّا ہوا یہ حل | کونین کی بیشک ہے بنا نام محمد
سیراب ازل اور ابد اس سے ہے شاداب | ہے بحر کرم ابر عطا نام محمد
ہے وسمۂ ابروئے تمنائے دو عالم | اور غازۂ رخسار سخا نام محمد
ہر ذرہ بنا طور تماشائے تجلی | جب سے کہ ہوا جلوہ نما نام محمد
اس نام میں اسرار خدائی کے ہیں پنہاں | ہے عالم قدرت کی فضا نام محمد
گہہ مظہرِ تنزیہہ ہے گہہ مصدرِ تقدیس | ہر راز کا ہے پردہ کشا نام محمد
ہے جوہر آئینۂ انوار تقدس | اور جلوۂ لولاک لما نام محمد
جب کچھ نہ تھا اور جو بنا سو سب کچھ تھا خدا کے | رحمت سے سر عرش لکھا نام محمد
کونین کی ہے گرمی بازار یہی نام | کن کا ہی یہی عقدہ کشا نام محمد
اس نام کے کیا کہنے ہیں واللہ یہی کیا نام | ہے مظہر کل نام خدا نام محمد

ہے مخزنِ افضالِ خداوندِ دو عالم
جب سے کہ میرے منہ نے لیا نام محمد

ہے میرے لب و گوش کا سرِ عرشِ برین پر
اس نے ہے پڑھا اُس نے سنا نام محمد

سینہ مرا گنجینۂ انوارِ کرم ہے
ہے وردِ مرا صبح و مسا نام محمد

ہوئے مجھے کیا زمزمۂ قم کی تمنا
ہے دردِ محبت کی دوا نام محمد

پوچھو کسی بیمارِ محبت سے یہ اعجاز
کس ڈھنگ سے دیتا ہے شفا نام محمد

اقلیمِ محبت کا سلیمان ہے وہ بیشک
جس دل کے نگینہ پہ کھدا نام محمد

ہر داغ جگر مین ہے تماشائے گلستان
گلزارِ ارم کی ہے ہوا نام محمد

رگ رگ مین میرے لطفِ محبت کا اثر ہے
ہے زمزمۂ روح فزا نام محمد

فانوس کی صورت مرا سینہ ہے پر انوار
اور شمع نمط اس مین ضیا نام محمد

ہے لب پہ مرے صبح و مسا نام محمدؐ
ہے عشرتِ دل روح فزا نام محمد

غنچہ دلِ وحشی کا شگفتہ ہو نہ کیونکر
ہے ہم اثرِ نامِ صبا نام محمدؐ

منت کشِ احسانِ مسیحا کوئی کیا ہو
ہر درد کی ہر دم ہے دوا نام محمدؐ

بوئے گلِ تسنیم ہے بوئے بدنِ پاک
حسنِ چمن کیف رضا نام محمدؐ

پیشانیٔ آدم مین بصد جلوۂ خوبی
تھا نور نمط جلوہ نما نام محمدؐ

ہے نسبتِ کونین سے حاصل مجھے سیری
ہے صبح و مسا دل کی غذا نام محمدؐ

واقف ہین شہیدانِ محبت کہ ہر اکدم
ہے رنگِ فنا کیف بقا نام محمدؐ

باغِ دلِ پُر داغ مین لایا ہے عجب رنگ
گلزارِ طلب کی ہے فضا نام محمد

ہے نور سے ایمان کے دل آئینہ صورت

ایمان کی ہے انوار ضیا نام محمد

اے صل علی صلِّ علیٰ نام محمد | کیا نام ہے یہ نام خدا نام محمد
اس نام سے ہوتی ہے سویدا کی صفائی | آئینۂ دل کی ہے جلا نام محمد
تعظیم سے اس نام کی آگاہ قلم تھا | اوّل سے سرِ لوح لکھا نام محمد
اسکے ہی تصدق سے ہین سب عالم و آدم | اوّل سے ہے ہر اک کی بنا نام محمد
اس سے ہی منور ہین صفات ملکوتی | جبروت کی ہے شان ادا نام محمد
عرفان و حقیقت کا یہی نام ہے ہادی | توحید کا ہے راہ نما نام محمد
اس نام کی عظمت سے خدائی کے ہین جلوے | ہر رنگ سے ہے شان خدا نام محمد
خمخانۂ رحمت ہے اسی نام کی ہستی | لطف طلب کیف بدیٰ نام محمد
اس نام کی لذت سے فرشتے ہین طرب جوش | آدم کی ہے تسکین و دوا نام محمد
فیض ازل و کیف ابد یہ ہی تو ہے نام | ہے بلبل رحمت کی نوا نام محمد
ہے کشف و کرامت کا یہی نام تماشا | ہے شان طریقت کی فضا نام محمد
ہان نام اسی نام کا ہے زمزمۂ کُن | ہے نغمۂ ہو نعرۂ ہا نام محمد

اس سے ہی پذیرا ہوئی بس توبۂ آدم
ہے گلشن جنت کی ضیا نام محمد

ہے ورد مرا صبح و مسا نام محمد | پیارا ہے عجب نام خدا نام محمد
کیون سینۂ پُر داغ نہو غیرت فردوس | اس باغ کی ہے رنگ و فضا نام محمد
میرا خط تقدیر یہی نام ہے لاریب | پیشانی دل پہ ہے لکھا نام محمد
ہر ایک بُن مو ہے مرا فوارۂ کوثر | شیرین ہے عجب صلِّ علیٰ نام محمد

کونین کے آتے ہین نظر مجھکو تماشے / ہے دیدۂ باطن کی صفا نام محمد

ہون محو غم عشق مگر کہہ نہین سکتا / ہے سر وفا رمز حیا نام محمد

کیون خلعت توحید نہووے مرا حصہ / جانون ہون کہ ہے بند قبا نام محمد

کس بات کی ہو فکر مریضان محبت / شافی ہے خدا اور ہے دوا نام محمد

رگ رگ مین نہون کیون مرے انوار کے جلوے

آئینۂ دل کی ہے ضیا نام محمد

عجب ہے شان ذی شان محمد / عجب ہے جاہ شایان محمد

ہے اوج عرش ایوان محمد / ہے کرسی صدر ذیشان محمد

ہے دل کی قدر کیا اور جان ہے کیا چیز / میرا ایمان ہے قربان محمد

ہے روشن صورت خورشید انور / فروغ ستر پنہان محمد

ہے زیر سایۂ فضل الٰہی / ہے سر پر جسکے دامان محمد

زمین و آسمان ہین خوان نعمت / خلائق جملہ مہمان محمد

کتاب بے نظیر و مثل و ثانی / ہدایت جوش قرآن محمد

سراپا جلوۂ رحمت پناہی / سراسر لطف فرمان محمد

ظہور قدرت خلاق عالم / فروغ دین و ایمان محمد

وقار شوکت کونین و دارین / کمال ساز و سامان محمد

برنگ ابر رحمت سایہ گستر / جہان پر ظل و احسان محمد

ملائک کی تمنائے دل و جان / کہ ہووین کاش دربان محمد

ضیا کی کیون نہو عالم مین شہرت

ہے روز و شب ثنا خوان محمد

بدر الدجی ہے نور محمد ۔ شمس الضحے ہے نور محمد
طور تماشا سینہ ہے اپنا ۔ جلوہ نما ہے نور محمد
کب مہر و مہ مین ایسی صفائی ۔ طور صفا ہے نور محمد
عالم کو اُس سے عز و شرافت ۔ شان علا ہے نور محمد
لطف الٰہی اُس کی تجلّی ۔ فضل خدا ہے نور محمد
ماہ کرامت انوار اُس کے ۔ مہر رضا ہے نور محمد
ایمان کا قبلہ ارمان کا کعبہ ۔ نام خدا ہے نور محمد
ماہ اُسپہ سفتون مہر اُسکا شیدا ۔ کیا جلوہ زا ہے نور محمد
آئینۂ حق انوار عارض ۔ سرّ وفا ہے نور محمد
شان کرامت طرز خموشی ۔ کان حیا ہے نور محمد
ظاہر مین انسان باطن مین لیکن ۔ کیا کہئے کیا ہے نور محمد
یٰس و طٰہٰ اُسکی ثنا ہے ۔ نور خدا ہے نور محمد

کیون ہون نہ اپنے مضمون مجلّے
بیضا ضیا ہے نور محمد

لاریب ہے کیا شان معلائے محمد ۔ قرآن مین مدّاح ہے مولائے محمد
دیکھا جو سر لوح تو حیران ہوئے آدم ۔ القاب دل آرائے معلائے محمد
ادراک سے باہر ہے اور امکان سے خارج ۔ جاہ و شرف و عزت و الائے محمد
نور نظر و صندل پیشانی کونین ۔ ہے صبح و مسا خاک کف پائے محمد

فرق ازل و تاج ابد غازۂ الہام — با ناز و ادا سروِ دل آرائے محمد
معلوم کسے کسکو خبر کون ہے آگاہ — ہے عالمِ قربت میں کہاں جائے محمد
ہے نام عناصر کا فقط نام کو لیکن — ہے رحمتِ اللہ سراپائے محمد

آئینہ اسرار خداوند جہان ہے
پُر نور و ضیا جلوۂ سیمائے محمد

پُر نور ہے کیا روئے دل آرائے محمد — کیا مطلعِ انوار ہے سیمائے محمد
والشمس ہے آئینہ سیمائے محمد — واللیل سرِ زلف سمن سائے محمد
میکال و سرافیل ہیں دیوانہ دیدار — جبرئیل امین ناصیہ فرسائے محمد
یٰس ہے ثنا اور ہے طٰہٰ صفتِ پاک — کونین بجان والہ و شیدائے محمد
قرآن کریم آپ کے اوصاف کا دفتر — خلاق دو عالم صفت آرائے محمد
سرمایۂ رحمت کرم و خُلق و ہدایت — آثار عطا شام و سحر رائے محمد
ادراک ملایک کو ہے دشوار رسائی — کس اوج پہ کس شان سے ہے جائے محمد
ہے آئینۂ نورِ تجلی سرِ طور — ہر داغ دل بادیہ پیمائے محمد

کیوں ہو نہ ضیا والۂ توحید الٰہی
ہے عشرت دل رتبۂ والائے محمد

اے صلّ علیٰ حسن دل آرائے محمد — کونین دل و جان سے ہیں شیدائے محمد
لولاک لما رتبۂ والائے محمد — ما کان ثنائے رُخِ زیبائے محمد
مُنہ کس کا ہے کب ہو کوئی ہمتائے محمد — خود صنعتِ صناع ہی شیدائے محمد
ہر شان سے ہیں اپنی مثال آپ ابد تک — معدوم ازل ہی سے ہے ہمتائے محمد

ہر خلوت دل جلوہ تماشائے ازل ہے
اللہ رے انوار و تجلائے محمد

تسکین دل و فرحت جان نام مبارک
درمان صد ارمان ہے تولائے محمد

شغل دل و جان زمزمۂ صلّ علیٰ ہے
کیا راحت کونین ہے سودائے محمد

کیون جاندہی ہوتی دم عیسیٰ کا حصہ
تھا مژدہ دہ جلوۂ والائے محمد

کیا عالم اسباب مین کیا روز قیامت
فرمان خداوند ہوئی رائے محمد

گنجینۂ اسرار خداوند دو عالم
اول سے ہے جان و دل شیدائی محمد

حسنین کے اندوہ مین آنکھین ہین گہر پاش
ہے دل مین غم گیسوئے لالائے محمد

یکتائی مضمون ہے ضیا کیون نہ الف وش
ہے دل مین غم قامت رعنائے محمد

ہے صلّ علیٰ کیا جمال محمد
تعالیٰ اللہ ہے کیا جلال محمد

مرے دل مین ایمان کی صورت جما ہی
شب و روز ہر دم خیال محمد

کسی طرح دم بھر کو حاصل ہو یارب
ہے دریائے رحمت وصال محمد

مرا قبلہ ہے اور میرا ہے کعبہ
مرا پیشوا ہے بلال محمد

نہ کوثر کی خواہش نہ تسنیم کا غم
مین ہون تشنہ کام زلال محمد

محبّت کہو یا اُسے عشق کہدو
ہر ایک دم ہے دل مین خیال محمد

زمین آسمان عرش و کرسی ازل سے
ہوئی خاص مال و منال محمد

ہین نور علی نور فضل خدا سے
یہی آل و اہل و عیال محمد

ضیا ہوگا محشر مین بہر شفاعت
خدا سے ہر ایک دم سوال محمد

کس سے ہو بیان وصف وثنائے در احمد
ہے رحمت حق کیف فضائے در احمد

تسکین تمنا ہے تسلی دل وجان
ہر شان سے انداز و ادائے در احمد

ہو عالم فرحت کی ادا ابہرے ارمان
ہو عطر گریبان جو ہوائے در احمد

ہے جلوۂ انوار تجلی کرم جوش
عالم مین تصور کے لقائے در احمد

سو جان سے فدا عرش ہے اور صدقے ہے کرسی
کس شان پہ ہے شان علائے در احمد

ہے کعبۂ امید تمنائے دو عالم
خمیازۂ الطاف ادائے در احمد

آئینۂ انوار تجلی سر طور
ہر شام وسحر حسن وصفائے در احمد

کیا کیا نہ کھلین جوہر آئینۂ قدرت
اللہ کسی طرح دکھائے در احمد

جز ذات خداوند کسے ہمت و ادراک
کیا سمجھے کوئی مجد وبہائے در احمد

ہے صیقل آئینۂ صاف دل عارف
خورشید صفت نور وضیائے در احمد

اے وقار مکہ و اے عزت خیر البلاد
ذرہ خاک قدوم پاک ہے دُرِ مراد

درد دوری مدینے سے ہون زار و ناتوان
ہمت وتاب و توانائی کو کہہ دی خیر باد

اے شہ کون و مکان چشم ترحم روز و شب
دیدۂ خونناب بار و زار ہے طوفان نژاد

وحشت دل نے کیا ہے زیست سے حد درجہ زار
شورش غم ولولہ جوشی سے ہے بحث نہاد

کاش وہ دن ہو کہ پہونچے آستانہ پر ضیا
اور پیش چشم ہو وے روضۂ مینو سواد

اے جلیس بزم قرب قل ہو اللہ احد
اے ندیم خلوت اسرار اللہ الصمد

قابل اکرام وعظمت آپ کے جن و بشر
بندۂ توقیر و قعت جان و دل سے دام ودد

عرش اور کرسی کو واجب اتبع حکم پاک
مشل احکام قضا احکام عالی مستند

بزم قرب و بارگاہ کبریا کے تم ندیم
خلوت اسرار ربانی کے تم ہو معتمد

آپ کے نور منور سے ازل کی آبرو
آپ کی ذات مکرم سے ہے توقیر ابد

آپ ہیں بحر فنا فی اللہ کے دُرِّ یتیم
قلزم عرفان حق کی آپ سے ہے جذر و مد

یارسول اللہ ضیا پر ہو نگاہ التفات
زمزمہ سنج ثنا ہے نغمہ خوان المدد

اے ماہ تابانِ ازل اے مہر رخشان ابد
سر دفتر پیغمبران مقبول اللہ الصمد

اے قلزم جود و عطا عمان الطاف و وفا
ابر کرم فیض اتم غمخوار حال نیک و بد

کشاف اسرارِ خفی حلال رمز مختفی
بحر سخا ابر عطا فیض ہو اللہ احد

کشاف اسرار خفی حلال رمز مختفی
بحر سخا ابر عطا فیض ہو اللہ احد

ہو وے کرم گرم وفا رحمت ہو غمخوار ضیا
آخر فراق و ہجر کے صدمون کی ہووے کوئی حد

پُر کیف اور لذیذ ہے صلِّ علیٰ لذیذ
ہے نام پاک آپ کا نام خدا لذیذ

دل سے جگر سے جان سے ایمان سے مجھے
سب سے یہ نام نامِ خدا ہے سوا لذیذ

رحمت لذیذ لطف لذیذ اور کرم لذیذ
اور سب سے بڑھ کے آپ کا خُلق و دلا لذیذ

ہم سن کے ذکر زندہ جاوید کیون نہون
ہے چشمۂ حیات سے تیری وفا لذیذ

رگ رگ مین میری لذت کونین آگئی
پایا وہ ذوق یاد لب جان فزا لذیذ

طاعت خدا کی اور اطاعت تیری شہا
اور شوق و ذوق عشق شہ لافتا لذیذ

رحمت خدا کی تجھ پہ ضیا ہووے رات دن

لکھی ہے تو نے کیسی غزل واہ لذیذ

نام اطہر ہے تمھارا دل و جان کا تعویذ
یہ ہی کونین مین ہے امن و امان کا تعویذ

نظر بد سے حوادث کی مجھے کیا کھٹکا
ہے مرے پاس ترے فیض عیان کا تعویذ

کیون نہ اسرار حقیقت کے عیان ہون مجھپر
دل مین رکھتا ہون تیری رمز نہان کا تعویذ

لطف سے تیرے مجھے نعمت کونین ملے
ہے عمل چیز ہی کیا اور کہان کا تعویذ

اہل جنت مجھے پہچان لین تیرا ہون غلام
ہو عطا لطف سے اس نام و نشان کا تعویذ

نہ کسی ورد سے مطلب نہ وظیفہ سے غرض
ہے ترا نام ہی میرے خفقان کا تعویذ

تیرا گلدستۂ اشعار ضیا ہے نایاب
لطف سرکار سے ہووے گا جنان کا تعویذ

ہے عجب نیرنگ برق جلوہ افشان ظہور
اور طلسم طرفہ نور مہر رخشان ظہور

شان انوار رخ و حسن تجلی ریز سے
ہوگئے شاہا عیان سب رمز پنہان ظہور

مہبط تنزیہ و تقدیس آپ کی ہی ذات پاک
ہے یہی دین اور اسلام اور ایمان ظہور

آپ کے انوار رخ سے ہے جہان جلوہ فروز
آپ کے آثار رحمت سے ہے امکان ظہور

رونق گلزار کن سرکار کی ذات و صفات
جلوہ سرکار مین آثار ارکان ظہور

روز اول حضرت آدم کی پیشانی مین تھا
آپ کا نور بہار افروز بنیان ظہور

ہے عدم کو سایۂ والا سے عز و افتخار
عالم امکان پہ ہے ہر طرح احسان ظہور

تھی ہیولا مین تمھاری ہی تجلی جلوہ ریز
ہر طرح سے تم ہی ہو بس جسم اور جان ظہور

کھل گئے سر خفی اور ہوگیا اظہار عام
جلوہ آرائی پہ آئی شہ کی جب شان ظہور

عالم کن مین ہوا جب حکم عالی کا نفاذ
ہوگئے سارے مہیا ساز و سامان ظہور

ق

اے بہار آرائے گلزارِ ظہورِ ذات پاک
اے چمن پیرائے نازِ کیف بستانِ ظہور

ذات والا سے ہوا سبز و رشکِ صد ارم
جلوہ زیبِ شانِ رعنائی گلستانِ ظہور

رنگ و بو سے آپ کے فرح و روانِ کیفِ مشام
ضیمران و سنبل و نسرین و ریحانِ ظہور

زمزمہ آرا ہین عرش و فرش ہر شام و پگاہ
ذرہ ذرہ مین ضیا پیرا ہے عرفانِ ظہور

جلوہ ترا کچھ اَور ہے اور نورِ سحر اور
عارض ترے کچھ اور ہین اور شمس و قمر اور

ہے رمز تیری ذات کے معلوم خدا کو
تو اور ہی کچھ چیز ہے اور جنّ و بشر اور

دل اور جگر اور مرے ارمان ہوئے غرقاب
طوفان نہ اُٹھا دیکھ بس اے دیدۂ تر اور

ایک دل تھا سو وہ ہو گیا نذرِ تفِ اندوہ
رکھا ہے بغل مین مرے کیا سوزِ جگر اور

بیشک دلِ عشاق و صدف مین ہے بڑا فرق
آنسو مرے کچھ اور ہین اور سلکِ گہر اور

یہ رہروئی شوق ہے وہ بادیہ گردی
سیّاحی ہے کچھ اور مدینہ کا سفر اور

ہے شوق طوافِ درِ سرکار ہمیشہ
ارمان قدمبوس بھی رکھتا ہے اثر اور

بیتاب ہون عشقِ شہِ کونین مین ہر دم
اے بختِ زبون اب تو ذرا دیر نہ کر اور

یہ زمزمۂ نعت پیمبر ہے ضیا دیکھ
بس پاسِ ادب چاہیے کچھ طول نہ کر اور

رخسار ہین تیرے سے نہ تیری سی جبین اور
کوئی بھی نہین مثل تری اے شہِ دین اور

یثرب پہ فدا کیونکہ ملائک نہ ہون ذرات
روضہ ترا کچھ اور ہے اور عرشِ برین اور

کیون حضرتِ عیسیٰ نہون اسلام پہ قربان
سب دینون مین بیشک ہے ترا دین متین اور

شیدا نہون نہ تو جان سے کیون حسرتِ کونین
جلوہ ترا کچھ اور ہے اور مہرِ مبین اور

یہ حسن وصفا اور یہ جلال شان خدا ہے
دندان ترے کچھ اور ہین اور در ثمین اور

کیون سارے جہان مین ہو یثرب کو تفوق
ہان سطح زمین اور ہے اور چرخ برین اور

کیا دل ہے وہ جس دل مین ترا عشق نہین ہے
بے شبہ نگین اور ہے اور نقش نگین اور

کیون حضرت یوسف نہون رخ پہ ترے مفتون
ہان جلوۂ حق اور ہے اور حسن حسین اور

یارب مجھے مرقد ہو مدینہ مین میسر
مٹ مٹ کے مری خاک بھی جائے نہ کہین اور

اے جاذب محبت مجھے لے چل سوئے یثرب
جائے گا کہان شیفتۂ خاک نشین اور

للہ ضیا پر ہو نظر لطف وکرم کی
اب تاب شکیبائی وتسکین نہین اور

ہو جلوۂ رحمت عیان یا حضرت خیر البشر
دل جوش غم سے ہے طپان یا حضرت خیر البشر

تسکین نہین ہوتی مجھے راحت نہین ملتی مجھے
ہوتی نہین غم سے امان یا حضرت خیر البشر

منظور کس کو ہمدمی کس کو گوارا محرمی
ہو حال دل کس سے بیان یا حضرت خیر البشر

ہے جوش پر شور جنون اور ہے عدو بخت زبون
حیران ہون جاؤن کہان یا حضرت خیر البشر

نشتر کدہ ہے جان ودل افسردہ ہون اور مضمحل
نہ نطق کافی نے بیان یا حضرت خیر البشر

ہے کون اپنا رازدان جس سے کرون غم کا بیان
ہے طول اپنی داستان یا حضرت خیر البشر

تڑپے ہے جان ناتوان اور ہے تمنا ہر زمان
ہو لطف و رحمت جاودان یا حضرت خیر البشر

یثرب مین بلوا لیجئے دیدار دکھلا دیجئے
خورم ہو دل جان شادمان یا حضرت خیر البشر

طاقت ہوئی ہے اپنی طاق ہے خار خار اشتیاق
اندوہ ہے وحشت نشان یا حضرت خیر البشر

ہو لطف کا ایسا اثر دن جائین فرقت کے گذر
ملجائے دقت سے امان یا حضرت خیر البشر

کاہش غضب کاوش ستم دن رات ہے جوش الم
ق
قابو مین دل ہے نے زبان یا حضرت خیر البشر

دن رات جوشِ اضطراب ہر لحظہ زار و بیقرار
حسرت سے ہون گرمِ فغان یاحضرتِ خیرالبشر

ہر لحظہ جوشِ درد ہے ہر لمحہ آہِ سرد ہے
ہون نالہ زن نالہ کنان یاحضرتِ خیرالبشر

ایک جوشِ الفت دل مین ہے ایک شورِ آب و گل مین ہے
محشر ہے شوقِ آستان یاحضرتِ خیرالبشر

نازِ جمالِ پر ضیا اے کاش ہو راحت فزا
حیران ہون مین آئینہ سان یاحضرتِ خیرالبشر

دل فدا آپ پہ ہے اے شہِ والا توقیر
جانِ محزون ہے دل و جان سے نثارِ تسخیر

نہ تیرا کوئی مثال اور نہ کوئی شبہ و نظیر
بارک اللہ ہے عجب شان وقار و توقیر

لطفِ تقدیر سے ہو جسکی غلامومین شمار
کیون نہ ہو قصرِ گہر خلد مین اوس کا تعمیر

بنکے بو گلشنِ یثرب مین کرون اپنا مقام
ایسی بنتی نہین تقدیر سے کوئی تدبیر

آرزو مین درِ روضہ کی ہے خون حسرتِ دل
دیکھئے پاتا ہون کب اپنی دعا مین تاثیر

کوئی کیا مدح کرے تیری شہِ کون و مکان
تیری مداح ہے خود ذاتِ خداوندِ قدیر

تیری یٰسٓ ہے ثنا اور تیری طٰہٰ توصیف
شانِ عظمت کی تیری ذات خداوندِ خبیر

روشنی کون و مکان مین ہے تیرے جلوہ کی
اللہ اللہ تیرے انوارِ کرم کی تنویر

جس سے تو شاد ہے اُس سے ہے خدا بھی راضی
تیرا الطاف ہے افضالِ خدا کی تصویر

جسکو تقدیر سے ہاتھ آئے تیری خاکِ قدم
اُسکو زر کی ہو ہوس اور نہ اُمیدِ اکسیر

لامکان تک تیری عظمت کا نہ کیونکر غل ہو
تو شہنشاہ ہے اور شیرِ خدا تیرا وزیر

کون ہے جسکو ہو یہ قرب کا رتبہ حاصل
رازدانِ ذات کا تو ذات تیری خاص مشیر

تیرا مداح ضیا اور ہے ستائش پرداز
اور کیا اس سے زیادہ ہو عروجِ تقدیر

دکھایا غمزۂ رحمت بہار کن فکان ہو کر
کیا گلشن ازل کو آپ نے جلوہ فشان ہو کر

قدوم پاک کے صدقہ سے سطح خاک نے شاہا
دکھائی ندرت قدرت وقار آسمان ہو کر

شرف کرسی پہ لاکھوں درجہ پایا خاک یثرب نے
مقدر کی بلندی سے تمہارا آستان ہو کر

شب اسریٰ طلسم ناز قدرت تھی بہر صورت
گئے اور آ گئے آہا کہان سے تم کہان ہو کر

دکھایا اپنی یکتائی کا جلوہ بیت اقصیٰ مین
بصد عظمت بصد شوکت امام مرسلان ہو کر

شب معراج دکھلائی ادائے شان محبوبی
براق برق وش نے خال روئے قدسیان ہو کر

طلسم ناز قدرت کا کھلا انداز نیرنگی
ہوئے تم جلوہ آرا جب نشان بے نشان ہو کر

تمہارے نور نے دکھلائے جلوے شان قدرت کے
فروغ کائن و من کان بہار این و آن ہو کر

یہ ہے مدحت نگاری کا تصدق شافع عالم
ضیا مشہور دوران ہو گیا رنگین بیان ہو کر

ہے درد دوری جان گزا صبح و مسا شام و سحر
کاوش ہے فرقت کی بلا صبح و مسا شام و سحر

چلتی ہے حسرت کی ہوا صبح و مسا شام و سحر
رہتی ہے وحشت کی فضا صبح و مسا شام و سحر

ہے درد جان آرزو شور فغان ھا و ھو
اور لب پہ فریاد و بکا صبح و مسا شام و سحر

حالت ہے ہمرنگ جنون تسکین عدم حسرت فزون
نالہ سے ہے محشر بپا صبح و مسا شام و سحر

عشق مدینہ نقش دل سینہ پہ ہے پتھر کی سل
شوریدہ وضعی بر ملا صبح و مسا شام و سحر

صبر ایک در نایاب ہے درد دل بیتاب ہے
یا مجتبےٰ یا مصطفےٰ صبح و مسا شام و سحر

در پاش ہر دم چشم نم ہر لحظہ آفت جوش غم
محزون دل وحشت ادا صبح و مسا شام و سحر

ہے کون غمخوار ازل ہے داستان طول امل
کس کو سناؤن ماجرا صبح و مسا شام و سحر

یا حضرت خیر البشر نور کرم ہو جلوہ گر

ہووے سویدا پرضیا صبح ومسا شام وسحر

اے شہ کون ومکان اے سید والاگہر
آفتاب آسمان دین حق فخر بشر

اے دُر دریائے رحمت اختر برج کمال
اے بہار گلشن فضل خدائے داد گر

اے چمن آرائے گلزار کمال سرمدی
اے نسیم گلشن فرحت اثر رحمت ثمر

اے گل گلزار اعجاز و ظہور ذات پاک
اے بہار افروز باغ معجز شق القمر

کب تک اس درد جدائی کے ہون صدمونمیں اسیر
اور کب تک دشت وحشت مین پھرون شوریدہ سر

جذب یثرب کب دکھائے اپنا اعجاز کمال
کب وصول مدعا سے شاد ہون جان وجگر

کاش امید ضیا ہو رنگ رخسار حصول
بہرہ جان ودل وحشی ہو کیف تازہ تر

اے بہار چمن قدرت والا توقیر
زینت کون ومکان بادشہ عرش سریر

رنگ رخسارہ رحمت ترا انداز حیا
غازہ روئے وفا تیری بہار تقریر

تو فروغ نظر وجلوہ شان حکمت
تیرے انوار کرم لمعہ نور تقدیر

نور لولاک ترے حسن کا مہر رخشان
شان ما کان تیرے مصحف رخ کی تفسیر

لب جان بخش ترا داروئے درد عیسےٰ
کیف موسیٰ تیرے مقبول دعا کی تاثیر

ترا دریائے کرم نوح کی طوفان سے نجات
موج رحمت تری یونس کی نشاط تقدیر

انبیا روز ازل سے تیرے مسرور نوید
اولیا تا بہ ابد محو کمال تقریر

صفت پاک تری رحمت عام عالم
ذات اقدس ہے تری خاص بشیر اور نذیر

عرض پرداز بصد شوق وادب ہے اے کاش
ہووے مقبول کسی طرح ضیا کی تحریر

بفضل خالق اکبر بلطف حضرت داور — نہین کوئی تیرا ہمسر نہین تجھ سے کوئی بہتر
فدا سب انبیا تجھپر تمامی اولیا چاکر — ازل سے سب کا تو افسر خدا تیرا ثنا گستر
تری ذات کرم ساماں ترا خلق اور ترا احسان — طرب انگیز عشرت خیز رحمت ریز جان پرور
ترا اسلام اور انعام اور اکرام اور رحمت — کرم فرما جہان آرا عطا بخش و وفا منظر
تری رُد اور تری ضو اور تری بو سے خجل دایم — فلک پر مہ شرف مین خور چمن مین غنچہ عبہر
تری کیف عنایت سے تری شان ہدایت سے — جہان باشوکت و عظمت موقر مسجد و منبر
تری بو سے تری خو سے تری ضو سے ہمیشہ کو — ارم گلشن صبا مشکین گل اکسیر و گیا عنبر
ترے ادنیٰ غلامون کو ترے شوریدہ نامونکو — طرب ہمدم ارم محرم ملک مونس فلک بست
تری الفت تری ہمت تری رحمت ازل سے ہے — خطا بخش و عطا پاش و کرم خو و وفا جوہ
شمیم خلق سے تیری نسیم لطف سے تیرے — معطر اور معنبر ہین گل و ریحان و نیلوفر

ضیا ہین اہل جوہر اُسکے در کی خاک بوسی سے
فلک صدر اور ملک قدر اور عرشی جاہ و کرسی فر

تھا مہیا ہر طرح رحمت کا سامان عرش پر — تم شب معراج تھے مولا کے مہمان عرش پر
تھی ازل سے اُسکو تشریف آوری کی آرزو — تا ابد باقی رہے گا بار احسان عرش پر
بن گیا طور تماشا جلوۂ انوار سے — جب ہوئے رونق فزا تم ماہ تابان عرش پر
رنگ پر آئی بہار ندرت و شان کمال — گیسوئے مشکین ہوئے جب عنبر افشان عرش پر
نغمۂ صل علیٰ کا غلغلہ تھا ہر طرف — تھے ملک وصف و ثنا مین زمزمہ خوان عرش پر
تھی عجب رنگ سخن سرکار کی تازہ بہار — آرزوئے عرشیان تھے گل بدامان عرش پر
کب تک اب بلوائینگے مجھکو مدینہ مین حضور — ہوئیگی کب تک رسا فریاد و افغان عرش پر

سجدہ ریزی آستان کی گر مجھے ہو وے نصیب
دید کے قابل ہو میری عزت و شان عرش پر

اے ضیا مداح سرکار رسول اللہ ہون
قابل وقعت نہو کیون میرا دیوان عرش پر

کوثر و تسنیم سے دھوؤن زبان کو لاکھ بار
پھر بھی ہے سوے ادب کیونکہ بنون مدحت نگار

وہ تری ذات مقدس وہ تری شان کریم
وہ ترا اعزاز و وقعت وہ تری جاہ و وقار

فخر نسل حضرت آدم حبیب کبریا
شافع کونین و ممدوح جناب کردگار

مہبط انوار حق تیرا وجود پاک ذات
مصدر آثار رحمت تیری ذات ذی وقار

پیکر فضل الٰہی پیکر قدسی نژاد
جوہر شان ترحم جلوۂ رحمت نثار

اعتبار اصفیا و افتخار اولیا
تری شان مرحمت تیری ادائے لطف بار

شاہد وقعت مآبی ہین ترے سنگ و حجر
قایل رحمت نثاری ہے زبان سوسمار

عاشق شیدا ترے چرخ و فلک ملک و ملک
بندۂ فرمان ترے بحر و بر و کوہ و بحار

مدحت پاکیزہ طٰہٰ اور یٰس بالیقین
شوکت معجز تری شق القمر سے آشکار

فاتح باب کرم مفتاح گنج فضل حق
تیری ذات با صفا صبح و مسا لیل و نہار

دافع آلام و اسقام آپ کا اسم شریف
رافع اعلام عزت شان عز و اعتبار

روز اول سے تری عزت کی اور وقعت کی دھوم
ہر طرف چرچا ترا با جاہ و شان و اشتہار

اولیا سو جان سے قربان تیرے پائے پاک پر
اور تری خاک قدم سے انبیا کا افتخار

مہبط جبریل تیری خلوت ذی جاہ و شان
مورد میکال تیری جلوت رحمت شعار

کون ہے کونین مین تجھ سے زیادہ ذی کرم
کون ہے دارین مین تجھ سے فزون ذی اختیار

تیرے خلق پاک کا آہوے صحرائی گواہ
تیری شان فیض کا شاہد ہے طفل شیرخوار

اولیا خواہان ترے الطاف کے صبح و مسا | انبیا طالب عنایت کے تری روزِ شمار
اے شہِ کونین ایک دم ہو نگاہِ التفات | شیوۂ رحمت بنے ایک لمحہ کو حاجت برار

بندۂ عاجز ضیا حاضر ہے باصد ذوق و شوق
ہو پذیرا بہرِ حسنین التجائے خاکسار

مقام رہ آستان نورٌ علیٰ نور | ہے تیرا آستان نورٌ علیٰ نور
تری ذاتِ مقدس اور منزہ | ہے شاہِ دوجہان نورٌ علیٰ نور
ترے اقوال اور افعال سب راست | تیرا حکم اور بیان نورٌ علیٰ نور
ترے انوارِ رخ سے دم کے دم مین | ہوئے کون و مکان نورٌ علیٰ نور
ہے جلوہ سے تری اے جلوۂ ذات | زمین و آسمان نورٌ علیٰ نور
ترے طرزِ ہدایت کے تصدق | زبان روشن بیان نورٌ علیٰ نور

نہاری شان انوار و ضیا سے
بہارِ کن فکان نورٌ علیٰ نور

والشمس ترے رخ کی ہے تنویر کی تصویر | واللیل تیری زلف گرہ گیر کی تصو
ما کان تیری شوکت و وقعت کا خط و خال | لولاک تیری عزت و توقیر کی تصو
رحمت تری فضل و کرم ذات کا جلوہ | اکرام تیرا خوبیِ تقدیر کی تص
روضہ ہے ترا جلوہ دہ گلشنِ فردوس | ہے خاک پہ افلاک کے تعمیر کی تص
ہے جلوۂ صناعِ ازل تیری تجلی | صورت ہے تیری عالمِ تصویر کی تص
ہین تیرے کفِ پا سے مہ و مہر منور | اور خاکِ قدم ہے تری اکسیر کی تص

ہے شکلِ الف نور ضیائے دلِ اصحاب

اعدا کو ترا سربوسہی تیغ کی تصویر

فروغ بزم کن اول بنا نور — عجب پرنور تھا صل علےٰ نور
عیاں تھی شان حسن لایزالی — عجب ذیشان تھا نام خدا نور
دکھایا نور نے اپنا یہ اعجاز — کہ لایا شان نوری جا بجا نور
ثنا گر اس کا تھا صناع کونین — تعالی اللہ نور اے مرحبا نور

ہوئے اس نور سے پرنور کونین
عجب پرنور تھا اور پرضیا نور

ہوا جب ذات کا جلوہ نما نور — عجب نیرنگ لایا جا بجا نور
جبین حضرت آدم میں چمکا — بنا حیرت ادا حیرت فزا نور
دل ادریس کا بنکر سویدا — ظہور علم قدرت بن گیا نور
بنا رنگ بہار گلشن شیث — برنگ غنچہ ہائے گل کھلا نور

ازل سے تا ابد نادر ادا سے
دکھائے گا فضا نور و ضیا نور

ہوا اسرار کا جس دم عیاں نور — بنی نوری زمین اور آسمان نور
ہر ایک ذرہ بنا خورشید خاور — ہوا انوار سے سارا جہان نور
ہوئی وہ بارش نور الٰہی — برنگ مہر و مہ تھے جسم و جان نور
بنا ہے شش جہت گلزار انوار — ادائے ناز سے ہے گلفشان نور

ضیا اپنا سراپا نور ہے رہت
زبان روشن دہان نور اور بیان نور :

کیا کرین گے تیرے شیدا باغ رضوان دیکھکر
غش ہے خود فردوس یثرب کا گلستان دیکھکر

عرش حیرت مین ہے تیری شان ذیشان دیکھکر
دم بخود کرسی ہے تیرا ساز و سامان دیکھکر

صورت آئینہ حیران ہین ازل سے روز و شب
عاشقان ذات وہ رخسار تابان دیکھکر

ایک رضوان کیا تمامی حاملان عرش پاک
محو حیرت ہین ترے روضہ کا سامان دیکھکر

ق

تھا شب معراج کیا جاہ و جلال احمدی
بارک اللہ خوان تھے خود انوار یزدان دیکھکر

گلشن خلد و ارم تھا زمزمہ ریز درود
روئے رخشان اور زلف عنبر افشان دیکھکر

شاد کیا کیا کچھ ہوئے اوج مقامات وصول
ارتفاع غرفۂ محبوب سبحان دیکھکر

قصر جنت کے در و دیوار تھے احمد خوان
سرور کون و مکان کو اپنا مہمان دیکھکر

ارجمند امت کی تھے خوش طالعی سے شاد شاد
گلشن خلد و ارم جنت کے ایوان دیکھکر

سجدہ ریز شکر تھے اور زمزمہ خوان نشاط
سید والاحسب انوار سبحان دیکھکر

ہے ضیا تیرے سخن کی طرز اعجاز کمال
کیون نہون محو مسرت اہل عرفان دیکھکر

تم ہو شہ کون و مکان یا حضرت خیر البشر
تم ہو وقار کن فکان یا حضرت خیر البشر

تم عزت عرفان ہو تم وقعت ایمان ہو
تم ہو نشان بے نشان یا حضرت خیر البشر

تم سے ازل کی آبرو تم سے ابد کا نور و ضو
ہے دوسرا تمسا کہان یا حضرت خیر البشر

تم ہو حبیب کبریا تم جلوۂ نور خدا
آگاہ رمز کن فکان یا حضرت خیر البشر

تم اعتبار اولیا تم افتخار انبیا
تم ذات حق کے رازدان یا حضرت خیر البشر

تم ابتدائے ابتدا تم انتہائے انتہا
تم باعث کون و مکان یا حضرت خیر البشر

تم نور طور ارتضا شان جمال مصطفا
تم مالک قصر جنان یا حضرت خیر البشر

تم پر فدا شام و سحر انوار خور نور قمر
پُر نور تم سے دو جہان یا حضرت خیر البشر

یسین تمہاری ہے ثنا طٰہٰ ہے مدح جانفزا
قرآن تمہاری عز و شان یا حضرت خیر البشر

ہو وے ضیا پر ایک نظر رحمت ادا رحمت اثر
یہ ہے تمہارا مدح خوان یا حضرت خیر البشر

آٹھون پہر ہے درد سر لیجے خبر خیر البشر
ہون چشم تر خستہ جگر لیجے خبر خیر البشر

لب پر فغان دل مین دھوان تن ناتوان جان نیم جان
شوریدہ سر وحشی نظر لیجے خبر خیر البشر

تسکین نہین دل ہے غمین جان حزین اندوہگین
شام و سحر وحشت اثر لیجے خبر خیر البشر

آرام امان ہے بے نشان غم بیکران راحت کہان
ارمان بتر زیر و زبر لیجے خبر خیر البشر

صبح و مسا سوے سما ہے دیکھتا شاہا ضیا
کیجے نظر دیجے ثمر لیجے خبر خیر البشر

ترا عارض مہ تابان ترا رخ نیر انور
ترا جلوہ جہان آرا طرب پیرا کرم جوہر

ترے نور جہان آرا سے اے مہ روئے و مہ پیکر
زمین روشن زمان تابان عرب نوری عجم انور

تری ذات مقدس اور مطہر اے صفا گوہر
ہے کیف انگیز فرحت خیز دل آرا و جان پرور

ترے حکم قضا قدر و سراپا و فر و شوکت سے
سُبو خالی و خم پارہ قدح صد ریزہ مے ابتر

ترے تابع ترے خادم ترے فرمان پذیر از دل
سُہیل و مشتری و ماہ و تیر و خسرو خاور

تری بوئے معطر اور معنبر اور مطہر ہے
چمن خورم دمن گلشن فلک سرخوش تنک خوشتر

ترا سرو سہی طوبےٰ ترا تن جنت الاعلیٰ
ترا رخ گلشن فردوس سر عیوق لب کوثر

ترے بے حکم بزم عیش ہنگامہ مصیبت کا
نوا تیر اور صدا نشتر ندا آفت صلا خنجر

ترا دیوانہ مفتون ترا شیدائی و مجنون
جگر تفتہ نفس بستہ بہ تن خستہ بدم آذر

ترا لطف کرم پیشہ تری خوئے وفا شیوہ | خطا پوش و عطا پاش و سخا کوش و وفا پیکر
ترے صدقے سے گلزار جہان مین ساز رعنائی | گل و نسرین سمن شبو صنوبر سرو نیلوفر
تری جسم مطہر سے تری بوئے معطر سے | چمن رنگین صبا مشکین زمین لعلین گیا عنبر
تری ذات مکرم ذی کرم رحمت مجسم سے | منور قبلہ روشن کعبہ زیبا مسجد و منبر
تری ہمت تری جرأت ترا دل زور ورت سے | کمند انداز خنجر گیر ناوک بار جولان گر
تری تعظیم اور تکریم واجب روز اول سے | ثوابت چرخ و سیارہ ثریا اور کواکب پر
تری مدح و ثنا سے کانپتے ہین رات دن شاہا | مرا نامہ مرا خامہ مری آمہ میرا دفتر

ضیا کو غم نہین ایک ذرہ نفس دون سے ہے گرچہ
فریب انگیز مکر آمیز بے پرہیز غارتگر

دین تیرا ہے عزیز اور تیرا ایمان عزیز | دونون باتین ہین تیری اے شہ ذیشان ع
تو نہ ہوتا اگر انسانون مین پیدا شہ دین | ساری مخلوق مین کیون ہوتے یہ انسان ع
تیرے باعث سے ہوا اپنا لقب کرمنا | ورنہ تھے سب سے ملایک شہ ذیشان ع
تیری الفت مین ہو نمین جوش جنون کے صدقے | نہ گریبان ہے عزیز اور نہ دامان ع
دل مین جسکے تیرے گیسو کا ہو سودا درات | کس طرح سے ہون اسے سنبل و ریحان ع
تیرے ہی رخ کی ہی جلوہ کی ہر ایک گل مین بہار | بلبلون کو نہو کیون صحن گلستان ع
راتدن خلوت دل مین نہو کیون تیرا خیال | نام حق اپنے ہے ایمان سے یہ مہمان ع
تیری تعریف مین اور تیرے لئے ہے نازل | سب صحیفون مین ہے اسواسطے قرآن ع

نعت احمد مین ضیا لکھے ہین مضمون نادر
اس لئے خلق مین سب کو ہے یہ دیوان عزیز

مضطر ہے دل حیران ہے جان ای دادرس ای دادرس
محشر تپش آفت فغان ای دادرس ای دادرس

ہوتی نہیں تسکین نصیب حالت ہے کچھ دل کی عجیب
وحشت کا سامان ہر زمان ای دادرس ای دادرس

طوفِ مدینہ کا ہے غم ہے جوشش دریائے الم
ایکدم نہیں ملتی امان ای دادرس ای دادرس

آفت بنا سوزِ جگر ہے سانس رشکِ نیشتر
ہون خستہ دل اور خستہ جان ای دادرس ای دادرس

اپنا کوئی ہمدم نہیں اور درد کا محرم نہیں
کس سے ہو بیتابی بیان اے دادرس ای دادرس

جب ضبط کا یارا نہیں اور درد کا چارہ نہیں
بس الامان ہے الامان ای دادرس ای دادرس

دل رات دن بیتاب ہے اور چشم تر بیخواب ہے
مژگان ہین خونابہ فشان ای دادرس ای دادرس

تسکین نہیں ہے ایکدم فرحت مٹی ہے یک قلم
راحت ہوئی وہم و گمان ای دادرس ای دادرس

چرخ کہن دشمن بنا اور بختِ بد بدظن بنا
حیران ہون جاؤن کہان ای دادرس ای دادرس

ہے ہند سے نفرت مجھے ہر لحظہ ہے وحشت مجھے
ہے صبر بے نام و نشان اے دادرس ای دادرس

جوشِ تپش کا ہے وفور وحشت کا ہے ہردم ظہور
اور ہے ضیا غم سے تپان ای دادرس ای دادرس

اے بادشاہِ دو جہان فریادرس فریادرس
اے سرورِ کون و مکان فریادرس فریادرس

اے غمگسارِ عاصیان فریادرس فریادرس
اے کارسازِ بیکسان فریادرس فریادرس

اے اولیاء کے مقتدا اے انبیا کے پیشوا
محبوب خلاق جہان فریادرس فریادرس

اے سرورِ دنیا و دین اے کاشفِ حق الیقین
اے واقفِ ہر این و آن فریادرس فریادرس

اے رازدانِ ذاتِ حق اے زمرِ فہم ماسبق
اے باعثِ ہر انس و جان فریادرس فریادرس

اے گلبنِ گلزارِ کن اے رونقِ حسنِ سخن
اے وقعتِ لطفِ بیان فریادرس فریادرس

اے سایۂ فضلِ خدا اے شانِ فیضِ کبریا

نور وضیا کے کن وکان فریاد رس فریاد رس

رات دن ہے دل مضطر مین خیال پابوس
راحت جان طپیدہ ہے ملال پابوس

کشور شان تفاخر کا شہنشاہ بنون
ہو پذیرا جو کرامت سے سوال پابوس

والہ و شیفتہ گم گشتہ و از خود رفتہ
کر گیا دم مین مجھے سحر جلال پابوس

غم طوبےٰ ہے نہ ہے حسرت سدرہ باقی
سبز ہے گلشن سینہ مین نہال پابوس

گیا اندوہ خزان آئی بہار فرحت
شش جہت مین ہو وزان باد شمال پابوس

کرسی و عرش بھی ذرات تمنائی ہین
جب سے ہے جلوہ فزا شان جلال پابوس

کوئی کونین مین مجھ سا نہ تونگر ہووے
گرگرہ مین ہو ضیا مال و منال پابوس

انوار طور ہون دل مضطر کے آس پاس
پہونچون مین اگر روضہ اطہر کے آس پاس

جلوہ ہے جو کہ عارض سرور کے آس پاس
یہ نور ہے کہان مہ انور کے آس پاس

دیکھا جو نور خال پیمبر کے آس پاس
جلوہ کہان یہ مہر منور کے آس پاس

یہ خلد مین نسیم نہ کوثر مین یہ شمیم
حضرت کے ہے جو زلف معنبر کے آس پاس

جو نازو ادا کہ قد شاہ دین مین ہے
یہ راستی کہان ہے صنوبر کے آس پاس

جلوے ہین نور طور کے ہر وقت جلوہ گر
عاشق کے بخت و طالع یاور کے آس پاس

مداح آل پاک نبی ہم ہین اے ضیا
محشر مین ہونگے ساقی کوثر کے آس پاس

دل مضطر کو ہے ہر دم تیرے دربار کی خواہش
تپش ہے برق کی سی ہے تجلی زار کی خواہش

تمنا کو طلب کو شوق کو ارمان کو حسرت کو
ہر ایک لمحہ ہر ایک دم ہی تری سرکار کی خواہش

عجب قسمت ہے اُن کی جو کہ بیمار محبت ہین
تپش دل مین ہے وحشت جان مین لو حیرت ہے آنکھون مین
شہ کون و مکان بہر خدا چشم ترحم ہو
تماشا گاہ انوار کرم ہون تیرے جلوے سے

ملک کو اور فلک کو ہے ابھی آزار کی خواہش
نہین حال پریشان کی مجھے اظہار کی خواہش
کسی صورت سے پوری ہو دل ناچار کی خواہش
یہ ہے شام و سحر شاہا در و دیوار کی خواہش

ضیا ہمکو نہین کچھ آرزو ہے مال و دولت کی
مگر ہر دم ہے عشق احمد مختار کی خواہش

ایسی شعلہ مین ہے گرمی نہ شرر مین سوزش
گرمی سوز غم طیبہ قیامت لائی
سوختہ جانون کی حالت پہ ہو رحمت اے کاش
زیست کے لطف سے بیزار کیا صد افسوس

تپ فرقت سے ہے شاہا جو جگر مین سوزش
اشک سیماب ہے اور دیدۂ تر مین سوزش
خاک طیبہ کی نہ ہو راہ گذر مین سوزش
ہو نہ الفت کی کبھی جان بشر مین سوزش

ہے ضیا سوز غم عشق محمد دل مین
پردہ پردہ مین ہو جون شمع سحر مین سوزش

الطاف و کرم خاص ہے اور جاہ و حشم خاص
اخلاق و وفا حلم و حیا جود و عطا لطف
خوش روئی و خوش خوئی و خوش خلقی و الطاف
شق قمر و رجعت خورشید تماشا
لولاک لما لی مع ماکان محمد
وارونی بجنت مبل دلات عجب خیر

ہر وصف و ثنا مین ہو تم اے شاہ اُمم خاص
تسلیم و رضا صبر اہم فیض اتم خاص
بے مثلی انوار رخ و سایہ عدم خاص
نطق حجر و معجزۂ نقش قدم خاص
نور ازلی سجدۂ تعظیم قلم خاص
جاہ و شرف زمزم و توقیر حرم خاص

نازان ہو ضیا اپنے اس اعجاز رقم سے

کیا نعت کے مضمون کئے تو نے رقم خاص

رنگ لایا تیرا جہان مین فیض
نہین کس جا ہے جلوہ افشانی
صورت جلوہ ہائے نورانی
اپنے ایمان سے ہے مجھے اسلام

ہے زمین اور آسمان مین فیض
ہے مکان اور لامکان مین فیض
ہے تیرا روح اور روان مین فیض
ہے میرے دلمین اور جان مین فیض

کیون ضیا ہو نہ ایک جہان سرور
ہے مری خوبی بیان مین فیض

مغفرت کو اگر خدا ہے شرط
ایک دن پائین گے ہم اپنی مراد
خاک طیبہ ہمین بلا جلدی
کیون نہ مائل ہو خاطر سرکار
مانگ لے مانگنا جو ہے تجھکو
دل بنے جلوہ گاہ مہر مراد

تو شفاعت کو مصطفےٰ ہے شرط
جلوۂ فضل کبریا ہے شرط
وعدۂ مہر کی وفا ہے شرط
ہان بصد شوق التجا ہے شرط
دل حسرت زدہ دعا ہے شرط
تابش جلوۂ صفا ہے شرط

اے ضیا کیون نہو خدا خوشنود
الفت شاہ لافتا ہے شرط

درد ہجران بن گیا ہے دشمن جان الحفیظ
کوئی پہونچا دے کسی صورت مدینہ مین مجھے
لب پہ نالہ دلمین شورش جان مین حسرت الامان
اب کہان ہوش و قرار اور اب کہان تسکین و صبر

سخت جان ناتوان ہے زار و حیران الحفیظ
ہے تزلزل مین مری تسکین کا ایوان الحفیظ
دم کے دم مین ہو گئے حیرت کے سامان الحفیظ
ہے کسی کا ناز شوخی جلوہ افشان الحفیظ

دیکھئے ہنگامے کیا کیا ہون نہ برپا مثل حشر   رنگ لائیگو ہے اپنا درد پنہان الحفیظ

دیکھئے دکھلائے کیا کیا جلوۂ ناز و ادا   ہے کسی کا شوق میرے دلمین مہمان الحفیظ

یارسول اللہ دکھلا دو جمال جان فزا
ہو ضیا کو کب تلک آزار حرمان الحفیظ

کیون نہووے فرض و ایمان مصطفا کا اتباع   اتباع مصطفائی ہے خدا کا اتباع

آپ کے لطف و کرم سے ہے ہمین واثق امید   تادم آخر رہے طرز ہدا کا اتباع

ورد لب نام شہ کونین ہے لیل و نہار   بالیقین اے دل ہے یہ صدق و صفا کا اتباع

آپ کے الطاف سے انعام سے اکرام سے   ہر طرح واجب ہوا ہم پر وفا کا اتباع

تاب کیا ہے کوئی دم مارے کسی کی کیا مجال   بندگان حق پہ ہے واجب رضا کا اتباع

منکشف سب اُس پہ ہون اسرار پنہان و عیان   اپنا جو شیوہ کرے صبح و مسا کا اتباع

ہے ضیا واجب اطاعت سرور کونین کی
ہر طرح لازم ہے حکم کبریا کا اتباع

ہے خار زار بن ترے اپنی نظر مین باغ   اور غمکدہ اداؤ فضاؤ اثر مین باغ

جب سے ہے شوق و ذوق مدینہ ہزار شکر   عشرت کا کھل گیا مرے عزم سفر مین باغ

گلزار طیبہ کے ہے تصور کا یہ اثر   ہے پیش چشم منظر و دیوار و در مین باغ

داغ فراق کی یہ ادا ہے بہار جوش   سینہ مین دلمین پہلو مین اور ہے جگر مین باغ

امید دید روضۂ رشک ارم ہے سحر   رنگین خیالیون سے ہے سودائے سر مین باغ

پڑ جائے سایہ گر گل عارض کا آپ کے   لائے بہار جلوۂ شمس و قمر مین باغ

میرے لئے ہے شعلۂ جانسوز شام غم   گو ہے شریک نفحۂ فیض سحر مین باغ

گلزار داغ دل کی بھی ہے ایک عجیب بہار
مشہور گو ہے جلوۂ گلہائے تر مین باغ

بیشک ضیا یہ نعت پیمبر کا فیض ہے
ورنہ شگفتہ کیا ہو دلِ نکتہ ور مین باغ

شوق مدینہ مین ہے دل بقعہ ار داغ
دکھلا رہے ہین سینہ مین اپنے بہار داغ

ہے جان و دل مین صحن ارم کی فضا کا رنگ
لائے ہین رنگ تازہ کا نقش و نگار داغ

شہرت قمر کی ایک کلف سے جہان مین ہے
ہین میرے تن کے ہر بن مو مین ہزار داغ

اے باغبان گلشن رحمت ذرا بتا
لائین گے کب بہار میرے بے شمار داغ

یارب طفیل خاک مدینہ ہو نور پاش
نمناک چشم اور ہون درخشا ہو ار داغ

اے خاک طیبہ سرمۂ چشم امید بن
کب تک ہو حسرتون سے دل داغدار داغ

مضمون ہین ضیا کے گہرہائے آبدار
کیا ہے عدو کا دل ہو اگر ہر نہ کا داغ

دعوے مرا سچا ہے یہ اے اہل جہان صاف
ہے نعت کے قابل نہ زبان اور نہ دہان صاف

جب تک نہ تیرے نور کی تھی جلوہ فروزی
اظہار سے تھا حسن نہان اور عیان صاف

تو گلشن کن کا تھا نہ جب تک چمن آرا
نیرنگی قدرت کا تھا ہر طرح سمان صاف

جب تک نہ ہوئی نقش نگین تیری نبوت
تھا لوح کی تحریر کا بھی نام و نشان صاف

تجھ سا نہ ہوا کوئی نہ تجھ سا کوئی ہو گا
ہے کاین و من کان کی بھی شرح و بیان صاف

تیرے ہی سبب نام ازل اور ابد ہے
طغرا تری توقیع کا ہے شاہ شہان صاف

کیون دہوم ضیا کے نہ ہو انوار سخن کی
ہے صل علے اسکی زبان اور بیان صاف

کیا کرے عاجز و ناکارہ و نادان تعریف
سخت دشوار ہے بیشک شہِ شاہان تعریف

آپ کے جلوۂ رخ سے ہے قمر نورانی
آپ کے حسن سے ہے مہر کی رخشان تعریف

حق تیرا مدح سرا اور تیری مدحت قرآن
اللہ اللہ عجب رکھتی ہے سامان تعریف

اے شہِ ہر دو سرا بادشہِ روز جزا
کیا کرے کیسے کرے نور کی انسان تعریف

حور و غلمان نہ ہون کیون والۂ شوقِ دیدار
خلد مین کرتا ہے تن و جان سے رضوان تعریف

وہ تری شان ہے اور وہ تری عظمت شاہا
تیرے ہی در سے ہے جبریل کی دربان تعریف

نام یٰس ہے ترا اور تیرا طٰہٰ القاب
بلکہ ہے اے شہِ دین سارا ہی قرآن تعریف

تیرے رخسار کا گل ہے دل و جان سے مداح
تیرے گیسو کی کرین سنبل و ریحان تعریف

ہے ضیا کی تیری مدحت سے تسلی ہر دم
ذوق اور شوق مین کرتے ہین دل و جان تعریف

زمین سے ربط مجھے اور نہ آسمان کا عشق
ہوا ہے جب سے شہنشاہ کن فکان کا عشق

ارم کا شوق نہ فردوس کی ہمین خواہش
مگر حضور کے ہر دم ہے آستان کا عشق

دلِ طپیدہ کو اُس نے اسیر درد کیا
بنا ہے دشمن تسکین میری جان کا عشق

نہ دل سے اُنس مجھے اور نہ جان سے رغبت
ہے جب سے مونس دل اپنے جان جان کا عشق

ہے خار خار مدینہ کا رات دن دل مین
بہار سے مجھے مطلب نہ گلستان کا عشق

تیرے ہی ذکر سے ہر دم ہے عشرت خاطر
ہر ایک لحظہ ہے تیرے ہی داستان کا عشق

جسے ہے خاک مدینہ سے الفتِ قلبی
اُسے نہ خلد سے مطلب نہ ہے جنان کا عشق

جگر تو خون ہوا اور جان ہوئی اسیر بلا
خدا ہی جانے کرے کیا دلِ طپان کا عشق

ضیا دکھاتا ہے انداز اور ہی کچھ اب

حبیب حضرت خلاق دو جہان کا عشق

اے محرم حریم جلال جناب حق
لیل و نہار محو حق و بار یاب حق

اے نکتہ فہم نکتہ اسرار کنت کنز
اسرار دان قدرت حکمت نصاب حق

اے لمعہ تجلی انوار لا الٰہ
لاریب فیہ فہم کمال کتاب حق

اے عارف معارف و سر صفات ذات
دانائے راز و رمز عذاب و ثواب حق

کب تک اسیر درد تمنا رہے ضیا
کب تک ہو کیف یاب عطایائے باب حق

سب تیرے جلوے ہین اے نور خدائے مطلق
ماہ و مہر و فلک و عرش و ثریا و شفق

تیرے انوار منور سے ازل کی تنویر
تیرے جلوے سے مجلی ہے ابد کی رونق

تری تعظیم کو خم گردن عرش و کرسی
تیری تکریم ملایک پہ ہے واجب الحق

ترا شیوہ ہے وفا اور ترا شیمہ ہے حیا
قول صادق ہے ترا فعل ہے تیرا اصدق

شش جہت مین ترے انوار سے نور رحمت
ترے جلوہ سے تجلی کدہ ہر ہفت طبق

تری تلقین ہے سبحانک لا علم لنا
تری تعلیم ہے ہر ایک کو وحدت کا سبق

آگہی کسکو کماہی ہے تیری عظمت سے
ہے صحیفہ تری توقیر کا مضمون ادق

تری تصدیق پہ آمادہ شجر اور حجر
چرخ پر تیرے اشارہ سے مہ روشن شق

ہے ترا خلق و کرم جود و عطائے خالق
جوش رحمت ہے ترا فضل خدائے برحق

ناخدائی سے تیرے لطف کے ہے سب کی نجات
تیری رحمت سے ہے وابستہ جہان کی زورق

شورش شوق سے دن رات ہے بیتاب ضیا
ہے دل مضطر و بیتاب مین شان زیبق

ایک برق بلا جوش ہے سوز شرر عشق
مین روز ازل ہی سے ہون تفتہ جگر عشق

ہون سوز محبت سے سراپا شجر عشق
داغ دل پُر داغ بلا ہے ثمر عشق

کس طرح چھپاؤن دل بیمار کی حالت
ہے زردی رخسار سے ظاہر اثر عشق

دن رات قیامت ہے نشانہ ہے بلا کا
یارب نہ لگے دل کو کسی کے نظر عشق

کھویا مجھے کونین کے غم سے دل مضطر
معلوم نہ تھا روز ازل مین ضرر عشق

جز آہ شب غم نہین ہمراز دل زار
پہونچائے کوئی طیبہ مین کیونکر خبر عشق

یہ دل ہی ضیا دشمن آرام وطلب ہے
ہمدم ہے یہی اور ہے یہی نامہ بر عشق

اے تاجدار کشور قرب جناب حق
اسرار فہم ذات حق و باریاب حق

مسند نشین بزم کمالات معرفت
ساقی جام چشمہ رحمت مآب حق

دانائے سر مخفی و اسرار ذات پاک
آگاہ لطف رحمت و کیف خطاب حق

استاد نکتہ دان کمالات معرفت
آگاہ لفظ و معنی و رمز کتاب حق

وصاف ذات و زمزمہ سنج صفات ذات
سرشار کیف جام حق و کامیاب حق

معمار قصر دین خداوند ذوالکرم
تزئین طاق و منظر و انوار باب حق

حلال رمز لطف و عتاب خدائے پاک
کشاف ستر ذات و عذاب و ثواب حق

توقیع نامہ شرف و فضل و امتنان
طغرا نویس مرحمت بیحساب حق

دستور بارگاہ کرم جوشش لم یزل
آگاہ رمز خاص سوال و جواب حق

دل خون کیا ہے فکر معاش و معاد نے
گو وا ہے باب رحمت رحمت انتساب حق

ہون نذر کشی نفس سے ناچار روز و شب
زنگ الم ہے آئینہ آسا حجاب حق

اے کاش لطف جوش ہو مشاطۂ کرم
ہو جلوہ ریز شاہد رنگین نقاب حق

آئینۂ امید ہو پُر نور و پُر **ضیا**
اور جوہر مراد بنے آب و تاب حق

دیکھئے ہوتے ہین الطاف کے سامان کب تک
خلوتِ دل مین مرے ہوئیے مہمان کب تک

اسی امید مین دل گم شدہ حسرت ہے
جلوۂ عارضِ انور ہو نمایان کب تک

دام گیسو کے تصور مین دلِ رہین و بال
صورتِ زلف رہے زار و پریشان کب تک

جلوہ دکھلائیے اے جوہر آئینۂ قدس
دلِ حیرت زدۂ ناز ہو حیران کب تک

دلِ پُر داغ مین کب تک رہے دوزخ تابی
قطرۂ اشک رہین گے شرر افشان کب تک

ہائے کب مطلعِ انوار تمنا ہو گا
داغ حسرت کا بنے نیر رخشان کب تک

غنچۂ حسرت و اندوہ شگفتہ کب ہو
دل پُر داغ بنے رشک گلستان کب تک

دیکھئے نکلے گی کب تک میری حسرت دل کی
اور پورے میرے سب ہوئینگے ارمان کب تک

اب تو بتدریج بڑھا دیجئے وقار کو مین
خلعت لطف سے تن ہو میرا عریان کب تک

آستان پر مجھے بلواؤ گے بالطف و کرم
کشور ہند سے جلدی شہ شاہان کب تک

ہے **ضیا** آپ کا انداز سخن مین ممتاز
ایسے اشعار لکھین اور سخندان کب تک

دردِ فراق کے سہون صدمے کہان تلک
پہونچی ہین کاوشین جگر خستہ جان تلک

اللہ رے ناتوانی دل کیا ستم ہوا
آتی ہے ہائے شکوون سے فغان بھی زبان تلک

خون کس طرح نہون مرے ارمان ہر ایکدم
پہونچا ہے زخم کارد اندوہ جان تلک

اے طالعِ زبون کوئی ایسا بھی وقت ہو
فریاد ہو رسا جو شہ کن فکان تلک

مدت ہوئی کہ دل مرے سینہ سے گم ہوا
ملتا نہین سُراغ کا اُسکے نشان تلک

یثرب کی آرزو مین دل و جان ہین غرق خون
پھونچائے کاش کوئی شتابی وہان تلک

اے جذب شوق تیرے مین صدقے ہزار بار
پھونچا دے ایکبار مجھے آستان تلک

آنکھون سے ایکبار تو روضہ کو دیکھ لون
شیدا ہے جسکے شوق مین دل اور جان تلک

افسوس ہے ضیا غم فرقت مین جان زار
آتی ہے نالہ بن کے جگر سے زبان تلک

خلوت دل مین مرے دیکھئے آئین کب تک
جلوہ شان تجلی کو دکھائین کب تک

بیخود جلوہ انوار بنائین کب تک
نور وشن دیکھئے دیدار دکھائین کب تک

اے خدا عطر گریبان تمنا ہون گی
وادیٔ طیب طیبہ کی ہوائین کب تک

راتدن ہین اسی امید مین ارمان بیتاب
یان تک انوار کرم آئین تو آئین کب تک

گُل کھلائین گی مرے داغ دل سوزان مین
روضہ بخیرت مینو کی فضائین کب تک

ایک چشمک مین ہو دل بیخود و جان محو مراد
ایسی الطاف کی ہونگی آدائین کب تک

دیکھین کب مشک فشان ہووے مشام امید
عشرت آرا ہون مدینہ کی ہوائین کب تک

اے خدا ہووے اثر ریز فغان حسرت
سر پہ نالون سے جہان اپنی اُٹھائین کب تک

اسی امید مین دن رات ضیا ہے بیتاب
آستانہ پہ مجھے شاہ بُلائین کب تک

آج ہے عالم انوار طرب صحن فلک
آج سرشار مے عیش و مسرت مین ملک

آج ہر ذرہ مین ہے نیر اعظم کا فروغ
اور ہر ایک قطرہ مین ہے مہر فروزان کی چمک

آج ہر خار مین ہے تازہ رنگ گُل کی ادا
گُل خورشید کی ہے آج ہر ایک گل مین جھلک

شش جہت مین ہے تماشائے تجلی گہ طور
طاق و منظر سے برستی ہے ادائے نزہت
ہے مشامِ دل امید و تمنا مشکین
کیف سیلا در سول عربی سے عالم
خلوت دل مین تجلی کے ہین آثار عیان

مظہر جلوۂ انوار سماک اور سمک
ہے ٹپکتی در و دیوار سے کندن کی ڈہک
لخلخہ ساہے کسی کاکل و گیسو کی مہک
عالم رحمت و تقدیس سے بے شبہت و شک
ہے تقاضا طرب و عیش کا دیتا دستک

فرقتِ طیبہ مین ذرات ضیا ہین بیتاب
ایک لمحہ کو پلک سے نہین لگتی ہے پلک

اے شہ بحر و بر سلام علیک
حامی دین فروغ چشم یقین
حامی حشر ساقی کوثر
ماحی کفر و حامی ایمان
سالک مسلک و طریق رضا
چارۂ درد و شافی آزار
اوستاد کتاب وحدت حق
مشعل خلوت دلِ عارف

افتخار بشر سلام علیک
چارہ ساز ضرر سلام علیک
مالک گرم و تر سلام علیک
دافع درد و شر سلام علیک
غمگسار سفر سلام علیک
دفع ساز خطر سلام علیک
کیف بخش اثر سلام علیک
نور قلب و جگر سلام علیک

نور بخش و ضیائے خلوت دل
شاہ والا گہر سلام علیک

ہے دل سیماب وش بیتاب و مضطر یا رسول
اب مدینہ مین بلا لو ہند سے بہر خدا

قطرۂ خونِ جگر ہے رشک اخگر یا رسول
میری مشت خاک ہے بے حد مکدر یا رسول

دم کے دم میں منزلِ مقصود کا پاؤں سراغ / وحشتِ ارمان مری بنجائے رہبر یارسول
گر یہی جوشِ تپش ہے اور یہی دردِ فراق / تو مری وحشت کے کھلجائینگے جوہر یارسول
مشرقِ انوارِ وحدت ہوا بھی داغِ جگر / خواب مین گر دیکھ لون روئے منور یارسول
جب سے گیسوئے معنبر کا تصور ہے مجھے / ہے گریبان میرے ارمان کا معطر یارسول
مرتفع ہے کس قدر ایوانِ عظمت آپ کا / جسکے زینہ کا ہے پایہ چرخِ اخضر یارسول
آپ کا نامِ مبارک آپ کا جسمِ لطیف / طیب و طاہر مطہر پاک و اطہر یارسول
اللہ اللہ رازدارِ رازِ حق جبریل بھی / قرب سے ہے آپکے حیران و ششدر یارسول
ایک چشمک سے کرم کی ہو سبکباری کا کیف / بارِ عصیان کا گران ہے میرے سر پر یارسول

ہو ضیا کی نعت خوانی پر کرم کی ایک نگاہ
ناتوان کا ہے یہی تحفہ محقر یارسول

ہے بلا خیز بیقراریٔ دل / اور شرر ریز اشکباریٔ دل
شورشِ نالہ ہے قیامت جوش / حشر سامان ہے آہ و زاریٔ دل
چین لینے مجھے نہین دیتا / کیا غضب ہے ستم شعاریٔ دل
شوقِ یثرب مین جان تمام ہوئی / کیون نہ شہرہ ہو اپنی خواریٔ دل
اے شہ دو جہان خدا کے لئے / دیکھ لو اب تو خاکساریٔ دل
روضۂ پاک پر بلا لیجے / کہ قیامت ہے شعلہ باریٔ دل
بنگیا عاشقِ رسولِ خدا / اللہ اللہ طرفہ کاریٔ دل
کوئی للہ ایک دم کے لئے / اب کرے جلد غمگساریٔ دل

اب ضیا کو ہو خاک بوس نصیب

دور ہو درد بے قراری دل

جلوۂ حضرتِ مولیٰ ہے تری شان جلیل
رخِ پُر نور پہ ہے غمازۂ اللہ جمیل

کون ہے کاین و مکان مین ترا شبہ و نظیر
از ازل تا بہ ابد ہے ترا معدوم عدیل

موسیٰ و عیسیٰ و یحییٰ زکریا شیدا
اور مفتون ترا رضوان ترا عاشق جبریل

مظہر ذات خداوند تری ذات کریم
صفتِ پاک تری رحمتِ مولیٰ کی دلیل

شاہد عزت و عظمت ترا قرآن کریم
دال اعزاز پہ توریت و زبور و انجیل

ذات کی جیسے صفت پر ہے بہین توقیر
انبیا پر ترا ظاہر ہے وقار و تفضیل

کون ہے تیرے سوا اپنا کفیلِ کونین
اور ترے لطف کے بن کیا ہے تسلی کی سبیل

کاش ہو خلوتِ دل طور تجلیِ کرم
ہو عیان جلوۂ انوار گلستان خلیل

جذب خورشید کرم اب تو دکھا دے اعجاز
ہے ضیا ہند مین ایک ذرہ ناچیز و ذلیل

مدح یٰس تری طٰہٰ ہے ترا ذکر جمیل
وصف لولاک ہے ما کان تری شان جلیل

ہین ازل سے ترے انوار فروغ کونین
اور ابد تک ترا اکرام ہے دولت کی دلیل

انبیا روز ازل سے تری الفت کے شہید
اولیا تا با بد تیری محبت کے قتیل

ترا انعام تماشائے بہار فردوس
ترا احکام نگار دمِ شمشیر اصیل

مژدہ گو تیرا مسیحا ترا مداح کلیم
ترا میکال مطیع اور ترا خادم جبریل

ہے صحیفہ تری تعظیم کا لوح محفوظ
ترا اجمال طریقت ہے شریعت تفصیل

تیرے اسرار حقیقت مین خموشی ایمان
تیرے عرفان کی تصریح مین ہے عقل علیل

تری مدحت مین بشر کیا ہین ملک بھی حیران
ہے ستایش مین تری اپنی عبث قال و قیل

ذرہ ذرہ ترے انوار سے مہر درخشان
قطرہ قطرہ ترے الطاف سے ہے لجۂ نیل

دشت و صحرا ترے افضال سے گلزار ارم
کوہ و بیدا تری رحمت سے گلستان خلیل

آستان بوس ترے بادشہ عرش سریر
سجدہ فرسا ترے دروازہ کے خورشید اکلیل

ہے ملایک پہ تری عزت و عظمت واجب
انبیا پر ہے تری فرض وقار و تفضیل

ہے تری شان مین قرآن کتاب مکنون
اور منسوخ ہین توریت و زبور و انجیل

عظمت و شوکت و جبروت ترا جاہ و جلال
عزت و وقعت لاہوت تری قدر جلیل

محکم احکام و مناہی و اوامر واثق
نہ تغیر نہ تیرے دین مین کوئی تبدیل

ذات کی کنہ سے تو واقف و آگاہ کمال
علم عرفان و حقیقت مین ہے تیری تکمیل

مہربان تجھ پہ خدا تو ہے خدا پر شیدا
راست ہے راست کہ الحسن الی الحسن تمیل

بن ترے لطف کے فردوس عذاب دوزخ
ساز عشرت تری رحمت سے دم اسرافیل

تو معاون ہو تو ہو موت مین تفریح وصال
تو ہو حامی تو دلارام ہے عزرائیل

اے شہ کون و مکان ہو نظر لطف و کرم
کب تک آوارہ پھرون ہند مین اور خوار و ذلیل

دل چل اب طیبہ کو چلتا ہے ضیا بھی ہمراہ
آرزو جوش پہ اور عمر کی مدت ہے قلیل

کس کا منہ کون کرے تیری ثنا و تبجیل
لوح محفوظ کی زینت ہے ترا ذکر جمیل

اے وفا خطبہ حیا منبر رحمت تاویل
اے سخا سکہ عطا جامہ شفاعت اکلیل

اے کرم کوش وفا جوش فروغ دل و ہوش
اے عطا پاش خطا پوش ہدایت تجمیل

مسند عزت و وقعت ترا صدر لاہوت
عز من کان محمد ہے تری شان جلیل

تیرے فرمان نبوت کا ہے طغرا لولاک
لی مع ہے تری توقیع ولایت کی دلیل

آستانہ ترا مسجودِ جبینِ میکال
خاکِ اقدام تری غازۂ روئے جبریل

سیر اسرےٰ تری منزل تری قابَ قوسین
اور لقد جا تیری شان وقار و تفضیل

ہے ردا تیری مزمل تو عمامہ حٰم
طٰہٰ جامہ ترا دستار ہے تیری تنزیل

فاتحہ ہے تری سرلوح کتاب اعزاز
اور اخلاص تری دین ہدیٰ کی تاویل

ہے لوا انا فتحنا تو اذا جا پرچم
لاالٰہ فتح وظفر کی تیری شمشیر اصیل

ہے ہدایت تری سبحانک لاعلم لنا
حسبی اللہ توکل تیرا اور نعم وکیل

مہرباں تجھ پہ خدا تو ہے خدا سے واصل
ورد تسبیح ترا ذکر ہے تیرا تہلیل

ترے انوار ہیں انوار ظہور قدرت
ترے آثار کرم رحمتِ ستار جلیل

ترا انعام و کرم رحمتِ قاسم ازل
اور ترا جامِ عطا چشمۂ کوثر کی سبیل

تو شہنشاہ ہے اور حیدر کرار وزیر
صدر اعظم ترے دربار کا شبیر قتیل

آستان بوس ترا چرخ معظم و نزات
ماہ اور مہر کو انوار کی تجھ سے تحصیل

تری رحمت سے ہے کونین میں کیف فردوس
ترے انعام سے عالم ہے گلستان خلیل

خلوت قرب تری خلوت قاب قوسین
جلوت فیض تری جذر و مد لجۂ نیل

ہو ضیا پر نظر لطف و ترحم شاہا
ہووے حاصل کسی صورت سے اُسے کیف تقبیل

مرحبا اے جلوۂ حسن و جمال ذوالجلال
مرحبا اے لمعۂ برق جلال ذوالجلال

مرحبا اے گوہر دریائے انعام ازل
مرحبا اے موجۂ بحر نوال ذوالجلال

مرحبا اے نور طور کبریائے ذوالمنن
مرحبا اے اشعۂ شان کمال ذوالجلال

مرحبا اے خوان انعام جناب کبریا
مرحبا اے لذت شیرین وصال ذوالجلال

مرحبا ساقی تسنیم و معین و سلسبیل
مرحبا اے قاسم مال و منال ذوالجلال

مرحبا اے دار دئے تشنہ لبان سوز عشق
مرحبا اے ساغر آب زلال ذوالجلال

مرحبا اے واقف اسرار کنہ کبریا
مرحبا حلال رمز قتیل و قال ذوالجلال

مرحبا اے محو اللہ الصمد صبح و مسا
مرحبا مستغرق فکر و خیال ذوالجلال

مرحبا اے چارہ فرمائے دل زار ضیا
مرحبا محبوب بے مثل و مثال ذوالجلال

مجھ سا ہے کون رہین ملال و شکستہ دل
آشفتہ حال و بند خیال و شکستہ دل

ارمان شہید غمزہ سفاکی فراق
جان حزین اسیر وبال و شکستہ دل

درد طواف روضہ اقدس مین خون امید
حسرت طپان و گم شدہ حال و شکستہ دل

فکر معاش کچھ ہے نہ کچھ حسرت معاد
خون گشتہ آرزوئے مآل و شکستہ دل

پاس ادب سے بند ہے فریاد اے ضیا
خاموش ہے زبان سوال و شکستہ دل

ہے عجب شان کرم شان ربیع الاول
لطف کونین ہے احسان ربیع الاول

فرش اور عرش ہین سب محو اداکے انداز
ہے عجب ناز عجب آن ربیع الاول

رفعت عرش برین اسکی ادا پر شیدا
شان معراج ہے ایوان ربیع الاول

گل انعام خداوند دو عالم سے ہے پُر
وسعت شوکت دامن ربیع الاول

از ازل تا بہ ابد جلوہ کشان رحمت
بہ ہمہ لطف ہے مہمان ربیع الاول

وسمہ ابروئے انوار تجلی کمال
ہے ازل سے مہ تابان ربیع الاول

نور لولاک کے جلوہ کی بنی ہے مظہر
بارک اللہ ہے عجب شان ربیع الاول

بنگیا طبلۂ عطار مشام عالم — ہے عجب نفحۂ بستان ربیع الاول

ہے ضیا شافع کونین کا جب اسمین ظہور
کیون نہ کونین ہو قربان ربیع الاول

کیا عروج واوج پایا یا رسول — عرش سے بالا ہے پایہ یا رسول
حضرت آدم بنے مقبول ذات — کیا وسیلہ ہات آیا یا رسول
نوح نے طوفان سے پائی نجات — ابر رحمت سر پہ چھایا یا رسول
نار ابراہیم کو گلشن کیا — رنگ کیا تازہ دکھایا یا رسول

کیون نہ ہو خورم دل و شادان ضیا
کام رحمت نے بنایا یا رسول

جان و دل قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم — شان خدائی شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپکے جلوے جلوۂ حق اور آپکے لطف افضال خدا — کون و مکان ہین مکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
راز خاص ذات حق ہین راز جناب شافع دین — رمز کن ہے بیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سنکے فسانے روز ازل کے دلمین یہ کامل آیا یقین — نغمۂ کن ہے لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جو کہا حق ہے جو کہا صادق جو کہا حکم خاص خدا — رحمتِ حق ہے زبانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
راز خفی ہین وجود و عدم کے سرّ ہین کمال لوح و قلم کے — رمز نہان و عیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے ضیا انکار ہے کسکو حق ہے یہ حق کی بات ہے یہ
سارا جہان ہے جہانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہ کون و مکان تمپہ درود اور سلام — شافع ہر دو جہان تم پہ درود اور سلام
شوق مین بیتاب ہون بے خور و بیخواب ہون — جلوہ نما ہو کہان تم پہ درود اور سلام

دل سے ہوں ہر صبح و شام آپ کے در کا غلام / سرورِ عرش آشیان تم پہ درود اور سلام

معجزہ دکھلایئے دل میں میرے آیئے / کیجئے رحمت عیان تم پہ درود اور سلام

آپ کے انعام سے آپ کے اکرام سے / کھل گئے سرِ نہان تم پہ درود اور سلام

کیوں ہو مشکین دماغ سینہ کا ہر ایک داغ / ہے گلِ باغِ جنان تم پہ درود اور سلام

دل کو ہے حاصل سرور جانمیں ہے کیف حضور / اے مری روحِ روان تم پہ درود اور سلام

اے مرے آرام دل زیب دہ آب و گل / مایۂ تسکین جان تم پہ درود اور سلام

ہے مری سرو سہی جیب تمنا تہی / دل ہے کہ تنگ طپان تم پہ درود اور سلام

اے مرے نور نظر خون ہوئے جان و جگر / آنکھ ہے طوفان نشان تم پہ درود اور سلام

اے مرے خیر البشر لو مری جلدی خبر / درد ہے دلمیں نہان تم پہ درود اور سلام

غم سے جگر چاک ہے صبر میرا خاک ہے / دلکو نہیں ہے امان تم پہ درود اور سلام

آیئے بس آیئے جلوہ ہی دکھلایئے / ورنہ میں جاؤں کہان تم پہ درود اور سلام

قبلۂ بہبود ہے کعبۂ مقصود ہے / سنگِ درِ آستان تم پہ درود اور سلام

کاش میں اب دیکھ لوں دیکھ کے قربان ہوں / روضۂ مینو نشان تم پہ درود اور سلام

وقت ہو رحمت اثر جلوہ ہو نورِ نظر / کیف کا ہو دے سمان تم پہ درود اور سلام

تم پہ فدا ہے **ضیا** کہتا ہے صبح و مسا / سرورِ رحمت نشان تم پہ درود اور سلام

اے تکیہ گاہِ اولیا بہرِ خدا چشمِ کرم / پشت و پناہِ انبیا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے بہرورِ ہر دوسرا بہرِ خدا چشمِ کرم / اے تاجدارِ اصفیا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے منبعِ حلم و حیا بہرِ خدا چشمِ کرم / اے مظہرِ صدق و صفا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے غنچۂ باغِ وفا بہرِ خدا چشمِ کرم
اے زیبِ فردوسِ رضا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے مقتدائے اتقیا بہرِ خدا چشمِ کرم
اے پیشوائے اولیا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے گوہرِ درجِ کرم اے اخترِ برجِ حشم
گردونِ علم گردوں لوا بہرِ خدا چشمِ کرم

ہوں غرقۂ بحرِ الم وحشت فزوں تسکین ہے کم
اور دردِ دل ہے لا دوا بہرِ خدا چشمِ کرم

اپنا کوئی ہمدم نہیں اور راز کا محرم نہیں
اور فکر ہے صبح و مسا بہرِ خدا چشمِ کرم

دردِ جدائی ہے ستم جان صرفۂ اندوہ و غم
سر پر ہے وحشت کی بلا بہرِ خدا چشمِ کرم

عشقِ مدینہ دل میں ہے ایک شورِ آب و گِل میں ہے
ہوں مضطرب بے انتہا بہرِ خدا چشمِ کرم

دن رات یثرب کا ہے غم ہر دم ہے طیبہ کا الم
کب تک ہو پورا مدعا بہرِ خدا چشمِ کرم

دل میں تپش جاں میں قلق رُخ پر ہے وحشت سے رنگ فق
اور دردِ دوری جاں گزا بہرِ خدا چشمِ کرم

ناچار ہوں ناچار ہوں واماندہ ہوں اور خوار ہوں
جو کچھ کہ ہونا تھا ہوا بہرِ خدا چشمِ کرم

سینہ میں لاکھوں داغ ہیں وحشت کے رنگیں باغ ہیں
چلتی ہے حیرت کی ہوا بہرِ خدا چشمِ کرم

شاہنشہ والا حشم ہو وے **ضیا** پر اب کرم
جلدی پذیرا ہو دعا بہرِ خدا چشمِ کرم

غمِ رُو میں دل مرا خون ہوا تیری شوخیٔ طرزِ حیا کی قسم
ہی درد میں مٹ گئی حسرتِ دل تیری نقشِ قدم کی ادا کی قسم

یہ خیال بجائیگا دل سے کبھی مجھے لذتِ مہر و وفا کی قسم
یہی عشرتِ دل یہی راحتِ جان یہی تجلیٔ ذاتِ خدا کی قسم

تیری رُخ کا ہی جب سے خیال مجھے ہوا دید کا جب سے ملال مجھے
مرا سینہ ہے مخزنِ نور و صفا رُخِ جلوۂ حُسن و صفا کی قسم

تری گیسوئے زلف سا کالا ہی غم مری عشرتِ زیست کو تہو ستم
غمِ ہجر ہوا مری جان کو بلا تری عشوۂ ناز و ادا کی قسم

مجھے صبر کی اب نہیں تاب رہی میرا چین رہا ہی نہ خواب رہی
مرا نالۂ درد ہی عرش رسا غمِ سوزش آہ و بکا کی قسم

مری دردِ جگر کی ابھی ہو دوا ابھی ہو کے مرض سے نصیب شفا
جو مدینہ کا جلوہ ہو پیشِ نظر ہی مدینہ کی آب و ہوا کی قسم

مجھے خواہشِ خلد نہ شوقِ ارم کہ ہے عشرتِ جاں ترا فیضِ اتم
ترے لطف نے مجکو بنایا غنی ترے شیوۂ جود و عطا کی قسم

مجھے تشنہ لبی کا الم ہی نہیں مجھے حشر کا اب کوئی غم ہی نہیں
ترے بحرِ کرم نے کیا وہ کرم ہم چشمۂ آبِ بقا کی قسم

ترے لطف سے مل گیا نورِ یقیں ہے دلمیں ہے جلوۂ عرشِ بریں
شک و شبہ کا ذرہ نشاں نہ رہا ہے تجلیِ صدق و صفا کی قسم

درِ پاک پہ کاش میں سر کو رکھوں لبِ شوق سے زمزمہ ریز ہوں
مجھے جلوہ دکھا شہِ ہر دو سرا گلِ عارضِ جلوہ نما کی قسم

یہ ضیا ترا کشتۂ ناز و ادا لبِ دلسے شوق ہی نغمہ سرا
نہیں شوق رہا کوئی نعت سوا مجھے عشقِ حبیبِ خدا کی قسم

نہیں ہے چین مجھے اب دلِ طپاں کی قسم
ہوا ہے حشر بپا شورشِ فغاں کی قسم

نہ لائی کیفِ مراد اپنی گردشِ تقدیر
خمارِ غم ہی رہا دورِ آسماں کی قسم

تمام عمر چھپایا نہ چھپ سکا لیکن
غمِ فراق ترا کاوشِ نہاں کی قسم

ہوا ہے حشر بلا شوق سجدہ ریزی کا
نہیں ہے چین مجھے ترے آستاں کی قسم

ہزار جان سے یثرب پہ جان و دل ہے نثار
دلِ طپاں کی قسم جانِ ناتواں کی قسم

ہر ایک زخمِ جگر میں ہیں کاوشیں لاکھوں
غمِ فراق کی شورِ نمک فشاں کی قسم

جگر میں شور ہے دلمیں تپش ہے لب پہ آہ
شرارہ ریزیِ اشکِ شرر فشاں کی قسم

شہیدِ خنجرِ ناز و ادائے الفت ہوں
غمِ فراق کی ہر زخمِ خوں چکاں کی قسم

کسی طرح سے بلا لیجئے مدینہ میں
تڑپ رہا ہوں دلِ صرفۂ فغاں کی قسم

ترے ہی جلوۂ دیدار کی تمنا میں
ہوا ہے خون میرا دل چشمِ خونفشاں کی قسم

ضیا دکھایا محبت نے خوب ہی اعجاز
نہیں ہے چین دل و جاں میں اپنی جاں کی قسم

دیا ہے دل تجھے جب سے تری نظر کی قسم
نہیں ہے چین مجھے سوزشِ جگر کی قسم

الہی دردِ جدائی بھی کیا قیامت ہے
اٹھا ہے سر مین مرے شورِ دردِ سر کی قسم

خیالِ خاکِ مدینہ ہے کیمیائے مُراد
دلِ طپان کی قسم شعلۂ جگر کی قسم

ہے نارسا میرا نالہ فغان مری ناکام
اثر نہین کوئی فریادِ بے اثر کی قسم

تیری تجلّیٔ دیدار کی تمنّا ہے
ہر ایک لمحہ مجھے جلوۂ سحر کی قسم

پیا ہے جب سے کہ جامِ محبتِ شہِ دین
بنا ہون مستِ ازل جان بخیر کی قسم

دل و جگر مین ترے حُسن کی تجلّی ہے
ضیائے شمس کی اور جلوۂ قمر کی قسم

ہے روح بھی میری طیّار ہوش کی صورت
ہزار بار مجھے خواہشِ سفر کی قسم

دلِ طپیدہ مین باقی نہین کوئی حالت
مگر الم نہین کچھ شوقِ بے خطر کی قسم

عجب مزہ ہے ترے عشق مین شہِ کونین
ہر ایک لمحہ مجھے دردِ تازہ تر کی قسم

ضیا بیان ترا نادر ہے طرزِ خوش اسلوب
کمال علم کی اور خوبیٔ ہنر کی قسم

لبِ شوق ہے زمزمہ سنجِ ثنا تری جلوۂ عیش نشانکی قسم
دلِ ذوق ہے کیف سے نغمہ سرا تری لمعۂ جلوہ فشانکی قسم

غمِ ہجر ہے نشترِ نازِ قضا دلِ زار ہے کشتۂ تیغِ ادا
شبِ درد و فراق ہے قہر و بلا تری کاوشِ دردِ نہانکی قسم

دلِ خستہ ہے صرفِ رنج و الم تفِ آتشِ ہجر ہے قہر و ستم
غمِ شاقِ فراق و بلائے قضا تری شوخیٔ نازِ عیانکی قسم

مرا ولولہ خیز ہے جوشِ جنون مری شورشِ نالہ ہے صورِ فغان
مرا جوشِ فغان کا ہے حشر ادا تری محشرِ سروِ روانکی قسم

مجھے زخمِ جگر کی خلش کی قسم مرا باقی نہین ہے دم مین دم
مرا صبر و قرار فراز رہا تری رحمتِ روحِ روانکی قسم

نہ نسیم کا کوئی خیال مجھے نہ شمیم کا کوئی ملال مجھے
مجھے عشقِ چمن ہے نہ شوقِ صبا تری طرۂ مشک فشانکی قسم

وہ بہارِ طرب کی ہوا ہی نہین وہ مذاقِ نشاط رہا ہی نہین
وہ چمن ہی رہا نہ وہ پہلی فضا تری جلوۂ کیف نشانکی قسم

مری سینہ مین کاوشِ خارِ الم رگِ دل مین ہے کاہشِ حسرت و غم
مری جان مین ہے محشرِ شور و بلا تری عشق کے آہ و فغانکی قسم

مجھے آتشِ سوزِ جگر کی قسم کہ وبالِ فراق ہے قہر و ستم
حرمِ دل میں ہے جو ہجر سے حشر بپا تری غمزۂ برق نشاں کی قسم

مری راحتِ جان حزین ہے عدم کوئی خالی نہیں غم و درد سے دم
مرا تارِ نفس بھی ہے شعلہ ادا تری گرمیٔ سوزِ نہاں کی قسم

کہیں اسپہ کرم کی نظر ہو شہا کہیں اسکا ہو دور یہ رنج و بلا
دلِ زارِ ضیا کا ہے خون ہوا ترے گیسوئے مشک فشاں کی قسم

لطف کیا نعتِ شہِ ابرار میں پاتے ہیں ہم
باریاب اپنے کو اُس دربار میں پاتے ہیں ہم

لطف اور رحمت عطا و جود و فضل و امتنان
کیا نہ کچھ شاہا تری سرکار میں پاتے ہیں ہم

جلوۂ حسنِ صفات و غمزۂ تنزیہ ذات
نامِ حق سب احمدِ مختار میں پاتے ہیں ہم

رات دن کیا بلکہ ہر لحظہ طفیل شوق و ذوق
کیفِ رحمت چشمِ دریا بار میں پاتے ہیں ہم

شوقِ صحرائے مدینہ آفرین صد آفرین
شو جنون کے جوش ایک ایک تار میں پاتے ہیں ہم

کیون نہو صدقے ترے اے بادیہ گردی مدام
شکل تسکین کاوِ کاوِ خار میں پاتے ہیں ہم

تیرے گیسو کے تصور میں ہے مشک افشان مشام
لطف یہ کب نافۂ تاتار میں پاتے ہیں ہم

اہل ایمان میں نہو کیون شہرتِ لطف و کرم
شور تیرے خلق کا کفار میں پاتے ہیں ہم

بیخودی طاری ہے مدہوشی ہے ہمدم اے ضیا
آپ کو اب زمرۂ احرار میں پاتے ہیں ہم

ہے وِردِ روحِ آرزو باشوق و اخلاصِ اتم
صبح و مسا شام و سحر ذکرِ رسولِ محترم

اے مظہرِ فیض و کرم اے جلوۂ نورِ قدم
اے نورِ حسنِ محتشم مصداق اطلاقِ اعم

اے اعتبارِ اولیا اے افتخارِ اصفیا
شان و وقارِ انبیا والاہمم فخرِ امم

اے ابرِ چرخِ اہتدا اے دُرِّ دریائے عطا
اے شافعِ روزِ جزا اے مایۂ لطف و کرم

اے دُرِّ درجِ ارتضا اے رکنِ رکین اصطفا
اے مہرِ برجِ اجتبا اے نورِ حق سر تا قدم

اے طرۂ تاجِ عمل اے نورِ حسنِ لم یزل
اے مایۂ دین و دول مسند نشین محتشم

اے زینتِ کون و مکان عزّ و وقارِ دو جہان
حسنِ بہارِ کُن فکان عُلّام امی العلم

اے تاجِ فرقِ اتقیا حسنِ جبینِ اولیا
شانِ کمالِ انبیا محبوبِ ربِ ذو الکرم

اے داروے ہر رنج و غم حلالِ ہر کارِ اہم
اے ماحیِ ظلم و ستم اے دافعِ درد و الم

اے مشعلِ بزمِ صفا اے شمعِ بزمِ اصفیا
اے سروِ باغِ مصطفا اے زیبِ گلزارِ ارم

اے زینتِ آئینِ حق اے شانِ حسنِ ما سبق
اے رمزِ مضمونِ ادق اے مایۂ ہر بیش و کم

اے قبلہ گاہِ اہلِ دین سر لوحِ قرآنِ یقین
اے عزّ و جاہِ مرسلین اے مصدرِ خیرِ اتم

کبتک رہون رہنِ الم کبتک رہون یون نذرِ غم
ہے ہجر مین ہر ایکدم غیرت دہِ تیغِ دو دم

ہے شوق مین جوشِ جنون ارمانِ دل حسرت تشنۂ خون
نامِ طرب جان کو زبون تسکین مٹی ہی یک قلم

ہر لحظہ دل نذرِ تپش ہر دم ہے جان صرفِ خلش
ہر وقت ہے جوشِ کشش اور ہر گھڑی ہے چشمِ نم

ابتو بلا لیجے مجھے جلوہ دکھا دیجے مجھے
کندن بنا دیجے مجھے ہے کیمیا خاکِ قدم

یثرب کا صحرا دیکھ لون طیبہ کا جلوہ دیکھ لون
ایکاش روضہ دیکھ لون سجدے کرون وان دمبدم

آنکھون مین ہووے میری نم اور دل مین الفت کی رقم
ہو حسرتِ جان کالعدم لون دیکھ انوارِ کرم

ہر دم ضیا اور ہر نفس کیون کر نہو وردِ جان
نعتِ شہِ ابرار مین حاصل ہے کیف محترم

مست اور مدہوش ہین کسکی مئے الفت کے ہم
کیف پاتے ہین جو ہر دم ساغرِ رحمت سے ہم

ہے سراپا بیخودی ارمانِ جان ناتوان
زیست کرتے ہین بسر اب ساتھ کیفیت کے ہم

لے ہی پہونچیگا درِ سرکار تک ایکروز شوق
ہین طرب انگیز پاتے اب اثر وحشت کے ہم

خاکِ یثرب تو نے لذت اور ہی کچھ دی ہمین
تھے عبث مدت سے شیدا گلشنِ جنت کے ہم

دل ہی دل مین لطف پاتے ہین خیالِ پاک کے
لحظہ لحظہ گھونٹ سے پیتے ہین اب شربت کے ہم

اُسکا جلوہ ہے دل و جانمین فدا جسپر جمال
کیون بنین شیدا کسی مہر و قمر طلعت کے ہم

صدقہ غوث علی شکر خدا ہے اے ضیا
دیکھتے ہین اب تماشے جلوۂ قدرت کے ہم

ے دل ہوتو جان سے فدا ای روح انکے قدم
یہ ہین شفیع دو جہان اور منبع جود و کرم

ہین حبیب کبریا یہ ہین جہان کے رہنما
یہ ہین شہ ہر دو سرا یہ ہین رسول محترم

درد دل کی ہین دوا بیمارئے جان کی شفا
یہ ہین ہر ایک ناچار کے حلال دشوار و اہم

ذات حق کے نور ہین اور لطف سے معمور ہین
ہر راز کے گنجور ہین مسند نشین محترم

ن سے ہے نامی برملا بذل و عطا جود و سخا
خلق و ولا حلم و حیا لطف و وفا فیض و کرم

ن کے سبب کچھ بنا چرخ و فلک ارض و سما
ملک و ملک شام و سحر صبح و مسا لوح و قلم

واقفِ اسرار ہین یہ ماہر آثار ہین
یہ مظہر اظہار ہین علام اُمّی العلم

صدر دیوان ہدیٰ دستور سرکار رضا
طغرائے فرمان وفا فخر عرب زیب عجم

ین سہ اوج و علو یہ ہین جلیس بزم ہُو
یہ کاشف لا تقنطو یہ ماہ سپہر راز قدم

ن نور پاک ہین سر تا بپا ادراک ہین
یہ صاحب لولاک ہین والا شیم عالی ہمم

ہ نورِ ازل یہ عزت دین و ملل
بیضا ضیا کیوان محل اختر گردون علم

وش فضل کبریا چلتی ہے رحمت کی ہوا
ہے باغ ارمان پر فضا لے دوڑ کر انکے قدم

ن فیض ابر لطف احد فضل صمد
فرشی مقر عرشی سفر کرسی نشین والا حشم

ور کون ان کے سوا جسپر ہوا اپنا آسرا
کسکو سنائین مدعا کس سے کہین درد و الم

ان کا ہے جب تو اے ضیا تو فکر کیا باز رہا

سب کے ہین یہ حاجت روا مشکل کشا حلال غم

حسن صفاتِ جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصدرِ فیض جناب الٰہی مظہرِ جلوہ لطف کماہی
شان ازل اور جان ابد مقبول جناب پاک صمد
رونق بزمِ کن فیکون محبوب شہِ بیچون و چگون

جلوہ ذات جلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
باہمہ شوکت آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شان اہل و عیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عادات نکو و خصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے دل سے جان سے نثار ضیا قربان دل و جان جسم و سر
عشرتِ دل ہے خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہِ ملک کون و مکانی صلی اللہ علیہ وسلم
زمزمہ سنج ادب ہے زمانہ آپ ہین یکتا اور یگانہ
شاخ و شجر مین سنگ و حجر مین جن و بشر مین روز ازل سے
فرض خدا کے بعد تمہارا حکم ہمیشہ عالم پہ
نقش ہدایت لطف و کرم سے تمنے دلون پہ نقش کیا ہے
ملک و ملک مین ارض و فلک مین ماہ و قمر سے ٹہکر روشن

جلوہ نور والا شانی صلی اللہ علیہ و
آپ کا کوئی نظیر نہ ثانی صلی اللہ علیہ و
جاری آپ کی فیض رسانی صلی اللہ علیہ
اس کے سوا ہر بات کہانی صلی اللہ علیہ
خاک ہو جسنے یہ بات نہ مانی صلی اللہ علیہ
آپ کی ذات کی جلوہ فشانی صلی اللہ علیہ

رمز و خفا مین نور ضیا ہین حلم و حیا مین فیض خدا ہین
نادر آپ کی نکتہ دانی صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ دین و کعبۂ ایمان صلی اللہ علیہ وسلم
شمع بزم خاص الٰہی طرۂ تاج عزت شاہی
طرۂ تاج شانِ شریعت جیغۂ فرق جاہ طریقت
نور ظہور راز یقینی سرمۂ چشم رمز دینی

جلوۂ لطف حضرت یزدان صلی اللہ علیہ
مشعل نور بزم سبحان صلی اللہ علیہ
آگہ راز حقیقت و عرفان صلی اللہ علیہ
اشعہ جوہر سر ایقان صلی اللہ علیہ

فخر و وقار والا شانی عزت و جاہ و کوہ مکانی ۔۔۔ نور بزم کاین و منکان صلی اللہ علیہ وسلم
شان ولایت جاہ نبوت فخر قربت رب العزت ۔۔۔ فضل یزدان رحمت رحمان صلی اللہ علیہ وسلم

نور و ضیائے عالم رحمت مہر مشرق شوکت و قدرت
رحمت جوش کرامت سامان صلی اللہ علیہ وسلم

چشم رحمت اے فروغ مشعل نور قدیم ۔۔۔ جلوۂ انوار اہدنا الصراط المستقیم
غازۂ رخسار اتممت علیکم نعمتی ۔۔۔ طرۂ دستار ان اللہ تواب الرحیم
خازن گنجینۂ فاللہ خیر حافظا ۔۔۔ والی اقلیم شان لطف جواد کریم
خلوتی لی مع اللہ آگہہ اسرار ذات ۔۔۔ واقف علم لدنی کاشف رمز حکیم
مظہر لولاک و نور مشرق لاریب فیہ ۔۔۔ مصدر ماکان حلال غم امید و بیم
جلوہ ریز والضحی خورشید اوج اعتلا ۔۔۔ نافہ تاتار خلق احسن و خلق عظیم

عاشق سجدہ فروشی در سرکار ہے
یہ ضیائے خاکسار و عاجز و زار و سقیم

دیکھوں ترا نور و ضیا ماہ عرب مہر عجم ۔۔۔ ہو کاش تو جلوہ نما ماہ عرب مہر عجم
کب تک ہو در ہجران گرا حیرت ادا حسرت فزا ۔۔۔ کب تک ہو لب نم ریز کا ماہ عرب مہر عجم
لب پر رہے کبتک فغان و دلمیں رہے کبتک وہ ہوان ۔۔۔ کبتک ہو غم حیرت ادا ماہ عرب مہر عجم
کبتک ہوں ارمان دل کے خون کبتک رہے بحالت زبون ۔۔۔ کبتک ہو نالہ حشر زا ماہ عرب مہر عجم
دمساز کبتک ہو الم ہمراز کبتک ہووے غم ۔۔۔ کبتک رہے جوش بکا ماہ عرب مہر عجم
اے کاش حکم یار ہو اور لطف کا آثار ہو ۔۔۔ حاصل ہو دل کا مدعا ماہ عرب مہر عجم

ہووے ضیائے بیجان احمد سے رطب اللسان

لطف ابد ہوا آشنا ماہ عرب مہر عجم

تم پر فدا کہ ہادیٔ راہ خدا ہو تم
قربان تم پہ شافعِ روزِ جزا ہو تم

بسم اللہ صحیفۂ صدق و صفا ہو تم
الحمد للہ فاتحۂ اصطفا ہو تم

ما کان شان پاک کے انوار کا ظہور
لولاک کے عقیدۂ صدق انتما ہو تم

طٰہٰ تمہاری شان ہے یٰسٓ تمہارا نام
بوئے گُلِ حدیقۂ جود و عطا ہو تم

مازاغ کے ہے سرمہ سے روشن سوادِ چشم
حم کی قبا سے بنے بادشا ہو تم

جلوہ تمہارے حسن کا ہے نور والضحیٰ
اوحیٰ تمہاری شان ہے وہ عالی شا ہو تم

والفجر ہے تمہارے رُخِ پاک کی ضیا
واللیل زلف و عطر فشان مشک سا ہو تم

تیرے انوار سے ہے طور کے انوار کا نام
اور ترے جلوہ سے ہے جلوۂ دیدار کا نام

کاکلون سے تری ہے کاکلِ سنبل مشہور
ترے گیسو سے ہوا نافۂ تاتار کا نام

آئی عالم مین ترے جلوۂ رحمت کی بہار
رگِ گُل سے ہے گلستان مین ہر ایک خار کا نام

تیرے ہی لطف و عنایت کی بدولت شاہا
باغِ رحمت ہے ہوا خلد کے گلزار کا نام

اسنے دیکھا ہے ترے نازِ نگہہ کو بیشک
چمنِ دہر مین ہے نرگسِ بیمار کا نام

کس کی یہ شان ہے یہ عزت و وقعت کسکی
نام حق کے ہے قرین لوح پہ سرکار کا نام

دُرِ دندان کے تصور مین ترے جب رویا
مرے اشکون سے مٹا ابر گہربار کا نام

ترے ہی حسن کے انوار کا یہ صدقہ ہے
کہ تجلی کدہ ہے طور کے کہسار کا نام

اے ضیا بزم شہنشاہ جہان مین صد شکر
فضل مولا سے ہے روشن ترے اشعار کا نام

کہین ایسا جمال و جلال نہین رخ حسن کی جلوہ گری کی قسم
یہ تجلی طور مثال نہین غم عشق کی پردہ دری کی قسم
کوئی ایسا جہان مین ہوا ہے نہ ہو کہین ایسا ہے خُلق نہ ایسی ہے خو
کہین ایسا ہے نور نہ ایسی ہے بو ہے تجلی دیدہ دری کی قسم
ترا نور ہے جلوۂ نورِ نظر ترا نام ہے فرحت جان و جگر
ترا حُسن ہے راحتِ دیدۂ تر چمنِ شفقِ سحری کی قسم
غمِ طیبہ مین جان ہوئی صرف بلا تپ شوق سی تڑپون ہون صبح و مسا
دلِ زار کا خون ہے وقف ہوا غمِ شوق کی بے اثری کی قسم
ترے شوق مین گم ہوئی فکر جہان نہین ذرہ رہا غم نام و نشان
ہوا شعبۂ بیخودی جلوہ فشان مجھے لذت بیخبری کی قسم
مرے سینہ مین داغ ہین مہر نشان رگ جان مری ہنگی برق طپان
نہین شورش شوق سے دم کو امان دل داغ کی شعلہ وری کی قسم
کبھی والی ملک کمال دلا سے جلوہ حسن و جمال دکھا
ترا عاشق شیفتہ جان ہے ضیا تجھے اپنی ہی جلوہ گری کی قسم

روز اول کون تھا ذات خدائی کا ندیم
نور کس کا نور حق سے بن گیا نور قدیم
اللہ اللہ آپ کی شانِ بلند اور مرتبہ
ہے لب خلاق عالم پر لقب عالی رحیم
سب سے اول مظہرِ انوار حق ذات حضور
سب سے بڑھ کر تا ابد سرکار کی شان عظیم
اولیا اور اصفیا اور انبیا تا روز حشر
زمزمہ ریز ثنا و مدحت ذات کریم
حضرت آدم کی پیشانی مین نور پاک سے
برق وش تھا نور اھدنا الصراط المستقیم

ہے ازل سے تا ابد سرکار کے انعام سے
امتِ عاصی پہ حق کا فضل و الطاف عمیم

جب سے چمکی برق دینِ احمدی خورشید وار
ظلمتِ کفر و ضلالت کی ہوئی شہرت عدیم

اللہ اللہ عظمت و جاہ و جلالِ ذات پاک
بارک اللہ شوکت و اقبال و آثارِ عظیم

محو اور منسی ہوئے عالم سے آثارِ ضلال
اب سمجھ میں آگئے ہر طرح اسرار دو میم

یعنی ہے اُمتِ عاصی کا حصہ بالیقین
کیسا حشر و نشر اور کیا قصہ امید و بیم

روضۂ اطہر کی بو عطر گریبان ضیا
کاش ہو شام و سحر تیرے کرم سے اے نسیم

تمنائی ہوں جان سے دل سے مشتاقِ محمد ہوں
ہزاروں آرزو سے رہن اخلاقِ محمد ہوں

ادائے روضۂ اقدس کا ہر لحظہ تصور ہے
فدائے غمزہ ہائے منظر و طاقِ محمد ہوں

مرا کیا منہ ہے اور کیا ہے مری توقیر عالم میں
مگر ہاں خاک بوس پائے عشاقِ محمد ہوں

میری آہیں نہ کیوں ہوں جلوہ ریز اشعۂ رحمت
اسیر دام آلام و غم شاقِ محمد ہوں

سم دوری سے جانِ زار ہے مایوس بس لیکن
طلبگارِ ادائے لطف تریاقِ محمد ہوں

کرم سے اپنے پہونچا دے عجب کیا شہر طیبہ میں
کہ میں ایک بندۂ ناچیز خلاقِ محمد ہوں

ضیا اپنی نہ کیونکر ہووے شہرت سارے عالم میں
ثنا گوئے جنابِ پاکِ رزاقِ محمد ہوں

کیوں نہ مشکورِ عطائے حضرتِ دادار ہوں
والۂ ناز و ادائے سیدِ ابرار ہوں

نغمہ سنجِ نعت ہوں اور زمزمہ ریزِ ثنا
کاش ہو ارشادِ پاک اور حاضرِ دربار ہوں

کیوں نہ عالم میں ہو انسانِ کامل ہو لقب
عاشقِ ذاتِ جنابِ احمدِ مختار ہوں

لے چل اے خضرِ طلب بن رہنما بہرِ خدا
میں مدینہ کے لئے آمادہ ہوں طیار ہوں

جان کو غم ہے مٹ کے ہون صحرائے یثرب کا غبار
جوش دلمین آبلہ بنکر فدائے خار ہون

دل کی صورت رہین غم ہون شکل جان ہون نذر درد
ہون جگر دش صرف سوز و چشم سان بیمار ہون

زور پر ہے ناتوانی صبر و طاقت ہے ضعیف
عیش سے آزاد ہون اور بستہ آزار ہون

ہے طوافِ آستان کی آرزومندی بلا
اس خلش سے زار ہون اور اس طپش سے خوار ہون

اشک بنکر آنکھ سے ٹپکون کہ مٹکر ہون غبار
کیا کرون کس طرح سے پہونچون بہت ناچار ہون

مجھسے ناچارون کا بیچارون کا بیمارون کا دُر
کس کو ہو خواہان لطف مرحمت آثار ہون

حالتِ زارِ ضیا پر ہووے شاہا ایک نگاہ
گو بُرا ہون یا بھلا ہون خادم سرکار ہون

کیا ہے جو درِ پاک سے ظاہر مین جدا ہون
اے جلوۂ نورِ ازلی دل سے فدا ہون

میخانۂ رحمت کا پیا جام ازل مین
سرمستِ الست اور مین مدہوش بلیٰ ہون

مقبول ہے گر میری غلامی شہ کو مین
کچھ اس مین نہین شبہ کہ منظور خدا ہون

للہ نظر ایسی عنایت کی ہو شاہا
روضہ کے حوالی سے نہ دم بھر کو جدا ہون

اے کاش حضوری ہو جو روضہ کی میسّر
قربان کرون دل اور با دب بتمنّا ہون

للہ کرم ہو شہِ عالی مرے والی
اس دردِ جدائی سے مصیبت مین پھنسا ہون

حسنین کے صدقے سے ترحم کی نظر ہو
تا بھرہ ور لذتِ آرام و شفا ہون

رگ رگ مین مرے نام علی کا ہے تصوّر
مین بندۂ دلدادۂ انداز وفا ہون

للہ ضیا پر ہو کرم اے شہِ والا
تا سلسلۂ دام جدائی سے جدا ہون

دل کی ناچاری سے ہر دم زار ہون اور خوار ہون
اور آنکھون کی طرح اگے جا بجان بیمار ہون

ہر گھڑی نالہ زنی ہر لحظہ فریاد و فغان
اپنا شیوہ ہوگیا ہے زیست سے بیزار ہون

لب ہے تبخالہ فروش سوز حسرت رات دن
دل فغان جوش قیامت رہن صدآزار ہون

طرہ تاج رسالت محرم بزم جلال
آستان بوسی کے غم مین رات دن خونبار ہون

لیچل اے جذب محبت سوے یثرب رحم کر
ہوش کی صورت سفر کو ہر گھڑی تیار ہون

بس گئی دلمین مرے جب سے ترے گیسو کی بو
ہے ہر ایک ارمان کو دعوی نافہ تاتار ہون

کیا کہون کس سے کہون ہے کون محرم راز کا
قابل گفتن نہین واماندہ اظہار ہون

ہر سر مو خار بنکر ہوگیا گرم خلش
خار خار درد سے ہر دم سراپا خوار ہون

اے نسیم صبحدم اب تو ہی مجھ پر رحم کر
گلشن یثرب کا ہر دم طالب اخبار ہون

تیرے جلوے کی تجلی ہر گل و غنچہ مین ہے
کیون نہون شوریدہ سر مین بلبل آثار ہون

کیون **ضیا** دیوان کی میرے ہو نہ اب عالم مین دھوم
رمز دان و نکتہ فہم خوبی اشعار ہون

جب تصور سے ترے کیف مین آجاتا ہون
ہوش سے اپنے شہ ہر دو سرا جاتا ہون

خرمن صبر و تحمل کا خدا والی ہے
شعلہ شوق کی گرمی سے جلا جاتا ہون

آستان ہو ترا اور میری جبین ہو ایکاش
اسی حسرت مین ہر ایک وقت مٹا جاتا ہون

دیکھتا ہون ترے انوار کے جلوے کیا کیا
بیخودی کے جو مزے مین کبھی آجاتا ہون

گو ہے بال و پری شوق کے صدقے لیکن
کہ ہر ایک وقت ہوا بن کے اڑا جاتا ہون

عالم شوق مین سو بار در اقدس پر
روز مین حلقہ در آکے ہلا جاتا ہون

ہوش کسطرح چلے صبر کے بھی پائے ثبات
نالہ کی طرح سے ہر وقت اٹھا جاتا ہون

اللہ الحمد ترا لطف ہے یون زمزمہ ریز
مین ترے بخت غنودہ کو جگا جاتا ہون

دیکھئے کب ہو ضیا اب مری حسرت پوری
روز دروازہ پہ فریاد سنا جاتا ہون

قیامت آرا ہے جوش وحشت الٰہی کس اضطراب مین ہون
خبر ہے تن کی نہ ہوش جان کا اسیر کیسے عذاب مین ہون

نہ مست ہون اور نہ بیخبر ہون نہ بیخودی مین نہ خواب مین ہون
مگر ہون مدہوش جام وحدت مدام کیف شراب مین ہون

نہ شغل سجدہ نہ ذکر طاعت نہ شوق دین ہے نہ ذوق عقبیٰ
نہ فکر تن کی نہ غم ہے جا کا عبث جہان خراب مین ہون

نہ عشق ساقی نہ فکر باقی نہ مے سے رغبت نہ میکدہ سے
نہ شوق مینا نہ ذوق ساغر نہ وہم کیف شراب مین ہون

نہ صور نالہ نہ حشر شورش نہ آہ آفت نہ اشک طوفان
نہ غم عدم کا نہ فکر ہستی نہ شیب مین نہ شباب مین ہون

جگر مین سوزش ہے دل مین کاوش ہے تن مین کاہش ہے جان مین حسرت
تپش ہے مونس قلق ہے ہمدم ہر ایکدم اضطراب مین ہون

ہر ایکدم ہون فنا کا شائق ہر ایک طرح محو بے ثباتی
کبھی ہوائے غبار مین ہون کبھی خیال حباب مین ہون

کبھی ہون نالے سے نے کی نالان کبھی ترانہ کی لے سے بیخود
کبھی مین مضراب کی ادا سے خیال تار رباب مین ہون

کبھی ہون عالم کبھی ہون جاہل کبھی ہون عارف کبھی ہون عاشق
ہے راز قہر و عطا کا مبہم خبر نہین کس حساب مین ہون

عدم کی حالت کی کچھ خبر ہے نہ کیف ہستی پہ کچھ نظر ہے
نہ شوق لطف خطاب مین ہون نہ درد ناز عتاب مین ہون

الست سنکر ہوا ہون بیخود مٹا ہون غمزہ پہ ایک ادا کے
ہون غرقہ موج بحر حیرت بلا کی فکر جواب مین ہون

لگی ہے آتش دل و جگر مین غضب کے شعلے بھڑک رہے ہین
جلا دیا ہے تپ الم نے ادائے سوز کباب مین ہون

فغان شام الم قیامت خروش فریاد غم ہے آفت
قیامت آرا ہون بےدل کی زمانہ کے انتخاب مین ہون

ہون تلخی درد و غم چشیدہ نشاط و عشرت سے ہون رمیدہ
شہید غم دیدہ غم کشیدہ جہان کے شیخ و شاب مین ہون

تپش نے مارا خلش نے مارا ہر ایک دم کی کشش نے مارا
فغان سے تسکین نہ چین نالہ سے کس بلا پیچ و تاب مین ہون

بسا ہے روضہ کا شوق دل مین جما ہے یثرب کا ذوق جان مین
سفر کا ہے ولولہ قیامت تپش مین ہون التہاب مین ہون

ہوائے یثرب ہے عشرت جان فضائے یثرب ہے فرحت افشان
ہون صرف کیف دوام الفت غم رسالت مآب مین ہون

الٰہی قسمت ہو اپنی یاور عروج پر ہو کہین مقدر
شمار مولا کے جان نثارون مین کاش روزِ حساب ہمین ہون

اُٹھاؤن کبتک غمِ جدائی ہو آستان پہ کہین رسائی
عدم ہی ہستی کا کارخانہ ہوا کی صورت حباب ہمین ہون

رضائے سرور کا ہون مین طالب دوائے رحمت کا ہون مین خواہان
نہ اضطرارِ عذاب ہمین ہون نہ انتشارِ ثواب مین ہون

ہو جب تجلی نازداور عیان ہو شانِ عطائے سرور
حضور ہووین شفیعِ محشر مین ہو کے قربان کا ہمین ہون

ہے اشعۂ نورِ طور پیدا بہارِ باغِ ارم ہویدا
ہر کسکا جلوہ تجلی آرا مین جاگتا ہون کہ خواب ہمین ہون

ہے دل تجلی کدہ سے بڑھکر ہر ایک ارمان ہی مہرِ انور
یقین مجھے آگیا مقرر جدا نہین ہون جناب ہمین ہون

ہے نقدِ دل تحفۂ محقر مین آؤن کیا آستان پہ لیکر
اسی ندامت سے رہن حسرت ہون اسیکی حجاب ہمین ہون

کرم ہو اے شافعِ قیامت کہ دور ہو وقتِ ندامت
اگرچہ ہون غرق بحرِ رحمت مگر خیالِ سراب ہمین ہون

جب اضطراب نشور ہووے ہر ایک طرح پر فتور ہووے
خیال اتنا حضور ہووے کہ مین تمہاری رکاب ہمین ہون

ضیا ہون مین کون اور کیا ہون چھپا ہوا یا کہ برملا ہون
نہ آگ مین ہون نہ خاک مین ہون نہ باد مین ہون نہ آب ہمین ہون

جو رہِ سرور کونین مین سر دیتے ہین
اُن کے نالے اثرِ فیض سحر دیتے ہین

خلشِ ناوکِ عشقِ شہ عالم پہ مدام
جان ہر دم مرے دل اور جگر دیتے ہین

شررِ پیرہنِ دل ہے مدینہ کا خیال
نفحۂ وصل مجھے کیف سفر دیتے ہین

ساقیِ رحمتِ سرور کے صلا ہے ذرات
جامِ دل ہم مے توحید سے بھر دیتے ہین

دلِ بیتاب مرا کیون نہ ہو پانی پانی
جب شہادت تری الفت کی حجر دیتے ہین

شاخِ سدرہ پہ نشیمن مرا بیشک ہوگا
طایرِ شوق کو وعدے ترے پر دیتے ہین

خاکِ راہِ شہِ ابرار پہ کر دم مین نثار
دل و جان ہم تجھے اے دیدۂ تر دیتے ہین

دی ہے وہ تیرے غلامون کو خدا نے تاثیر
کیمیا دم مین مسِ قلب کو کر دیتے ہین

کیون ضیا ہووے نہ شہرت مرے مضمونونکی
زمزمے زمزمۂ شوق اثر دیتے ہین

تھا ازل مین نور شاہِ دو جہان قندیل مین
ناز سے برسون رہا جلوہ فشان قندیل مین

جلوہ آرا ناز تھا اور غمزہ پیرا راز تھا
کس ادا سے تھا عیان نورِ نہان قندیل مین

نشوۂ جبروت تھا یا غمزۂ لاہوت تھا
یا ظہورِ ذات کا سر تھا عیان قندیل مین

نفحۂ تنزیہ تھا عطر گریبان مراد
جلوۂ تقدیس تھا جلوہ کنان قندیل مین

حسن شانِ ذات یکتا کی تجلی تھی عیان
ذرہ آسا تھے مکان و لامکان قندیل مین

تھی صفات و ذات مین ہرگز نہ بوے امتیاز
خود ہی خود تھا نورِ اقدس جلوہ سان قندیل مین

فیض بخشی اور فیاضی کی طرزِ لطف خاص
تھی ترشح پر مہیا ابر سان قندیل مین

تھی صفت مدہوش ذات اور ذات شیدائی صفت
کچھ عجب آثار تھے رحمت نشان قندیل مین

لمحہ لمحہ برق انوارِ تجلی کی چمک
خوب دکھلاتی تھی جلوہ کا سمان قندیل مین

صبر و تسلیم و رضا و شکر و زہد و اتقا
جلوہ آرائے طرب تھے ہر زمان قندیل مین

بے نظیری بے مثالی باکمالی کمال
بندۂ تسلیم تھی باذوق جان قندیل مین

شانِ عزت جاہ شوکت عز و رفعت کیف ناز
حاضر خدمت تھے سب بستہ میان قندیل مین

چشم براہِ ادب اسلام و مشتاق جمال
صورت آئینہ حیران جاودان قندیل مین

کشف معجز وحدت و توحید و ایمانِ کمال
تھے نثار خاکپا با دل بجان قندیل مین

طالب طرز وقار و عاشق لطف قدوم
جلوہ شان زمین و آسمان قندیل مین

ق

جلوہ آرائے طرب فردوس و گلزار ارم
کیف طبع شاہ گلزار جنان قندیل مین

آدم و اولاد آدم حور و غلمان و ملک
نغمہ ریز و نغمہ گو و نغمہ خوان قندیل مین

اے شہِ کون و مکان اے نورِ بزمِ کُن فکان — کب تلک تو ہوئیگا روح وروان قندیل مین
تیرے باعث اور بدولت تیری ہو سب کا ظہور — نور ہے کب تک امامِ راستان قندیل مین
جلوہ ریزِ لطف ہو جلوہ فشانِ مہر ہو — اب سمائین گے ترے جلوے کہان قندیل مین
الغرض با جاہ و شان و عزّ و توقیر کمال — مدتون وہ نور تھا مانند جان قندیل مین
صورتِ گُل نور نے جلوہ کی ٹھیرائی چمک — بوئے رحمت سے ہوا پھر گلفشان قندیل مین
وہ گُلِ انوار تھا اور رحمتِ شان آلہ — اُسکے جلوے کو بنی بس باغبان قندیل مین
جلوہ افشان ہو گئے اُس نور کے ذرے تمام — ہو گئی روشن بہارِ کُن فکان قندیل مین

بس ضیا پاسِ ادب مانع ہے پڑھ لیجے درود
ہوئیگا حد سے نہین طولِ بیان قندیل مین

اے مجمعِ جود و عطا فریاد سُن فریاد سُن — اے منبعِ فیض و سخا فریاد سُن فریاد سُن
اے مخزنِ لطف و وفا فریاد سُن فریاد سُن — اے معدنِ صدق و صفا فریاد سُن فریاد سُن
اے ہادیِ راہِ ہدیٰ فریاد سُن فریاد سُن — اے شافعِ روزِ جزا فریاد سُن فریاد سُن
اے عارفون کے پیشوا فریاد سُن فریاد سُن — اے عاشقون کے مقتدا فریاد سُن فریاد سُن
اے مجتبیٰ اے مصطفےٰ فریاد سُن فریاد سُن — اے مظہرِ ذاتِ خدا فریاد سُن فریاد سُن
ہے آرزو اپنی سدا زنگِ دوئی ہو جدا — ہو آئینۂ دل کا صفا فریاد سُن فریاد سُن
اے سرمۂ چشمِ حیا اے غازۂ روئے وفا — اے رنگِ رخسارِ دعا فریاد سُن فریاد سُن
درات غم سے زار ہون بیمار ہون ناچار ہون — ہون درد و غم مین مبتلا فریاد سُن فریاد سُن
بیکس ہون اور ناچار ہون ناچیز ہون اور خوار ہون — ہے کون میرا تجھ سوا فریاد سُن فریاد سُن
دے وحشتِ دل کی دوا ارمان کے ہاتھون سے چھڑا — تسکین کی صورت بتا فریاد سُن فریاد سُن

دلمین قلق جانمین الم اور روح مین درد و غم
اے ماہ انوار کرم اے مہر اطلاق اعم

اور لب پہ ہے صبح و مسا فریاد سن فریاد سن
اے حسن انوار خدا فریاد سن فریاد سن

تیرا ضیا ہے مبتلا اے سرور ہر دو سرا
مقبول ہو اس کی دعا فریاد سن فریاد سن

ترا نور ہے وقت ماہ مبین تری شان ہے شوکت عرش برین

ترا علم ہے عزت علم و یقین تری رائے رزین تیرا دین متین

ترے ناز و فا پہ وفا ہے فدا تری کشتہ طرز حیا ہے حیا

تیرا شیمہ و شیوہ ہے صدق و صفا تیرا مثل و نظیر جہا نمین نہین

تیری شان کمال کمال صفا تیرا حسن و جمال جلال ضیا

ترا ناز ہے سحر جلال و فا تیری کرسی جاہ ہے عرش نشین

تیری جاہ و حشم مین جلال اتم تیرے خلق و ولا مین ہے شان کرم

تیری چشمک لطف ہے فیض اعم تیرا مہر و وفاق ہے رونق دین

تیری ذات ہے مظہر کیف ہدیٰ تیرا شیوہ ہے مسلک طرز رضا

تیرے خلق مین نفحہ فیض و فا نہ سنا نہ یہہ دیکھا کمال کہین

تیرا نور ہے نور سماک و سمک تیرا حسن ہے حیرت حور و ملک

تیری ذات ہے زینت ارض و فلک ترے کشتۂ ناز زمان و زمین

تیرے بندۂ حکم ہین سنگ و حجر تیرے تابع خاص نبات و شجر

ترے عاشق ذات ہین جن و بشر ترے خاک قدم ہین مکان و مکین

یہ فروغ کہان یہ جمال کہان یہ تجلی کہان یہ جلال کہان

یہ عروج کہان یہ کمال کہان کہان تیرا رخ ہو رکہان مہرِ مبین

ترے دین سے بڑھ کے ہے دین کہان تری رائے سے رائے متین کہان

ترے فکر سے فکر رزین کہان نہین کوئی نہین نہین کوئی نہین

یہ عذار کہان یہ بہار کہان یہ تجلیٔ طور نثار کہان

یہ ادائے زمانہ شکار کہان کہان حسن ہے ایسا کہان ہے حسین

ترے نور مین تابشِ نور نظر ترا حسن ہے غیرتِ شمس و قمر

ترے لعل سے لعل ہے خونِ جگر ترے دانت ہین غیرتِ درِ ثمین

ترے روضہ کے شوق مین دل ہے طپان لب شوق ہے درد ہے نالہ کہان

نہین صبر کا باقی رہا ہے نشان ہوئی صرفۂ نالہ ہے جان حزین

یہ ضیا ترا کشتۂ ناز و ادا ترے نام پہ دل سے ہے جان سے فدا

یہ ہی اسکی امید ہے یہی دعا ترا لطف ہو اسپہ بروزِ پسین

کس کے جلوہ کی تجلی سے جہان ہے روشن ۔ کس کے انوار سے یہ کون و مکان ہے روشن

لفظ پر نور ہر ایک حرف تجلی سامان ۔ صورتِ شمع ازل طرز بیان ہے روشن

دلِ وحشی کی طپش قابلِ تحریر نہین ۔ صورتِ شمع حرم جان طپان ہے روشن

صرف تیری جو ستایش مین ہوئے ہین مضمون ۔ طرز تحریر اور انداز زبان ہے روشن

ہے ضیا آپ کا مداح شہ کون و مکان

اس لئے شہرہ ہے اور نام و نشان ہے روشن

ذرات ہے دعا یہ خدا کی جناب مین ۔ مقبول ہون حضور رسالت مآب مین

یہ حسن ماہ مین نہ یہ نور آفتاب مین ۔ ہے شان حق جناب رسالت مآب مین

ز جلوۂ صفات نہ تھا ذات کا ظہور
جب تک تھی برقِ ناز رسالت نقاب مین

لمین قلق ہے سینہ مین سوزش ہی جا نمین در
شوقِ مدینہ سے ہون عجب اضطراب مین

و اس کی بھی نہین ہے لیاقت مجھے نصیب
ہان جوشِ پر کرم ہو تو جلوہ ہو خواب مین

سرار اور علوم تھے پردہ مین سب نہان
جب تک تھا آفتابِ نبوت حجاب مین

ہے اپنا زادِ راہ بجز مدحِ پاک کیا
حاصل یہی کیا ہے جہانِ خراب مین

ہر مو زبان ہر ایک زبان پر سلام ہے
اے کاش مرحبا ہو کرم سے جواب مین

کونین کیفِ ساغرِ لولاک سے ہین مست
مشہور ہے یہ مسئلہ ہر شیخ و شاب مین

تیری نگاہِ لطف سے شاہا یقین ہے
کونین پائین گے قدمِ بوتراب مین

اے کاش روح اپنی ضیا ہووے زود تر
مدہوش کیفِ صلِّ علیٰ کے جواب مین

تجلی ریز تھا فیضِ ازل معراج کی شب مین
تماشا جوش تھی علم و عمل معراج کی شب مین

بہار آئی حصولِ آرزو کے گل کھلے تازہ
لگے نخلِ مرادِ دل مین پھل معراج کی شب مین

ازل سے تا ابد آئینہ اظہارِ رحمت تھا
کھلے اسرارِ ادیان و ملل معراج کی شب مین

علوم خاص کے نکتے صفات و ذات کی رمزین
کھلے عقدے ہوئے سارے ہی حل معراج کی شب مین

ہر ایک جا جلوہ ریزی تھی ہر ایک سو نور افشانی
عجب عالم تھا تا چرخِ زحل معراج کی شب مین

ہوا بس زمزمہ پیرائے بیتابی ادیس اتنا
کہ استقلال مین آیا خلل معراج کی شب مین

نثارِ خاکپا تھا عرش اور قربان تھی کرسی
نہ ہوتی کس طرح ردّ و بدل معراج کی شب مین

مرادِ دل ہوئی حاصل کہ مولا سے ہوئی واصل
عجب تھی رحمتِ عز و جل معراج کی شب مین

ضیا بس رحمتِ مولا سی خاکِ پاک طیبہ مین

عجب تھی بارشِ فیضِ ازل معراج کی شب مین

ہے نورِ کرم حسن و جمالِ شہِ کونین
اور جلوہ حق جاہ و جلالِ شہِ کونین

خلوت کدہ نورِ تجلی ہے ہر ایک دم
جب سے مرے دل مین ہے خیالِ شہِ کونین

وہ کون ہے جو بندہ احسان نہین اُن کا
ہے لطفِ ازل نیل و نوالِ شہِ کونین

وہ حق کے ہین حق اُنکا ہے باقی رہا اب کیا
کونین ہے بس مال و منالِ شہِ کونین

کونین سے آزاد ہون دارین سے بے غم
ہر دم ہے مگر رنج و ملالِ شہِ کونین

ہو کاش غلامون کی غلامی بھی میسر
آقائے دو عالم ہے بلالِ شہِ کونین

گر بندہ نوازی ہو تو جو کچھ ہے سو کم ہے
سو نہ کس کا ہے چاہے جو وصالِ شہِ کونین

اے کاش قیامت مین ہون حامی و مددگار
الطاف کرم جوش سے آلِ شہِ کونین

اُمید ضیا کی ہے قیامت مین خدایا
ہو میری شفاعت کو سوالِ شہِ کونین

بیتاب ہون صبح و مسا یا رحمت للعالمین
چشمِ کرم بھر خدا یا رحمت للعالمین

ہون بندی بندِ الم و ماندہ اندوہ و غم
صرفِ فغان نذر لگا یا رحمت للعالمین

حالت ہے ہمراز جنون سامان ہے اور دل ہے خون
دردِ جدائی لا دوا یا رحمت للعالمین

دل خستہ زورِ جنون اور زخمِ دل لبریزِ خون
اور خونِ دل وقف لگا یا رحمت للعالمین

ہر لحظہ ہے شور و شغب ہر دم تمنا اور طلب
حسرت فزا و جان گزا یا رحمت للعالمین

شوقِ مدینہ دل مین ہے جوشِ غم و آبِ گریہ ہے
اے کاش ہو پوری دعا یا رحمت للعالمین

افسردہ و محزون ہے دل آشفتہ و مجنون ہے دل
ہو ایک نگاہ جانفزا یا رحمت للعالمین

لطف و کرم کی ہو نظر جلدی ہو تا عزمِ سفر
پورا ہو دل کا مدعا یا رحمت للعالمین

ہو وہ حیرانی و غم مٹ جائے سب رنج و الم
فرحت ہو قربان اور فدا یا رحمت للعالمین

ایکاش مین گھری چلون دلی سی چلون سر سی چلون
دیکھون وہ ملک خوش ادا یا رحمت للعالمین

وہ روضۂ مینو نشان وہ بقعۂ رحمت فشان
وہ قبۂ شوکت ادا یا رحمت للعالمین

وہ نور رحمت دیکھ لون وہ طور رحمت دیکھ لون
اور دیکھ لون شان خدا یا رحمت للعالمین

جان ضیا ہے رہن غم اور دل ہے صرف صد الم
ہو آرزوئے دل روا یا رحمت للعالمین

اے باعث کون و مکان گاہے نظر برمن فگن
اے راز دار کن فکان گاہے نظر برمن فگن

دل سوز غم سے ہے طپان اندوہ سے ہون نیم جان
ہے کاوش درونہان گاہے نظر برمن فگن

لب پر بھی ہر لحظہ فغان ہر دم خلش دل مین نہان
وحشت ہے چہرہ سے عیان گاہے نظر برمن فگن

کبتک رہون افسردہ دل کبتک ہو جان مضمحل
کبتک رہون نالہ کنان گاہے نظر برمن فگن

بیخواب ہون بیتاب ہون غیرت دہ سیماب ہون
تسکین ہے بے نام و نشان گاہے نظر برمن فگن

اے واقف اسرار حق اے مظہر آثار حق
ہے ذات تیری حق نشان گاہے نظر برمن فگن

اے رونق علم و عمل اے ماہر رمز ازل
اے شافع ہر دو جہان گاہے نظر برمن فگن

غمخوار میرا کون ہے اور یار میرا کون ہے
تیرا ہون خاک آستان گاہے نظر برمن فگن

اے سید عالی نسب اُمی لقب والا حسب
بطحا وطن یثرب مکان گاہے نظر برمن فگن

اے مجتبا اے مصطفا مطلوب ذات کبریا
اے حضرت شاہ شہان گاہے نظر برمن فگن

شوق مدینہ دمبدم نشتر زن جان ہے ستم
ایکاش پاؤن راح جان گاہے نظر برمن فگن

دل مضطر و ناچار ہے جان بندئ آزار ہے
ہے حال دل رخ سے عیان گاہے نظر برمن فگن

حال ضیا اب کیون ہو لطف و رحمت شاہ دین

آشفتہ دل ہون ہر زمان گاہے نظر برمن فگن

ہو لطف و رحمت کی نظر اے چارہ ساز بیکسان
ہر دم ہے غم وحشت اثر اے چارہ ساز بیکسان

بیتابی دل ہے عدو شہرت الم کی سو بسو
ہر سانس رشک نیشتر اے چارہ ساز بیکسان

مین ہون ضعیف و ناتوان اور بار غم کوہ گران
بیتاب دل شوریدہ سر اے چارہ ساز بیکسان

ہر دم تپش ہر دم خلش ہر دم ہی جذبہ اور کشش
ہر لحظہ ہے شوق سفر اے چارہ ساز بیکسان

افسردگی غمخوار ہے اندوہ یار غار ہے
پارہ ہے دل ٹکڑے جگر اے چارہ ساز بیکسان

جان مضمحل ارمان ہین خمن اور جوش پر شور جنون
سیلاب خون ہے چشم تر اے چارہ ساز بیکسان

آفت ہر اک دم نالہ ہے دل آگ کا پرکالہ ہے
ہے داغ ہر دم تازہ تر اے چارہ ساز بیکسان

تسکین کی صورت نہین آرام کی حالت نہین
اور بیکلی ہے بیشتر اے چارہ ساز بیکسان

ہر دم مدینہ کا الم ہر دم مدینہ کا ہے غم
ناکامیون کا ہے خطر اے چارہ ساز بیکسان

ایسی ہو اب صورت شتاب جان حزین ہو کامیاب
اُس ملک مین ہووے گذر اے چارہ ساز بیکسان

بارش ہی رحمت کی جہان ہی فضل جس جا گلفشان
طوبیٰ جہان کا ہر شجر اے چارہ ساز بیکسان

جس باغ پر رضوان فدا رشک ارم جس کی فضا
جس باغ کا رحمت ثمر اے چارہ ساز بیکسان

طیبہ مطہر جس کا نام جون کعبہ جس کا احترام
جس جا دعا رحمت اثر اے چارہ ساز بیکسان

سرگشتہ و آوارہ ہون ناکارہ و بیچارہ ہون
ہر لحظہ ہے تازہ خطر اے چارہ ساز بیکسان

عاجز ضیا بس زار ہے بیتاب ہے ناچار ہے
اور شوق ہے آٹھون پہر اے چارہ ساز بیکسان

ترے درد فراق سے خستہ ہے جان شہ کون و مکان مہ کُن فیکون

نہین باقی رہی مری تاب و توان شہ کون و مکان مہ کُن فیکون

کہون کس سے خرابئ درد و الم کہون کس سے جو گذرے ہے جانپہ ستم
مری آہ فراق ہے شعلہ فشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون
مجھے طیبہ مین اپنے بلاؤ کہین غم ہند سے جلد چھڑاؤ کہین
کہین ہووے نصیب بھی امن و امان شہ کون و مکان مہ کن فیکون
مجھے درد فراق نے مار لیا غم ہجر وبال عذاب ہوا
نہین چین کا اب کہین باقی نشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون
مرے دل مین ہے صبر کی تاب نہین مری آنکھون مین نام کو خواب نہین
مرے سینہ مین سوز جگر ہے طپان شہ کون و مکان مہ کن فیکون
مرے دل مین چبھا ہے وہ نشتر غم مجھے زیست ہوئی ہے بلائے ستم
شب و روز ہے مجھے محشر نشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون
مری نوک مژہ پہ ہے خون جگر مرے خون کے قطرے مین حشر اثر
مرا عرش پہ پہونچے ہے شور و فغان شہ کون و مکان مہ کن فیکون
مری طرح سے اس کی بھی خاک ہو جان دم گرم ہو اُس کا بھی شعلہ فشان
مرا جو کوئی دیکھے یہ سوز نہان شہ کون و مکان مہ کن فیکون
یہ ضیا ترا خستہ و زار و حزین غم ہجر سے صبر سے ذرہ نہین
مٹی حسرت نام و خیال نشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

اے ہوش ہوان پر فدا خیر الوریٰ یہی تو ہین
اے روح لے ان کے قدم مشکل کشا یہی تو ہین
اے شوق رنگ اپنا دکھا رحمت ادا یہی تو ہین
اے ذوق تو محشر اوٹھا مجبر فدا یہی تو ہین
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ کہف الوریٰ
نوری قبا بیضا ضیا ابر عطا یہی تو ہین

مسند نشین سلطان دین ماہ زمان شاہ زمین
حاجت روائے اُن فوا ہین مشکل کشا یہ ہی تو ہین

عالی نسب والا حسب عز عجم فخر عرب
بحر عطا ابر سخا رحمت ادا یہ ہی تو ہین

شان وقار اولین کیف بہار آخرین
حضرت محمد مصطفےٰ صلی علیٰ یہ ہی تو ہین

بحر نبوت کے گہر برج رسالت کے قمر
رحمت کے منظور نظر نور خدا یہ ہی تو ہین

اِن کے لئے سب کچھ بنا کرسی و عرش ارض و سما
جو کچھ کہ ہونا تھا ہوا سب کی بنا یہ ہی تو ہین

ان کے لئے تھا کنت کنز ان سے کہلے سب رموز
ہر راز ہر اسرار کے پردہ کشا یہ ہی تو ہین

اِن سے ہوا آدم کا دم ان سے وجود ان سے عدم
ان سے حدوث ان سے قدم ہمیہ کہلا یہ ہی تو ہین

دانائے رمز نطق حق ہین محو ذات حق
حق گوئی حق دان حق ناصح و مسا یہ ہی تو ہین

غمخوار جان زار ہین تسکین ہر ناچار ہین
درمان ہر آزار ہین حاجت روا یہ ہی تو ہین

خورشید اوج اہتدا مہر عروج اصطفا
حسن و صفا ناز و ادا نور و ضیا یہ ہی تو ہین

یہ ہین جہان کے پیشوا یہ ہین شہ ہر دو سرا
محبوب خاص کبریا اور مصطفےٰ یہ ہی تو ہین

جب ان کی ہو لطف و عطا کیونکر نہو حاصل شفا
ہر لا دوا آزار کی اپنے دوا یہ ہی تو ہین

عاجز ضیائی ناتوان کس مونہہ سے ہووے مدح خوان
یہ راز ہے سب پر عیان نور خدا یہ ہی تو ہین

قیامت ہے شب ہجر اے شہ دین
طپش ہر دم عدم آرام و تسکین

ستم ہنگامہ آرائی وحشت
غضب آتش زنی سوز دیرین

نہ تسکین شیوہ جان غم آلود
نہ آسایش دل وحشی کا آئین

قیامت خیز شوق دید یثرب
دل نومید محو ذوق لیس

کبھی بیتابی دل پر ملامت
کبھی ہے شورش حسرت پہ نفرین

نہ امید قرار و صبر و آرام ۔ نہ وسواس وقار و جاہ و تمکین

ضیا گر دیکھتے یہ طرز مضمون
تو کرتے میر و سودا لاکھ تحسین

گلچین جلوۂ چمن کن فکان ہون مین ۔ شیدائی جمالِ شہِ دو جہان ہون مین
جب سے ہون محو نام محمدؐ کے کیف مین ۔ اب بیخودی خبر نہین اپنی کہان ہون مین
ہے بیخودی حسرتِ شرب نشاط خیز ۔ ہون محو انبساط و طرب گو طپان ہون مین
کس کی تلاش مین ہے سر گشتگی نصیب ۔ اے جوشِ شوق دشمنِ نام و نشان ہون مین
ق وحشت ہون اشتیاق ہون اے جوشِ اشتیاق ۔ با نالہ الم ہون کہ شورِ فغان ہون مین
جو دیکھتا ہے مجھکو وہ جاتا ہے ہوش سے ۔ کیا شعلۂ تجلیٔ طور آشیان ہون مین
وحدت پسند ہے غمِ اندوہ جان زار ۔ ہمراز ہون کسیکا نہ ہم داستان ہون مین
زیر نگین ہے کشورِ الفت مری مدام ۔ ملکِ طلب مین طرۂ تاج شہان ہون مین

ہے چار دانگ ہند مین شہرت مری ضیا
مدحت نگار شاعر سحر البیان ہون مین

ایسی تقدیر کہان جو ترے در تک پہونچون ۔ یا ترے رہگذر فیض اثر تک پہونچون
نالۂ درد جدائی کی تمنا ہے دن رات ۔ شعلۂ آتش غم بنکے جگر تک پہونچون
دلِ خون گشتۂ اندوہ کا سودا ہے سر جوش ۔ قطرۂ اشک بنون دیدۂ تر تک پہونچون
آرزؤن کی تمنا ہے تمنا کی امید ۔ ہو وے توفیق ازل عزم سفر تک پہونچون
ہے ہر ایک قطرۂ خوناب جگر کو حسرت ۔ موج انعام کی ہو لعل و گہر تک پہونچون
دل و جان کشمکش ہجر سے ہو وین آزاد ۔ رہنما فضل ہو انعد کے گھر تک پہونچون

ہووے حاصل شرفِ طوفِ حرم کی دولت | اوج بالا رسی شمس و قمر تک پہونچون
سوزِ دل گرمیٔ خورشید قیامت دکھلائے | ہمہ تن شعلہ بنون آثار شرر تک پہونچون
یک بیک دیکھ لون وہ بقعہ مینو آثار | شرفِ لذتِ مازاغ بصر تک پہونچون
دھوم ہو خاک سے افلاک تک اپنی ہر سمت | سجدہ فرسا جو در قدس مقر تک پہونچون
قدرت و حکمتِ صناع کا جلوہ دیکھون | بالیقین لطفِ قضا کیف قدر تک پہونچون
جان و ایمان کرون گنبد خضرا پہ نثار | طایرِ سدرہ بنون عرش کے سر تک پہونچون
ہو مسرنے زیر نگین چار حد کشورِ کیف | عالمِ فیض کے آثار ظفر تک پہونچون
آرزوئے در اقدس مین ہوا بن جاؤن | صورتِ بو اڑون جبریل کے پر تک پہونچون

زمزمہ سنجِ مدحت کی ہو وہ نور ضیا
ندرت آرائے اعجاز ہنر تک پہونچون

کیون نہ مشہور جہان مین صاحب ادراک ہون | یا رسول اللہ خاکِ آستانِ پاک ہون
رات دن دلمین ہے دریائے محبت جوش زن | صورتِ سیماب مضطر زار ہون غمناک ہون
ہو گئے خون اپنے ارمان دل ہی دل مین الامان | ہر گھڑی حسرت زدہ با دیدہ نمناک ہون
بن نہین آتی کوئی شکل حصولِ آرزو | کشتۂ تیغِ جفائے گردشِ افلاک ہون
دین و دنیا مین کوئی صورت نہین اعزاز کی | خوار اور زار جہان مثلِ خس و خاشاک ہون
حسرت دیدار مین نقشِ کفِ پا کی طرح | ساکت و حیرت زدہ حیران و نقشِ خاک ہون

داغ ہائے سینہ مین اپنے ضیا رشک بہار
دل ثریا ریز ہے مین شکل شاخِ تاک ہون

عاشق انوار ہون اور طالب دیدار ہون | اے شہ کون و مکان دیوانہ سرکار ہون

خواب مین بھی شکل راحت کی نہین آتی نظر
دل کی بیتابی کی حالت سے غضب ناچار ہون

جوش وحشت کا مرے چارون طرف ہے شور و شر
گو طفیل لاغری جامہ مین شکل تار ہون

دل نہین لگتا کہین وحشت کے صدقے آمدن
آبلے کی شکل دل سے پاے بوس خار ہون

یاد گیسو مین رگ و پے بن گئے دام بلا
ہون اسیر درد و غم وابستۂ آزار ہون

ہوش ہے سر کا نہ ہے پا کی خبر اے بیخودی
کچھ نہین معلوم ہون مدہوش یا ہشیار ہون

کچھ نہین دشوار ہے دریاے وحدت کا عبور
ایک نگاہ مرحمت ہووے تو دم مین پار ہون

اے طبیب درد روحانی خدا کی ہے قسم
اپنا درمان آپ ہون جب آپ کا بیمار ہون

ہو کسی صورت سے در پر ناصیہ سائی نصیب
طالب عمامہ ہون نہ شایق دستار ہون

جل رہا ہون شمع کی صورت سے بزم شوق مین
ہون سراپا سوز غم پروانۂ دیدار ہون

کوئی مونس ہے نہ ہمدم ہے نہ محرم راز کا
آپ اپنا ہمنشین ہون آپ ہی غمخوار ہون

سرکشی کرتا ہے ہر دم نالۂ شام فراق
شعلہ ہون یا برق ہون یا آہ آتشبار ہون

شوق مین طیبہ کے سینہ بن گیا ہے شعلہ زار
گرمی سوز فغان سے حشر کا آثار ہون

لے چل اے جذب محبت دیر اتنی کس لئے
جان سے اپنی سیر ہون اور سیر کو تیار ہون

قطرۂ اشک محبت بنکے در پر ہون نثار
اور سراپا جوش مثل دیدۂ خونبار ہون

گلشن طیبہ کا یا رب کس طرح گلگشت ہو
اپنے دوش آرزو پر اب بشکل بار ہون

سجدۂ در کی تمنا مین مٹا ہون اے ضیا
ہون عزیز دو جہان یا زار ہون یا خوار ہون

دوری ہے مدینہ کی ستم اے شہ کونین
درزات ہون درماندۂ غم اے شہ کونین

بے فرئی تقدیر ہے ہون صرفۂ اندوہ
آیا ہے لبون پر مرے دم اے شہ کونین

سوزش ہے طپش ہمدم و ہمراز ہے وحشت — ہمدرد ہے غم اور الم اے شہ کونین
تسکین ہے طے راحت و فرحت کا نہین نام — آرام ہے رم عیش عدم اے شہ کونین
ہے گردن دل تشنۂ آب دم خنجر — لطف طرب زیست ہے سم اے شہ کونین
آوارگی شوق رفیق دل بیتاب — بیتابی دل کیف اتم اے شہ کونین
دل نارسی جذب سے خون گشتۂ محجوب — سر بار ندامت سے ہے خم اے شہ کونین
ہمت کو نہین تاب شکیبائی و تسکین — وحشت کا ہے گردن پہ قدم اے شہ کونین

اے چارہ گر درد و الم چشم ترحم
ہر دم ہے ضیا نذر الم اے شہ کونین

واقف اسرار بلک کن فکان کوئی نہین — رمز قدرت کا ہے تم سا رازدان کوئی نہین
حضرت آدم سے تا این دم خدا کی ہے قسم — شافع عالم شفیع عاصیان کوئی نہین
مظہر انوار حق اور مہبط اسرار ذات — جز تمہارے آستان کے آستان کوئی نہین
درد فرقت نے کیا واماندہ و صرف لگا — جز کرم تیمار جان ناتوان کوئی نہین
عشق طیبہ مین مری صورت سے اے شان کرم — خستہ دل خستہ جگر اور خستہ جان کوئی نہین
رہن غم صرف الم واماندۂ اندوہ و درد — صورت سیماب مضطر اور طپان کوئی نہین

ذرہ ہائے خاک روضہ مین ہے جو نور و ضیا
تیرے ماہ و مہر مین اے آسمان کوئی نہین

خودی مین خدائی کو پائے ہوئے ہین — محمد سے جو لو لگائے ہوئے ہین
ہے مولود کا دن برستی ہے رحمت — جدھر دیکھیے ابر چھائے ہوئے ہین
چمن کھل رہا ہے خدا کے کرم کا — فرشتے تماشے کو آئے ہوئے ہین

تڑپتا ہے دل اور دل وجان کے ارمان
قیامت بغل مین چھپائے ہوئے ہین

تصور مین روضہ کے داغ تمنا
تجلی کا نقشہ جمائے ہوئے ہین

الٰہی مدینہ کا دیدار دکھلا
کہ دل اور جگر خون کھائے ہوئے ہین

عجب تو نے پائی ہین روشن مضامین
ضیا لفظ کیا جگ مگائے ہوئے ہین

قتیل نازِ طوافِ دیار سرور ہون
شہید غمزۂ عالم شکار سرور ہون

ہوا ہون صورت دل خون غم جدائی سے
برنگ اشک سراپا نثار سرور ہون

کیا ہے نقد دل وجان کو صرف دید ضیا
فدائے الفت کامل عیار سرور ہون

انیس مجلس صدق وصفا تشریف لاتے ہین
جلیس صدر تسلیم ورضا تشریف لاتے ہین

گل گلزار فضل کبریا تشریف لاتے ہین
بہار گلشن لطف خدا تشریف لاتے ہین

سپہر شان وجاہ ارتضا تشریف لاتے ہین
مہ اوج کمال اصطفا تشریف لاتے ہین

چمن رنگین ہوا رحمت کا فرحت کی بہار آئی
شہ اقلیم کیف اجتبا تشریف لاتے ہین

کھلے غنچے کرم کے رنگ لائے پھول رحمت کے
چمن پیرائے گلزار وفا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین ازل سے جنکے آنیکی تمنا تھی
ابد کی جن سے ہے عز وعلا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین فدا جنت ہے جن کے خیر مقدم پر
وہ جنکا شیفتہ رضوان ہوا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین منور جن سے آدم کی تھی پیشانی
وہ جن سے نام حوا کا بڑھا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین ملائک جنکی عزت سے ہوئے حیران
وہ جن سے عقل کل نامی بنا تشریف لاتے ہین

شہنشاہ مکرم والی اقلیم الکملت
سپہر فضل کے نجم العلا تشریف لاتے ہین

ملے گی آرزوئے جان و دل اب کوئی لمحہ مین
مبارک ہو مبارک ہو ضیا تشریف لاتے ہین

واقفِ اسرارِ ذاتِ کبریائی آپ ہین
ہے زمین سے آسمان تک آپکی عظمت کی دھوم
آپ کے اخلاق کا کون و مکان مین اشتہار
وسمۂ ابروئے توحید جمالِ ذاتِ پاک
آپ ہین تفسیر اہدنا الصراط المستقیم
آپ کی ذات مقدس رحمت اللعالمین
صیقلِ آئینۂ حسن کمالِ معرفت
آپ کے الطاف سے فرشی ہو عرشی بالیقین

ہر ادا سے مظہرِ لطفِ خدائی آپ ہین
باغبانِ گلشنِ معجز ادائی آپ ہین
جوہرِ خوش جوہرِ سنجیدہ رائی آپ ہین
غازۂ رخسارِ تسلیم و رضائی آپ ہین
سورۂ نور کمالِ حق نمائی آپ ہین
ہادیِ سرمایۂ صدق و صفائی آپ ہین
جوہرِ آئینۂ رحمت ادائی آپ ہین
قاسمِ انہارِ ذوالمجد و علائی آپ ہین

یارسول اللہ ضیا بھی ہو کرم سے مستفید
نور بخشِ جلوۂ نور ضیائی آپ ہین

کسے ہے باریابی یہ جنابِ کبریائی مین
فدا الیاس سو دل سے ہین سو جان سے خضر قربان
مہ و خورشید دو ذرے ہین خاکِ آستانہ کے

کسے حاصل ہوئی یہ شان و یہ عزت خدائی مین
عجب وقعت ہوئی حاصل کمالِ رہنمائی مین
عیان ہے جلوۂ وحدت تری در کی صفائی مین

تصور مین مزے کونین کے کیا کیا ضیا پائے
بہارِ وصل لوٹی شکر ہے ہم نے جدائی مین

اے نسیمِ صبح رحمت ہے کہ ہر وہ گل زمین
وہ چمن وہ گلشن اور وہ روضۂ مینو نشان

جس کا ہر ذرہ ارم کا ہے نگار آستین
جس پہ سو سو جان سے قربان ہے عرشِ برین

وہ بہار آرا گلستان یہ وہ فضائے کیف جوش
وہ طرب افزا بیابان وہ نشاط انگیز دشت
راحت روح و روان جس کی ادائے دلنشین
سجدہ فرسائے ادب جسکا ہے چرخ ہفتمین

بگلشن کونین مین جسکی نہین شبہ و نظیر
جسکی انوار و ضیا نور زمان حسن زمین

بہار آئی ہے رحمت کی دل محزون کے گلشن مین
پہونچا گل حصول مدعا کے جان کے دامن مین

شبستان تمنا غیرت بزم ارم پایا
ہے شمع والضحیٰ کی روشنی ایک ایک روزن مین

جہان مین جب سے خوشبو نافۂ واللیل کی پھیلی
عیان عالم ختن کا ہے مرے کاشانۂ تن مین

بہار سینۂ زہاد اپنا رنگ دکھلائے
ہدایت کی ہوا آجائے گر قلب برہمن مین

تجلی سرمۂ مازاغ کی ہے چشم نرگس مین
وما ینطق کا نکتہ ہے زبان پاک سوسن مین

شہنشاہ سریر ماعرفنا کا تصدق ہے
تجلی طور سینا کی ہے قصر دل کے آنگن مین

یہ صدقہ تیری یکتائی کی بے مثلی کا روشن ہے
زبان خار یا ہو گو ہے صحرا مین ہر بن مین

رسول اللہ شان ذات والا کی قسم بیشک
نہین تیرا شبہ کوئی ہرگز علم مین فن مین

الٰہی تا قیامت لاکھ سنت اور تمنا ہے
محمد کی محبت کا ہو میرے طوق گردن مین

ازل سے میرا سینہ عشق احمد کا خزینہ ہے
نہین ہے سیم و زر کا نام یان ہمت کے مخزن مین

ضیا بے شبہ وہ تیرا کلام پاک شستہ ہے
نہ گوہر ایسا دریا مین نہ زر ہے ایسا معدن مین

للہ الحمد آستان بوس شہ ابرار ہون
خاک راہ الفت شاہنشہ احرار ہون

سر مین سودا ہے مرے زلف رخ سرکار کا
روز و شب درماندۂ وابستۂ آزار ہون

ہے مشام آرزوئے دل معطر روز و شب
عشق گیسو مین سراپا نافۂ تاتار ہون

چین ایک لمحہ نہین جان پر ارمان کو نصیب / صورتِ سیماب مضطر اور جگر افگار ہون
جذب خاکِ طیبہ دکھلا جلوہ روزِ کرم / شام فرقت کی طرح سے ہند سے بیزار ہون
بیخودیِ شوق مین ہرگز خبر اپنی نہین / محو ہون یا مست ہون مدہوش یا ہشیار ہون

جام عشق احمدی جب سے پیا ہے اے ضیا
ہون عجب مدہوش و کیفی اور عجب سرشار ہون

اے شہِ اقلیم قرب کردگار ذو المنن / راز دار خاص رمز کنت کنزاً مخفیا
اے گلِ رعنائے گلزار صراط المستقیم / آبروئے گلشن فردوس و انہار عدن
اے گلِ دستار اتممت علیکم نعمتی / نور سبحان الذی اسریٰ شہِ یثرب وطن
اے بہارِ باغ کیفِ رحمت للعالمین / جلوہ نورِ احد فیضِ صمد با جان و تن
شارح و حلال رمز قل ہو اللہ احد / حامیِ دنیا و دین ماحی آزار و محن
عالمِ علمِ لدنی آگہ لاریب فیہ / واقفِ انا فتحنا سائرِ چرخ کہن
عالمِ سبحانک لا علم امی العلم / نور عین کائنات و منکران بہار علم و فن
طرۂ دستار لولاک لما شاہِ سبل / زینتِ صدر صفا لطفی مکان یثرب وطن

شورشِ جوشِ ضیا کا زخم ہر دم تازہ ہے
کاش لطفِ خاص ہو تیمار ناسورِ کہن

اے مرے ارمان دلِ یثرب مین جاتے کیون نہین / سجدہ ریزی ادب کا کیف پاتے کیون نہین
اے خوش اقبالان بزم فیض شاہِ دوجہان / دور افتادون کو خدمت مین بلاتے کیون نہین
بیخودان بادۂ الفت کی حالت غیر ہے / لخلخہ لطف و ترحم کا سنگھاتے کیون نہین
شعلہ ہائے سوز ہجران نے کیا محشر بپا / چشمہ رحمت کے طوفان سے بجھاتے کیون نہین

ہے لبِ جان بخش کی شانِ مسیحائی کا ذوق
طالعِ برگشتہ وہ لب کو ہلاتے کیون نہین

لن ترانی کی مے تند اور ہین کم ظرف ضبط
طورِ رحمت سے تجلّی اب دکھاتے کیون نہین

شورشِ شوق اور جوشِ ذوق کیون خاموش ہین
بختِ خفتہ کو مرے دم بھر جگاتے کیون نہین

کوچہ ہائے طیبہ اپنے جذب کا دکھلاؤ رنگ
یہ مری بگڑی ہوئی حالت بناتے کیون نہین

ہم موکس طرح سے پہونچون درِ سرکار تک
خضروشِ مقصود کی منزل بتاتے کیون نہین

تار تار گیسوئے مشکین کا ہے دل مین خیال
جیب اور دامان کو عطرافشان بناتے کیون نہین

زمزمہ سنجِ نعتِ شاہِ عالم اے ضیا
شہرۂ عالم ہے کچھ مضمون سناتے کیون نہین

مژدہ سنا بھی دو کہین حسرت مٹا بھی دو کہین
بختِ غنودہ کو مرے شاہا جگا بھی دو کہین

ہان عرصۂ امید مین محشر اٹھا بھی دو کہین
برقع اٹھا بھی دو کہین جلوہ دکھا بھی دو کہین

وہ نافۂ مشکِ طلب وہ نفحۂ عطرِ عجب
محو ادائے ناز کو اپنی سنگھا بھی دو کہین

وہ دردِ حسرت کی دوا سرمایۂ کیفِ شفا
وہ ساغرِ لطفِ رضا مجھکو پلا بھی دو کہین

وہ جامۂ رنگِ رضا وہ برقعِ کیف و فا
عریان تنون کو ایکدم شاہا پہنا بھی دو کہین

جو اپنا راز دل سے سنے ہم رنگ بنکر چور ہے
جو شمع سان ہر دم جلے وہ دل منگا بھی دو کہین

جسکے لئے مین زار ہون واماندہ و ناچار ہون
جسکا ضیا بیمار ہون اسکو بلا بھی دو کہین

اے بادشاہِ دو جہان امداد کن امداد کن
شاہنشہِ کون و مکان امداد کن امداد کن

جان ہے اسیرِ رنج و غم دل ہے رہینِ صد الم
ہون زار و ناچار و طپان امداد کن امداد کن

اے شافعِ روزِ جزا اے مالکِ ہر دوسرا
اے واقفِ رازِ نہان امداد کن امداد کن

اے دافع رنج والم اے ماحی ظلم وستم
تیمار جان بیکسان امداد کن امداد کن

وا ماندہ و ناچار ہون در ماندہ آزار ہون
تسکین کا گم ہے نشان امداد کن امداد کن

حسرت انیس دل بنی وحشت رفیق جان بنی
حیران ہون جاؤن کہان امداد کن امداد کن

ہو وے کہین لطف وعطا ناچار محزون ہے ضیا
غم سے کہین پائے امان امداد کن امداد کن

جلوۂ رحمت عیان ہے آپ کے انوار مین
شان لطف و مکرمت ہے معرض اظہار مین

کیف ما کان محمد لطف لولاک لما
جلوہ افشانی پہ ہے ہر رنگ ہر آثار مین

رنگ لایا غمزۂ نور ہوا اللہ احد
شوکت توحید دیکھی آپ کے رخسار مین

کیون نہو سجدہ فروش آرزو پاس ادب
فرش عظمت کا بچھا ہے کوچۂ سرکار مین

اے شہنشاہ جہان اے شافع کون ومکان
میرے ارمان ہین تمنائی تیرے دربار مین

درد حسرت لا دوا اور دقت غم لا علاج
ہے عجب نیرنگ کا سامان میرے آزار مین

صرف ناکامی تمنا وقف وحشت جان ودل
سختیان کیا کیا اٹھائین حسرت دیدار مین

یا نبی اللہ کیجیے ناخدائی بہر حق
شورش طوفان ہے اشک چشم دریابار مین

ہے ضیا نغمہ فروش نعت احمد راتدن
لطف تازہ جلوہ آرا اسکے ہے اشعار مین

مانند برق گرم طپش اور طپیدہ ہون
سیماب وار مضطر و از خود رمیدہ ہون

ناکام وزار جلوۂ راحت ندیدہ ہون
پامال فکر سختی ہجران کشیدہ ہون

اے جذب طیبہ وقت حرمان کشیدہ ہون
پامال غم ہون تلخی ہجران چشیدہ ہون

ہر آبلہ ہے دیدۂ حسرت بنا ہوا
پائے طلب مین خار تمنا خلیدہ ہون

مضطر کیا ہے فرقتِ روضہ نے اے ضیا
پر عالمِ خیال مین ہر دم رسیدہ ہون

دلِ مضطر کو ہوائے کاش تسکین	اغثنی یا غیاث المستغیثین
کسی صورت بر آئے حسرتِ دل	اغثنی یا غیاث المستغیثین
نصیب جان و دل ہو طوفِ یثرب	اغثنی یا غیاث المستغیثین
درِ روضہ پہ سر ہو سجدہ فرسا	اغثنی یا غیاث المستغیثین
کہون رو رو کے با جانِ پر اندوہ	اغثنی یا غیاث المستغیثین
مٹے دردِ طلب کی تشنہ کامی	اغثنی یا غیاث المستغیثین
مئے عشق و محبّت سے ہون بدمست	اغثنی یا غیاث المستغیثین
تجلّیٔ رُخِ سرکار دیکھون	اغثنی یا غیاث المستغیثین
طپش دل کی خلش جان کی دکھاؤن	اغثنی یا غیاث المستغیثین
دل و جان زمزمہ سنجِ ثنا ہون	اغثنی یا غیاث المستغیثین
مرادِ دیدہ و دل ہووے حاصل	اغثنی یا غیاث المستغیثین
تجلّی ریز ہووے جلوہ پاک	اغثنی یا غیاث المستغیثین
لبِ دل سے قدومِ پاک چومون	اغثنی یا غیاث المستغیثین
گہر برساؤن اپنے چشمِ تر سے	اغثنی یا غیاث المستغیثین
دکھاؤن جوہرِ حُسنِ عقیدت	اغثنی یا غیاث المستغیثین
بصد عجز و ادب ہون عرض پرواز	اغثنی یا غیاث المستغیثین
غلامِ غوثِ اعظم ہون بصد صدق	اغثنی یا غیاث المستغیثین

طفیلِ غوث علی شاہِ افراد | اغثنی یا غیاث المستغیثین

ضیا ہو بہرہ یاب نعمتِ خاص
اغثنی یا غیاث المستغیثین

ممکن ثنائے خواجۂ کون و مکان نہین
کوثر ملی ہمارے دہان مین زبان نہین

ہے جوشِ شوق سجدہ فروشِ ادب مدام
کب کعبۂ مرادِ غمِ آستان نہین

نشتر فروشیِ غمِ دوری سے دل ہے خون
ارمان کو چشم ترے امید امان نہین

رگ رگ ہے اپنی جلوہ گہہ برقِ التفات
قصرِ وجود طور تماشا کہان نہین

یہ بھی صدائے زمزمۂ شوق دید ہے
بے کیف اپنا نالہ و آہ و فغان نہین

ہے داغ عشق یا کہ دلِ صرف داغ ہے
ارمان و آرزو کا نمایان نشان نہین

تو مہر آسمان عروج کمال ہے
پاسِ ادب تیرا کے سوا نہان نہین

ہے تو ہی آبیار کرم تو ہی آب و رنگ
گلزار کن کا اور کوئی باغبان نہین

لولاک آب و رنگ ابد کا ہے زمزمہ
تیری بہار جاہ مین نام خزان نہین

جن و بشر کو مدح سرائی کا کیا دماغ
جز ذات ہے صفت کا کوئی رازدان نہین

لطف زبان و لذتِ دل کیف روح ہے
سرشار جز ضیا ہے کوئی مدح خوان نہین

آج ہے گلشن عالم کا تماشا جوبن
غیرتِ جنت فردوس ہے صحن چمن

تختۂ خاک پہ ہے ابر کرم کی بارش
نور رحمت کی ہے قندیل فلک پر روشن

ہے ہر ایک شاخ مین انداز بہار طوبیٰ
غیرت سدرہ ہے ہر ایک نہال گلشن

ذکر مرغان چمن زمزمۂ صل علےٰ
ورد ہے انبتہ اللہ نباتاً حسنا

دشت و صحرا مین تماشائی فضائے فردوس
ہر طرف جلوہ فزا فوج ملائک کا نزول
غیرتِ طبلۂ عطار مشامِ عالم
للہ الحمد کا ہر غنچہ کے لب پر نغمہ
شرق سے غرب تک اور غرب سے لیکر تا شرق
ہمہ شوکت و توقیر و وقار و اعزاز
وہ شہِ کون و مکان سید والا توقیر
والضحیٰ جس کا رخ اور جس کا ہے گیسو واللیل

وجد مین مستی تفریح سے ہے چرخِ کہن
خاک کو ناز فلک پر ہے بوجہِ احسن
عیش زا نفحہ کیفِ گل نسرین و سمن
بارک اللہ کے ترانہ مین ہے اگل کا دہن
بارشِ رحمت و افضال خدائے ذوالمنن
زینت کائن و مکان ہے شہنشاہ زمن
سایۂ رحمتِ حق جس کے کرم کا دامن
جس کی لولاک آوا جس کی ہے ماکان ہبین

کیون نہ حصہ مین ضیا کے ہو بلند اقبالی
اسکے مضمون سے ہین مسرور جو ہین اہل سخن

اے شہِ اقلیمِ فضل کبریائی ذوالمنن
ہے دلِ حسرت زدہ دن رات زار و غمزدہ
دردِ فرقت مین گل رنگین ادا ہین خار غم
قامت سرکار کا دل مین تصور سحر جوش
خاکبوسی کا ہے شوق اور وہ جوش و خروش
صورت تسکین کسی صورت نہین آتی نظر
جلوہ انوار کا جب دلمین آتا ہے خیال
کون ہے تم سے زیادہ واقفِ رازِ الٰہ

تاجدار کشورِ شانِ کمالِ پنجتن
اور ارمانِ طلب خونین دل و خونین کفن
سینہ پر کو داغ ہے ہجران مین گلزار و چمن
مدِ آہِ شامِ غم سرو سہی کا بانکپن
غیرتِ فوارہ خون ہر بُنِ موئے بدن
شوق ہے جادو ادا اور ذوق ناز سحر فن
روضۂ مینو سے بڑھ جاتی ہے سینہ کی پھبن
آپکے پیش نظر ہے جلوہ ستر و علن

اے ضیا سارے جہان سے ہو نرالے رنگ پر

اپنا اندازِ سخن اپنا بیانِ سحرِ فن

سو جان سے ہوں تیرے فدا شاہنشۂ دنیا و دین
روزِ ازل سے تا ابد مثل آپ کے کوئی نہین

حسن و جمالِ پاک پر قربان فلک شیدا ملک
گیسوئے مشکین پر فدا لاکھ آرزو سے حورعین

اے سرورِ کون و مکان شاہنشہِ ہر دو جہان
فخرِ بشر ختمِ رسل اے رحمت اللعالمین

الطاف کی ہو اک نظر صبح و مسا شام و سحر
عید امید آرزو تا ہو مرا روزِ پسین

شوقِ مدینہ دل مین ہے اک شور آب و گل مین ہے
ہے کاوشِ عزمِ سفر کیف خیال و دل نشین

ہے طرۂ تاجِ عمل ہے غمزۂ کیف امل
سرکار کی رائے رزین سرکار کا دین متین

تشنہ لبِ دیدار ہوں حیران ہوں ناچار ہوں
اے کاش جوشِ لطف سے پُر ہو طرب کا ساتگین

پرنور ہے سارا جہان روشن زمین و آسمان
انوارِ حسنِ پاک سے ایسا کہان کوئی حسین

نامِ خدا کیا شان ہے کیا ناز ہے کیا آن ہے
ہے سجدہ ریز آستان سو فخر سے عرشِ برین

مشکین مشام آرزو عنبر فشان ارمان کی بو
ہے نفحہ باغ ارم اور تارِ زلف عنبرین

تیرا کلامِ باصفا بے مثل ہے بیشک ضیا
ہر ایک نقشِ خوش ادا ہے عزتِ دُرِّ ثمین

خوش اعمالی کے صدقے جسکا ہووے مصطفےٰ ضامن
بلند اقبالیوں سے اُسکی ہے ذاتِ خدا ضامن

محبت مصطفےٰ کی جسکے دل مین ہے اُسکی ہے
وفا ضامن حیا ضامن کمال اتقا ضامن

ہے نور احمدی کی روشنی سے روزِ محشر تک
فنا ضامن بقا ضامن صفا ضامن عطا ضامن

نہین ہے کوئی شاہا ذاتِ اقدس کے سوا اپنا
انیس و غمگسار و دستگیر و رہنما ضامن

کرم ہو جبکہ تیرے لطف و رحمت کا ہمیشہ کو
فلک ضامن ہین اُس کے اور ہین ارض و سما ضامن

تمہارے اُمتی ہونگی دولت سے قیامت مین
بنین گے اتقیا و اولیا و انبیا ضامن

بہارِ باغِ دل میں جلوۂ نورِ محمد ہے
ضیا ہر وقت اور ہر لحظہ ہے فضلِ کبریا ضامن

اے راحتِ روحِ رواں اے روضۂ مینو نشاں
اے کیفِ جانِ ناتواں اے روضۂ مینو نشاں

تیری فضائے دلکشا تیری ہوائے جاں فزا
فرحت اثر فرحت نشاں اے روضۂ مینو نشاں

تیرا در رحمت اثر ہے مشرقِ نورِ سحر
اور بابِ رحمت آستاں اے روضۂ مینو نشاں

دیوار پر در پر فدا ہر طاق و منظر پر فدا
ہر طایرِ قدس آشیاں اے روضۂ مینو نشاں

تیری ادا ندرت ادا تیری فضا فرحت فزا
تجھسا جہاں میں ہے کہاں اے روضۂ مینو نشاں

تیرا علو و اعتلا تیرا عروج و ارتقا
ہے شوکتِ کون و مکاں اے روضۂ مینو نشاں

ہے منبعِ جود و کرم ہے مخزنِ فیضِ اتم
تیرا حرم ذی جاہ و شاں اے روضۂ مینو نشاں

تیرا اجارہ فرش پر مرغول تیرا عرش پر
تو جانِ جانِ لامکاں اے روضۂ مینو نشاں

دیوار تیری کیفِ جاں اور در ترا فرحت نشاں
اور آستاں ہے دلستاں اے روضۂ مینو نشاں

تجھسے عروجِ جسم و جاں تجھسے وقارِ آسماں
تجھسا کہاں اے جانِ جاں اے روضۂ مینو نشاں

تو مہبطِ فیضِ ازل تو حسنِ نورِ لم یزل
تو ہے ضیائے کن فکاں اے روضۂ مینو نشاں

اے عزِ دیں کیفِ یقیں نازِ زمیں شانِ زماں
شاہِ رسل شمعِ سبل مطلوبِ حق فخرِ جہاں

نورِ کرم عزِ قدم شانِ عدم اخترِ خدم
کیوانِ ہمم والا حشم فیضِ اتم عالی نشاں

فخرِ اُمم زیبِ عمل فیضِ ازل شانِ عمل
نازِ دول عزِ رُسل عظمت دہِ ہفت آسماں

ہے جان اور دل سے فدا شام و سحر عاجز ضیا
محبوبِ رب فخرِ عرب یثرب وطن بطحا مکاں

جبکہ تھی توقیع ما کان تری تقدیر مین
کون ہوتا تیرا ہمسر رفعت و توقیر مین

ذرہ ذرہ تیرے کوچہ کا ہے رشکِ آفتاب
شان مین اعزاز مین انوار مین تنویر مین

ہے غلامون کی ترے شہرت ازل سے تا ابد
صبر مین تسلیم مین تاثیر مین تطہیر مین

ہے ترے ہی اسم اعظم کی تجلی جلوہ ریز
ہر اذان مین ہر نماز و خطبہ و تکبیر مین

اللہ اللہ کیا تری شان معلّےٰ ہے شہا
ذوق مین اور شوق مین اور جذبہ و تسخیر مین

سارے عالم کو کیا اپنا مطیع امر پاک
کیا ادا تاثیر کی تھی عالم تقریر مین

ہے رگ و پے مین تمنائے زیارت کا وہ جوش
نغمۂ صل علےٰ ہے نالۂ شبگیر مین

کیا کہون کیا کاوش یثرب مین خون ہے جان و دل
کچھ نہین ہے فرق جسم ناتوان و تیر مین

ہو ضیا کاش آستان بوس در اقدس شتاب
ہے عذاب جان خلش کاوش ستم تاخیر مین

مجھسا جہان مین کوئی بھی شوریدہ سر نہین
کون و مکان تو کیا مجھے اپنی خبر نہین

لاریب و دید شاہد مقصود ہے محال
پیش نظر جو تیرا درِ فیض اثر نہین

نسبت ہی کیا ہے روضۂ اقدس سے عرش کو
ایسا رواق و طاق نہین بام و در نہین

ایکدم نہین ہے زیست کی لذت مجھے نصیب
جب تک کہ سوئے طیبہ خیال سفر نہین

کیا ہو گیا ضیا شب دوری کی آہ مین
شورش تو رشک حشر ہے لیکن اثر نہین

تجھسا صفات مین ہے کوئی اور نہ ذات مین
بے مثل و بے نظیر ہے تو کائنات مین

لاکھون ہی مردہ دل ہوئے زندہ بفضل حق
اعجاز جان دہی ہے تری بات بات مین

انگشتِ پاک سے ہوا سیراب ایک جہان
رحمت کا جوش کب نہ ہے یہ آب حیات مین

مواج انگلیون سے ہوا کوزۂ وضو
جیحون مین یہ خروش نہ طوفان فرات مین

ایک لفظ لا سے کوئی دقیقہ بفضل حق
باقی رہا نہ ذلت لات ومنات مین

کعبہ سے خار وخس ہوا اغیار کا تمام
بت سجدہ ریز وخاک لب سومنات مین

مداح ذات خالق عالم العز وشان
یٰسٓ وطٰہٰ مدحت عالی صفات مین

شیرینی کلام وہدایت ہے وہ لذیذ
لذت شکر مین اور نہ مزہ جو نبات مین

لذت فزا ہے مدحت سرکار اے ضیا
اور داد رس ہے سب کی حیات وممات مین

کرسی کو یہ لذت نہ مزہ عرش برین کو
جو کیف قدم سے ترے حاصل ہے زمین کو

پہونچے حرم محترم ذات مین تم ہی
یہہ ہمت پرواز نہ تھی روح امین کو

جو سکہ تری مہر نبوت کا ہے رائج
وقعت ملی کب ایسی سلیمان کے نگین کو

اللہ ضیا کو بھی دکھا روضۂ اطہر
تسکین کسی صورت سے ہو اس زار وحزین کو

ملے گلزار یثرب مین الٰہی آشیان مجکو
نہ پھر امید گل نہ بیم تاراج خزان مجکو

تمنائی ہون گلگشت گلستان مدینہ کا
نہ خواہش ہے زمین کی اور نہ شوق آسمان مجکو

شرار خرمن راحت ہے آہ دردناک دل
ہے برق آشیان ہر نالۂ آتش فشان مجکو

دل پر داغ وسینہ غیرت صحن گلستان ہے
فضا دکھلائے کیا سیر چمن اے باغبان مجکو

ترے خاک قدم کو سرمۂ چشم ادب سمجھون
اجازت دے قدمبوسی کی گر اے ساربان مجکو

نزول رحمت وانوار حق لاریب جانونگا
نظر آئے اگر یثرب کی گرد کاروان مجکو

الٰہی ضبط کامل کر عطا الطاف ورحمت سے
نہو خجلت سفر مین تا بہ شکل امتحان مجکو

ہی الفت جب سے گیسو کی تمہارے سنبل و ریحان
نظر آنے لگے رشکِ بلائے ناگہان مجکو

ضیا ہجر مدینہ مین کہان تک ناتوانی ہو
نظر اب زیست بھی آنے لگی بارِ گران مجکو

لطفِ شام و کیفِ شب فیضِ سحر تم ہی تو ہو
عاشقان ذاتِ حق کے چارہ گر تم ہی تو ہو

ہے دلِ عالم تماشاگاہ انوارِ کرم
ہر دلِ پُر نور کے نورِ نظر تم ہی تو ہو

غمزۂ اسرارِ ذاتِ پاک کے ہو گئے یاب
نازشِ نورِ ازل سے بہرہ ور تم ہی تو ہو

آپ کی ہی ذات سے عالم ہوا جلوہ فروز
مہر لولاکِ لما کے جلوہ گر تم ہی تو ہو

تم سے ہی ظاہر ہوئی شانِ ظہورِ ذاتِ پاک
جلوۂ نورِ ضیائے بام و در تم ہی تو ہو

کسی کے دل مین کسی کا بس انتظار نہو
الٰہی کوئی جدائی سے بیقرار نہو

وہ دل ہی کیا جو تیرے خاکپا پہ ہو نہ فدا
وہ جان کیا جو ترے حسن پر نثار نہو

وہ سینہ مخزنِ اندوہ ہے قیامت تک
جو تیرے عشق کے داغون سے لالہ زار نہو

قسم خدا کی جگر مین ہین اتنے غم کے داغ
کہ جس کا تذکرہ منت کشِ شمار نہو

ہر ایک دم نہو کس طرح شورشِ فریاد
جب اپنے دل پہ ہی قابو اور اختیار نہو

الٰہی روضۂ اقدس کا شاہ کے دیدار
کبھی تو ہووے یہہ مانا کہ بار بار نہو

ہمیشہ حسرتِ دیدار مین رہی محروم
نگاہِ شوق مری کیونکہ اشکبار نہو

یقین کون کرے گا کہ عاشقِ انوار
غمِ فراق مین بیتاب و بیقرار نہو

مین اپنی حالتِ دل لکھ تو دون مگر ہے خوف
مزاجِ پاک ادب مین کہین غبار نہو

لگی ہے آگ مرے دل مین سوزِ دوری کی
ہر ایک سانس مرا کیونکہ شعلہ بار نہو

ذرا سی دیر مین بس خاک مین ملاتا ہے
کسی کے سر پہ یہ جن عشق کا سوار نہو
طفیل حضرت حسنین اے شہ کونین
مرے گناہون کی محشر مین کچھ شمار نہو

نظر کرم کی ہو اللہ شافع کونین
ضیا پہ آپ کا دیوانہ ہرزہ کار نہو

جمال شان حق تھا جلوہ گر معراج کی شب کو
تماشے آئے قدرت کے نظر معراج کی شب کو
زمین سے آسمان تک آسمان سے لامکان تک تھا
بہار آرا تجلّی کا اثر معراج کی شب کو
زمین روشن فلک پر نور اختر پر ضیا سارے
فروغ ذات ہر جا تھا مگر معراج کی شب کو
براق برق دم لیکر چلا جب شاہ عالم کو
کھلا اپنا تماشا آپ پر معراج کی شب کو
تمامی انبیا خورم ملک مفتون فلک شیدا
نہال بیغمی تھا بارور معراج کی شب کو
ادھر سے التجا تھی اور اُدھر سے تھی عطا پاشی
تھے انعام الٰہی تازہ تر معراج کی شب کو
مراد اُمت کی اور سب مدعا اپنے کیے حاصل
نہال قرب حق لایا ثمر معراج کی شب کو
قیامت تک لب عشاق حق پر ہے مزہ باقی
ملا سرکار کو وہ ماحضر معراج کی شب کو

ضیا اللہ اکبر تھی رعایت کیسی اُمت کی
جھکایا شاہ نے سجدہ مین سر معراج کی شب کو

نظر حیران کہ پیش چشم سرکار محمد ہو
جگر مضطر کہ جلوہ ریز دیدار محمد ہو
کہان ایسا مقدر اور کہان ایسی مری قسمت
سر سودا زدہ ہو اور دیوار محمد ہو
نہ پہونچے عرش اعظم پر میرا کیونکر دماغ ایدل
تصور مین جو پیش چشم دربار محمد ہو
مزے کیونکر نہ آئین اُنکو اسرار محبت کے
دل وحشی مین جس کے نور انوار محمد ہو
کبھی دریائے رحمت جوش پر آئے خداوندا
بہار دید ہو اور کیف گفتار محمد ہو

گنہگارانِ اُمت کو قیامت مین اَلم کیا ہے	کرم فرمائے عالم فیضِ بسیارِ محمد ہو

ضیا اللہ اکبر کیا خوشی حاصل ہو عشرت ہو
کرم فرما خدا ہو گرم بازارِ محمد ہو

عاشقو طور کا آجاؤ تماشا دیکھو	بزمِ میلاد ہے یان نورِ تجلّیٰ دیکھو
درو دیوار مین ہے جلوہ شانِ حرمین	آیا یان کعبہ کا بھی قبلہ و کعبہ دیکھو
وہ تو وہ اُن کے غلامون مین ہے سب کچھ موجود	رخِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا دیکھو
دل مین ایک لمحہ کرو روضۂ اقدس کا خیال	چاہتے ہو تم اگر عرشِ معلّے دیکھو
خاکِ یثرب کے تصوّر مین بنو گے کندن	آؤ اکسیرِ تمنا کا تماشا دیکھو
ذوقِ رحمت مین لب دل سے پڑھو صلِ علیٰ	مظہرِ ذاتِ خداوند کا جلوہ دیکھو
شبِ فرقت مین ہر ایک لمحہ ہے دردِ الیل	عاشقِ گیسوئے سرکار کا سودا دیکھو
درو دیوار سے انوارِ کرم مین ظاہر	دیکھنا ہو جسے لو دیکھ لو اچھا دیکھو

ہے ضیا جلوۂ سرکار پہ مفتون مدہوش
لاکھ جان سے ہے بنا عاشقِ شیدا دیکھو

شاہنشہِ ارض و سما یا مصطفیٰ تم ہی تو ہو	شانِ ظہورِ کبریا نامِ خدا تم ہی تو ہو
نورِ ازل کیفِ ابد حسنِ احد شانِ صمد	رحمت ادا دریا سخا بحرِ عطا تم ہی تو ہو
عالی ہمم والا شیم ابرِ کرم فیضِ اتم	گردون علم اختر خدم عظمت لوا تم ہی تو ہو
رمزِ حیا سرِّ وفا صدقِ صفا لطف و ولا	دل کی دوا حاجت روا مشکل کشا تم ہی تو ہو
یوسف ادا یحییٰ حیا موسیٰ وفا عیسیٰ صفا	یونس رضا یوشع سخا خضر بقا تم ہی تو ہو
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ کہف الوریٰ	بیضا ضیا نوری قبا صلِ علیٰ تم ہی تو ہو

سدرہ سیر طوبیٰ ثمر لاہوت اثر رحمت نظر
عرشی سفر کرسی مقر نجم العلیٰ تم ہی تو ہو

پاکیزہ خو فرخندہ بو مہتاب رو خورشید ضو
شانِ علو آثار ہو اسرار ہا تم ہی تو ہو

زنگِ ظہور آثار حور اعجاز طور انوار نور
نورِ قبور جلال صور شانِ ضیا تم ہی تو ہو

کیون دامن تر پر نہ بدخشان کا گمان ہو
مژگانِ غمِ حسرت مین جو خونابہ چکان ہو

اے کاش تسلیٔ دلِ زار و طپان ہو
اور نورِ رخِ مہرِ کرم جلوہ فشان ہو

کب تک شررِ ہجر مین راحت خاطر
جولانیٔ برقِ ستمِ سوز نہان ہو

کب تک رہے لب صرفۂ تجالہ فروشی
کب تک دل پُر درد الم نذر فغان ہو

ہے محشر وحشت تپش شوق کی شورش
اے ابرِ کرم شعلۂ حسرت سے امان ہو

ہر سانس مین کیون ہووے نہ ہنگامۂ محشر
تارِ رگِ جان جب کہ مرا برق طپان ہو

نشتر زنِ دل کاوشِ حسرت ہے ہر اک دم
منتِ کشِ آرام نہ ہر گز رگِ جان ہو

اے جلوۂ انوار رخ شافعِ کونین
للہ مری خلوتِ دل طور نشان ہو

اے لمعۂ انوار سرِ طور شفاعت
اب جلوۂ آثار کرم جلد عیان ہو

جلوے سے ترے خلوتِ دل طور طرب ہے
ہر لحجہ لبِ روح نہ کیون زمزمہ خوان ہو

ہے زمزمۂ وحدت و تبلیغ رسالت
پُر کیف نہ کس طرح سے تکبیر و اذان ہو

ہو کیف تصور مین فدا خاکِ قدم پر
خون ہو کے دلِ زار بس آنکھون سے روان ہو

دل مین وہ تماشے ہین کہ مین کہہ نہین سکتا
آنکھون مین وہ جلوہ ہے کہ ہر گز نہ بیان ہو

کیا دیر ہے دل سوئے مدینہ مجھے لیچل
ارمان بھی مرا ہم سفر تاب و توان ہو

پہونچون در روضہ پہ بصد شوق و بصد ذوق
اور جوش پہ افضالِ خداوندِ جہان ہو

پھر دل کو ملے نعمتِ کونین کی لذت
اور موجۂ کوثر مین دھلی میری زبان ہو

اور زمزمۂ شوق رہے صلّ و سلّم
اور نغمۂ الحمد سے لب نغمہ فشان ہو

دل ہووے تجلی کدۂ طورِ عنایت
اور سینہ مرا غیرتِ گلزار جنان ہو

ممتاز نہ ہو کیون وہ ضیا طرز سخن مین
مداحیِ سرکار مین جو محوِ بیان ہو

عجب تھا فضل و رحمت کا سمان معراج کی شبکو
منور تھے زمین و آسمان معراج کی شب کو

فلک تھا شکر حق سے تر زبان معراج کی شب کو
فرشتے تھے طرب سے نغمہ خوان معراج کی شب کو

ادھر سے شوق دیدار اور ادھر سے جوش رحمت کا
ہوئے سارے عیان رمز نہان معراج کی شب کو

خدائی کا تماشا پیش چشم شاہ عالم تھا
کہ دیکھے سب مکان و لامکان معراج کی شب کو

فلک قربان ملک مفتون ارم خورم خدا راضی
خدائی مین خوشی کا تھا سمان معراج کی شب کو

بجز سرکار کس نے پائے ہین آدم سے تا ایندم
عطا حق نے کیے جو ارمغان معراج کی شب کو

بہار آرائے طوبیٰ تھا چمن پیرائے جنت تھا
ترا اعجاز اثر سرو روان معراج کی شب کو

ق

مشرف خاکبوسی سے ہوا ہے بالیقین شاہا
ہمارے شوق کا بھی کاروان معراج کی شب کو

کہ شورش ہے طلب کی اور وفورِ شوق ہے ہردم
سمجھتا ہے دل اپنا راج جان معراج کی شب کو

دکھایا حسن اپنے جلوہ و انوار تابان کا
بنایا حق نے اپنا رازدان معراج کی شب کو

ضیا اللہ اکبر کس قدر خاطر تھی حضرت کی
دکھایا لطف قدرت کا نشان معراج کی شب کو

یہ کیا جلوہ ہے کیا انوار دیکھو
زمانہ ہے تجلی زار دیکھو

در و دیوار مین ہے شان خاور
ہر اک ایوان ہے طور آثار دیکھو

زمین پر چرخ چارم کا گمان ہے — فلک سے ہے مظہر انوار دیکھو
جہان آرا ہین انوار کواکب — ہوا اسرار کا اظہار دیکھو
کرم ہے جوش پر شان کرم کا — ہے رحمت رشک دریا بار دیکھو
کسی کی آمد آمد کی ہوئی دہوم — طلب وحشت پہ ہے طیار دیکھو
قدوم پاک کی ہے کس کے شہرت — طرب کی گرمی بازار دیکھو
تعالی اللہ تعالی اللہ ہے کیا دن — ہر ایک دم مین ہین سو آثار دیکھو
جہان ہے مظہر انوار وحدت — ہر ایک آثار مین اسرار دیکھو
بنا فرش زمین عرش کرامت — اور اون مین ہے معجز کار دیکھو
رسول اللہ کی میلاد کا دن — ہے شان رحمت غفار دیکھو
اب آئے سرور عالم جہانین — جہان ہے مطلع انوار دیکھو
ہے غل صلّ علی صلّ علی کا — روان الطاف کی انہار دیکھو
نگاہ لطف سے شاہ جہان کی — ہوا عالم کا بیڑا پار دیکھو

ضیا کو داد دو اے اہل انصاف
اور اس کی خوبی اشعار دیکھو

یا نبی سب کے رہنما تم ہو — سارے عالم کے پیشوا تم ہو
رہنماؤن کے رہنما تم ہو — پیشواؤن کے پیشوا تم ہو
مظہر رحمت خدا تم ہو — مصدر فضل کبریا تم ہو
قبلۂ قلب اولیا تم ہو — کعبۂ روح انبیا تم ہو
لاکھ یوسف ہون آپ پر قربان — سب سے خوشرو و خوش لقا تم ہو

شرقِ نور ہے جہان تم سے | شانِ تفسیرِ والضحیٰ تم ہو
فخرِ آدم ہو وسعتِ عالم | نازِ محبوبیٔ خدا تم ہو
آپ کا نام ہے تسلیٔ روح | عشق کے درد کی دوا تم ہو
آپ کا بحرِ لطف ہے مواج | کشتیٔ دل کے ناخدا تم ہو
مرضیٔ حق ہے آپ کا ایما | خود ہو تسلیم خود رضا تم ہو
آپ کے ہر کرم مین لطفِ وصول | کیون نہو واصلِ خدا تم ہو
ہے ازل سے ابد تک شہرت | صاحبِ رحمت و سخا تم ہو

تم ضیا کے ہو حامیٔ محشر
ہادیٔ منزلِ ھدا تم ہو

دل مین حسرت ہے کہ دیدارِ رسولِ پاک ہو | مین ہون یارب اور سرکارِ رسولِ پاک ہو
کاش قسمت ہو بلندی پہ مری اے کبریا | بیخودی مین کیف کردارِ رسولِ پاک ہو
کیون نہ بنجائے تجلّی گاہ سینہ اور دل | برق وش جب تابِ انوارِ رسولِ پاک ہو
عطر افشان ہو مشامِ آرزوئے ذوق و شوق | غالیہ سا زلفِ خمدارِ رسولِ پاک ہو
ہو دلِ دیوانہ کی یارب دعا یہ مستجاب | سر ہو میرا اور دیوارِ رسولِ پاک ہو
ہے بلند اقبالیٔ کونین کا بیشک نشان | دل برنگِ چشمِ بیمارِ رسولِ پاک ہو

جائے جب میدانِ محشر مین ضیائے بینوا
وردِ اُس کا نام دربارِ رسولِ پاک ہو

دیکھیے پوری ہو کب تک اپنے دل کی آرزو | دیکھین جلوہ اُس کا جس کی راتدن ہے جستجو
خاکِ یثرب کی تمنا مین ہون آشفتہ خیال | بے سبب اتنا نہیں ہے اپنا شورِ ہاؤ ہو

خلوت دل مین عجب انوار کے آثار ہین
ہے کسی کے جلوۂ رخ کی یہ عکس و تاب و ضو

سجدہ ریزی کب نصیب خاکسار خاص ہو
اے ہمہ الطاف و رحمت اے شہ فرخندہ خو

درد فرقت سے ہمین ہے ایک دم تسکین نصیب
نالہ و فریاد و افغان کی ہے شہرت چار سو

ہے مشام آرزوئے دل معطر رات دن
عطر سائے جامۂ جان ہے کسی گیسو کی بو

ہو ضیا مداحیٔ سرکار کا دعویٰ مجھے
کوثر و تسنیم سے حاصل اگر ہووے وضو

رحمت حضرت اللہ کے دریا تم ہو
صدف فضل و کرم کے دُر یکتا تم ہو

واقف رمز ازل ماہر اسرار ابد
نکتہ دان شرف نکتۂ یوحیٰ تم ہو

آپ کے واسطے یہ کون و مکان بنا
جلوۂ شان خدائی کے تماشا تم ہو

نور اول ہو تمہین جلوۂ آخر ہو تمہین
ازلی و ابدی راز کے افشا تم ہو

آپ کے پردہ مین ہے ذات کا بیشک اظہار
کشف اسرار کے معنی کے معما تم ہو

تم نہ ہوتے تو یہ ہونا بھی نہ ہوتا ہرگز
کھل گیا ہونے نہ ہونے کا بھی ہونا تم ہو

آپ کی ذات ہے نور ضیائے کونین
کس کی ہمت ہے کوئی کیا کہے کیا کیا تم ہو

برق لولاک کو انوار فشان دکھلا دو
بے نقاب آج تجلی کا سمان دکھلا دو

خلوت دل مین نہان راز کی صورت ہے مراد
ہے تقاضا یہ تپش کا کہ عیان دکھلا دو

لذت افسردہ دلی سے نہین ہوتی حاصل
گرم الطاف ہو برق طپان دکھلا دو

عرض حاجت مین نہین ترک ادب کی شوخی
حالت زار تم اے آہ و فغان دکھلا دو

جو دکھاتا ہے اثر شام الم مین بیشک
طپش جوشش دل و حسرت جان دکھلا دو

اے دل غمزدہ ہجر ذرا ہمت ہو
داغ غم سے جگر اب اپنا نشان دکھلادو

ہو ہر ایک لفظ سے انوار ضیا کا اظہار
دل و جان رنگ تپش حسن بیان دکھلادو

آؤ شاہنشہ اقلیم معالی آؤ
مرے آقا مرے مولی مرے والی آؤ

آؤ اے جلوہ انوار جمال رحمت
آؤ اے برق سر طور جلالی آؤ

آؤ اے حامی کل شاہ رسل مظہر ذات
آؤ اے مصدر آثار کمالی آؤ

آؤ اے حامی دین حق و آثار کرم
آؤ اے ماحی اوہام خیالی آؤ

آؤ اے زیب دہ شرق و فضائے مغرب
آؤ اے حسن خوبی و شمالی آؤ

آؤ اے درد دل زار کے درمان و علاج
آؤ اے چارہ گر غمزدہ حالی آؤ

آؤ اے ختم رسل شاہ سبل ہادی کل
جلوہ کیف سے کونین ہین خالی آؤ

آؤ اے نور خداوند دو عالم آؤ
آؤ انوار جلالی و جمالی آؤ

بخشو دیدار کے انوار ضیا سے شاہا
شرف و عزت مالی و منالی آؤ

جمال عالم آرا اوسکا بھی طور تماشا ہو
ابو القاسم محمد مصطفے کا جو کہ شیدا ہو

غم دیدار شہ مین جسے وحشت ہو سودا ہو
بجز فضل الٰہی اس کا کھیئے کیا مداوا ہو

ندیکھے سامنے آنکھون کے جبتک نور روضہ کا
مریض غمزہ الفت کہو کس طرح اچھا ہو

غش آجاتا ہے جب سنتا ہون مین دیدار کا مژدہ
نظر آئے کوئی جلوہ تو پھر کیا جانئے کیا ہو

مرا دل لاکھ درجہ خلد سے بہتر ہو عظمت مین
تصور شافع کونین کا گر جلوہ فرما ہو

بدولت آپ کی دونون جہان مین ہمکو راحت ہے
غرض کسکو ہے جو منت کش ناز مسیحا ہو

دل مضطر کی بیتابی نے اپنی بات کھو دی ہے
الہی کوئی دیوانہ کسی کا اور نہ شیدا ہو

اب ایک لحظہ کو صبر آتا نہیں شام جدائی میں
بہار نور رحمت یا الہی جلوہ فرما ہو

ضیا کی آرزو ہے راتدن داغ جگر اپنا
فروغ جلوۂ انوار شہ سے ید بیضا ہو

کہاں ایسا مقدر ہے کہ دیدار محمد ہو
فروغ دیدۂ دل نور انوار محمد ہو

ہے کیا فرق مجھ میں اور فرشتوں میں اگر دم بھر
ظہور التفات رحمت آثار محمد ہو

حصول مدعا اُسکا مسیحا سے ہے ناممکن
ازل سے جو شہید ناز و بیمار محمد ہو

بلند اقبال ایسا دونوں عالم میں کہاں ہوں
جو فضل حق سے مدفن زیر دیوار محمد ہو

مرا کشت تمنا باغ جنت کو بھی شرمائے
بہار آرا اگر ابر گہر بار محمد ہو

خریدار اپنی رحمت سے نہ ہوگی بات کیا کیا کچھ
بروز حشر جس دن گرم بازار محمد ہو

دل و جان چیز کیا ہی آرزو ہے اہل وحدت کی
ضیا ایمان بھی سنو سنو بار ایثار محمد ہو

تصور میں کسی کا روئے روشن جلوہ آرا ہو
تو ہر موئے تن اپنا رشک برق طور سینا ہو

فروغ قاب قوسین عالم آرائے تمنا ہو
اگر شمع فلما سے طلب طور تماشا ہو

سریر آرائے عظمت اُسکا فرق ارجمندی ہے
تمنا جسکی خاک آستان پاک و اعلیٰ ہو

ہم آغوش طرب ہو ذرہ ذرہ خاک حسرت کا
اگر خورشید فیض عام رحمت جلوہ فرما ہو

مشام افروز ارمان ہے شمیم گلشن لیلیٰ
نکیوں ارشِ جلیل اپنی بہار کیف عقبیٰ ہو

عیان نقش ارادت سے کمالات الستی ہوں
اگر شان کرم جلوہ فروز و رحمت آرا ہو

نکیوں ہوں موئے تن دیدہ گرگہائے تن بسمل
جو برق غمزۂ جذب طلب گرم تقاضا ہو

بہار تازہ لائی داغ دل کی عنبر افشانی — نشاط عام یارب گیسوئے مشکین کا سودا ہو

تمنائے ضیا یارب ہم آغوش اجابت ہو
دل و جان مین تجلی جمال ذات والا ہو

کرم کرنا تھا خلاق جہان کو — کیا پیدا اشرفِ کون و مکان کو
طوافِ آستان مین ہے شب و روز — نہین بے وجہ گردش آسمان کو
اسیرانِ محبت ہم صفیر و — کرین گے کیا گلستان جنان کو
تعالے اللہ اقبالِ مقدر — بنایا موجۂ کوثر زبان کو
گہرہائے ثنائے شاہِ دین سے — کیا پُر دُر مرے درجِ دہان کو
بنا ہون خاک راہ آلِ اطہار — نہ کیون سرمہ بنون چشم جہان کو
وفورِ شوق ہے دمساز محشر — چھپاؤن کس طرح دردِ نہان کو
نہین اس رمز سے واقف ملک بھی — سناؤن رازِ دل کس رازدان کو

قیامت جوش ہے شام و سحر سے
نہین فرصت ضیا آہ و فغان کو

جہان ہے آج پُر انوار دیکھو — زمانہ ہے تجلی زار دیکھو
رخِ سرکار کے انوار دیکھو — ظہورِ ذات کے آثار دیکھو
کرم کی گرمیٔ بازار دیکھو — ہوا اسرار کا اظہار دیکھو
تصور ہے شہِ کون و مکان کا — دل و جان ہین تجلی زار دیکھو
بنا ہے رشکِ انگشتِ شہادت — گریبان کا مرے ہر تار دیکھو
ازل سے تا ابد ہے بزمِ رحمت — مری سرکار کا دربار دیکھو

سپہر جاہ و دولت کے ہیں خورشید
ادب سے اے ضیا رخسار دیکھو

اب درِ رحمت ہر اک جانب سے وا ہے دیکھلو — فرحت افزا کیف فضلِ کبریا ہے دیکھ لو
ساز و سامانِ مسرت ہو رہا ہے دیکھلو — جوش پر دریائے انعام و عطا ہے دیکھلو
شاخ شاخ باغ ہے جلوہ فروزِ حسن و ناز — عالم آرا ہر گلِ رنگین قبا ہے دیکھلو
سبز بختی کا نشان ہے رگ سبزِ شاخ سبز — جلوۂ فضلِ بہاری جلوہ زا ہے دیکھلو
مست عشرت ہے نسیم اور محوِ فرحت ہے شمیم — وقفِ راحت سرخوش عشرت صبا ہے دیکھلو
ہے دماغِ جان معطر اور مشامِ آرزو — عشرتِ عالم نسیم عطر سا ہے دیکھلو
نور افشان آسمان ہے اور زمین انوار جوش — شش جہت میں ایک تماشا خوشنما ہے دیکھلو
ہر گل و غنچے کے لب پر نغمۂ صلّ علےٰ — کیف میلادِ محمد مصطفےٰ ہے دیکھلو
جو مرادیں تھیں دلِ عشاق کی وہ مل گئیں — مدعا جو کچھ کہ تھا پورا ہوا ہے دیکھلو
عالمِ انوار ہے ہر طاق و منظر سے عیان — اشعۂ برقِ کرم جلوہ نما ہے دیکھلو
جو نہ دیکھا ہو کسی نے آج وہ دیکھے شوق سے — جوشِ رحمت کس طرح سے ہو رہا ہے دیکھلو
وہ ہوا فضلِ الٰہی کا زمانہ میں نزول — اور وہ بدلی اب زمانہ کی ہوا ہے دیکھلو

سارے عالم میں نہ کیوں مشہور ہو اپنا کلام
اور ہی کچھ اس کا جلوہ اور ضیا ہے دیکھلو

الٰہی غنچۂ امید وا ہو — طرب افزا بہارِ دلکشا ہو
گلستانِ تمنا ہووے سرسبز — گلِ شاخِ امل جلوہ نما ہو
مشامِ آرزو ہووے معطر — دماغِ جان و ایمان عطر سا ہو

تماشائے بہار ہشت جنت
تجلی جمال فخر آدم
تمنائے دل رحمت برائے
زمین بن جائے رشک عرش اعظم
زمین و آسمان ہو وین پر انوار

طراز آستین رنگ قبا ہو
فروغ مشعل طور ہدے ہو
جہان آرا جمال مصطفا ہو
فلک کرسی فضل کبریا ہو
ظہور مظہر ذات خدا ہو

کرم ہو فضل ہو اور جوش رحمت
عطا ہو لطف ہو حاضر ضیا ہو

دل مین ہے شورش سفر مرضی حق جو ہو سو ہو
اب ہین چین ایک دم شورش شوق کی قسم
قبلہ و کعبہ جہان ہے یہ ہی ذوق ہر زمان
سجدۂ در نصیب ہو رحمت حق قریب ہو
روضۂ شاہ دیکھ لون جلوۂ ماہ دیکھ لون
خاک در حضور ہو آنکھون مین طور ہو
رنگ بہار کیف ہو کیف ادائے ذوق ہو
لب پہ ہو عرض مدعا دل مین ہو کیف التجا

شوق نے باندھ لی کمر مرضی حق جو ہو سو ہو
نالۂ دل ہے حشر اثر مرضی حق جو ہو سو ہو
آپ کا در ہو میرا سر مرضی حق جو ہو سو ہو
کیف اثر ہو جلوہ گر مرضی حق جو ہو سو ہو
مہر طرب ہو جلوہ گر مرضی حق جو ہو سو ہو
رنگ ظہور سر بسر مرضی حق جو ہو سو ہو
نخل امل ہو پر ثمر مرضی حق جو ہو سو ہو
قطرہ فشان ہو چشم تر مرضی حق جو ہو سو ہو

دل مین ضیائے نور ہو ولولۂ حضور ہو
رنگ کلام تازہ تر مرضی حق جو ہو سو ہو

اے سرور ہر دوسرا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو
اے اختر برج صفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

اے شافع روز جزا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو
اے گوہر درج وفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

محبوب ذات کبریا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو
حضرت محمد مصطفےٰ جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ کہف الوریٰ
رحمت ادائے عیسےٰ شفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

لطفِ احد فیضِ صمد جہد و جد بے ردّ و کد
بے حد و عد درمان نما جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

جانِ جہان شانِ زمان لطفِ مکان یثرب نشان
ہر این و آن کے غم زدا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

نورِ نظر فیضِ اثر عرشی سفر کرسی مقر
جانِ وفا عینِ صفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

خورشید ضو فرخندہ بو سرشار ہو تسلیم خو
مستِ وفا محوِ رضا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

عالی نسب والا حسب اُمّی لقب فخرِ عرب
عزِ فنا جاہِ بقا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

نورِ حرم زیبِ ارم فخرِ اُمم فیضِ اتم
ماہِ علو مہرِ علا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

رمزِ حیا صدق صفا رمزِ وفا رحمت قبا
شانِ زمین عزِ سما جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

زیبِ سمک زینِ فلک جانِ ملک نوری کفک
عالی بہا شانِ خدا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

رحمِ متین علمِ مبین نورِ یقین تزئینِ دین
رنگِ رضا نور و ضیا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

نسیمِ گلکشائے گلشنِ فیض و سخا تم ہو
شمیمِ عطر سائے طبلۂ لطف و عطا تم ہو

بہارِ گلشنِ نازِ جمالِ اولیا تم ہو
فروغِ مشعلِ بزمِ کمالِ انبیا تم ہو

قریبِ کبریا تم ہو حبیبِ کبریا تم ہو
ازل سے تا ابد سب کچھ محمد مصطفےٰ تم ہو

تمہاری ہی عطا سے باغِ طاعت کی ہے سرسبزی
شفاعت کے کرم کی اور رحمت کی ہوا تم ہو

تمہارے ہی لیے سب کچھ بنا جو کچھ بنا شاہا
ازل کی اور ابد کی ابتدا اور انتہا تم ہو

حسین ہو سرو رعنائے گلستانِ کرم جوشی
بہار جلوہ آرائے چمن زارِ وفا تم ہو

تمہاری ہی ادائے ناز کا تھا طور پہ جلوہ
جمالِ پیکرِ تقدیس کے چہرہ کشا تم ہو

تمہاری ہی ادائے جود جودی پر ہوئی ظاہر
تمہارے ہی نسیمِ لطف سے اکثر بنے غنچے
تمہارے ہی کرم سے دستگیری کی ادا دیکھی
تمہارے نام سے پائی اجابت عرضِ حسرت نے
پریشان خاطروں کی تم سے تسکین ہے ہر اک صورت

غریقِ لجۂ اندوہ و غم کے ناخدا تم ہو
بہارِ خلعت و رنگِ جمالِ اصطفا تم ہو
ہر اک واماندہ و ناچارِ حسرت کی عصا تم ہو
بہارِ شان و جاہ و رنگِ رخسارِ دعا تم ہو
علاجِ خاطرِ ناچار و زار و مبتلا تم ہو

ضیا پر اک عنایت کی نظر ہووے شہِ عالم
عجب حاجت روا تم ہو عجب مشکل کشا تم ہو

تمنا ہے کہ سینہ مشرقِ انوارِ سبحان ہو
خلش ہجران کی بجائے رگِ گل کی طرح نازک
طپش وحشت خلش حسرت مسرت بخش دائم ہوں
برائی مدعائے دل پذیرا ہو دعائے دل
دعائے اجابت تک ہو رحمت اُسکی شیدائی
در و دیوار سے برسین نشانِ کیف مسرت کے
فلک سے نور کی بارش دکھائے رنگ رحمت کا
رسول اللہ کے جلوے ہوں نازِ فیض پیرا سے
تصورِ روضۂ اقدس کا بجائے انیسِ جان
ظہورِ فضل ہووے اور وفورِ رحمتِ مولیٰ
نسیمِ مرحمت سے گل بنین غنچے تمنا کے
بہارِ دید ہو فصلِ مسرت کی ہو رعنائی

تجلیٔ جمالِ شہ سے جان و دل فروزاں
ہر اک داغِ جگر رنگِ گلِ تر کیف سامان
دلِ غمناک خورم جانِ محزون شاد و شادان
طرب خانہ ہو سینہ عیش و عشرت خاص مہمان
جو ہووے آرزوئے جان نشانِ عشرت جار
ادائے طاق و منظر سے طرب ہمراز ارمان
زمین پر غلغلِ عشرت میں کیف لطف نعما
شبِ میلاد کی فرحت بہارِ حسن ایما
دلِ بیتاب خلوت خانۂ اسرار رحما
ہر اک ارمان برنگ غنچۂ گل شاد و خندا
شمیم لطف سے ہر برگ گل پہ ناز
نزول مرحمت کا ہر طرف سے ساز

نظر کے سامنے ہو سبز گنبد شان و شوکت سے ۔۔۔ ہزاروں بار جس پر چرخ اخضر روز قربان ہو
برنگِ طائرِ بیتاب دل چاہے کہ اُڑ جاؤں ۔۔۔ پریشاں حال جاں نالہ جوش و زار و حیران ہو
طپش چاہے کہ سو محشر اُٹھاؤں ایک نعرہ میں ۔۔۔ خلش آمادہ کاوش ہو گلشن داغ پنہان ہو
نہ تاب تن رہے باقی نہ صبر و جوشش مشتاقی ۔۔۔ برنگ کاکل پر خم عجب حالت پریشان ہو
در سرکار پر پہونچوں بصد مشتاقی و شورش ۔۔۔ ادب سے پائے ہمت ہو شکستہ اور لرزان ہو
نہ ہو جب ضبط کا یارا ہوں ناچار و بیچارہ ۔۔۔ امید سجدہ ریزی خانہ ارمان میں مہمان ہو
کبھی سر سنگ در پر اور کبھی آنکھیں ملوں رو رو ۔۔۔ کبھی دل مضطرب ہووے کبھی لب وا ہو خندان ہو
مرادیں جان و دل کی پاؤں فضل خاص مولیٰ سے ۔۔۔ کرم فرمائے حال زار لطف ذات ذیشان ہو
یکایک ہو ہوا رشک نسیم گلشن جنت ۔۔۔ شمیم جانفزائے خلد حسن باغ امکان ہو
گھٹا آئے کرم کی برق چمکے لطف و رحمت کی ۔۔۔ تجلی طرب آرائے دل رشک گلستان ہو
یکایک نور کا جلوہ دکھائے شان سبحانی ۔۔۔ کلیم آسا دل بیتاب مدہوش اور حیران ہو
خبر اپنی رہے باقی نہ آگاہی نہ ہشیاری ۔۔۔ عجب غفلت سے ہو طاری کہ یا جوش نسیان ہو
بہار لطف جوشی اور کرم کوشی کا رنگ آئے ۔۔۔ شمیم مرحمت عنبر فشان عطر گریبان ہو
جمال پاک دیکھوں جلوہ لولاک کو دیکھوں ۔۔۔ ہر ایک ارکان تن جوں مشک نافہ مشک افشان ہو
جو امید دل و جان ہے سناؤں مدعا پاؤں ۔۔۔ پڑھوں الحمد لب لب مسرت سے ثنا خوان ہو

ضیا خاموش ہے پاس ادب لازم ہے بن ناداں
نہ ایسا محو شوق و ذوق بھی ہرگز سخندان ہو

تجلی ریز رحمت گر ترا روئے منور ہو ۔۔۔ سویدائے دل تیرہ فروغ چرخ اخضر ہو
گر آ جائے تصور جلوہ رخسار تابان کا ۔۔۔ ہر ایک داغ جگر غیرت دہ خورشید انور ہو

ہر اکیدم زخم الفت کی ترقی کا ہے دل خواہان
الٰہی مشک افشان بوے گیسوے معنبر ہو

جبین سائے ارادت اپنے ارمان کو بناؤن مین
اگر ہو فضل داور اور ترقی پر مقدر ہو

الٰہی تیری رحمت سے مجھے امید واثق ہے
طفیل سرور عالم کسی دن بخت یاور ہو

در اقدس پہ سجدہ ریز میری آرزو مین ہون
مشرف ناصیہ سائی سے شوق جان مضطر ہو

فروغ جلوہ ہاے روضۂ اطہر سے دل روشن
تجلی ریزی انوار سے ارمان منور ہو

غلاف روضۂ اقدس کو آنکھون سے ملون ہر دم
غبار سنگ در سے دیدۂ امید انور ہو

بہار لطف و رحمت کی گل افشانی کے جلوہ مین
دل و جان و جگر داغون سے ایک پھولون کی چادر ہو

کبھی نالہ کبھی افغان کبھی شورش کبھی گریہ
کبھی دُر ریز گوہر پاش ابر دیدۂ تر ہو

کبھی انوار پر مفتون کبھی آثار پر شیدا
کبھی طور تماشائے تمنا طاق و منظر ہو

کبھی فریاد و افغان اور کبھی نالہ کبھی شورش
کبھی بیتابی دل سے عیان انداز محشر ہو

بہار آئے طرب کی اور گل افشانی ہو عشرت کی
مراد جان محزون و دل مضطر میسر ہو

نسیم گلشن رحمت کھلائے غنچۂ خاطر
شمیم جان فزائے خلد بوئے جان اطہر ہو

دل و جان کو ہو تسکین شاد اور خورم نہین ارمان
کرم شاہ زمین و آسمان کا بندہ پرور ہو

بہار فصل آئے برق چمکے خاص رحمت کی
اُٹھے ابر کرم پر شور ہر قطرہ دُر تر ہو

کرون پر دامن ارمان دل دُر ہاے رحمت سے
مقدر یاوری پر ہوئے اور طالع سکندر ہو

جمال پاک کی ہو وے تجلی جہان آرا
غش آئے صورت موسیٰ عیان ہمت کلجو ہر ہو

گلاب افشان ہو ابر رحمت شان کرم جوشی
شمیم التفات خاص سے ارمان معطر ہو

نہ دیکھا ہو کسی نے جو تماشا آنکھ سے دیکھون
فروغ دیدۂ دل ناز حسن نور پیکر ہو

سراپا نور ایک رعنا جوان کی شان رعنائی
ادائے رحمت آرائی سے سر چلوہ گستر ہو

مرادین جان و دل کی کرون حاصل بصد فرحت
جو کہنا ہے کہون اور جو کہ سننا ہے سنون بیشک

ہر ایک ارمان ہو خورم شاد جان زار و مضطر ہو
وفور جوشش فرحت رحمت خلاق اکبر ہو

ضیا پاس ادب لازم ہے بس خاموش ہو جاوان
نہ اتنا محو شوق ذوق بھی ہرگز سخنور ہو

مرے مولا مجھے دیدار دکھا دو للہ
کشتۂ ناز ہون اور محو ادا و انداز
عمر گذری اسی شوق اور اسی حسرت مین
شورش درد جدائی نے اٹھایا محشر
ہاے ناکامی و محرومی قسمت کبتک
دیکھ لون جو شب معراج مین تم نے دیکھا

میری توقیر میری شان بڑھا دو للہ
ایک کرشمہ مجھے رحمت کا دکھا دو للہ
بخت خفتہ کو کسی دن تو جگا دو للہ
اس قیامت کی خرابی سے بچا دو للہ
داغ حسرت میرے سینہ کے مٹا دو للہ
رخ پر نور سے برقع کو اٹھا دو للہ

ہے ضیا دست فرقت سے پریشان خاطر
زمزمہ لطف و ترحم کا سنا دو للہ

جلوہ سرور کونین دکھا دے اللہ
ہے تمنا کہ نسیم سحری رحمت سے
ساقی رحمت شاہنشہ عالم اے کاش
قدم باد صبا پر ہے جبین امید
رات دن شوق سے ہے حال پریشان میرا
ہے یہی عرض مری پیر طریقت سے مدام
دیکھ لون جلوۂ دیدار مین ان آنکھون سے

حسرت دید مرے دل سے مٹا دے اللہ
گیسوے شاہ کی بو مجھکو سنگھا دے اللہ
تشنگی دل بیتاب بجھا دے اللہ
نفحۂ گلشن یثرب مجھے لا دے اللہ
کوئی تجویز تسلی کی بتا دے اللہ
جام عشق شہ کونین پلا دے اللہ
کبھی وہ عارض پر نور دکھا دے اللہ

رہ چکا ہند مین ایک عمر بس اب تنگ آیا
طالع خفتہ مرا جلد جگا دے اللہ

بعد مردن تو ملے چین مجھے مرقد مین
گھر مرا شہر مدینہ مین بنا دے اللہ

گر نہو پاس ادب کا مجھے ہر دم کھٹکا
نالۂ زار مرا عرش ہلا دے اللہ

رات دن نعت محمد کا رہے شغل **ضیا**
ایسا ساغر مجھے کوثر کا پلا دے اللہ

دل ہے بیمار یا رسول اللہ
چشم ہے زار یا رسول اللہ

رات دن شوق مین تڑپتا ہون
بہرِ دیدار یا رسول اللہ

جلوۂ عارض منور ہے
طور انوار یا رسول اللہ

نکہتِ کاکل معنبر ہے
مشک تاتار یا رسول اللہ

کیجئے ہائے حالتِ دلِ زار
کس سے اظہار یا رسول اللہ

سینہ پُر داغ داغ ہین پُر زخم
اور خلش خار یا رسول اللہ

تا دمِ مرگ آپ کا ہے عشق
ہے یہ اقرار یا رسول اللہ

مین ہون عصیان شعار ناکارہ
تم ہو ستّار یا رسول اللہ

تم رؤف الرحیم اور کریم
مین گنہگار یا رسول اللہ

دل مین ہر لحظہ سیدی سندی
لب پہ ہر بار یا رسول اللہ

سخت حیران ہون درد دوری سے
اور ہون ناچار یا رسول اللہ

راحتِ جان وکیف قلبی ہے
حسن سرکار یا رسول اللہ

ابتو دن رات ہے یہی امید
دیکھون دربار یا رسول اللہ

حالتِ جان زار ہو افسوس
کیسے اظہار یا رسول اللہ

اب ضیا کے ہو حال پر الطاف
دیکھے انوار یارسول اللہ

…ور ذات کا جلوہ دکھا دو یارسول اللہ / خودی سے بیخود دایم بنا دو یارسول اللہ
…رے سینہ کو آئینہ بنا دو یارسول اللہ / جمالِ شاہدِ رحمت دکھا دو یارسول اللہ
…شا دیکھوں وحدت کا آئینہ میں الفت کے / غبار ماسوا دل سے مٹا دو یارسول اللہ
…ھی برقِ نگہ سے اور کبھی نازِ تبسم سے / یہ خرمن جوشِ وحشت کا جلا دو یارسول اللہ
…ھا دو جلوۂ انوارِ رحمت ایک چشمک سے / حجابِ لن ترانی کو اٹھا دو یارسول اللہ
…ھا دو خواب میں ہی جلوۂ انوارِ رحمانی / مرے بختِ غنودہ کو جگا دو یارسول اللہ
…ل پژمردہ کو اپنی نسیمِ لطف و رحمت سے / برنگِ غنچۂ خنداں کھلا دو یارسول اللہ
…ہی کی رہبری اور رہنمائی سے ہو کیا مطلب / خود اپنے روضہ کا رستہ بتا دو یارسول اللہ

ضیا پر اب کرم کی ہو نظر یا شافعِ امت
وقارِ عاجزِ کمتر بڑھا دو یارسول اللہ

دل ہے بیتاب یارسول اللہ / چشم بیخواب یارسول اللہ
شوق سیماب یارسول اللہ / غم ہے زہراب یارسول اللہ
آپ بن فرش خار ہے مخمل / خاک سنجاب یارسول اللہ
عقل آشفتہ ہوش ہے گمنام / صبر نایاب یارسول اللہ
کس طرح سے ہو گلشن طاعت / سبز و شاداب یارسول اللہ
ہووے سجدہ فرش روضۂ پاک / میرا القاب یارسول اللہ
مجھے دیوانہ حضور کہیں / شیخ اور شاب یارسول اللہ

چمنِ آرزوئے حسرتِ دل	ہووے سیراب یارسول اللہ

اب ضیا کی ہو عرض دل مقبول
اور آداب یارسول اللہ

مجھے موسیٰ طور دل بناؤ یارسول اللہ	تجلی جمال اپنی دکھاؤ یارسول اللہ
اسیر بند وحشت ہون رہین دام دقت ہون	اب اس قید توحش سے چھڑاؤ یارسول اللہ
الم بیٹھا ہے دل ہی جو حسرت خاک مین حیران	کہین آئینہ تسکین دکھاؤ یارسول اللہ
نہ دل اپنا نہ جان اپنی نہ ہوش اپنا نہ عقل اپنی	یہ کیا وحشت ہوئی طاری بتاؤ یارسول اللہ
نہ دنیا کے ہون مطلب کا نہ دون کچھ دین کے ڈھب کا	پریشانی کے نقشہ کو مٹاؤ یارسول اللہ
نہین ہے دم مین دم باقی ہے آفت دل کی مشتاقی	شتابی آستانہ پر بلاؤ یارسول اللہ
بناؤن سرمۂ بینش تمھارے خاک روضہ کی	تماشا طور معنی کا دکھاؤ یارسول اللہ
ہے تشنہ لب جگر سوزان ہے دل مایوس اور حیران	شراب وصل کا ساغر پلاؤ یارسول اللہ
ذلیل اور خوار ہون ہر دم نزار و زار ہون ہر دم	بڑھا کر یون نہ دل میرا گھٹاؤ یارسول اللہ
مٹا غم اور پریشانی گیا سب درد حیرانی	لب معجز نما سے تم سناؤ یارسول اللہ

گھٹا اٹھی ہے وحشت کی ضیا آوارہ غم ہے
سحابِ فضل سے دریا بہاؤ یارسول اللہ

لطف فرماؤ یارسول اللہ	جلوہ دکھلاؤ یارسول اللہ
یہ تڑپتا ہے اور پریشان ہے	دل مین آجاؤ یارسول اللہ
آرزوئے مدینہ ہے دن رات	جلد بلواؤ یارسول اللہ
دل ہے بیچین جان ہے بیتاب	خواب مین آؤ یارسول اللہ

ہو مدینہ کی حاضری کیونکر — مجھے بتلاؤ یا رسول اللہ

صبر ہوتا نہین کسی صورت — مجھے سمجھاؤ یا رسول اللہ

ہے تمنائے کوثر و تسنیم — جام پلواؤ یا رسول اللہ

حشر اٹھتا ہے میرے نالون سے — دل نہ بھلاؤ یا رسول اللہ

نظرِ لطف سے ضیا کو اب
کیف مین لاؤ یا رسول اللہ

حق کا اکرام یا رسول اللہ — آپ کا نام یا رسول اللہ

آپ کا ذکر ہے مسرت دل — سحر و شام یا رسول اللہ

مین نے روزِ ازل پیا بیشک — عشق کا جام یا رسول اللہ

اب بجز کیف آستان بوسی — نہین آرام یا رسول اللہ

دل ہے دردِ فراق سے مایوس — جان ہے ناکام یا رسول اللہ

دل بنا گیسوے عنبر کا — بندیٔ دام یا رسول اللہ

جان ہوئی ساغر محبت کی — درد آشام یا رسول اللہ

کیجیے پختہ اپنی الفت مین — فکر ہے خام یا رسول اللہ

یہ ضیا آپ کا ہے جب مداح
دیجیے انعام یا رسول اللہ

دل مین حیرت ہے یا رسول اللہ — جان مین وحشت ہے یا رسول اللہ

کون فریاد رس ہے کس سے کہون — جو مصیبت ہے یا رسول اللہ

آستان تک مری رسائی ہو — سخت دقت ہے یا رسول اللہ

خواب میں بھی ہوں دید سے ناکام
بڑی حسرت ہے یارسول اللہ

آپ کا امتی ہے نام میرا
اس سے فرحت ہے یارسول اللہ

راتدن ہے خیال روضۂ پاک
حق کی رحمت ہے یارسول اللہ

دل کی تسکین ہے آپ کا دیدار
جان کی راحت ہے یارسول اللہ

دعوئے نعت کو زبان پر لائے
کس کی ہمت ہے یارسول اللہ

کیا بیان ہو عروج شانِ کمال
حق سے قربت ہے یارسول اللہ

حسن و شانِ جمال و جلوہ جاہ
نورِ وحدت ہے یارسول اللہ

ہے ضیا آپ کا ثنا پرداز
کیف قسمت ہے یارسول اللہ

اچھے دن آئین یارسول اللہ
آپ ملجائین یارسول اللہ

خواب مین بھی جو دیکھ لین جلوہ
ہم نہ گھبرائین یارسول اللہ

دل نہین مانتا خدا کی قسم
کیسے سمجھائین یارسول اللہ

دلمین کیا کیا مین داغ حسرت کے
کسکو دکھلائین یارسول اللہ

کاش جلدی سے ہم مدینہ مین
اب پہونچ جائین یارسول اللہ

اور درِ روضۂ مبارک پر
آرزو پائین یارسول اللہ

کبھی ہو ہو کے خوش درود پڑھین
جوش مین آئین یارسول اللہ

کبھی شکرِ خدائے پاک کرین
سجدہ مین جائین یارسول اللہ

اب ضیا کو ہے آرزوئے حضور
آپ بلوائین یارسول اللہ

فدا ہون آپ پہ سَو جان سے یارسول اللہ ۔ ہون پائے خاک مین ایمان سے یارسول اللہ
کسی طرح مری ہوتی نہین تسلی دل ۔ ہون تنگ اس دلِ حیران سے یارسول اللہ
بلاؤ جلد مدینہ مین اپنے خادم کو ۔ ہے آرزو یہی سَو جان سے یارسول اللہ
تمھارا نام ہو لب پر تمھارا دل مین شوق ۔ مین جاؤن خلد مین سامان سے یارسول اللہ

ضیا یہ آپکا خادم تمھارے شوق مین اب
ہے سخت حال پریشان سے یارسول اللہ

امیدِ دل کا خواہان ہون اغثنی یارسول اللہ ۔ تمنائی درمان ہون اغثنی یارسول اللہ
پریشان ہون پریشان ہون اغثنی یارسول اللہ ۔ مین حیران ہون مین حیران ہون اغثنی یارسول اللہ
کہان ایسا مقدر ہے کہان تقدیر خوشتر ہے ۔ مدینہ کو شتابان ہون اغثنی یارسول اللہ
نہین ہے چین دوری مین بلا لیجے حضور مین ۔ کہ ہر دم غم سے نالان ہون اغثنی یارسول اللہ
نہ کوئی مونس و ہمدم نہ کوئی یار اور محرم ۔ غضب پابند حرمان ہون اغثنی یارسول اللہ
نہین تسکین کسی صورت کسی حالت نہین راحت ۔ اسیرِ دردِ ہجران ہون اغثنی یارسول اللہ
مریض دردِ فرقت ہون اسیر دام وقت ہون ۔ بس اب خواہانِ درمان ہون اغثنی یارسول اللہ
ملے کونین کی دولت ملے دارین کی قسمت ۔ مدینہ مین جو مہمان ہون اغثنی یارسول اللہ

ضیا کی آرزوئے دل شتابی سے ہو اب حاصل
حضوری کا مین خواہان ہون اغثنی یارسول اللہ

ذکرِ زبان ہے صلِّ اللہ ۔ وردِ جان ہے صلِّ اللہ
نامِ خدا وہ پیارا نام ۔ فرحتِ جان ہے صلِّ اللہ
مظہرِ نور تمھارے سبب ۔ کون و مکان ہے صلِّ اللہ

سیدِ عالم تم پہ فدا — دل اور جان ہے صلِ اللہ
آپ کی نعت کی برکت سے — غم سے امان ہے صلِ اللہ
آپ کے رخ سے جلوۂ ذات — جلوہ فشان ہے صلِ اللہ
آپ کی شان اور آپ کی ذات — رمز نہان ہے صلِ اللہ
آپ ہین بیشک مظہر ذات — سب پہ عیان ہے صلِ اللہ
راحتِ روح ہے صلِ علیٰ — قوت روان ہے صلِ اللہ
دین ہے اپنا اللہ ہو — اور ایمان ہے صلِ اللہ

محو ضیا ہے الفت مین
کیف مین جان ہے صلِ اللہ

وفورِ درد فرقت ہے اغثنی یارسول اللہ — بہار جوش وحشت ہے اغثنی یارسول اللہ
تمنا مین پریشانی طلب سرگرم حیرانی — عجب کچھ رنگ حیرت ہے اغثنی یارسول اللہ
جگر مین کاوش نشتر ہے دل بیتاب اور مضطر — عجب نیرنگ حالت ہے اغثنی یارسول اللہ
کبھی ہون غرقۂ حیرت کبھی آشفتۂ وحشت — عجب سامان وصورت ہے اغثنی یارسول اللہ
فغان ہے صور کی صورت طپش سیماب کی حالت — قیامت جوش حسرت ہے اغثنی یارسول اللہ
نہ دل مونس نہ جان محرم نہ ارمان یار اور ہمدم — ہر ایک دم تازہ دقت ہے اغثنی یارسول اللہ
فراق طیبہ آفت ہے وفورِ غم قیامت ہے — امید لطف ورحمت ہے اغثنی یارسول اللہ
عجب ہے شوق کا عالم سر تسلیم ہر دم خم — مقدر مین یہ دولت ہے اغثنی یارسول اللہ

سویدائے سر رخشان ضیائے قلب نور افشان
جبین سا فرق ہمت ہے اغثنی یارسول اللہ

ہے اب قابو سے دل باہر اغثنی یا رسول اللہ
تسلی ہو گئی مشکل اغثنی یا رسول اللہ

نہیں تسکین کا یارا تپ اندوہ نے مارا
جگر مضطر ہے دل بیدل اغثنی یا رسول اللہ

تمنا زار اور محزون تسلی ہمدم مجنون
طلب دل خستہ و بسمل اغثنی یا رسول اللہ

نہ نالہ یار اور ہمدم نہ مونس سوز و شام غم
ہے ارمان مست و لایعقل اغثنی یا رسول اللہ

نہیں اب صبر کی ہمت نہیں اب ضبط کی طاقت
ضیا بے لطف کا سائل اغثنی یا رسول اللہ

اب ایک نظر لطف ہو مولائے مدینہ
جون ماہی بے آب ہے شیدائے مدینہ

زینت مین لطافت مین طراوت مین فضا مین
غیرت دہ فردوس ہے صحرائے مدینہ

فردوس کی خواہش ہے نہ شوق ارم و خلد
ہان دل مین ہر ایک دم ہے تمنائے مدینہ

ہے فضل خدا سے غم کونین فراموش
وہ ہے سر شوریدہ مین سودائے مدینہ

دن رات رہون شاہد رحمت سے ہم آغوش
گر ہو کرم آئینہ سیمائے مدینہ

ہر دم ہے تصور دل آشفتہ مین ہو کا
اور جانمین ہے ارمان کی صداہائے مدینہ

مدت مین کھلا عقدہ کہ بانگ جرس دل
تھا زمزمہ کن ہی سے غوغائے مدینہ

کیون طور کے انوار پہ غش ہوئے غرض کیا
حاصل ہو جسے دید تجلائے مدینہ

ہے مشرق اعجاز کا خورشید درخشان
ہر ذرۂ خاک طرب آرائے مدینہ

کیا ہے چمن خلد و ارم گلشن فردوس
رضوان نہین ہرگز کوئی ہمتائے مدینہ

مضمون ضیا سے ہے جہان مشرق انوار
ہے نور فشان ناصیہ فرسائے مدینہ

کرم لطف کی ہو ایک نگاہ
سخت مضطر ہون یا رسول اللہ

ہو پذیرا مرا سلام نیاز
وقنا ربنا عذاب النار
ما عرفناک حق معرفتک
لی مع اللہ ومن رانی سے
مظہر جلوہ ہو الاول
مصدر شوکت ہو الاخر
آپ کی شان وقعت لولاک

بحق لا الہ الا اللہ
آتش ہجر ہے غضب جانکاہ
ہے عجب شان پاک وعظمت جاہ
کیف تازہ ہے دل مین شام وپگاہ
آپ کا نور رشک مہر وماہ
آپ کی ذات التفات پناہ
آپ کا فیض رنگ فضل الہ

نعت سے کے لطف سے کلام چھپا
ہے عجب جانفزا تعالی اللہ

قتیل غمزہ الفت ہون یارسول اللہ
طفیل سوزش سودائے سجدہ در پاک
وفور حسن ارادت ہے حامیٔ کونین
کرم ہے عطر گریبان آرزو صد شکر
برنگ گل ہے گلستان مدعا شاداب
ہو غمگساری الطاف دستگیری لطف

شہید ناز محبت ہون یارسول اللہ
ندیم خلوت رحمت ہون یارسول اللہ
نسیم گلشن ہمت ہون یارسول اللہ
شمیم غنچہ نزہت ہون یارسول اللہ
بہار کیف کرامت ہون یارسول اللہ
اسیر پنجہ وحشت ہون یارسول اللہ

ضیائے جلوہ انوار پاک ہے دل مین
فروغ بزم رشادت ہون یارسول اللہ

نہین تن مین توان باقی اغثنی یارسول اللہ
بلا انگیز وحشت ہے قیامت خیز دقت ہے

نہین اب جا نہین جان باقی اغثنی یارسول اللہ
نہین دل کا نشان باقی اغثنی یارسول اللہ

وہ انداز طرب جوشی وہ آثار فرح کوشی
کہان ہین اب کہان باقی اغثنی یارسول اللہ

نہ کچھ لطف گل و بلبل نہ کیف نغمۂ قلقل
نہ سیر گلستان باقی اغثنی یارسول اللہ

نہ دوزخ کی کبھی وحشت نہ جنت کی کبھی حسرت
ہے شوق آستان باقی اغثنی یارسول اللہ

تمنائے مدینہ ہے بہار داغ سینہ ہے
طلب ہے ہر زمان باقی اغثنی یارسول اللہ

نگاہ رحمت آرا ہو تو کیف عیش پیرا ہو
نہ ہو غم کا گمان باقی اغثنی یارسول اللہ

ہون یثرب کا تمنائی مدینہ کا ہون شیدائی
یہی ہے داستان باقی اغثنی یارسول اللہ

نہ کیونکر خلق ہو مفتون ضیاؔ کے ہین عجب مضمون
عجب ہے مدح خوان باقی اغثنی یارسول اللہ

نالہ کیون حشر ادا ہے دلِ شیدا کیا ہے
ولولے اُٹھتے ہین کیسے تجھے سودا کیا ہے

جان و دل اور جگر کیون ہین مژہ پر مفتون
کیون سر دار چڑھے شوق تماشا کیا ہے

کس کی برق نگۂ ناز کی چشمک دیکھی
غیرتِ سرو چراغان ہون تماشا کیا ہے

جذب دل سوئے مدینہ مجھے لیچل لیچل
مسند پُر فتنہ و آشوب مین رکھا کیا ہے

جب شفاعت کے لئے آپسا شافع ہو نصیب
حشر اور نشر کی شاہا مجھے پروا کیا ہے

سرمۂ چشم تمنا ہے خاکِ روضہ
اس تمنا کے سوا اور تمنا کیا ہے

اے شہِ ہر دو سرا فخرِ رسل ہادیٔ کل
آپ کی ذات سوا اور وسیلہ کیا ہے

آشیان روح کا ہو خاک رہ روضۂ پاک
اوج سدرہ کی تمنا سے تغنا کیا ہے

ہو ہوائے طرب افزائے دیار سرور
راحت روح تو پھر موت کا کھٹکا کیا ہے

محو ہون مست ہون بے ہوش ہون اور ہون بیخود
اور گم گشتہ و حیران ہون کہ سودا کیا ہے

غش ہون انوار سے اور دیکھتا ہون عالم نور
ہوش کیسا ہے مجھے اور یہ سکتا کیا ہے

لکھ ضیا ایک غزل اور بطرزِ تازہ
ہے ظہورِ کرمِ ذات تو کھٹکا کیا ہے

آج کیا دھوم ہے کیا شور ہے چرچا کیا ہے ‌ ‌ ‌ کس کی آمد کا ہے غل کیف طرب زا کیا ہے
کسکے جلوے سے جہان مشرقِ انوار بنا ‌ ‌ ‌ ہر در و بام پہ یہ نور و تجلّی کیا ہے
کس کے ہے جلوۂ انوار سے عالم پُر نور ‌ ‌ ‌ ہر در و بام بنا طور تماشا کیا ہے
کون اس عالمِ امکان مین لایا تشریف ‌ ‌ ‌ زمزمہ سنجیِ عشرت کا تقاضا کیا ہے
دل و جان آنکھ پہ ہوتے ہین فدا سو سو بار ‌ ‌ ‌ آنکھ نے دیکھا ہے کیا نور کا جلوہ کیا ہے
روزِ میلاد ہے عالم مین ہین انوارِ نشاط ‌ ‌ ‌ جوش پر فضل ہر ایک طرح خدا کا کیا ہے
اے شہِ ہر دو سرا شافعِ عالم صد شکر ‌ ‌ ‌ تیری امّت مین ہون غم روزِ جزا کا کیا ہے
پھر حق مجھکو مدینہ مین بلا لو جلدی ‌ ‌ ‌ خواہشِ خلد کرون مین وہان رکھا کیا ہے
در و دیوارِ مدینہ پہ فدا ہون دل سے ‌ ‌ ‌ عالمِ جان ہے مرا شہرِ مدینہ کیا ہے
تیرا مشتاق ہون ذرات مین شاہِ کونین ‌ ‌ ‌ تیری رحمت کے سوا میرا سہارا کیا ہے
بخشوا دیجیو اللہ سے اے شافعِ کُل ‌ ‌ ‌ روزِ محشر کے مری اور تمنّا کیا ہے
تو اگر مائلِ الطاف ہو تو سب کچھ ہے ‌ ‌ ‌ ورنہ درمان دلِ مضطر و شیدا کیا ہے

بس ضیا پر ہو عنایت کا شہا جلد ظہور
دیر سے منتظرِ لطف ہے وقفہ کیا ہے

لبِ دل آج مرا زمزمہ آرا کیا ہے ‌ ‌ ‌ عالمِ جان مین یہ ذکر اور یہ چرچا کیا ہے
تن مین کیا شور ہے اور دلمین ہے کیسی شورش ‌ ‌ ‌ روح مین کیف ہے کیا اور تمنّا کیا ہے
کس کے انوارِ تجلّی کا تماشائی ہون ‌ ‌ ‌ حسرتِ دل کو مرے شوقِ تماشا کیا ہے

کس کی آمد کا ہے غل کس کے ہین ارمان طلب
جوش عشرت کا ہے عالم مین یہ چرچا کیا ہے

دل تجلی گہ انوار ہے جان طور کمال
آج کیا جوش ہے رحمت کا یہ جلوہ کیا ہے

مرحبا صل علی کا ہے جہان مین ایک شور
زمزمہ روح کا عیش و طرب افزا کیا ہے

رات دن وید مدینہ کی ہے بیحد شورش
چین آتا نہین ایک لحظہ کو ایسا کیا ہے

چل دل زار دکھا لائین مدینہ تجھکو
عالم فضل ہے بس شہر نبی کا کیا ہے

شوق میرا ہے مری ہمسفری کو تیار
کس لئے دیر کرون چلنے مین وقفہ کیا ہے

فضل ہے خضر مرا اور کرم کشتی نوح
فکر صحرا مجھے کیا اور غم دریا کیا ہے

ہون غلام شہ کونین ازل کے دن سے
مرے مضمون ہون کرامت تو اچنبھا کیا ہے

مصدر فضل الٰہی ہے ربیع الاول
مظہر رحمت مولا ہے مہینا کیسا ہے

ابتو دزات مدینہ کی ہے الفت دلمین
جنت فرخ سے مرے دیکھے ہوتا کیا ہے

عاشق ذات نبی اور ہون شیدائی علی
اللہ اللہ مری تقدیر کا رتبہ کیا ہے

ہین ضیا بس ترے اشعار تمامی ممتاز
جز ظہور کرم حضرت مولا کیا ہے

شکل سیماب دل زار تڑپتا کیا ہے
سچ بتا کس لئے مضطر ہے تمنا کیا ہے

کس کی نوک مژہ ناز کی ہے یہ کاوش
دل ارمان مین ہر ایک وقت کھٹکتا کیا ہے

لب فغان جوش ہے دل نالہ کنان جان بیتاب
شور وحشت کا ہے ہر لحظہ یہ سودا کیا ہے

اشک آنکھون مین ہین اور اشک مین خون حسرت
برق وش خون ہے یہ نیرنگ یہ تازہ کیا ہے

آہ آفت ہے قیامت ہے فغان شب غم
نالہ ہے صور سرافیل تماشا کیا ہے

کیف کونین ہے اور نعمت دارین ابدل
دولت الفت عشق شہ والا کیا ہے

ہے یقین حشر مین ہون مین بھی غلامون مین شمار
اس سے کونین مین بڑھکر شرف اعلیٰ کیا ہے

اللہ اللہ کہ شیدائے مدینہ ہوا نام
اس سے بڑھکر کوئی کونین مین شہرہ کیا ہے

صبر آتا نہین ایک لحظہ غم یثرب مین
اے خدا جان پریشان کو یہ سودا کیا ہے

تن مین دل دلمین ہے ایمان اور ایمان مین نور
پیشکش کے لئے کیا چیز ہے تحفہ کیا ہے

تلخیٔ ہجر سے ناچار ہون اب اے قسمت
لے بھی چل یان سے تجھے ہند مین میٹھا کیا ہے

ناخدا رحمتِ مولا ہے کرم ہے کشتی
دل سمندر ہے تو طوفان کا جھکولا کیا ہے

ایخدا اب تو مدینہ کی زیارت ہو نصیب
کس لئے دیر ہے اور ہجر کا قصہ کیا ہے

آستانہ پہ پہونچ جاؤن تو ہووے معلوم
میری قسمت مین ہے کیا اور مرا حصہ کیا ہے

اے ضیا سب ترے مضمون ہین ممتاز جہان
جز ظہور کرم سید والا کیا ہے

طپش شوق مین سیماب کا نقشا کیا ہے
برق کیون بن گیا اے دل تجھے سودا کیا ہے

کاش جلدی سے یہ حاصل ہو مراد دلِ زار
دیکھ لون روضہ کو جینے کا بھروسا کیا ہے

سامنے آنکھون کے ہر دم ہے مقدس روضہ
دل بیتاب ابھی دیکھیے ہوتا کیا ہے

ہے ترے نام کی تاثیر رسولِ اکرم
ورنہ ملکوت مین ناچیز کا چرچا کیا ہے

تیرے اکرام سے بنجائیگی سب بات اپنی
غم ہے کس چیز کا نفس ستم آرا کیا ہے

اللہ الحمد بلندی پہ ہے قسمت میری
ہون مین معراج بنی اس سے بس اعلیٰ کیا ہے

ابتو جلدی سے بلا لیجے مجھے یثرب مین
مضطرب رہتا ہون ہر دم شہ والا کیا ہے

عالم افروز ہو جب سرمۂ ناز ما زاغ
دید انوار خداوند مین وقفہ کیا ہے

مل گئے تم تو خدا مل گیا بیشک بیشک
فکر کس بات کی باقی رہی جھگڑا کیا ہے

تیرے ہی نور کی تھی عارضِ یوسف مین بہار
خالی اسرار سے سودائے زلیخا کیا ہے

آپ آگاہ ہین یا ذات خدا ہے واقف
ہم سمجھ سکتے نہین آپ کا رتبہ کیا ہے

دل فدا جان فدا اور میرا ایمان فدا
پیشکش کیا کرون دربار مین ہدیہ کیا ہے

عاشقِ زار ہو مشہور اگر خلق مین نام
آپ کے لطف سے دور ای شہ والا کیا ہے

ہے اطاعت سے تری دولتِ کونین نصیب
ایک جہان جانتا ہے اس کا سمجھنا کیا ہے

ہو امتیاز زمانہ مرا مقبول کلام
اے ضیا بس مرے اشعار مین چسکا کیا ہے

غرق خونِ حسرتِ دل کیون ہے تمنا کیا ہے
کیسی کاوش ہے خلش کیا ہے تقاضا کیا ہے

ہے جہان عالمِ انوار تجلی کیا ہے
فرش سے عرش تلک کسکا ہے جلوا کیا ہے

دل تجلی کدہ طور ہے نقشا کیا ہے
جان ہے عالمِ انوار تماشا کیا ہے

کون ہے عالمِ امکان مین تجلی افروز
ہے جہان جلوہ گہِ نور یہ جلوا کیا ہے

جلوہ آرا ہے تجلی رخِ مظہرِ ذات
لمعہ برقِ سرِ طور کا چرچا کیا ہے

امتِ احمدِ مرسل ہے احد کا بندہ
اس سے بڑھکر کوئی وقعتِ دلِ شیدا کیا ہے

ہے تجلی کدہ جلوہ برقِ لولاک
دلِ حیرت زدہ ناز کا قصہ کیا ہے

کنتُ کنزاً کی تجلی تھی کہ برقِ لولاک
طور پر حضرتِ موسے کہو دیکھا کیا ہے

اوّل ما خلق اللہ کی آمد آمد
من رآنی کا تماشا ہے تماشا کیا ہے

ہر سرِ مو ہے زبان انی انا ہے جاری
بیخودی طاری ہے حیرت ہے کہ دیکھا کیا ہے

دل تو دل روح بھی لیتی ہے زبان کے بوسے
اللہ اللہ تیرے نام کا چسکا کیا ہے

دل مین ہے شوق بنی روح مین ہے عشق الہ
اور بتلاؤ مجھے خلد مین لینا کیا ہے

شوق سے دل ہے سراپردۂ انوارِ ظہور
جا کے یثرب مین ابھی دیکھئے ملتا کیا ہے

عرشِ رحمت کہون یا جلوہ گہِ فضل و کرم
اللہ اللہ ترا شہر مدینہ کیا ہے

در و دیوار سے رحمت کی ہے بارش دن رات
دیکھ روضہ کو ذرا گنبدِ خضرا کیا ہے

دل و جان کیا مرا ایمان بھی ہے یثرب پہ نثار
بے نوا ہون مین گرہ مین مری رکھا کیا ہے

کبھی ما کان محمد کبھی اللہ احد
بارک اللہ لبِ دل کا وظیفہ کیا ہے

ہے مرے آئینۂ دل مین جمالِ سرکار
بوالہوس کیون تجھے حیرت ہے یہ تکتا کیا ہے

ہے غلامون کی کرامت تیری رشکِ اعجاز
یدِ موسیٰ رخِ یوسف دمِ عیسیٰ کیا ہے

ہے وہی مظہرِ ذات اور وہی جلوۂ ذات
کھول کر ہم تو کہے دیتے ہین پردا کیا ہے

یہ ترا حسنِ صفات اور وہ ترا جلوۂ ذات
طور کیا چیز ہے اور نورِ تجلی کیا ہے

عشقِ احمد سے ہے توحیدِ احد کی تکمیل
اور لکھے خطِ تقدیر مین لکھا کیا ہے

عالمِ شوق مین ہر وقت حضوری ہے نصیب
جوشِ دل عزمِ مدینہ کا تقاضا کیا ہے

ہے خطا پوش و عطا پاش کرم مولا کا
بات بنتی ہے غلامون کی بگڑتا کیا ہے

دل کے آئینہ مین ہے روضہ کا عکسِ انوار
جوشِ وحشت طپشِ شوق کا قصہ کیا ہے

قبۂ نور ہے یا گنبدِ خضرائے دل
مرحبا وادیٔ یثرب کا بگولا کیا ہے

جلوۂ ذات کی نیرنگ کا ہے یہ بھی حجاب
ورنہ دل چیز ہے کیا اور سویدا کیا ہے

طپشِ شوق مدینہ ہے ہر ایک آہ کے ساتھ
دامنِ برق سے لپٹا ہوا پارہ کیا ہے

ذرہ ذرہ پہ ہے یثرب کے دلِ خلق نثار
عالمِ دل ہے ترے شہر کا رستہ کیا ہے

مٹ گیا خاکِ مدینہ مین تری حسرت مین
ہمکناری سے مری تجھکو کنارہ کیا ہے

اے ضیا بس ترے اشعار کی کیا ہو توصیف

میرا منھ کیا ہے کہوں کیا مرا رتبہ کیا ہے

مریض درد فرقت ہوں دوا ہووے تو بہتر ہے
نہیں اب دم میں دم باقی شفا ہووے تو بہتر ہے

نہیں ہے تاب مشتاقی نہیں ہمت رہی باقی
تجلی کرم آرا ذرا ہووے تو بہتر ہے

تمھارے آستانہ پر گھسوں منت سے پیشانی
کہیں حاصل مرا یہ مدعا ہووے تو بہتر ہے

بہار آرائے گلزار تمنائے دل وحشی
مدینہ کی ہوائے جانفزا ہووے تو بہتر ہے

الٰہی بحر رحمت میں دل آوارۂ وحشت
برنگ در نایاب آشنا ہووے تو بہتر ہے

مری تسکین دل کا ساز و سامان تیری رحمت ہے
خدایا اب تو یثرب کی فضا ہووے تو بہتر ہے

ضیا اب خاکبوس آستان شاہ عالم ہے
جہاں میں اپنی شہرت جا بجا ہووے تو بہتر ہے

تمہیں خدا کی قسم دل و جان چلو مدینے چلو مدینے
لگا لو اب تم اپنے ارمان چلو مدینے چلو مدینے

ہوا یہ فضل و کرم کا سامان چلو مدینے چلو مدینے
کہ دل ہے بے چین جان پریشان چلو مدینے چلو مدینے

بدل گئی صورت زمانہ ہے تیر غم کا جگر نشانہ
اٹھاؤ بستر تم اے محبان چلو مدینے چلو مدینے

طپش ہے کیسی خلش ہے کیسی یہ کیسی کاوش ہے کیسی کاہش
ہوئی ہیں کیوں عین شوق و ذوق میں حیران چلو مدینے چلو مدینے

تمہارا میں ہمسفر بنونگا تمہارا میں ہم اثر بنونگا
خوشی سنا دو امید و ارمان چلو مدینے چلو مدینے

نشان راحت نہیں رہا ہے خیال فرحت نہیں رہا ہے
ہے دل طپاں جان ہے شوق ساماں چلو مدینے چلو مدینے

ضیا بس اب ہند میں ہمارا کسی طرح سے نہیں گذارا
ہے روح اور قلب زمزمہ خوان چلو مدینے چلو مدینے

دل طپیدہ یہ کیا قیامت ہے اسقدر اضطراب کیوں ہے
بنی ہے کیوں آہ برق آفت اور اشک سحاب کیوں ہے

یہ دل کا ارمان میں کیوں ہے بحر خون بنی ہے کیوں چشم نہر جیحون
ہے کسکی برق نگہ کا افسوں جگر میں بوئے کباب کیوں ہے

یہ کیسی وحشت ہے کیا ہی سامان ہے کیسی شورش ہے کیسا طوفان
ہے اشک مین کیسا جوش عمان امید دل غرق آب کیون ہے

ہے ہر ایکدم کیون نہ شغل زاری ہے کس لیے جوش بیقراری
یہ نا امیدی ہے کیون ہے طاری ہے زیست اپنی عذاب کیون ہے

جگر مین کیون شعلہ لگنی ہے وبال جان کیون یہ مزنی ہے
خلش ہے کیا کیسی جانکنی ہے یہ کاوش اور التہاب کیون ہے

قرار ہے بیقرار اپنا ہے صبر بے اختیار اپنا
دل اور جگر ہے فگار اپنا خیال مین پیچ و تاب کیون ہے

یہ دل مین ہردم ہراس کیا ہے یہ جا نمین انداز یاس کیا ہے
ادب ہے کسکا یہ پاس کیا ہے خرد کا دلبر عتاب کیون ہے

یہ بیخودی کیسی اور مستی ہے بدحواسی کی پیش دستی
نہ غم عدم کا نہ فکر ہستی خمار کیف شراب کیون ہے

ادا پہ کسکی ہوا ہوں مفتون بنا ہون جلوے پہ کسکے مجنون
ہر ایکدم کیون ہین نور محزون یہ فخر غم شباب کیون ہے

ہے جلوہ آرا جمال کسکا بسا ہے دل مین خیال کسکا
ہے کیف خاطر کمال کسکا یہ فکر مین آب و تاب کیون ہے

دل و جگر کیون ہین نور سامان بنا ہے کیون سینہ مشرقستان
جمال کسکا ہے جلوہ افشان تجلی آفتاب کیون ہے

سمان ہے سینہ مین نور کا سا ہے جلوۂ انوار طور کا سا
ظہور شان ظہور کا سا یہ جلوۂ لاجواب کیون ہے

یہ نام کسکا زبان پر آیا کہ صفحہ کاغذ کا جگمگایا
قلم نے سجدہ کو سر جھکایا بیان یہ رحمت مآب کیون ہے

یہ کسکی مدحت کی مجھکو دھن ہے کہ رشک گوہر مرا سخن ہے
ہر ایک خاموش اور سخن ہے ہر ایک وا انتخاب کیون ہے

زمین کا غم ہے نہ آسمان کا الم مکان کا نہ لامکان کا
ہے ولولہ کسکے آستان کا یہ حسرت بیحساب کیون ہے

بس اب شہنشاہ دو جہانی کہان تلک کیف لن ترانی
دکھاؤ انوار من رانی کرم تساہل مآب کیون ہے

تمہارا شیدا ہے زار و مضطر خلش ہے نشتر طپش ہے محشر
ہے سینہ مجمر جگر ہے اخگر یہ سوز و غم کا عذاب کیون ہے

کہان ہین رحمت کی جلوہ باری کہان ہین انوار فیض طاری
کہان ہے وہ نفحۂ بہاری یہ صبر پا در رکاب کیون ہے

امیدل ہے ستم رسیدہ دل طپیدہ بلا کشیدہ
قرار گم صبر ہے بریدہ الم کشون سے حجاب کیون ہے

ابھی یہ دل رشک طور ہووے تجلی آرادہ نور ہووے
عروج شان ظہور ہووے رخ طرب پر نقاب کیون ہے

ضیائے انوار احمدی ہو ظہور شان محمدی ہو

فروغِ انوارِ سرمدی ہو یہ وقفہ بے حجاب کہین سے

تمھارا آستان گر دیکھ پاتے اپنی آنکھون سے — تو گھستے اُسپہ پیشانی لگاتے اپنی آنکھون سے

بہارِ روضۂ اقدس اگر پیشِ نظر ہوتی — تو خونِ دل کے ہم بھی گُل کھلاتے اپنی آنکھون سے

غبارِ خاکِ یثرب مایلِ رحمت اگر ہوتا — تو ہم بھی اُسپہ مٹتے اور لگاتے اپنی آنکھون سے

نہین ہے تاب دیدارِ تجلیِ رُخِ انور — وگرنہ دید کے ہم کیف اُٹھاتے اپنی آنکھون سے

ادب سے طایرِ ہمت کے بال و پر شکستہ ہین — نہین تو اُڑ کے ہم یثرب مین جاتے اپنی آنکھون سے

ق

کہان ایسا مقدر ہے کہ زنجیرِ درِ روضہ — بسانِ سلکِ اشک تر ہلاتے اپنی آنکھون سے

جمالِ بن رآنی سے مشرف اشک ہو جاتے — مرادین اپنی جان و دل کی پاتے اپنی آنکھون سے

اجازت گر ادب دیتا تو کرتے دید روضہ کی — مقدر اپنے دل کا آزماتے اپنی آنکھون سے

الٰہی کاش کرتے اشک سے ہم تخم افشانی — نہالِ رحمتِ عقبیٰ لگاتے اپنی آنکھون سے

ق

اگر جلوہ فزا ہوتا تصوّر خواب مین شاہا — تو دل مین جا نہین اپنے بٹھاتے اپنی آنکھون سے

ادب سے گو لبِ اظہارِ مطلب بند بھی ہوتا — ہم اپنے مدعا ساری سناتے اپنی آنکھون سے

شرابِ کیف کو نین آپ کی کیفی نگاہون کی — دلِ مخمورِ الفت کو پلاتے اپنی آنکھون سے

نگاہ شوق ہوتی خاکبوسی سے طرب سامان
ضیاؔ تو بختِ خفتہ کو جگاتے اپنی آنکھون سے

بادشاہِ انس و جان پیدا ہوئے — سرورِ ہر دو جہان پیدا ہوئے

تاجِ فرقِ مرسلان پیدا ہوئے — خاتمِ پیغمبران پیدا ہوئے

رمزِ فہمِ کُن فکان پیدا ہوئے — رازدارِ لامکان پیدا ہوئے

یکہ تازِ اوجِ عرشِ کبریا — واقفِ سرِّ نہان پیدا ہوئے

آبروئے گوہرِ جذب القلوب
جوہرِ مرآتِ جان پیدا ہوئے

سورۂ نورِ جمال و حُسنِ ذات
نازشِ شانِ بے نشان پیدا ہوئے

کیون نہو دل نذرِ عیش و انبساط
راحتِ روح و روان پیدا ہوئے

اب غمِ کونین دل سے مٹ گئے
چارہ سازِ بیکسان پیدا ہوئے

بن گیا دل طورِ انوارِ کرم
نور بخشِ این و آن پیدا ہوئے

زیب بخشِ گلشنِ خلد و ارم
جلوہ آرائے جہان پیدا ہوئے

پڑھ ضیا تو رات دن دل سے درود
پیشوائے واصلان پیدا ہوئے

آپ کے جلوے سے ہے عالم منور یا نبی
آپ کے انوار مین خورشید انور یا نبی

آپ کے گیسوئے مشکین کا تصوّر ہے مجھے
کیون نہوویں حسرت و ارمان معطّر یا نبی

ناصیہ فرسا ہو در پر تمھارے کیون جہان
شافعِ عالم ہو اور محبوبِ داور یا نبی

صیقلِ الطاف سے آئینہ کر دیجے مجھے
ہے غبارِ ماسوا سے دل مکدّر یا نبی

کاش ہو جلدی منور دید سے چشمِ امید
ہے درِ فضلِ الٰہی آپ کا در یا نبی

کیون نہو حاصل مجھے انوارِ تطہیر القلوب
وردِ لب ہے رات دن نامِ مطہر یا نبی

ہے ضیا کے لب پہ ہر لحظہ ثنا کا تذکرہ
کیون نہو مسرور اس سے ہر سخنور یا نبی

دکھاؤ مجھے جلوہ پیارے نبی
مرے دل کے آنکھوں کے تارے نبی

غم و دردِ دوری مین کس کس طرح
دن اپنے ہین مین نے گذارے نبی

کرو ایک نظر اب کرم کی شتاب
ہمارے رسول اور ہمارے نبی

کرو اپنی اُمّت پہ اپنا کرم
غلام آپ کے ہیں یہ سارے نبی

ہمارے لئے روز خاص جزا
کفایت ہیں ادنیٰ اشارے نبی

معطر جہان اور عنبر ہو خلق
جو گیسو کو اپنے سنوارے نبی

ہر ایک طرح سے ہو ضیا پر کرم
ترحم کے لے لو اجارے نبی

اے مرے اللہ کے پیارے نبی
آسمانِ فضل کے تارے نبی

ہے تجلیٔ طور کی تیرا جمال
چاند سے ہیں تیرے رخسارے نبی

تیرا منہ تکتے رہیں گے روز حشر
اولیا اللہ اور سارے نبی

تو ہے سورج کی طرح سب سے بڑا
اور باقی سب ہیں سیارے نبی

روز اوّل سے تمہارے نام کے
عرش پر بجتے ہیں نقارے نبی

تیری رحمت سے شفا پائیں گے سب
جتنے ہیں دنیا میں دکھیارے نبی

ایک انگلی کا دکھا کر معجزہ
چاند کے دو کر دیئے پارے نبی

جب چلا معراج کو تیرا براق
تھک گئے جبریل اور ہارے نبی

تا قیامت فرش پر اور عرش پر
ہیں ملائک تیرے ہرکارے نبی

اور نبیوں کو ملی ایک ایک کتاب
اور اُترے تجھ پہ سیپارے نبی

فرض ہے تیری اطاعت ہر طرح
کون ہے جو اس میں دم مارے نبی

حور جنت دیکھے جب تیرا جمال
جان سنو سنو جان سے وارے نبی

مدح کی لکھی ضیا نے کیا غزل
فیض کے چھوٹے ہیں فوارے نبی

آپ پر رحمتِ یزدان ہے رسولِ عربی
آپ کی شان مین قرآن ہے رسولِ عربی

راتدن روضۂ اطہر کی زیارت کا ہے شوق
ہر گھڑی ذوق کا سامان ہے رسولِ عربی

آپ کا گم شدۂ شوق و اسیر اندوہ
صورتِ زلف پریشان ہے رسولِ عربی

تم نہ ہوتے تو زمانہ مین نہ ہوتا کچھ بھی
آپ سے رشکِ گلستان ہے رسولِ عربی

آپ راضی ہین تو بیشک ہے خدا بھی راضی
یہی دین اور یہی ایمان ہے رسولِ عربی

آپ کی نعت سے سرسبز ہوئی شاخِ قلم
اور ہر ایک لفظ گل افشان ہے رسولِ عربی

خلوتِ دل کو نہ کیون کعبۂ مقصود کہون
کہ خیال آپ کا مہمان ہے رسولِ عربی

کیا مرا منہ ہے مری مدح نگاری کیا چیز
جب خدا خود ہی ثناخوان ہے رسولِ عربی

حضرتِ خضر کا کیا بندۂ احسان بنون
لب ترا چشمۂ حیوان ہے رسولِ عربی

جلوۂ دید کی امید مین دل مدت سے
صورتِ آئینہ حیران ہے رسولِ عربی

ایک نظر لطف کی ناچیز پہ ہووے شاہا
کہ ضیا تیرا غزلخوان ہے رسولِ عربی

ہون غلام آپکا تو جان سے رسولِ عربی
بندۂ حکم ہون ایمان سے رسولِ عربی

جلد دیدار دکھاؤ کہ ہون شیدائی جمال
تنگ ہون گردشِ دوران سے رسولِ عربی

لب پہ فریاد ہے اور ولولہ دلمین ہر دم
ہون عجب شوق کے سامان سے رسولِ عربی

آپکے جلوۂ دیدار کا شیدا دل ہے
کیا غرض مہرِ درخشان سے رسولِ عربی

اب ضیا کو ہے مدینہ کی تمنا دن رات
ہے یہی شوق دل و جان سے رسولِ عربی

تم پہ قربان ہون رسولِ عربی
نذرِ فرمان ہون رسولِ عربی

تشکل آئینہ غمِ فرقت سے
سخت حیران ہوں رسولِ عربی

درد دوری سے بنا ہوں مجنوں
صرفِ حرمان ہوں رسولِ عربی

حسرتِ دید کے غم نے مارا
اشک ریزان ہوں رسولِ عربی

لو ذرا جلوۂ رخ دکھلا دو
تاکہ شادان ہوں رسولِ عربی

آپ کے لطف کرم فرما پر
شاد و نازان ہوں رسولِ عربی

اب ضیا پر ہو نظر رحمت کی
کر ثنا خوان ہوں رسولِ عربی

جلوہ فشان ہے ماہ جمالِ محمدی
اور برق سان ہے مہر جلالِ محمدی

نام خدا ازل سے ابد تک کبھی نہیں
حاصل ہوئے کسیکو کمالِ محمدی

ارض و فلک سماک و سمک حور اور ملک
جو کچھ ہے سب ہے مال و منالِ محمدی

حیران فلک ہی اور ملک آشفتہ جمال
اللہ رے شان و جاہ و جلالِ محمدی

جز ذات کبریائی کریم و رحیم و پاک
سمجھا ہے کون کیف کمالِ محمدی

فردوس خوان نعمتِ انعام احمدی
تسنیم و سلسبیل زلالِ محمدی

وصف و ثنا ہو کس سے بجز ذات کبریا
معدوم ہے نظیر و مثالِ محمدی

لطفِ خدا ہے لطف شہنشاہ دوسرا
خلقِ خدا ہے خلق کمالِ محمدی

ہے کون کامیاب نہو جو کہ روز حشر
ہووے گا عام بذل و نوالِ محمدی

وقت الست سے ہی ابد تک بفضل حق
پر بار و پر بہار نہالِ محمدی

مداح ذات پاک محمد ضیا ہے بس
اور ہے ازل سے خاک نعالِ محمدی

جلوہ فزا جہان مین ہے نورِ محمدی
شانِ ظہورِ حق ہے ظہورِ محمدی

طورِ کلیم پر تھی تجلی بس ایکبار
یثرب ابد تلک کو ہے طورِ محمدی

ہو جسکے دلمین جلوۂ انوار ذاتِ پاک
سمجھے ہے وہ ہی کیف و سرورِ محمدی

عشاقِ احمدی کی کوئی جانے قدر کیا
واقف ہی خود خدائے غفورِ محمدی

کیون فیضیاب دولتِ بزمِ ادب نہو
شیدائی جمالِ حضورِ محمدی

منظورِ مصطفےٰ ہے وہ محبوبِ مرتضیٰ
مقبولِ حق ہے مردِ صبورِ محمدی

مدہوش جامِ بادۂ توحید کیون نہو
پیتا ہے جو شرابِ طہورِ محمدی

اسلام و کفر کے ہمین جھگڑون سے کیا غرض
پایا ہے ہم نے دینِ غیورِ محمدی

ہم ہین ازل سے عاشقِ دیوانہ اے ضیا
ہم پر فدا ہین حور و قصورِ محمدی

دلِ طپیدہ ستم دردِ انتظار مین ہے
ادائے حشر عیان آہ شعلہ بار مین ہے

عیان ہے زمزمۂ حشر ہر رگ و پے سے
نہ دل ہے ضبط مین نے جان ہی اختیار مین ہے

جگر مین سوز ہی دلمین طپش ہے جائین یاس
نثار صبر خیالِ دیارِ یار مین ہے

کسی کا ناز نگہ برقِ خرمنِ دل ہے
وبالِ حشر مرے اشک کے شمار مین ہے

بلائیے مجھے یثرب مین شافعِ کونین
ہے دل اسیر طپش اور انتظار مین ہے

مشامِ حسرتِ دل کو مرے معطر کر
کہ یہ اسیر تری زلفِ تابدار مین ہے

ہمارے واسطے ہے جلوہ تجلیِ طور
جو ذرہ خاک کا یثرب کے رہگذار مین ہے

فراق طیبہ مین طوفان اٹھا ہے آنکھون سے
خروش ایسا کہان ابرِ نوبہار مین ہے

ازل مین ساغرِ عشقِ نبی پیا مین نے
اسی سبب مرا دل کیف مین خمار مین ہے

تمہارا لطف و کرم ہو تو کیا غمِ کونین
وگرنہ بندۂ ناچیز کس شمار مین ہے

ہر ایک ذرہ مین عشقِ محمدی ہے ضیا
ترانہ صلِ علیٰ کا مرے غبار مین ہے

سجدہ فروشِ عجز جبین نیاز ہے
سنگِ درِ حضور مری جا نماز ہے

رگ رگ مین بوئے طیبہ ہے نگہت فروشِ کیف
لطف و کرم کا سلسلہ کتنا دراز ہے

دردِ فراق نے مری حالت تباہ کی
ہمدرد جانِ زار غمِ جانگداز ہے

فریاد لب پہ جان مین غم دل مین انتظار
ہر دم غم و الم کا نیا سوز و ساز ہے

ہے روح مین امیدِ درِ پاک جلوہ ریز
دل مین ہر ایک لمحہ خیالِ حجاز ہے

دیر اتنی کس لیے شہِ کونین ہو کرم
روزِ ازل سے بابِ عنایت تو باز ہے

اے ناخدائے بحرِ کرم چشمِ التفات
اب زلزلہ مین عمر کا اپنی جہاز ہے

دیدارِ آستان ہی سے سب کچھ ہوا نصیب
در حقیقت اور نہ فکرِ مجاز ہے

آتا ہے جب خیال تو ہوتا ہے انبساط
مولا تمہارا نام عجب دلنواز ہے

خاموش ہون تو غم ہے کہون کچھ تو خوف ہے
الفت کا درد بھی مرا اب ستر راز ہے

بلوا لیجئے شتاب ضیا کو اب اپنے پاس
رہین بلائے درد و غمِ جان گداز ہے

جو مالکِ کبریائی تھے جنابِ کبریا ٹھہرے
تو شافع سب خدائی کے محمد مصطفیٰ ٹھہرے

تڑپتا ہون غمِ دوری سے اور دل پارہ پارہ ہے
ادھر کو بھی کبھی برقِ تجلی کی ادا ٹھہرے

مدینہ ہووے مین ہون آستانِ پاک ہو سر ہو
شتابی ایسی رحمت اور کرم کی ابتدا ٹھہرے

بہارِ گلشنِ کون و مکان کے کیف آئین غنچۂ دل مین
جو دم بھر میرے سینہ مین مدینہ کی ہوا ٹھہرے

زلیخا دیکھ لے تیرے جمال جلوہ آرا کو — تو دیکھیں حضرت یوسف کی الفت دلمین کیا ٹھیرے

سہون دنیا مین بڑھکر اس سے آثار خوش اقبالی — پذیرائی کے قابل گر ہماری التجا ٹھیرے

تیرے روضہ کی حسرت مین جو آنکھون سے گری قطری — بنے لولوئے نگاہ کیف و دُرّ بے بہا ٹھیرے

ازل مین پیش حق جب انبیا کی صف ہوئی قایم — میرے مولا بڑے تم سب سے اور سب سوا ٹھیرے

اگر ہے غمزۂ رحمت ارادہ جلوہ ریزی کا — مری قسمت کی خوبی ہے شرف کا مرحبا ٹھیرے

شتابی سوئے طیبہ جذب دل لیچل مجھے لیچل — ادائے لطف کا انداز بھی صل علی ٹھیرے

ضیا گر آستان پاک پر تیری رسائی ہو
تو بیشک جوش وحشت بھی مری دل کی دوا ٹھیرے

مدینہ مین میرے مولا کی وہ رحمت برستی ہے — ہزارون جان سے جنت حضوری کو ترستی ہے

تیری جنت مین یہ شان اور یہ عظمت کہاں رضوان — کرلاکھون درجہ بڑھکر عرش اعظم سے یہ بستی ہے

ازل ہی سے مرے سر مین ہے سودا عشق احمد کا — ازل ہی سے دل سودا زدہ مین کیف مستی ہے

ہے عشق سرور کونین مین وہ بیخودی طاری — عدم کا دغدغہ ہے اور نہ دل مین فکر ہستی ہے

کرم فرمائیے جلدی سے شان دستگیری ہو — کہ سامان بیقراری کا اجل کی تیز دستی ہے

نہ کیون ہون حاضر خدمت مین اپنا نقد دل لیکر — متاع فضل و رحمت آپکے روضہ پہ سستی ہے

بلالو آستانہ پر کہ تنگ آیا ہون فرقت سے — مرے حال زبون پر اب مری تقدیر ہنستی ہے

الٰہی سوئے یثرب کس طرح جلدی روانہ ہون — ضعیفی ناتوانی اور دشمن تنگدستی ہے

نہ کیون مشہور ہون سرشار و مدہوش مے الفت — دل دیوانہ اپنا بیخود جام الستی ہے

تہ و بالا ہے قصر ہمت دل اب کرم ہووے — عذاب جان زمانہ کی بلندی اور پستی ہے

ضیا ہے فضل مولا مین توقف کیا تسلی رکھ

یہ سب حضرت کی امت کیلئے ہی سرپرستی ہے

صحنِ چمن مین باغبانِ عشق کی پہر ہوا چلی
ہنستے ہین گل چمن چمن کھلتی ہے پہر کلی کلی

عظمتِ ذاتِ حق کا جوش لایا ہی دلمین پہر خروش
لب پہ میرے ہو العظیم دلمین میرے ہو العلی

صبر نہین ہے لحہ بہر وحشتِ دل ہے بیشتر
رہتی ہے ہر گہڑی فزون جوشِ طپش تمالی

ذکر میرا خدا خدا شغل مرا نبی نبی
زمزمہ روح کا ہے ہو نغمۂ جان علی علی

کسکو دکھاؤن حالِ دل کسکو سناؤن دردِ غم
کل نہین مجھکو ایک پل سخت ہے جانکنی بکلی

تیرے قدم پہ ہین فدا تیرے کرم پہ ہین نثار
جتنے کہ ہو گئے نبی ہوتے رہین گے جو ولی

کیون نہ ضیا اب اپنا دل آئینہ وش ہو پُر صفا
ہر بُنِ مو مین ہے بسا فیضِ جنابِ غوثِ علی

عالم افروزی پہ اپنا جسم و جان آنے کو ہے
خلوتِ دل مین کوئی روح و روان آنیکو ہے

تھے مرے ارمان غضب ناچار و زار و غمزدہ
نیک ہین آثار کچھ تاب و توان آنیکو ہے

پہر بہار آئی طرب کی پھر ہین سامانِ نشاط
داغہائے سینہ مین تازہ سمان آنیکو ہے

جان و دل کیا چیز ہین سارا جہان ہے طورِ ناز
شانِ خوبی سے کوئی جلوہ فشان آنیکو ہے

شش جہت مین دہوم ہے تقدیس اور تنزیہ کی
ہے مرا ایمان کوئی رحمت نشان آنیکو ہے

اللہ اللہ سرورِ کونین کی میلاد ہے
ناز اور دعوی پہ پہر کون و مکان آنیکو ہے

ہے بہارِ فضلِ حق اُسکے قدوم فیض سے
ذرہ ذرہ مین ادائے مہر فشان آنیکو ہے

اے شہِ کونین تیرے خاکِ پا پر ہین نثار
لب پہ اب اندوہِ دل کی داستان آنیکو ہے

لو خبر جلدی شہیدِ نازِ رحمت کی کہین
ہر لبِ زخمِ جگر پر اب فغان آنیکو ہے

نیشِ غم رگ رگ مین دکھلاتا ہے اندازِ ستم
شکوہ آرائی پہ پہر زخمِ نہان آنیکو ہے

بزم مین میلاد کی شہرت ہے اے اہل سخن
اب ضیائے خوش ادا سحر البیان آنکو ہے

فرش سے لے عرش تک عالم منور آج ہے
ذرہ ذرہ خاک کا خورشید انور آج ہے

نکہت باغ ارم عطر گریبان مراد
گلشن کون و مکان ہر سو معطر آج ہے

شش جہت مین کیون نہو فوج ملائک کا نزول
مجلس میلاد ذات پاک سرور آج ہے

خاک سے افلاک تک صل علی کی دہوم ہے
قدسیون مین غلغل نعت پیمبر آج ہے

اولیا مدہوش رحمت انبیا مسرور لطف
فضل پر اپنے خدا خود ذات داور آج ہے

جس ظہور ذات کا مشتاق تھا سارا جہان
مرحبا صل علی اللہ اکبر آج ہے

بام و در پر طاق و منظر پر زمین و چرخ پر
نور ذات پاک سرور جلوہ گستر آج ہے

آمد آمد کس کی ہے یہ شعلہ ریز اشتیاق
داغ دل ایک ایک مرا خورشید محشر آج ہے

طور پر بھی تھا کبھی نور تجلی کا فروغ
سینہ پہ پہلو پہ جان پہ اور دل پر آج ہے

سوز عشق سید کونین ہے ہنگامہ زا
قطرہ قطرہ خون دل کا رشک اخگر آج ہے

لب پہ ہے نام محمد دلنشین ذکر حق ضیا
اوج لاہوتی پہ اپنا بخت یاور آج ہے

نور رحمت ہر طرف سے جلوہ افشان آج ہے
جلوہ شان کرم کا ساز و سامان آج ہے

ہر در و دیوار زیب ہے شان رحمت کی ادا
عزت عرش معلی اپنا ایوان آج ہے

کس کی آمد ہے یہ کس کے ہین قدم کی برکتین
اپنا سینہ اپنا دل خورشید تابان آج ہے

قلب ہے پر نور سینہ ہے خزینہ نور کا
جلوہ شان خدائی اپنا مہمان آج ہے

اپنے کاشانہ مین ہے فضل خداوندی کا رنگ
خود مرا دل دیکھکر ہر سمت حیران آج ہے

بزمِ میلادِ پیمبر سے ہے عالم طورِ فیض
ذرہ ذرہ خاک کا مہرِ درخشان آج ہے

خلوتِ دل مین ہے آثارِ کرامت کی ضیا
طورِ انوارِ کرم اپنا شبستان آج ہے

عجب طرح کی ہے کاوشِ غم عجیب حالت کی جانکنی ہے
نہ ضبط کی تاب دل مین باقی نہ لب مین یارائے دم زدنی ہے

خلش ہے آفت طپش قیامت وبال بیتابیٔ جدائی
جگر مین سوز اور خیالِ نازِ نگاہ ایک تیر کی انی ہے

شرابِ الفت کی بیخودی سے بنا ہون مدہوش جامِ وحدت
فراغ عالم سے دور دل سے خیالِ مائی و منی ہے

فضائے سینہ تجلیون سے بنی ہے انوار کا خزینہ
جگر کے ہر داغ مین شمع افروز دل مین الفت کی روشنی ہے

خیالِ روضہ ہے راحتِ دل ملال روضہ جراحتِ دل
ہر ایکدم سوزِ عشقِ شہ کے وجود مین شعلہ افگنی ہے

اٹھا دو برقع دکھا دو جلوہ نہین ہے بے دید چین دلکو
ہر ایک سے ہے دل پریشان عیان ہے وارفتہ دلی ہے

تمہارا دیدار ہو جو حاصل تو فضلِ عام خدا ہو واصل
زبان مخلوقِ خاص پہ ہو عجیب بات اسکی اب بنی ہے

الہی مین دیکھ لون مدینہ نشاط کا دل بنے خزینہ
کرم ہمیشہ ہے تیرا شیوہ کریم تو اور تو غنی ہے

ضیا ہے اب لطفِ کبریائی عجیب شہرت تری جہان مین
عجب ہے تیرا کلام نادر عجیب انداز خوش فنی ہے

ترے عشق مین لیے شہ ہر دوسرا میرا چین گیا میری نیند گئی
میرا صبر و شکیب ذرا نہ رہا میرا چین گیا میری نیند گئی

ترے شوق مین خون ہے جان و جگر ترے ذوق مین نم ہے دیدۂ تر
تری یاد مین کرتا ہون آہ و بکا میرا چین گیا میری نیند گئی

مجھے سوزِ فراق نے مار لیا مرے دل مین نالہ ہے تو لب پہ بکا
مرا حال خراب ہے صبح و مسا میرا چین گیا میری نیند گئی

مرے زخمِ جگر مین ہے سوزشِ غم مری گردشِ سر مین ہے شورِ الم
مجھے جینے کا وہم نہ فکرِ قضا میرا چین گیا میری نیند گئی

مجھے اپنے مدینہ مین کر لو طلب یہ دوری ہے رنج و عذاب و تعب
شبِ ہجر ہوئی مجھے کالی بلا میرا چین گیا میری نیند گئی

میری جان ترے تو تمام جہان سے فدا ہے دل تیرے شوق مین محو سدا
کبھی خواب مین جلوہ و دید دکھا میرا چین گیا میری نیند گئی

تیرے لطف سے ہی یہ اُمید مجھے کبھی ہووے گی راحتِ دید مجھے
مگر اب تو خرابیٔ غم ہے بلا میرا چین گیا مری نیند گئی

کوئی ہمدمِ دل ہے نہ مونسِ جاں کبھی ہے وبالِ الم سے اماں
میری نیند گئی مرا ہوش گیا میرا چین گیا مری نیند گئی

مجھے آل کے صدقے سے آسرا ہے یہی یقین کہ شاد ہو جانِ حزیں
کہوں کیا دیکھ کے عارضِ ماہ لقا میرا چین گیا مری نیند گئی

اسی غم نے تباہ کیا ہے مجھے اسی رنج نے رنج دیا ہے مجھے
مجھے جسکی تلاش ہے وہ نہ ملا میرا چین گیا مری نیند گئی

مٹے جلد کہیں مرا زنگِ الم کہیں ہووے شتاب سے زنگ کرم
کہیں ہووے نظر میں فروغ و ضیا میرا چین گیا مری نیند گئی

لے خبر لطف سے اے جذبۂ رحمت میری
ہجرِ یثرب میں تبہ ہو گئی حالت میری

زمزمہ سنجِ ارادت ہے لبِ دل دن رات
خاک بوسی ترے در کی ہے سعادت میری

طائرِ شوق جو بے بال و پری کا ہے اسیر
کیوں شکستہ نہ ہو ہر رنگ سے ہمت میری

شورشِ شوق میں کیا کیا نہ تماشے دیکھے
آئینہ ہے ترے دیدار کا حیرت میری

خلش و سرزنشِ حشر کا کھٹکا کیا ہے
کاش رحمت کو ہو منظور شفاعت میری

باغِ جنّت کی بہاریں مرے قربان ہیں
خاکِ یثرب میں جو قسمت سے ہو تربت میری

جب غلامی کا ہے تیری مجھے دایم اقرار
کیوں نکیرین کو ہو گی نہ رعایت میری

اب تو لِلّٰہ مدینہ میں بلا لو مجھکو
سخت برداشتہ رہتی ہے طبیعت میری

اے شہ کون و مکاں بادشہ ہر دو جہاں
اُمّتی آپ کا ہوں کتنی ہے وقعت میری

لب پہ یا سیّدنا دل میں ہے یا ہادینا
دو جہاں کے لئے کافی ہے یہ دولت میری

ذکر سے تیرے ہی کھلتا ہے مرا غنچۂ دل
فکر سے تیرے ہی بڑھتی ہے مسرت میری

ہر سرِ مو ہے مرا صلِّ علیٰ کا ذاکر
یہ شریعت ہے مری یہ ہے طریقت میری

بندہ احمد ازل سے ہوں ترا شیدائی
من رآنی پہ ہے قربان حقیقت میری

لی مع اللہ کے جلووں سے ہے دل خلوت طور
نور لولاک سے پُر نور ہے خلوت میری

عاشق زار نبی اور علی کا ہون غلام
کیون ضیا ہووے نہ کونین مین شہرت میری

دل شعلہ زن و مضطر و بیتاب و طپان ہے
جان زار جگر سوختہ لب گرم فغان ہے

چہرہ سے پریشانی اندوہ عیان ہے
نشتر زن راحت خلش درد نہان ہے

جوش طپش شوق کی ہنگامہ فروشی
آفت ہے قیامت ہے خرابی کا نشان ہے

ناکامی و مایوسی و اندوہ دل زار
ہنگامۂ غم حشر الم دشمن جان ہے

تن خاک جگر چاک ہے دل خون ہے عدم صبر
گم ہوش نظر خیرہ مژہ اشک فشان ہے

بیتابی ہے بیخوابی ہے بے چینی ہے دن رات
دل صرف فریاد ہے جان وقف فغان ہے

اے جیبۂ اکلیل شہنشاہی کونین
جلوہ ترے الطاف و عنایت کا کہان ہے

دیکھے تھے ازل مین ترے انوار کے جلوے
بے وجہ یہ کب خلوت دل طور نشان ہے

تیری ہی طلب ہے مجھے تیری ہی تمنا
تیرا ہی کرم میرے لئے روح و روان ہے

تیری ہی طپش ہے مجھے تیری ہی خلش ہے
آباد تیری یاد کا سینہ مین جہان ہے

بیشک ہے ضیا پر ترا الطاف و کرم پاک
سوز غم فرقت سے جو یہ سوختہ جان ہے

چمکائی برق روز ازل تیرے نور کی
منظور تھی خدا کو تجلی ظہور کی

سرکار کے ہی ناز و کرشمہ کی برق تھی
موسیٰ نے غش کیا کھلی تقدیر طور کی

محشر ادا ہے خاک مدینہ کی آرزو
پروا نہین ہے شوکت حور و قصور کی

ہر لحظہ جوش ہجر نہ ہو کیونکہ حشر خیز
حالت عیان ہے نغمہ نالہ مین صور کی

ہے گلشن مدینہ مین اپنا بھی تذکرہ — اُڑتی سی کچھ خبر ہے زبانِ طیور کی
فردوس کی طلب ہے نہ شوقِ شائقِ ارم — ہے آرزو تو دیدِ جمالِ حضور کی
ہے ذات پاک شہ سے ازل اور ابد کا نام — دشوار آگہی ہے یہ ہے بات دور کی
پایا ہے دل نے کیف تصور مین جو مزہ — حالت ہر ایک طرح ہے نشاط و سرور کی
ہے التجا کہ از پئے حسنین و فاطمہ — تسکین کسی طرح ہو دلِ ناصبور کی
حامی ہے مرتضیٰ مرا شافع ہے مصطفیٰ — ہیبت نہین رہی مجھے یوم النشور کی

مداح ذات پاک محمدؐ ہون رات دن
لذت ضیا ہے شعر مین میرے ظہور کی

سرکار بس اب بات بنائے نہین بنتی — بے روضۂ اقدس پہ بلائے نہین بنتی
اے کاش ملے خواب مین ہی جلوۂ دیدار — بے بختِ غنودہ کے جگائے نہین بنتی
ہر داغ ہے زخم اور ہر ایک زخم مین رخنہ — زخمِ دلِ زخمی کو چھپائے نہین بنتی
ہم روزِ ازل سے ہین غمِ ہجر کے بندے — بے قصۂ غم اپنا سنائے نہین بنتی
ہے ہمدمِ دل جلد سے توفیق الٰہی — بے حلقۂ در اب تو ہلائے نہین بنتی
جسطرح سے ہو اب تو مدینہ ہی کی ٹھہرے — بے حسرتِ دل اب تو سنائے نہین بنتی

میلاد کے دن آئے ضیا جلد سے اٹھو
بے تازہ کوئی نعت سنائے نہین بنتی

وفا تمھاری ہے صدق و صفا تمھاری ہے — جہان مین دھوم مرے مصطفیٰ تمھاری ہے
نصیب کسکو ہوئی اور رتبہ یہ کبھی — عجب کمال عجب ہی ادا تمھاری ہے
زمین سے تا بفلک اور فلک سے تا کرسی — صفت کمال کی بس جابجا تمھاری ہے

لگا مین آنکھ مین تو دو جہان کے دیکھین راز
وہ پر کمال شہا خاکپا تمھاری ہے

سوا خدا کے بیان کس سے ہووے کسکی تاب
خدا ہی جانتا ہے جو ثنا تمھاری ہے

نہ مشک مین ہے نہ عنبر مین ایسی پیاری بو
وہ گیسو اور وہ زلف دوتا تمھاری ہے

ضیا ہے آپکا شیدائی یا رسول اللہ
یہ دل مین یاد جو صبح و مسا تمھاری ہے

اللہ اللہ حق نے کیا صورت بنائی آپ کی
عاشق دیدار ہے ساری خدائی آپ کی

کیا مرا منہ کیا زبان میری ہے کیا میرا کلام
ہے ثنا گر آپ شان کبریائی آپ کی

کیا زمین کیا آسمان ساری خدائی مین ہے دہوم
جلوۂ قدرت ہے بس معجز نمائی آپ کی

لی مع اللہ یاد ہے اور من رآنی کا ہے ورد
بس رہی ہے جان اور دلمین سمائی آپ کی

نغمۂ لولاک کے جو کیف سے مدہوش ہین
بس انھین معلوم ہے مشکلکشائی آپ کی

دم لبون پر ہے خدارا ہو نگاہ مرحمت
دشمن جان بن گئی شاہا جدائی آپ کی

جائیگا میدان محشر مین ضیا جب شاہ دین
خود بخود نکلے گا لب سے ہے دہائی آپ کی

درد فراق طیبہ غضب ہے وبال ہے
ایک ایک لمحہ رشک مہ و ماہ و سال ہے

مین کیا سناؤن کیا مرے دلمین ملال ہے
کس رنج کے غم سے بدر مین شان ہلال ہے

تسکین کی شکل اب نظر آتی نہین مجھے
نذر ملال و درد دل خستہ حال ہے

بلوا نیے حضور خدا کے لیے کہین
خدام کے مزاج مین کیون اتنی ٹال ہے

گیسو کے ہے خیال مین مشکین مرا دماغ
ممنون التفات مرا بال بال ہے

بے خورد و خواب کیسے گذارہ ہو عمر بھر
خون دل اور لخت جگر گو حلال ہے

بلوائے ضیا کو ذرا آستانہ پر
عشرت فزائے روح یہ اُسکا سوال ہے

یقین ہے ترا کوئی ہمتا نہین ہے — نہین ہے کلیم اور مسیحا نہین ہے
ترا نور گر جلوہ فرما نہین ہے — تو دل ایمن اور طور سینا نہین ہے
ترا آستان طور موسے نہین ہے — یہان کب فلما تجلّی نہین ہے
یہ نور ضیا یہ تجلّے نہین ہے — یہ روضہ ہے عرش معلّی نہین ہے
گئے ارنی گھ لن ترانی کے غمزے — ترے ناز شوخی مین کیا کیا نہین ہے
ہر ایک طاق و منظر تجلّی کدہ ہے — مگر طور چشم تماشا نہین ہے
ترے نام شیرین مین وہ پائی لذت — کہ باقی رہی کچھہ تمنا نہین ہے
نہو جس مین دل اور ارمان دل کے — کوئی اشک حسرت کا قطرہ نہین ہے
تماشا ہے اک یہ بھی جوشش طلب کا — مرے سینہ مین دل تڑپتا نہین ہے
عدم مین تسلّی و آرام کیون ہے — اگر تیرے قامت کا سایہ نہین ہے
خلش کیا ہے اور کیا قیامت کی کاوش — مجھے للہ الحمد کھٹکا نہین ہے
مرا دل مری جان اور میرا ارمان — کب آنکھون سے میری ٹپکتا نہین ہے
ہر ایک طرح پاس ادب گو ہے لازم — محبت مین پر کچھ بھی بنتا نہین ہے
مرا حال ظاہر ہے للہ سن لو — ق — کہانی نہین اور قصہ نہین ہے
جگر خون ہے دل خون ہے ارمان خون ہے — بس اب سینہ مین کچھ بھی رکھا نہین ہے
اُٹھاؤن گا دن رات صدمے پہ صدمے — کرون شکوہ یہ میرا شیوہ نہین ہے
مرا دین و ایمان گیا جیسا غم مین — کہین قافلہ ایسا لٹتا نہین ہے

طلب کا تقاضا ہے ہو جوش وحشت — اگر راز کھلجائے اچھا نہین ہے
فنا فی الرسول کے ساغر سے ہون مست — نہین ہے جنون اور سودا نہین ہے
کبھی یا احد اور کبھی یا محمد — کوئی اس سے بڑھکر وظیفہ نہین ہے
بظاہر اگر لب پہ وا خجلتا ہے — تو دل مین ہے یا دولتا کیا نہین ہے
ازل اور ابد تک کے اسرار سمجھے — سمجھ مین یہ آیا کہ تم سا نہین ہے
مدینہ دل و جان مدینہ ہے ایمان — سوا اس کے کچھ اور بھاتا نہین ہے
نہ ہو مشرق نور انوار وحدت — وہ خاک مدینہ کا ذرہ نہین ہے
نہ ہو جو ترا بندۂ دام الفت — وہ بے شبہ بندہ خدا کا نہین ہے
سمجھ مین مرے للہ الحمد آیا — سوا میم کے کوئی پردا نہین ہے

ضیا ہووے قربان تو ہے کیا تعجب
فدا تم پہ کیا ذات مولا نہین ہے

یہ شان اور یہ حسن اور یہ جلوہ کہان ہے — یہ ناز فلما تجلی کہان ہے
فلک مین ملک مین سماک و سمک مین — یہ نور اور ضیا اور تماشا کہان ہے
یہ حالت یہ عزت یہ وقعت یہ دولت — یہ شہرہ یہ غوغا یہ چرچا کہان ہے
تجمل تحمل تقدس توحد — ترحم تلطف کا حصہ کہان ہے
حیا مین وفا مین سخا مین عطا مین — خدا کی قسم کوئی تم سا کہان ہے
کرامت مین معجز مین کشف دعا مین — کہان ہے کلیم اور مسیحا کہان ہے
وجود و عدم مین حدوث و قدم مین — چھپا تم سے کیا اور پردا کہان ہے
فنا مین بقا مین خودی مین خدا مین — جدا ذات سے ذات والا کہان ہے

تقرب تصرف تعرف توحد
سوا تیرے اوروں کا حصہ کہاں ہے

تیری عزت اور تیری وقعت کا رتبہ
کسی نے بجز تیرے دیکھا کہاں ہے

خدا تجھ سے اور تو خدا سے ہے واصل
یہ حل کے قابل معما کہاں ہے

ازل اور ابد کے مضامین کو سوچا
ترے رمز کو فہم سمجھا کہاں ہے

فدا تجھ پہ ہے جان و دل سے ضیا اب
ظہور کرم اس سے بالا کہاں ہے

کس روز یہ انوار سے معمور نہین ہے
روضہ ہے ترا جلوہ گہ طور نہین ہے

صدقے تری الطاف و عنایت کے شہ دین
آرام سے اپنا دل رنجور نہین ہے

اسرار سے واقف ہے دل زار ولیکن
ہے پاس ادب کیا کہوں منظور نہین ہے

کسکو نہین معلوم تری شان کی عظمت
وہ حسن وہ جلوہ ہے کہ مذکور نہین ہے

پہونچیگا کسی طرح دل گم شدہ وان تک
کچھ بیخودی شوق مین معذور نہین ہے

دیکھو تو مرے دل کا جدائی سے ہے کیا حال
ایک زخم ہے پر لطف کہ ناسور نہین ہے

جو کچھ کہ گذرنا ہے مری جان پہ گذر جائے
فریاد ضیا شیوہ دستور نہین ہے

ولولہ جب دید روضہ کا قیامت لائے ہے
ایکدل کیا ایک جہان زیر و زبر ہو جائے ہے

جب تصور قامت سرکار کا آجائے ہے
جان و دل مین ایک نیا محشر بپا ہو جائے ہے

زمزمہ سنج ثنائے روضہ جب ہوتا ہے دل
روح بھی قید جسد سے سخت گھبرا جائے ہے

شورش وحشت ہے برق خرمن صبر و قرار
رات دن کچھ اور ہی شعلہ بھڑکتا جائے ہے

شوق ہے یا ذوق ہے یا آرزو ہے یا امید
کون ہے دل مین بلا انگیز کیوں تڑپائے ہے

دلمین کاوش ہی خلش جانمین ہی لب پہ ہے فغان ‏ ‏ بخت وارون دیکھیے کیا شعبدہ دکھلائے ہے
ہم ہین عاشق ہم ہین شیدا ہم ہین مفتون جمال ‏ ‏ آئے زاہد ہم بھی دیکھین کیا ہمین سمجھائے ہے
جسم مین ہے دلمین ہے جانمین ہے اور ایمان مین ہے ‏ ‏ پھر بھی غمزہ ناز الفت کا مجھے تڑپائے ہے

ہو ضیا تم بھی عجب طالع بلند دو جہان
اس ثنا خوانی کا نقشہ اور کچھ بتلائے ہے

منزلِ فیض اتم کا ماہ تابان عشق ہے ‏ ‏ مشرقِ فضل و کرم کا مہر رخشان عشق ہے
کیون نہو دل جلوہ گاہ رحمتِ ذاتِ الہ ‏ ‏ سرور کون و مکان کا اسمین مہمان عشق ہے
کیون نہو ہر دم مرے دلمین تماشا طور کا ‏ ‏ نورا دل کا ہر ایک سو جلوہ افشان عشق ہے
آفرین جوشِ جنون جامہ سے باہر ہو کے آج ‏ ‏ کہہ رہا ہے میرا ہر تارِ گریبان عشق ہے
داغ سینہ مین نہین الفت کی آئی ہے بہار ‏ ‏ دل کے کاشانہ مین لالۂ گل بدامان عشق ہے
ہے مژہ خونبار دل بیتاب جان حیران و زار ‏ ‏ آج دکھلاتا ہے کچھ ساز و سامان عشق ہے
عاشقانِ زار مین پھل پھول اس گلزار کے ‏ ‏ اپنے ہی باعث بنا رشک گلستان عشق ہے
تجھ سے کیون مانوس ہو تک کسلیے پھرتا خراب ‏ ‏ ساز وحشت ذرۂ ریگ بیابان عشق ہے

اب جہانمین ہو ویگا مشہور کامل تو ضیا
جلوہ آرا عشق ہے اور جلوہ افشان عشق ہے

دل شیفتہ اور جان مری قربان بنی ہے ‏ ‏ صد شکر کہ ہر طرح سے احسان بنی ہے
کاشانۂ دل کی مرے توقیر نہ پوچھو ‏ ‏ مہمان ہے نبی اس مین یہ مہمان بنی ہے
سینہ مرا کس طرح نہو مخزن انوار ‏ ‏ یہ جلوہ گہ نیر رخشان بنی ہے
خورشید قیامت کا مجھے خوف نہین ہے ‏ ‏ جب سر پہ مرے سایۂ دامان بنی ہے

حسنین کی الفت سے مرا سینہ ہے گلزار
اور دل مین لبا سنبل و ریحان بنی ہے

خدام مین مشہور رہو کیون نام نہ اپنا
اوّل ہی سے دل بندۂ قربان بنی ہے

اعجاز نہ کس طرح سخن میرا ضیا ہو
جب دلمین مرے الفتِ ذیشان بنی ہے

مٹی نہین کیون وحشت کیا دیر لگائی ہے
اے نورِ رخ رحمت کیا دیر لگائی ہے

ہاتون سے گیا شاہا اپنا دلِ شیدائی
ہے ولولۂ وحشت کیا دیر لگائی ہے

تقدیر کی خوبی ہے ایک عمر سے دل اپنا
ہے نذرِ غم و حسرت کیا دیر لگائی ہے

وان ناز کرم فرما سرگرم اداجوشی
یان یاس کی ہے شدت کیا دیر لگائی ہے

وان آئینہ سان اشعۂ مصروف صفا جوشی
یان جلوہ نما حیرت کیا دیر لگائی ہے

نالے سے فغان سے اور فریاد سے شورش سے
ملتی ہی نہین فرصت کیا دیر لگائی ہے

صدمے یہ جدائی کے دن رات اُٹھین کیونکر
دل کسکا ہے اور ہمت کیا دیر لگائی ہے

جان آگئی ہونٹون پر دم آگیا آنکھون مین
ہے دل کی بُری حالت کیا دیر لگائی ہے

اب اپنے ضیا کو جلد یثرب مین بُلا لیجے
تسکین ہو کسی صورت کیا دیر لگائی ہے

عالم تمام جلوہ گہِ نورِ طور ہے
کسکے فروغ حسن کی شان ظہور ہے

ہر گل کے لب پہ زمزمۂ انبساط ہے
ہر برگ بخت سبز سے مخمور ہے

ہے شش جہت مین غلغلۂ لطف و انبساط
جوش نشاط و کیف طرب کا وفور ہے

جامے سے اپنے کیونکہ نہ باہر ہو اب جہان
عشرت فزا نوید جمال حضور ہے

روز نخست سرمۂ چشم کمال تھا
عالم فروز آج وہ پُر نور نور ہے

مین کیا کہ میری روح بھی طیبہ پہ ہو فدا
ناکامیون کا بخت کے لیکن قصور ہے

اُس سنگ آستان کی ہے حسرت جبین دل
پروا قصور کی نہ تمنائے حور ہے

ہنگامہ حشر کا نہو ہر لحظہ کیون بپا
نالہ فراق طیبہ مین دمساز صور ہے

روضہ کا طوف اپنی تمنا ہے رات دن
ہونا ضیا یہ نازو نعم بھی ضرور ہے

کاش توفیق طلب کیف تماشا ہووے
جوش وحشت کا مرے ولولہ آرا ہووے

دلمین کاوش کی ہو ذرات خلش نشتر ریز
جان مین کاہش رہے سر مین مرے سودا ہووے

طپش شوق کا رگ رگ مین اثر ہو طاری
خلش شوق سے تن سوکھ کے کانٹا ہووے

رنگ وہ کھلائے مرے رنگ شکستہ کی بہار
طرب انگیز خزان ستم آرا ہووے

غرقہ بحر تحیر رہے جان عالم
شورش انگیز جب اندوہ کا دریا ہووے

تن سے دل دل سے ہو جان درہم و برہم ہر دم
ہمدم خاص جنون ستم آرا ہووے

ولولے دلمین ہون اور لب پہ فغان و نالہ
راحت جان حزین حسرت طیبہ ہووے

بھونچون گر خوبی قسمت سے در اقدس پر
تو مرے خوبی طالع کا تماشا ہووے

ید بیضا سے بھی بڑھکر مری شہرت ہو ضیا
میرے مضمون مین خورشید کا جلوہ ہووے

الٰہی کاش خورشید کرم جلوہ فشان ہووے
تجلی زار رحمت اپنا دل اور اپنی جان ہووے

برنگ ابر نیسان بارش فضل الٰہی ہو
سپاس و شکر مین لب خندہ ریز و درفشان ہووے

بنے طور تماشائے کرامت خلوت سینہ
ہر ایک ارمان سے اپنے جلوہ مشرق عیان ہووے

ہمہ شوق و ہمہ ذوق و ہمہ شورش چلون گھر سے
سفر یثرب کا کیف روح و عیش جسم و جان ہووے

فغان فریاد و نالہ آہ و زاری درد ناچاری ہر ایک ساعت ہر ایک لحظہ ہر ایک دم ہر زمان ہووے
تپش وحشت قلق حسرت طلب حیرت ہر ایک لمحہ وبالِ راحتِ دل اور عذابِ عیش جان ہووے
خلش کاوش تپش کاہش انیس شام تنہائی الم اندوہ غم ہمدردِ صبح غم نشان ہووے
جگر پُر سوز و دل پُر جوش و جان نومید و پُر حسرت مژہ خونبار و چشم زار حیران خونفشان ہووے
مقدر یاور و غمخوار طالع یار اور میمون مبارک بخت اور اقبال خوش ہمداستان ہووے
تمنا و امید و شوق و ذوق آستان بوسی قیامت خیز و حشر انگیز و شور صد جہان ہووے
در سرکار پر جب ناصیہ سائی میسر ہو طلب مسرور اور خورسند ارمان شادمان ہووے
اُدہر رحمت کا ہووے جوش ادہر طوفان تمنا کا ادہر سے عجز و زاری اور ادہر سے امتنان ہووے
جگر ہو سرد دل ہو شاد جان مسرور ارمان خوش عجب سامان عجب صورت عجب حالت عیان ہووے
زمین و آسمان پُر نور عالم طور و دل روشن بہار آرزوے عمر و رحمت گلفشان ہووے

ادہر سے میں کہوں صلِّ علیٰ اے شاہِ عالم
اُدہر سے بارک اللہ کی **ضیا** جلوہ فشان ہووے

قسم ہے مجھکو ذاتِ کبریا کی عجب ہے شان ختم الانبیا کی
تری رحمت سے وقعت اولیا کی تری عزت سے عزت انبیا کی
خدا کا فضل اور رحمت خدا کی محبت ہے محمد مصطفیٰ کی
ہے اُنکی ذات سے اعزاز و توقیر وفا کی لطف کی صدق و صفا کی
شب معراج کو تیری بدولت کھلی قسمت اویس باوفا کی
ہوئی بے پردہ تجھ سے ہم کلامی کہاں یہ شان تھی اور اصفیا کی
میرا دل اور تیرا ہر دم تصور خدا کی شان اور قدرت خدا کی

مجھے کیا ہے فرشتوں کو بھی ازبر — حکایت آپ کے خُلق وولا کی
تیرے ہی نام کے صدقے سے شاہا — ق — خدا نے حاجتِ آدم روا کی
ستایش کی تری طٰہٰ و یٰسں — تری توصیف لولاک لما کی
مقامِ قرب تیرا قاب قوسین — تری ہمدم تجلّی کبریا کی
لقد جاء تری آمد کا مژدہ — ہے ما کانَ ادا وصف وثنا کی
مقدس اور منزہ ہے تری ذات — ہے مظہر خالق ارض وسما کی
تری ذاتِ مقدس نور حق ہے — کرے کیا وصف بس انسان خاکی
ہر ایک لحظہ ہے نشتر زن تمنا — دلِ مضطر مین روضہ کی ہوا کی
جبین دل کرے ذرات سجدے — اجازت ہو جو تیرے نقش پا کی

دکھا دو جلوۂ دیدار للہ
تسلی ہو کسی صورت ضیا کی

واہ وا شان ہے کیا نام خدا کملی کی — ہے فزمل سے عیان نور وضیا کملی کی
قدرِ عنا سے بڑا ہی قدر وبہا کملی کی — اور قم اللیل سے ہے طرزِ ادا کملی کی
لیلۃ القدر مرادِ دلِ عشاق بنی — آئی کس شان پہ واللہ ضیا کملی کی
جامۂ رحمت وانعام خداوندی ہے — خود خدا جانتا ہے شان وفا کملی کی
ایک عالم کو معطر کیا جون عنبر ومشک — طرب افزائے زمانہ ہے ہوا کملی کی
خاکساری کی تجلّی کی تھی آئینہ جمال — قابلِ داد تھی بس صدق وصفا کملی کی
آگیا سایۂ مین جو اُسکے بنا عارف ذات — عام الطاف ہے اور خاص ولا کملی کی
مرنگ الفقر سے ہے پختہ ادائی اسکی — کیف فخری سے ہے انوار ضیا کملی کی

اُس کے ہر بال مین ہے کیف اذا تم الفقر
شانِ اتممت علیکم ہے صفا کملی کی

ہے سویدائے دلِ رحمتِ خاص مولا
اور ہی شان ہے کچھ جلوہ نما کملی کی

اے ضیا تیرے مضامین مین ظہور رحمت
خوب لکھی ہے غزل نامِ خدا کملی کی

بیمار غم کی دور ہی وقت نہین ابھی
ہان ایک نگاہ لطف کہ صحت نہین ابھی

کیا ہے کہ سینہ طور تماشا بنا نہین
جلوہ فروش جلوۂ رحمت نہین ابھی

افسردہ خاطری نے مجھے کر دیا تمام
لاتا ہی رنگ جوش محبت نہین ابھی

ناصح تمھاری کیا سنون ہوس خیال مین
نالہ فروشیون سے ہے فرصت نہین ابھی

دلمین ہے نور روضۂ اقدس کا دیکھ لون
حاصل ہوئی کرم سے وہ حالت نہین ابھی

نکلے ہے شوق خاک مدینہ مین دل سے آہ
شاید مین اس کے قابلِ صحبت نہین ابھی

ہے پر شکستہ طائرِ امید حسرتا
اُڑ جائے سوئے طیبہ یہ طاقت نہین ابھی

خاکِ قدوم کیف تصور مین چوم لون
یہ حوصلہ نہین ہے یہ ہمت نہین ابھی

دربار شاہ سے مرے اشعار پر ہو داد
ایسا ضیا مذاق طبیعت نہین ابھی

وہ تیری ہی جلوے تھے خواب سے جو عدم کی ہمکو جگا گئے
ازل و الست کی نازکی رگ دل پہ برق گرا گئے

تری ناز اوج و حضیض سے اثر صفات دکھا گئے
نظر عروج و نزول سے مجھے رمز ذات بتا گئے

مری ذہن مین مری فہم مین تری ناز سب سے سما گئے
وہ جو کنہ ذات کی رمز تھی دل و جان آپ ہی پا گئے

یہ تمھین تھی الفت غیر کو جو ہر ایک طرح سے مٹا گئے
مجھے جام کیف پلا گئے غم دو جہان سے چھڑا گئے

یہ تمھین تھے وحدتِ ذات کا مری دلمین نقش جما گئے
مجھے شان نور دکھا گئے مرا سینہ طور بنا گئے

یہ نہین تجھے ماہرین آن یہ نہین تجھے واقفِ دو جہان / یہ نہین تجھے عارفِ کن فکان کہ ہر ایک راز بتا گئے

تنِ زار اپنا دکھاؤنگا غم و درد اپنا سناؤنگا / سرِ عجز اپنا جھکاؤنگا کبھی خواب مین جو تم آ گئے

نہ طپش سے چین نصیب ہے نہ تسلی اپنی قریب ہے / مرا حال زار عجیب ہے مجھے دردِ ہجر کے کھا گئے

مجھے اب حضور بلایئے مری دل کا درد سنایئے / مجھے اپنا جلوہ دکھایئے کہ لبون پہ دم مرے آ گئے

بہ خضوع بہر سلام اٹھو بہ خشوع بہر قیام اٹھو / باادب خواص و عوام اٹھو کہ ظہور ابر سے چھا گئے

یہ صدائے لطف فلک سے ہے یہ ندائے کیف ملک سے ہے
یہی غلغلِ سماک و سمک سے ہے کہ ضیا مراد کو پا گئے

شیدا تمہارے جو مرے سرکار ہو گئے / وہ دو جہان کے شوق سے بیزار ہو گئے

جان اور دل کی حالتِ ناقص نہ پوچھئے / دونون اسیرِ درد ہین ناچار ہو گئے

ارمان امید و شوق تمنا مراد و عیش / دل کے سبب سے سارے ہی بیمار ہو گئے

نالہ فغان طپش الم و درد و شام ہجر / بے طاقتی کے جوش سے سب نزار ہو گئے

خاکِ مدینہ تیری تمنا مین الامان / کیا کیا وبال تازہ نہ تیار ہو گئے

اب کوئی شکل راحت و آرام کی نہین / ناچاریِ امید کے آثار ہو گئے

ہم نے ضیا ہے عشق مین پایا عجب لطف
مشہورِ خلق عاشقِ سرکار ہو گئے

کوئی بتائے تو اتنا مجھے خدا کے لئے / مٹا ہون کس لئے اور کس کے نقشِ پا کیلئے

بتائے طیبہ کا رستہ کوئی خدا کے لئے / بنا ہون خاکِ رہِ شوق مصطفا کیلئے

یہ مانا گنجِ کرم مین نہین ہے کیا کیا کچھ / مگر ہو حکمِ عطا مجھ سے بھی گدا کیلئے

نہ طوفِ روضہ نہ دیدارِ طیبہ اے قسمت / الٰہی مین ہی تھا کیا ہجر کی جفا کیلئے

کرم کی لطف کی رحمت کی ایک نظر ہووے
جناب غوث علی پیر رہنما کیلئے

تری ہدایتین کافی ہین بس مری شافی
نہین ہے فکر کسی درد لا دوا کیلئے

ترے کرم کی ادا خود ہے مہربان شاہا
تو پھر اٹھاؤن مین کیا ہاتھ کو دعا کیلئے

کہان کہان نہ پھرون اور کرون نہ کیا کیا کچھ
بنا ہون مدعی عشق مدعا کیلئے

بس اب کرم سے عطا ہووے شافع کو مین
صلہ ہو داد ہو جو کچھ کہ ہو ضیا کیلئے

یہ حسن یہ جلوہ یہ ضیا اور ہی کچھ ہے
یہ نور ترا نام خدا اور ہی کچھ ہے

خود خضر و مسیحا ہین فدا تیرے لبون پر
یہ اور ہین کچھ آب بقا اور ہی کچھ ہے

آتا ہے نظر اور ہی کچھ تیرا تصور
کچھ کہہ نہین سکتا ہون ثنا اور ہی کچھ ہے

کچھ اور ہی آتے ہین نظر تیرے تماشے
کیا کہیے شریعت نے کہا اور ہی کچھ ہے

روضہ کی جدائی نے تو ہنگامہ دکھایا
کہتے ہین جسے حشر وہ کیا اور ہی کچھ ہے

کیون مجھکو مدینہ مین بلاتے نہین حضرت
کیا درد محبت کی دوا اور ہی کچھ ہے

اک عمر سے دیوانہ سرکار بنا ہون
کیا مہر و وفا صدق و صفا اور ہی کچھ ہے

گو دل مین ہر ایک وقت تصور ہے ولیکن
امید و تمنائے گدا اور ہی کچھ ہے

مرتا ہے ضیا جب سے جیتا ہے کرم سے
فرماؤ فنا اور بقا اور ہی کچھ ہے

شرح قول آپکا ہے آپ کا قال اچھا ہے
علم سرکار کا عرفان ہے حال اچھا ہے

والضحیٰ روئے منور ہے جمال اچھا ہے
جلوۂ والشمس ہے آثار جلال اچھا ہے

شان سرکار ہے اتممت علیکم نعمت
واہ کیا عظمت و توقیر و کمال اچھا ہے

رخ ہے والشمس تو واللیل سے عنبر گیسو
خال والنجم ہے کیا نقطۂ خال اچھا ہے

قاب قوسین کے معنی کی کھنچی ہے تصویر
ابروئے پاک سے کس طرح ہلال اچھا ہے

سرو قامت سے عیان جلوۂ سدرِ مخضود
ظلِ ممدود کے گلشن کا نہال اچھا ہے

عرق جسم ترا جی من المار کا عطر
لبِ مدّاح بس اس ورد مین لال اچھا ہے

مدح طٰہٰ ہے تو یٰسین ہے ثنائے سرکار
مرتبہ آپ کا بے مثل و مثال اچھا ہے

کھل گئے تم سے ہی سب ما جعلناک کی رمز
راز لولاک لما نعمتہ خال اچھا ہے

ہے لقد جاء تری لطف کی مدحت کافی
خلق اعظم ہے ترا وصف خصال اچھا ہے

وان سے ہے ما کان کبھی اور کبھی ما ارسلنا
ما عرفنا ہے یہان عجز و دلال اچھا ہے

حق ہین حق کنت نبیا کے ہین نکتے سب حق
صدق اللہ سے عیان صدق مقال اچھا ہے

ہے خطاب اپنے لیے خیر کا تیری باعث
للہ الحمد کہ ہر طرح مآل اچھا ہے

لی مع اللہ کے اسرار سے ہو گا آگاہ
جسکو عشق آپکا ہے اسکا خیال اچھا ہے

سحر و شام ملا ورد فسبحان اللہ
کیف ادعونی سے انداز سوال اچھا ہے

ساقی کیف ستم کے کرم سے ہے امید
ہان ترے چشمۂ کوثر کا زلال اچھا ہے

انت منی و انا منہ ہمین ہے ازبر
ہر طرح جانتے ہین ہم غم آل اچھا ہے

شان رحمت تجھے فرمائے رؤف اور رحیم
جود اچھی ہے تیری بذل و نوال اچھا ہے

کیون ضیا ہووے نہ ہر سمت سے رحمت کا ظہور
بارک اللہ تیرا حسن جلال اچھا ہے

للہ الحمد آج سینہ مشرق انوار ہے
خلوت دل جلوہ افروزی مین طور آثار ہے

شمع بزم وادی ایمن ہے فرق جان و دل
گرمی تار نفس مین ناز برق اظہار ہے

طاق و منظر سے ہین مشرق کی ادائین جلوہ ریز
ہر در و دیوار مین رنگ تجلی زار ہے

نغمہ آرائے مسرت خاطر صرف تپش
زمزمہ سنج طرب جان و دل ناچار ہے

ہون تصور مین ادب سے سجدہ ریز آستان
شکر ہے اب عالم ارمان کا بیڑا پار ہے

عید ہے عید مراد و عید عیش جاودان
رشک نیسان بارش ابر کرم آثار ہے

شاہد امید دل سے ہے ہم آغوشی نصیب
نقطۂ خال سویدا نافۂ تاتار ہے

عطر افشان ہے مشام آرزوئے جان و دل
ذرہ ذرہ مشت خاک تن کا عنبر بار ہے

آمد آمد ہے شہ کون و مکان کی نور پاش
خاکدان تیرہ رشک عالم انوار ہے

اشعۂ نور قدوم پاک ہے عالم فروز
کاین و من کان تجلی زار و نور اظہار ہے

کس زبان سے ہو ادا شکر خداوند کریم
موجزن دریائے فیض حضرت غفار ہے

سید عالم کا بحر لطف ہے در زیر کیف
مخزن صل علی ہر لفظ گوہر بار ہے

ہے طفیل غوث اعظم غنچۂ دل رشک گل
رنگ فیض مرتضائے ابر رحمت بار ہے

صدقۂ غوث علی شاہنشہ دنیا و دین
اے ضیا فضل خدا کی گرمی بازار ہے

للہ الحمد آج عالم مشرق انوار ہے
مظہر آثار رحمت ہر در و دیوار ہے

ہے عیان ہر طاق و منظر سے تماشا طور کا
بزم میلاد جناب احمد مختار ہے

صف بصف استادہ ہے فوج ملائک سو بسو
دم بدم فضل و کرم کی گرمی بازار ہے

آ رہی ہے باغ جنت سے شمیم جانفزا
دل معطر جان ہے مشکین روح عنبر بار ہے

ہے شہ کون و مکان کی آمد آمد کی نوید
دل ہے خورم جان ہے شادان عیش کا آثار ہے

ہے زمین سے آسمان تک بارش فضل و کرم
نغمۂ صل علی کا غل مسرت بار ہے

آؤ مشتاقو تماشائے تجلی دیکھ لو
کیا ضیاؔ کیا نور ہے کیا فیض کا اظہار ہے

تم پہ قربان ہون اے عرش کے جانیوالے
نکتۂ راز خدائی کے بتلانے والے

اے مرے تشنگیٔ دل کے بجھانیوالے
ساغرِ چشمۂ کوثر کے پلانیوالے

کاش ہو میرے مقدر کا ستارہ روشن
آپ ہون جلوۂ دیدار دکھانے والے

ایسی تقدیر کہان ہے کہ حضوری ہو نصیب
ہم ثنا ہون سرِ دربار سنانے والے

کامیاب آپ کی رحمت سے ہے جانِ کونین
آپ ہین حضرتِ مولا سے ملانے والے

کنتُ کنزاً کے معمّا کا ہوا حل آسان
خلوتِ دل مین ہو تم ناز سے آنے والے

لب پہ ارمانون سے ہے ولولۂ حشر کا جوش
آئے دروازہ پہ زنجیر ہلانے والے

اے شہِ کون و مکان بادشہِ ہر دو جہان
خلد مین امتِ بیکس کے بلانے والے

لائین تورِ روضۂ اقدس کی کسی صورت سے
جانبِ طیبہ ہین جو لوگ کہ جانے والے

نظرِ لطف و کرم ہووے کسی صورت سے
میری بگڑی ہوئی حالت کے بنانے والے

مخزنِ دل کو بنا دو مرے گنجینۂ راز
اے مرے جلوۂ اعجاز دکھانے والے

للہ الحمد مرادِ دل و دین سب ہے حاصل
آج سرکار ہین اس بزم مین آنے والے

ہم ضیاؔ نعتِ شہِ ہر دو سرا لکھتے ہین
کیون نہ ہو دین دُرِ مقصود کے پانے والے

جسکی تقدیر مین تھے نور الٰہی دیکھے
جلوۂ حُسن شہِ شرع پناہی دیکھے

ذات کی شانِ تقدس کا تھا دیدار محال
بہ طفیل شہِ ابرار کماہی دیکھے

اسے دارین مین ہر طرح سے بے خوفی ہے
جس نے سرکار کے امر اور نواہی دیکھے

نہین ہرگز نہین یہ شان کسی کی واللہ
ماہ سے کوئی اگر تابہ سر ماہی دیکھے

ہے ضیا سے مرے اشعار کے عالم روشن
دیکھے انصاف سے گر کوئی گواہی دیکھے

کھلی قسمت جہان کی سرور ہر دوسرا آئے
ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلِّ علیٰ آئے

فلک خوش اور ملک خورم زمین نازان ہان شادان
مبارک بارک اللہ اللہ اللہ مرحبا آئے

بہار آئی خوشی کی رنگ پر بخت جہان آیا
امامِ انبیا آئے حبیب کبریا آئے

وہ آئے جنکے آنے کی خوشی ہے عرش و کرسی کو
وہ آئے جنکے آنے پر فدا ارض و سما آئے

ہوئی ہے شبستان جہان شمع مازاغ البصر روشن
فروغِ دیدہ دل سرمہ چشم حیا آئے

بہار لامکان تھی آپ کے نور مقدس مین
گلستان مکان مین صورتِ رنگ و فضا آئے

نظر آنے لگا اب منزلِ مقصود کا کوچہ
لئے شمع ہدایت دستگیرِ رہنما آئے

ازل سے تا ابد ہادی صادق چشمہ رحمت
مریضان محبت کے لئے جامِ شفا آئے

کھلائے باغ سینو مین شریعت اور طریقت کے
گل گلزار صدق و بلبل بزمِ صفا آئے

زمین و آسمان مین جوش رحمت کی بہار آئی
فضائے ہشت جنت کے گل رنگین قبا آئے

قدومِ پاک پر اُٹھ سجدہ شکرِ ارادت کر
ترے والی ترے حامی ترے مولا ضیا آئے

نام خدا کونین مین حاصل کسی یہ برتری
ہین خاک در ارض و فلک ملک و ملک جاروبری

علم الٰہی مین ہمیشہ حاصل ہے شان سروری
لاریب ذاتِ پاک ہے سر دفتر پیغمبری

اے سید والاحشم عالی ہمم گردون علم
مسند نشین محتشم با جاہ و شان افسری

تم زبدۂ ابرار ہو تم قدوۂ احرار ہو
تم مہبط آثار ہو باشان رحمت گستری

تم سے نسب ہے نامور تم سے حسب عالی گہر
تم سے شرافت پر شرف تم سے وقار و بہتری

تم زینت ارض و فلک تم شوکت ملک و ملک
تم سے عیان بلے ریب و شک خوش جوہر فی الاثری

یہ خادم دربار ہے ناچیز ہے ناچار ہے
ہو وے ضیا پر شاہ دین چشم عنایت ایک فری

جو سجدہ فروش در سرکار نبی ہے
گلچین بہار چمن خوش لقبی ہے

بیشک ہے وہ لذت چش انعام الٰہی
جو عاشق زار مدنی العربی ہے

اے چشمۂ رحمت نظر لطف ہو بتد
اب دشمن آرام مری تشنہ لبی ہے

ہے روز ازل سے کرم خلص کی شہرت
مشکور دل و جان سے ہر ایک شیخ و صبی ہے

صد شکر ضیا زمزمہ مدحت سرکار
مشہور جہان ثمرۂ شیرین رطبی ہے

تم سے بڑھکر چشمۂ الطاف و عطا کا کون ہے
کون ہے گوہر فشان دریا سخا کا کون ہے

ہے حضیض خاک کسکی اوج شان ہے اوج عرش
شوکت ارض و فلک بندہ خدا کا کون ہے

نور کسکا آئینہ تمثال قدرت کا بنا
جلوہ آرا ذات کے ناز و ادا کا کون ہے

کون ہے تم سے زیادہ واقف اسرار ہو
تم سا معنی فہم ہی کا اور ھا کا کون ہے

کون پہونچا بزم قربت مین با عزاز و وقار
زمزمہ پرداز کیف التجا کا کون ہے

کون ہے دستار فرق انبیائے ذوالکرم
تم سا رنگ افروز قلب اولیا کا کون ہے

کسنے دیکھا جلوۂ ذات الٰہی بے حجاب
راز دان رمز فنا سر لقا کا کون ہے

کون ہے تم سا خلیق اور کون ہے تم سا کریم
کون ہے بحر کرم دریا وفا کا کون ہے

ہو نظر لطف و عنایت کی شہ بندہ نواز

جز تمہارے کمترین عاجز ضیا کا کون ہے

اے شہ کون و مکان آجایئے / والی اقلیم جان آجایئے
اے تمامی انبیا کے جاہ و ناز / چارہ ساز دو جہان آجایئے
مہبط انوار رحمت آیئے / سرور عرش آستان آجایئے
آیئے اے جلوہ نور قدیم / نور بزم کن فکان آجایئے

آیئے آیئے ضیا کے درد خواہ
شافع رحمت نشان آجایئے

کہان ہو سرور کون و مکانی / کہان ہو والی اقلیم جانی
کہان ہو طرہ تاج کمالات / کہان ہو نور بزم کن فکانی
کہان ہو حامی و غمخوار کونین / کہان ہو شافع رحمت نشانی
کہان ہو ای طبیب جان بیمار / کہان ہو چارہ درد نہانی
کہان ہو یاور عالم کہان ہو / کہان ہے لطف اور راحت رسانی
کہان ہو شمع بزم خلوت خاص / کہان ہے جلوہ عرش آستانی

ضیا کے حال پر چشم کرم ہو
بنا ہے نالہ غم سے فغانی

چلنے لگی نوری صبا ہر انجمن مین نور ہے / ہر گل ہے نورانی قبا صحن چمن مین نور ہے
ہر نخل طور آثار ہے ہر شاخ پُر انوار ہے / ہر برگ و بار باغ کی ظاہر ہے بن بن مین نور ہے
ہر ذرہ ہے اختر ادا ہر قطرہ ہے گوہر ضیا / سطح زمین صبح صفا چرخ کہن مین نور ہے
روشن ہوئے دیوار و در پُر نور مین شام و سحر / رگ رگ ہر سورج کی کرن جان اور تن مین نور ہے

روشن ہوئے کون و مکاں نور سے ہے بزم کن فکاں
ہیں شش جہت جلوہ فشاں سر و علن میں نور ہے

ہے روز میلاد نبی خورم ہیں ہر شیخ و صبی
ہے نغمہ زن تشنہ لبی کام و دہن میں نور ہے

پُر نور ہیں ارض و سما روشن ہے بزم مصطفیٰ
چلتی ہے نور افشاں ہوا دار محن میں نور ہے

شاہ زمین ماہ زمان نور روان کُن فکان
ہے ناز سے جلوہ فشان اور ماؤں میں نور ہے

اوڑھے ہوئے نوری ردا آیا شہ نوری قبا
ہے باغ رحمت پر ضیا رنگ سخن میں نور ہے

ازل میں خلوت دل یاد حق کی جا ٹھہری
چراغ دل بہ تپش عشق مصطفیٰ ٹھہری

ادائے عجز سے سجدہ فروشئ در پاک
عروج و وقعت و اعزاز اولیا ٹھہری

نماز ذوق پڑھی سب نے مقتدی بنکر
نثار خاک قدم شان انبیا ٹھہری

کسے خبر شب اسریٰ میں مل گیا کیا کیا
ہے اطلاع کسے ذات حق سے کیا ٹھہری

معاملہ ہے خدائی کا تیری مٹھی میں
قضا ہر ایک طرح بندۂ رضا ٹھہری

چمک ہے داغ جگر کی ستم قیامت خیز
عجیب ہے چمن شوق کی فضا ٹھہری

محبت آپ کی ہے شان انبیا کی ضیا
اطاعت آپ کی اعزاز اولیا ٹھہری

محمد بادشاہ دو جہان ہے
محمد سرور کون و مکان ہے

محمد شافع روز قیامت
محمد حامی ہر انس و جان ہے

محمد مظہر ذات خداوند
محمد مصدر سر نہان ہے

محمد کاشف اسرار قدرت
محمد ماہر این و آن ہے

محمد طرۂ تاج شرافت
محمد جبۂ فرق جہان ہے

محمد کاین وسن کان کا داور
محمد سا ہوا کوئی نہو گا
محمد سے ازل کی آب اور تاب
محمد اوّل و آخر محمد
محمد سے خدا بیشک ہے راضی

محمد حاکم کون و مکان ہے
محمد سا کدھر ہے اور کہان ہے
محمد سے ابد جلوہ فشان ہے
محمد ہی یہان ہے اور وہان ہے
محمد ہی خدا کا راز دان ہے

محمد کا ضیا دل سے ہے شیدا
محمد کی محبت مین طپان ہے

کیا مدح کوئی کر سکے اے شاہ تمہاری
محشر مین شفاعت کیلئے ای شہ کونین
کچھ یوسف و یعقوب پہ موقوف نہین ہے
منسوخ کئے پہلے سب احکام خدا نے

قرآن مین ثنا کرتا ہے اللہ تمہاری
دکھین گے نبی اور ولی راہ تمہاری
ہر اک نبی کو ہے شہا چاہ تمہاری
منظور ہدایت ہوئی ناگاہ تمہاری

پُرنور و ضیا کون و مکان ہو گئے دم مین
کیا جلوہ گہِ فیض ہے درگاہ تمہاری

وہ ازل وہ خلوت پرفضا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے
وہ کلیم و طور کا ماجرا وہ ظہور نور طرب فزا
نہ عدم تھا اور نہ وجود تھا نہ مشاہدہ نہ شہود تھا
یہ زمین نہ تھی یہ زمان نہ تھا یہ مکین نہ تھے یہ مکان نہ تھا
نہ فلک کا حسن و جمال تھا نہ ملک کا ناز جلال تھا
نہ رکوع تھا نہ سجود تھا نہ قیام تھا نہ قعود تھا

وہ بہار جلوۂ جانفزا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے
وہ جمال جلوۂ عیش نما مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے
فقط ایک ذات تھی کچھ نہ تھا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے
ہوا تیری واسطے جو ہوا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے
نہ قدر تھا اور نہ تھی قضا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے
نہ خلا تھا اور نہ تھا ملا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ مصافحہ نہ معانقہ نہ محاسبہ نہ مراقبہ
نہ وصول اور حصول تھا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ نیاز اور نہ ناز تھا کوئی رمز اور نہ راز تھا
فقط اپنی فرات تھا خدا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ سعید تھا نہ رشید تھا نہ قتیل تھا نہ شہید تھا
نہ کسیکا غمزۂ جانگزا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ جمال تھا نہ جلال تھا نہ فراق تھا نہ وصال تھا
کوئی خستہ دل تھا نہ مبتلا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ حجاب تھا نہ نقاب تھا نہ عذاب تھا نہ ثواب تھا
نہ فروغ حسن رخ و صفا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

تیرا نور جلوہ نما ہوا تو فروغ حسن و ضیا بنا
تو سبب ہوا شہ دوسرا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

فروغ مشعل بزم صفا کی آمد آمد ہے
ظہور نور پاک کبریا کی آمد آمد ہے

غریق لجۂ فقر و فنا کی آمد آمد ہے
دُر یکتائے دریائے بقا کی آمد آمد ہے

گل دستار فرق اولیا کی آمد آمد ہے
وقار و افتخار اصفیا کی آمد آمد ہے

شہ کونین فخر انبیا کی آمد آمد ہے
ابو القاسم محمد مصطفےٰ کی آمد آمد ہے

چمن پیرائے گلزار ہدایت اور سیادت کی
بہار آرائے فصل اہتدا کی آمد آمد ہے

زمین کو ناز ہے عرش بریں پر اوج قسمت ہے
حبیب خاص محبوب خدا کی آمد آمد ہے

ہم آغوش مسرت شش جہت ہیں جوش عشرت ہیں
نہ لولاک و مہر لی مع کی آمد آمد ہے

برستی ہے خوشی دیوار و در سے اور منظر سے
جمال آرائے روئے التقا کی آمد آمد ہے

مزے لیتا ہے دل لذت سے ہیں کام زبان شیرین
کہ خرمائے تر نخل رضا کی آمد آمد ہے

بنینگے سینے گنجینے اب اسرار الٰہی کے
کہ آگاہ رموز کبریا کی آمد آمد ہے

دبستان ازل میں ابتدا تھی جسکی یکتائی
اب اُس علام علم انتہا کی آمد آمد ہے

ظہور ذات نیرنگ صفت میں رنگ لائیگا

کہ ذات بعثت کے نور و ضیا کی آمد آمد ہے

ہے شان جمال رسالت پناہی
تجلی طور جلال الٰہی

ازل اور ابد نور کا اُس کے جلوہ
ہے لولاک و ما کان اُسکی گواہی

فدا اُسکی عظمت پہ فرشی و عرشی
غلام اُسکے سب ماہ سے تا بماہی

وہ ہے فخر کونین روز ازل سے
اُسے دونون عالم کی ہے بادشاہی

اُسی کے ہین سب نور کے یہ تماشے
اندھیرا اُجالا سپیدی سیاہی

زبور اور توریت انجیل و قرآن
اُسیکے ہین احکام امر و نواہی

تصدق سے اُسکے ضیا ہوگی حاصل
ہر ایک رنگ سے سیر رحمت پناہی

عجب ہے شان تیری اے حبیب سبحانی
ہے لاکھ جان سے فدا جسپہ اعظم الشانی

تمہارا نور سراپا ہے نور ربانی
تمہاری ذات سراسر ہے فیض یزدانی

تمہارا فیض ہے مفتاح گنج عرفانی
تمہاری بزم ہے مصباح بزم وجدانی

تمہارے نور سے شان ظہور امکانی
تمہاری ذات سے توقیر و فخر انسانی

ہے جلوہ ریز زبانی فقد رأ الحق
لقائے پاک ہے بیشک لقائے رحمانی

وہ شان اور وہ شوکت وہ عظمت اور وہ جاہ
نثار جسپہ بجان عزت سلیمانی

نہ وہ کلیم نے اور نہ خلیل نے پائی
ملی حضور کو جو شان قرب ربانی

طفیل آپ کے آدم کو صدر جنت مین
ملی سریر خلافت پہ جلوہ افشانی

نثار ہے کف پا پر تمہارے ماہ منیر
ضیا ہے خاک قدم نور مہر رخشانی

آ میری خلوتِ ارمان کے اُجالے پیارے
ماہ رُو عطر فشان گیسوؤن والے پیارے

پھر مرے زخمِ جگر ہوگئے آلے پیارے
پڑ گئے ہجر مین پھر جینے کے لالے پیارے

کس سے ہم صبر کو پتھر کا کلیجہ لائین
کیون جدائی مین گئے کیا ہم کو حوالے پیارے

عمر گذری سرِ تسلیم کو گھستے گھستے
درِ دولت پہ کہین اب تو بلالے پیارے

وادیِ شوق مین غمخوار و رفیق و دمساز
دل کی فریاد ہے یا پاؤن کے چھالے پیارے

ہے سیہ کاریِ تقدیر سے مبہم جہان
لے چراغِ سحری لاکھ سنبھالے پیارے

ہے عیان جلوۂ خورشیدِ قیامت سر پر
سایۂ دامنِ رحمت مین چھپالے پیارے

ہے شفاعت کی تو امید اپنی کلید مقصود
کھل گئے طالعِ برگشتہ کے تالے پیارے

لاکھون موسیٰ کی طرح ہین ترے شیدائے ضیا
ایک دم رُخ سے نقاب اپنے ہٹالے پیارے

آج جوبن کی زکوٰت اپنی لٹالے پیارے
ایک چشمک ہو اِدھر گیسوؤن والے پیارے

انبیا لاکھون ہین پر بہر شفاعت طلبی
اُمتین سب کی ہوئین تیرے حوالے پیارے

اسلئے تجھکو نبوت ملی سب سے پیچھے
بختِ خوابیدہ کونین جگالے پیارے

ترے انوار کے لوح اور قلم شاہد ہین
عالمِ علم مین تھے تیرے اُجالے پیارے

اور تو کیا مین تیری نذر دون کس لائق ہون
نقدِ دل ہے فقط اک سینہ مین آلے پیارے

ہے تصور ترے ہر دم مژہ و ابرو کا
زخم سینہ مین اسی وجہ سے آلے پیارے

خواب مین بھی نہین آتا جو نظر جلوۂ ناز
حسرتِ دید کوئی کیسے مٹالے پیارے

آستان کا ہو جسے تیرے تصور ذرات
کیون نہ پڑ جائین اُسے جان کے لالے پیارے

موج پر آئے گا دریا جو تری رحمت کا
ہم پئین گے سبھی کوثر کے پیالے پیارے

کشمکش مین ہین جدائی کے اسیر اندوہ — اپنے دیوانون کو دقت سے چھڑالے پیارے

اسی امید پہ ایک عمر سے ہم مرتے ہین — مہربان ہوکے مدینہ مین بلالے پیارے

جان و دل گھل گئے محشر کی خرابی سنکر — غم مین اللہ کسیکو بھی نہ ڈالے پیارے

نقد ایمان کا سینے اب کوئی کھٹکا باقی — لگ گئے دل پہ ترے فیض کے تالے پیارے

عام ہے حکم شفاعت کا تجھے اول سے — قصر جنت مین جسے چاہے بلالے پیارے

ہین ضیا سب ترے اشعار ادب کے جوہر
بے تکلف جسے جی چاہے سنالے پیارے

ہین آپکے انوار مین انوار الٰہی — ہر شان سے ہین جلوہ اسرار الٰہی

خورشید کو ترے رخ روشن کی بدولت — ہر صبح ملی خلعت زرکار الٰہی

بقعہ ہے ترا مہبط انوار خداوند — روضہ ہے ترا مظہر آثار الٰہی

آئے ترے دربار مین جو ناصیہ سا ہو — دیکھے کوئی گر شوکت دربار الٰہی

ہر بات مین اعجاز ہر اعجاز مین ندرت — ہر شان مین ہے جلوہ سرکار الٰہی

رحمت ہے تری چارہ گر رحمت عالم — بیمار محبت ترا بیمار الٰہی

منکر کے مقدر مین ہے ناکامی دارین — انکار تری ذات کا انکار الٰہی

لذت ترے احکام مین فرمان خدا کی — شیرین تری گفتار ہے گفتار الٰہی

گردن پہ لکھا جسنے ترا غاشیہ حکم — لاریب وہ غاشیہ بردار الٰہی

رخسار منور ہین ترے مشرق وحدت — گیسو ہین تری نافہ تاتار الٰہی

صد شکر ضیا نعت نگاری کی بدولت
خامہ ہے ترا طوطی گلزار الٰہی

اے جلوۂ قدرت الٰہی
کس سے ہو ثنا تیری کماہی

شایان تری شان کو شفاعت
زیبا ہے تجھے ناز دین پناہی

الطاف ترے نسیم رحمت
رحمت تری فیض صبح گاہی

نازان تری ذات پر ازل سے
ہے کشور کن کی بادشاہی

گنجینۂ رحمتِ خداوند
سب تیرے اوامر و نواہی

سمجھوں کہ عجب ہے اپنی تقدیر
یثرب کی ملے جو خاک راہی

بلوائے آستان پہ شاہا
ہے ہند بلائے صد تباہی

ہے ناصیہ سائی در پاک
گلگونہ شان و عز و جاہی

صد شکر ضیا بدولت نعت
شہرت ہے ز ماہ تا بماہی

کیا شب میلاد کی سارے جہاں میں دھوم تھی
ہر طرف شور اور زمین و آسمان میں دھوم تھی

عرشیوں میں شور تھا حمدِ خدائے پاک کا
نغمۂ صلِ علیٰ کی لامکان میں دھوم تھی

زمزمہ سنجِ مسرت خلد میں حوران خلد
نعرۂ حمداً کثیرا کی بیان میں دھوم تھی

شش جہت میں تھا عجب آوازۂ عشرت بلند
فرحت جاوید کی کون و مکان میں دھوم تھی

برگ برگِ سدرہ و طوبیٰ پہ تھا جوبن نیا
قصر قصرِ خلد کی توقیر و شان میں دھوم تھی

گلشنِ فردوس میں تھا جلوہ کیف بہار
زیب اور زینت کی ہر قصر جنان میں دھوم تھی

جلوۂ انوار سے نور عیان میں رنگ تھا
پردۂ اسرار کی رمز نہان میں دھوم تھی

جوش عشرت سے ملایک کو عجب کچھ کیف تھا
شور فرحت کی بہار کن فکان میں دھوم تھی

تھی ضیا کی روح بھی نغمہ سرا شکر حق

اور اجابت کی کلام مدح خوان مین ہو مستی

تیری الفت مین ہین خوش تقدیر ہم جیسون کی ہے
خیر امت ہے لقب توقیر ہم جیسون کی ہے

تیرے صدقہ سے رہین گے ہر طرح خوش روز حشر
لوح پیشانی بھی خوش تحریر ہم جیسون کی ہے

تیری ہی رحمت سے بیڑا پار ہوگا شاہِ دین
ورنہ کیا عقل اور کیا تدبیر ہم جیسون کی ہے

تیری خاکِ آستان آجائے گر قسمت سے ہاتھ
نام حق وہ مفت مین اکسیر ہم جیسون کی ہے

تو کرم فرما اگر ہووے تو سب کچھ ہو نصیب
ورنہ کیا نالہ ہے کیا تاثیر ہم جیسون کی ہے

لب پہ نام کبریا اور دل مین وہم ما و من
یہ اذان ہے اور یہ تکبیر ہم جیسون کی ہے

قصرِ آب و گل پہ رحم اے دیدۂ طوفان فروش
بے ثبات اول ہی سے تعمیر ہم جیسون کی ہے

حوصلہ کیا ہے جو ہم تیری ثنا کا دم بھرین
کیا بیان ہے اور کیا تقریر ہم جیسون کی ہے

مالکِ لوح و قلم مداح ہے اُس کا ضیا
کون ہین ہم اور کیا تحریر ہم جیسون کی ہے

لے لئے سرکار کے ہم نے قدم اچھے رہے
بس ازل سے تا ابد ہر طرح ہم اچھے رہے

دولتِ دیدار حضرت کے رہے ہم شیفتہ
بے غم دینار و سودائے درم اچھے رہے

تھا مقدر مین لکھا جن کے ترا ہونا غلام
بارک اللہ بارک اللہ کیا قلم اچھے رہے

جیتے جی اچھے رہے دیوانۂ عشق نبی
بعد مردن بھی خدا کی ہے قسم اچھے رہے

ابر رحمت بنگیا ہر قطرۂ اشکِ فراق
عاشق شوریدہ سر با چشم نم اچھے رہے

اپنے ارمان ہر طرح شوقِ طواف روضہ مین
باہمہ عجز و با جاہ و حشم اچھے رہے

مدح پرواز رسول اللہ ہین ہم اے ضیا
جیسے ہم قسمت سے ہین ایسے بھی کم اچھے رہے

صد شکر ازل سے مرا اقبال جوان ہے
نام شہ کونین مرے وردِ زبان ہے

اے شافع کونین تیری شکل کہان ہے
فخر ازلی و ابدی تیری ہی شان ہے

تو نکتہ رس کُنہ حقیقت ہے ازل سے
تو محرم اسرار خداوند جہان ہے

سرسبز کرم سے ترے ہے باغ زمانہ
شاداب ترے لطف سے گلزار جہان ہے

تو فخر رسل ہادیٔ کل ہے شہ کونین
مدحت مین تری ذات خدا زمزمہ خوان ہے

تو طرۂ تاج سر توقیر ازل ہے
اکرام ابد تیرے سبب جلوہ کنان ہے

تو وہ ہے کہ تجھسا کوئی عالم مین نہین ہے
تو وہ ہے کہ سب تجھسے نہان اور عیان ہے

تو وہ ہے کہ خلاق دو عالم ترا مداح
تو وہ ہے کہ قرآن تری مدحت کا بیان ہے

تو وہ ہے کہ کعبہ تری عظمت پہ ہے شیدا
تو وہ ہے کہ جنت تری دیوانہ بجان ہے

تو وہ ہے کہ محشر مین شفاعت تری مقبول
تو وہ ہے کہ امت تری اعزاز جہان ہے

للہ ضیا پر ہو نظر لطف و کرم کی
در پر یہ تصور مین ترے سجدہ کنان ہے

اے فخر اب وجد ترے قربان ترے صدقے
اے ذات محمد ترے قربان ترے صدقے

اے گوہر دریائے کمالات الٰہی
اے بےحد و بےعد ترے قربان ترے صدقے

اے نور ازل فیض ابد وسعت کونین
اے رحمت سرمد ترے قربان ترے صدقے

اے جلوۂ انوار خداوند دو عالم
اے نور مجرد ترے قربان ترے صدقے

ہر دم ہے ضیا تشنہ لب جلوۂ دیدار
اے فیض مخلد ترے قربان ترے صدقے

اے جلوۂ رحمت ترے قربان ترے صدقے
اے مظہر قدرت ترے قربان ترے صدقے

اے نور ازل شان ابد باعثِ عالم — اے غمزۂ حکمت ترے قربان ترے صدقے
اے گوہرِ دریائے کمالاتِ الٰہی — اے نکتۂ قدرت ترے قربان ترے صدقے
اے غنچۂ گلزار کرم جوششِ رحمت — اے صاحبِ ہمت ترے قربان ترے صدقے
اے محرمِ اسرار ازل واقف ہر راز — ای خازنِ دولت ترے قربان ترے صدقے
اے طرۂ دستار کمالات شفاعت — ای عزتِ شوکت ترے قربان ترے صدقے

بندۂ ضیا پر ہو نظر لطف و کرم کی
ہر لحظہ ہے وحشت ترے قربان ترے صدقے

دلِ طپیدہ کو ہر دم ہے آرزو تیری — ہزار جان سے جان کو ہے جستجو تیری
مزہ صفت کا ہے اس مین تو اس مین ذات کا کیف — عجیب رنگ ہے تیرا عجیب بو تیری
ازل سے تا ابد تیرا شہرۂ عظمت — زمین سے تا بہ فلک شہرتِ علو تیری
نظامِ کاین و من کان تیری راے درست — بہارِ کون و مکان خلق اور خو تیری
ہے شش جہت مین ندائے وقار تیری مدام — صدائے معجزہ دن رات چار سو تیری
تری حکایت عظمت ہے آیتِ تطہیر — ثنا بیان کرے کون بے وضو تیری
بجز خدا کے نہین کوئی تم سے عالی جاہ — مدام وصف و ثنا ہے یہ بے غلو تیری

ضیا ہے جلوۂ انوارِ حق ترے انوار
کلام پاک خداوند گفتگو تیری

وقار و اعتبار و افتخار دو جہان ٹھہرے — ازل سے سرورِ عالم بہارِ کون و مکان ٹھہرے
بہ راغ منزلِ خاص وصال و جانِ جان ٹھہرے — ظہور ذات والا و نشان بے نشان ٹھہرے
شبِ اسریٰ عجب نیرنگیٔ اسرار قدرت تھی — کہان تھے اور کہان آئے کہان پہنچے کہان ٹھہرے

کیا پُر نور اپنے نور سے اطراف عالم کو
برنگِ جلوۂ خورشید جب جلوہ فشان ٹھہرے

کرم سے جود سے الطاف سے انعام و رحمت سے
بہار آرائے گلزار عطائے و امتنان ٹھہرے

محمد مصطفٰے اصل علی اصل نسے علٰے دایم
وفورِ جلوۂ انعام خلاق جہان ٹھہرے

ضیا انوار نور افشان خورشید کرامت سے
بہار سطح خاک و اعتبار آسمان ٹھہرے

تم آئے تھی عجب تقدیر والائی عالم کی
ہزارون درجہ عزت بڑھ گئی اولاد آدم کی

تمہارے نور کی جب برق فرق چرخ پر چمکی
مہ و خورشید نے گردن ادب سے عجز سے خم کی

زمین و آسمان اور عرش و کرسی لوح اور خامہ
یہ سب صدقہ ہے تیرا سب یہ رونق ہے ترے دم کی

فدا جبریل و میکائیل قربان سدرہ و طوبےٰ
عجب رفعت عجب شوکت ہی مالک ذات اکرم کی

نہ توریت اور نہ انجیل اور نہ موسٰی اور نہ عیسٰی ہین
ہے شہرت جلوہ آرا اب ترے دین مکرم کی

تری رحمت کے صدقے سے ملینگی کیف جنت کے
نہین ہیبت رہی باقی ہمین سوزِ جہنم کی

ضیا دیوانۂ سرکار ہون مین روز اول سے
ادا دل مین ازل سے ہے مرے گیسوئے پرخم کی

جلوۂ انوار حضرت کاین و من کان مین ہے
شانِ رحمت کی تجلی پیکر انسان مین ہے

مہر و مہ مین وہ کہان تابانی و نور و فروغ
غمزۂ نورِ کرامت جو رخِ تابان مین ہے

کوئی کیا ہو وصف آرائے شہِ کون و مکان
جب کہ یٰسین اور طٰہٰ مدحت شایان مین ہے

دوسرا تمسا نہ ہوگا نہ ہوا ہر شان سے
شان یکتائی کی مدحت جابجا قرآن مین ہے

قلزم ذخار مین اور ابر گوہر بار مین
وہ کرم جوشی کہان جو لجۂ احسان مین ہے

اے شہ کون و مکان اے بادشاہ دوجہان
چشم دریا بار درد ہجر سے طوفان مین ہے

ہو ضیا کے حال پر لطف و ترحم کی نظر
صورتِ سیماب مضطرب یہ ہندستان میں ہے

دلِ خون گشتہ صرفِ سوزِ عشقِ مصطفےٰ ہووے
تو بیشک شمع بزم فضل خاص کبریا ہووے

تمنا آستان بوسی کی ہر دم حشر ساماں ہے
اجابت دیکھیے کب غازۂ روئے دعا ہووے

ہر ایک ارمان دل ہو سجدہ فرسا آستانہ پر
کرم فرما اگر الطاف رحمت آشنا ہووے

طپش شام جدائی کی خلش صبح تمنا کی
کسیکی دشمن راحت نہ ای بخت رسا ہووے

تجلی زار بن جائے دل اپنا طور کی صورت
جو ایک چشمک کرم کی زنگ رخسار دعا ہووے

کوئی ایسا بھی دن ہو یا الٰہی شہر طیبہ میں
طرب سے زمزمہ سنج ثنا خوانی ضیا ہووے

تم سوا شان و وقار دو جہانی کون ہے
کون ہے شاہنشہ کون و مکانی کون ہے

نور اللہ الصمد ہے کس کے عارض سے عیاں
صورتِ ذات احد بے مثل و ثانی کون ہے

کسکا رخ ہے غازۂ رخسار لطفِ ذو المنن
صبح آسا مایۂ رحمت رسانی کون ہے

کسکے ہے پابوس سے محوِ طرب عرشِ برین
اوج بخشِ شوکتِ والا مکانی کون ہے

کسکی برق ناز خوبی ہے کلید کنت کنز
خازنِ گنجینۂ انسی و جانی کون ہے

کسکے جلوے سے منور ہے فضائے کائنات
آفتابِ خاور دامج معانی کون ہے

کسکی شانِ مرحمت ہے رحمۃً للعالمین
لجۂ زخار فیض جبا و دانی کون ہے

کسکی ذاتِ طیب و طاہر ہے فیض لم یزل
ابر وشش سرمایۂ رحمت فشانی کون ہے

کسکے نور رخ سے ہے پُر نور بزم کن فکان
جلوۂ انوار طور لا مکانی کون ہے

کسکے انوار تجلی سے ہیں غش کون و مکان
چشمک انوار برق لن ترانی کون ہے

کس نے بتلائے صفات و ذات کے اسرار خاص / نکتہ دان و کاشف رمز نہانی کون ہے
برق اعجاز و کرامت کی چمک کس سے ہوئی / جلوہ ریز لمعۂ کیف عیانی کون ہے

کس کے نور رخ مین عالم ہے ضیا فیض کا
صیقل آئینہ جسمی و جانی کون ہے

محمد کی الفت جمائی ہے ہمنے / خدائی کی نعمت یہ پائی ہے ہمنے
کسی طرح سے آستانہ پہ پہونچین / بہت ہی مصیبت اٹھائی ہے ہمنے
جدائی نے کیا کیا دکھائے تماشے / حکایت کب اپنی سنائی ہے ہمنے
ہوئے غرق بحر فنا فی الرسول / خودی کیسے آسان مٹائی ہے ہمنے

بنے عاشق ذات پاک محمد
ضیا اپنی بگڑی بنائی ہے ہمنے

نہ کچھ طلب نہ تمنا نہ جستجو باقی / طواف روضہ کی بیشک ہے آرزو باقی
غریق بحر محبت کو کوثر و تسنیم / حباب وار نہین ہے غم وضو باقی
صفائی دل سے مری آب آئینہ شرمائے / ہزار شکر نہین فوق شست و شو باقی
ہے نالۂ سحر غم مین ناز شوخی برق / شرارہ ریزی محشر ہے چار سو باقی
نگاہ لطف سے مست ابد ہون ور مدہوش / نہ ذوق جام نہ ہے حسرت سبو باقی
بہار عشق نے دکھلایا رنگ نیرنگی / نہ گل نہ غنچہ نہ گلشن کا رنگ و بو باقی
ہے طور سینہ تجلی گہہ فنا فی العشق / نہ کیونکہ گرمی شہرت ہو کو بکو باقی

ضیا تصدق وحدت سے مٹے غم کونین
نہ آن نہ این کا نشان اور نہ من نہ او باقی

ہین وہی حضرتِ مولا کی محبت والے
جو مے عشق محمد کے ہے متوالے

آپ کی ذات سے ہے جز مین تماشا کل کا
اس معما کو سمجھتے ہین حقیقت والے

ہوا پیراہن رحمت سے ہم آغوش اویس
دولت اسطرح سے لے لیتے ہین قسمت والے

ہے سے بھی بڑھ کے قیامت مین نہوگا کوئی
سب کہینگے یہ محمدؐ کی ہین امت والے

حشر مین آپ کے انوار پہ غش ہووینگے
رب ارنی و تجلی کی حکایت والے

کون ہے تیرے سوا آج شفاعت والا
ہر طرف رو کے پکارینگے قیامت والے

آپ کی ذات سے ہے فضل الٰہی کا ظہور
آپ قرآن سے ثابت ہوئے رحمت والے

آپ کی ذات رؤف اور رحیم اور کریم
آپ ہر شان سے ہین عزت و عظمت والے

قصر کسرے کے گری خاک پہ برج ذیشان
اللہ اللہ ہین کیا آپ مہابت والے

ذوق اور شوق مین ہین حافظ اللہ جمیل
آپ کے مصحف عارض کی تلاوت والے

کیا ہوا نوح نے طوفان سے اگر پائی نجات
پار ہوتے ہین اسی طرح حمایت والے

کر دیا آتش نمرود کو گلزار خلیل
ہوتے آزاد ہین اسطرح مصیبت والے

بادشاہی ملی یوسف کو طفیل سرکار
پاتے اعزاز ہین صدقے سے صداقت والے

ارنی گو نے عصا اور ید بیضا پایا
لیتے انعام توسل سے ہین ہمت والے

دم جان بخش مسیحا کی نہ کیون ہو وقعت
خردہ گو ہوتے ہین کونین ہین شہرت والے

صدق صدیق کا ہوویگا ابد تک چرچا
بنتے اول ہین ہر اک طرح مروت والے

ابن خطاب کو عادل کا ملا تم سے خطاب
نام و انعام کے شایان ہوئے جرأت والے

ابن عفان بنے جامع قرآن بیشک
فیض کامل سے مشرف ہین قناعت والے

شہر علم آپ کے الطاف سے ہے ذات علی
شیر مولا ہین سخی اور شجاعت والے

آپ کے بہاپ سے ہے جاہ و وقار حسنین — تا ابد رہتے ہیں مشہور شہادت والے
محی الدین آپ کے صدقے سے ہیں غوث اعظم — قدمی کہتے ہیں احراز ولایت والے
غوث علی شاہ ہوئے شیخ زمانہ مشہور — فیضیاب آپ کے ہیں نعمۂ وحدت والے

نعت لکھنے میں ضیا کا ہے نرالا انداز
گو کہ لاکھوں ہیں زمانہ میں طبیعت والے

شامِ امید و تمنا کی سحر ہونیکو ہے — آفتاب چرخِ عشرت جلوہ گر ہونیکو ہے
بعد احداب دعا اپنی اجابت لائیگی — نالۂ دردِ جدائی پر اثر ہونیکو ہے
باغبانِ گلشن رحمت کی آمد کی ہے دہوم — غیرتِ صحن گلستان اپنا گھر ہونیکو ہے
طاق و منظر میں ہے خاور کا تماشا جلوہ ریز — طور انوارِ تجلی بام و در ہونیکو ہے
عطر بار و مشک افشان جیب و دامان نسیم — باد صر نفحۂ گلہائے تر ہونیکو ہے
شش جہت میں جلوۂ صحن گلستان ارم — جون رگ گل تازہ تر تار نظر ہونیکو ہے
ہے زمین سے آسمان تک غلغلہ میلاد کا — مہر اوج لامکانی جلوہ گر ہونیکو ہے
جسکے مقدم کے تھے عیسیٰ زمزمہ خوان نوید — اُسکی ذات فیض مظہر فیض اثر ہونیکو ہے
ہے فلک پر نور و انوار طرب آرا ہی ملک — خاک کو ناز تفاخر عرش پر ہونیکو ہے
آرزوئے انبیا و مدعائے اولیا — رنگ رخسار گل مختتم و ظفر ہونیکو ہے

کامیاب لذت کونین ہو گا تو ضیا
نخل امید و تمنا پر ثمر ہونیکو ہے

جلوہ آرائی پہ پہر فصل بہار آنیکو ہے — جو بنون پر پھر جمال لالہ زار آنیکو ہے
خار دیوار چمن میں ہے رگِ گل کی ادا — غنچہ و گل میں فروغ روئے یار آنیکو ہے

شاخ شاخ ہر شجر ہے شاہد شیرین جمال ۔ دید کو باغ ارم فرہاد وار آنیکو ہے
قامتِ سرو سہی کے سنکے یکتائی کا رنگ ۔ خلد سے طوبیٰ بامید نثار آنیکو ہے
کاکلِ سنبل سے عطرافشان مشام کن فکان ۔ نفحۂ نسرین سے آثار تتار آنیکو ہے
ہے شگفتہ غنچۂ سر بستۂ جان حزین ۔ باغ جنت سے نسیم مشکبار آنیکو ہے
بام خاور طاق و منظر اور در و دیوار مین ۔ مطلع انوار کی شکل آشکار آنیکو ہے
ہے دل وجان جہان مین عیش و عشرت کی امنگ ۔ شان والائے طرب بر روئے کار آنیکو ہے
سجدہ فرسائی ادب ہے آسمان با صد نیاز ۔ خاک کا گردونپہ فرق افتخار آنیکو ہے
جوش رحمت کا تماشا ہے ہر ایک سو جلوہ ریز ۔ آرزومندون کے شان اعتبار آنیکو ہے
ماہ اوج آفرینش مہر برج اعتلا ۔ بادشاہ کشور عز و وقار آنیکو ہے
سیّد والا نسب عالی حسب امّی لقب ۔ شافع عالم حبیب کردگار آنیکو ہے

جلوۂ میلاد سرور سے ہے عالم پر ضیا
ذرہ مین خورشید کا نور آشکار آنیکو ہے

رنگ رخسار ارادت ہے محبت تیری ۔ جوہر حسن عقیدت ہے اطاعت تیری
کسکا کونین مین ہے ہمسے زیادہ اقبال ۔ دین و دنیا مین ہے جب ہمپہ عنایت تیری
جب کسیکا کوئی محشر مین نہ ہو گا غمخوار ۔ رنگ لائیگی مروت کا شفاعت تیری
میری آنکھون مین تجلی کا ہے جلوہ دن رات ۔ ہے مرے آئینہ قلب مین صورت تیری
عام ہونگے ترے دیدار کے جلوے صد شکر ۔ منتظر روز ازل سے ہے قیامت تیری
ہے کوئی فکر ہمانکی نہ وہان کا کوئی غم ۔ دونون عالم مین میسر ہے حمایت تیری

گو ضیا کیسا ہی ناکارۂ عالم ہووے

نظر لطف و عنایت ہے کفایت تیری

آمد آرام جان کا وقت ہے — جلوۂ روح و روان کا وقت ہے

مجلس میلاد ہے عالم فروز — کیف جانِ ناتوان کا وقت ہے

ہر طرف بشریٰ لکم کی دہوم ہے — رونق باغ جہان کا وقت ہے

اب ارم بنجائیگا اپنا مکان — جلوۂ شاہِ شہان کا وقت ہے

اپنی کشتی ہے تلاطم مین اسیر — ایک ادائے بادبان کا وقت ہے

فرحتِ دیدار کی پائی نوید — کشف اسرار نہان کا وقت ہے

اے ضیا اُٹھ از پئے عرض سلام
کب یہ فریاد و فغان کا وقت ہے

نخل رحمت کیا سرسبز و گل افشان تو نے — چمن کُن کو کیا روضۂ رضوان تو نے

تیرے انوار سے خورشید بنا ذرۂ خاک — جلوۂ نور کیا پیکر انسان تو نے

اے شہِ کون و مکان شافعِ روزِ محشر — دشت عالم کو کیا رشک گلستان تو نے

ہے ازل سے ترے سایہ مین خدا کی مخلوق — تا ابد عام کیا جلوۂ دامان تو نے

ہے ترا عشق حقیقت مین خدا کی الفت — میرے سینہ کو کیا مخزنِ عرفان تو نے

منزلِ قرب الٰہی کا ہے تو وہ سالک — رہروِ شوق کے غم کو کیا آسان تو نے

تیرے صدقے سی ہمین راز کہلے وحدت کے — دم کے دم مین کیا رحمتیے خداداں تو نے

تو نہوتا تو یہ کونین نہ ہوتے لاریب — جلوہ افروز کیا عالمِ امکان تو نے

تو نے دی رنگ پریدہ کو عیان وحشت عام — اور دی سوز جگر کو تب پنہان تو نے

تیرے باعث سی جا دل مین مرے نقش صفات — جلوۂ ذات کیا سینہ مین مہمان تو نے

تیرے مداحی کے صدقے سے ملی شہرت تام
اور ضیا کو کیا عالم مین غزلخوان تو نے

ازل سے کشور کن وقف فرمان محمد ہے
عجب جبروت و عظمت ہے عجب شان محمد ہے

فدائی اُسکا طوبیٰ اور سدرہ اُسکا شیدائی
بہار جلوہ ہو نخل بستان محمد ہے

ملک ہین سجدہ فرسا اور فلک ہے خاکبوس اسکا
چمن پیرائے کاف و نون قربان محمد ہے

عروج عرش اعظم آستان کا اُسکے شیدائی
وقار لامکانی محو ایوان محمد ہے

گلستان کن اُسکے ابر رحمت کا تماشا ہے
چمن زار فکان آثار بنیان محمد ہے

ہوالاول ہوالاخر ہوالظاہر ہوالباطن
وقار و عز و شان و ساز و سامان محمد ہے

گل دستار فرق اولیاء انبیا ہونا
ازل سے عز خاص شان ذیشان محمد ہے

چمن زار طرب سمجھینگے ہم میدان محشر کو
کہ تاج فرحت دل ظل دامان محمد ہے

زمین و آسمان ہین زمزمہ سنج ثنا اُسکے
فروغ ما سوی اللہ زیر احسان محمد ہے

قیامت اُسکا نالہ اور فغان صور قیامت ہے
دل مضطر مین جسکے شوق و ارمان محمد ہے

ضیا ہے محو کیف نغمۂ توحید و یکتائی
بہار جلوہ سرو خرامان محمد ہے

ربیع الاول آیا ہے بہار فضل ربانی
وفور ابر رحمت کی ہے عالم مین دُر افشانی

نہ کوئی تیرا ہمسر اور نہ عالم مین تیرا ثانی
ازل سے تا ابد تو ہے سراپا فضل یزدانی

بجز ذات خداوند دو عالم کس نے پہچانی
تری عالم پناہی اور تیری اعظم الشانی

تیرا صدقہ ہے باغ خلد گلزار ارم شاہا
تیرے الطاف سے فضل خداوندی نے ارزانی

محمد مصطفےٰ تیپر فدا ہین کائین و من کان
تمہارے لطف سے ہے رونق دین مسلمانی

تمہارے ہی سبب سے کن کے جلوے عالم آرا ہین
تمہاری ذات اطہر کنت کنزاً کی بنی بانی

شرف آدم نے پایا آپ کی ذاتِ مطہر سے
سفینہ نوح کی تھمتے ہی فکرِ موجِ طوفانی

توجہ سے تمہاری آتشِ نمرود کے شعلے
بنے بادِ بہار و رشکِ گلہائے گلستانی

تمہاری جلوہ آرائی سے یوسف ہوگئے شہرے
تمہارے ہی کرم سے تھا عروجِ ماہِ کنعانی

تمہارے ہی جمالِ پاک کے تھے طور پر جلوے
ہوئی سب عقدہائے لن ترانی کی جو آسانی

لبِ جان بخش کا تیرے مسیحا نے مزہ پایا
مریضانِ جہان کو تھی بہانہ سے شفا پانی

کہان تک دردِ دوری سے رہون رہینِ الم دائم
رہے کبتک برنگِ آئینہ اندازِ حیرانی

بلالو اب مدینہ مین شہا اپنے ضیا کو بھی
کہ لائی رنگ فرحت اسکا اندازِ ثنا خوانی

شبِ معراج کو افلاک پہ جاتے جاتے
لطف و اکرام سے جلوہ تھے دکھلاتے جاتے

کیون سویدا کو نہ ہوتا یدِ بیضا پہ فروغ
خلوتِ دل مین مری تم اگر آتے جاتے

بختِ بیدار سے تھی سیرِ بہارِ اسرا
طالعِ خفتۂ عالم تھے جگاتے جاتے

دیدۂ دل کی یہ تقدیر کہان تھی شبِ کیف
آنکھ مین سرمۂ مازاغ لگاتے جاتے

آپ کا لطف اگر ساقیِ رحمت ہووے
مستِ توحید بنون طیبہ کو جاتے جاتے

کاش مین سجدہ فروشِ درِ اقدس ہوتا
اور ارمان مری ہمت کو بڑھاتے جاتے

ہوتے آنکھون پہ ضیا کاش قدومِ رحمت
اور ہم زمزمۂ نعت سناتے جاتے

تمنائے دلِ شوریدہ سر اب تک نہین نکلی
عجب تقدیر اپنی اے شہِ دنیا و دین نکلی

ملائک لوحِ محفوظ اسکو سمجھین گے قیامت مین
مشرف تیری خاکِ در سے گر اپنی جبین نکلی

تجلی گاہ انوارِ رخِ سرکارِ عالی تھا
عجب حسرت شبِ اسریٰ تری عرش برین نکلی

نہ دیکھا جب تلک تیرے جمالِ عالم آرا کو
نہ حسرت کابین و من کان کی ختم المرسلین نکلی

شبِ معراج کو تیرے قدوم لطف کے صدقے
ارم اور خلد کی کیا کیا نہ شانِ زیب و زین نکلی

کیا مصداق کرمنا ترے صدقے سے آدم کو
تیری ذاتِ مقدس ہی وقار ماطین نکلی

تصور مین ترے کیا کیا نہ انوار کرم دیکھے
مرا و خاطرِ دیوانہ خلوت نشین نکلی

شہا جلدی بلا لیجے مدینہ مین تڑپتا ہون
مری قابو سے دل اور ضبط سے جان حزین نکلی

ضیا صل علیٰ نام خدا کیا فہم عالی ہے
غزل یہ نعت کی واللہ ایک در ثمین نکلی

فروغ بزمِ دین ہے اے شہ ہر دو سرا تم سے
در و دیوار ایوان ہدایت جلوہ زا تم سے

ازل سے تا ابد سرسبز باغ اولیا تم سے
بہار اصفیا تم سے وقار انبیا تم سے

تصدق آپ کی شانِ شفاعت پر قیامت کو
کرینگے اولیا اور انبیا سب التجا تم سے

ازل کے اور ابد کے راز عالم پر ہوئے ظاہر
حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ تم سے

تعالی اللہ تمہاری شان والائی کے کیا کہنے
خدا سے تم ہو راضی اور راضی ہے خدا تم سے

مدینہ مین بلا لیجے اسیر دام الفت کو
یہی ہے آرزو میری شہا صبح و مسا تم سے

نہ مجھکو خلد کی خواہش نہ مین فردوس کا شیدا
غرض تم سے ہے مطلب تم سے اور ہے مدعا تم سے

مرا حامی مرا یاور مرا مولےٰ مرا والی
نہین ہے شان رحمت کی قسم کوئی سوا تم سے

بنا لیجے غبار خاک راہ آستان اسکو
بصد عجز و ادب خواہان رحمت ہے ضیا تم سے

ہے خوش قسمت وہ سر جسمین کہ سودائے محمد ہے
بلند اقبال وہ دل ہو کہ شیدائے محمد ہے

عجب شان اور عجب شوکت عجب نعت عجب رفعت
عجب رتبہ عجب عزت عجب جاہی محمدؐ ہے

بہارِ گلشن دولت ہے الطافِ کرم سامان
فروغِ شمع رحمت خُلق والائی محمدؐ ہے

ازل سے ہے جہا ںمیں دھوم اُسکی جلوہ ریزی کی
عجب طورِ تماشا دُر یکتائی محمدؐ ہے

زمین کیا آسمان کیا عرش کیا کیا سدرہ و طوبےٰ
ہر ایک ستو ستو ادب سے ناصیہ سائی محمدؐ ہے

بشر کیا اور ملک کیا زمزمہ پیرائے مدحت ہون
خداوند دو عالم ہیچ آرائی محمدؐ ہے

دلِ خون گشتۂ نازِ محبت روز اول سے
نثارِ جلوۂ مہرو تولائی محمدؐ ہے

بہار شان توحید و نگار نور یکتائی
الف صورت ازل سے قدو بالائی محمدؐ ہے

ضیا اللہ اکبر کیا عیان شانِ کرامت ہے
فروغِ لفظِ روشن جلوہ پیرائی محمدؐ ہے

سوئے خلوتِ دل کوئی آرہا ہے
کہ نالہ لبوں تک مرا جا رہا ہے

ہے غل کسکی آمد کا بزمِ جہا ںمین
عجب کیف ارمان مرا پا رہا ہے

دل و جان کیے نذر اُنکی ادا پر
بجز درد و اندوہ اب کیا رہا ہے

ہر ایک داغ سینہ کا گلشن بنا ہے
گرہ مین بجز سوز غم کیا رہا ہے

مدینہ کی الفت مین شیدا ہا ہون
مرا شوق طوفان نیا لا رہا ہے

ہے سرسبز کشت امید دو عالم
کہ ابر کرم ہر طرف چھا رہا ہے

ہے کونین مین میری حالت کی شہرت
ازل سے مجھے یہی سودا رہا ہے

ملی سجدہ ریزی جسے تیرے در کی
وہ اچھون مین ہر طرح اچھا رہا ہے

ہوا جب سے تو جلوہ آرائے عالم
در فضل حق خلق پر وا رہا ہے

ترا عام انعام اہل جہان پر
شب و روز شاہا مہیا رہا ہے

مری طرح جو ہے محبت مین دائم
بھلا اے ضیا کسکا شہرہ رہا ہے

ہے جلوہ نما صبح جو رخسار کے ضو کی
ہے غالیہ سا شام ترے زلف کی بو کی
ہو نقش گریبان پہ مرے لفظ محمد
اے دیدۂ خونبار ہر ایک بوند لہو کی
جو بادۂ مازاغ کے ہین مست ازل سے
پروا انہین کوثر کی ہو کیا جام و سبو کی
ہے صورت افضال خداوند دو عالم
شہرت ترے الطاف کی اخلاق کی خو کی

خامہ ہو ضیا نعت محمد کا گہر پاش
ایک دم جو اجازت سے ملے کوثر کے وضو کی

اے قبلۂ مقبلان اغثنی
اے کعبۂ عاشقان اغثنی
اے ہادی گمرہان اغثنی
اے شافع عاصیان اغثنی
اے سرور مرسلان اغثنی
شاہنشہ دوجہان اغثنی
اے طرۂ فرق آفرینش
اے باعث کن فکان اغثنی
اے باد شمال لطف دائم
اے نغمۂ عیش جان اغثنی
اے رمز شناس قدرت حق
اے ماہر این و آن اغثنی

دن رات ضیا ہے بندئ غم
دل مین غم ہے نہان اغثنی

تو سرور کونین شہ کون و مکان ہے
دارین مین لاریب تیری مثل کہان ہے
تو گوہر یکدانہ ہے دریائے کرم کا

ہر بات ہے اعجاز
یہ طرز یہ انداز
کیا آب و صفا ہے

ہر شان نرالی
عالم مین ہے عالی
کیا نور و ضیا ہے

خورشید تیرے سامنے بے نام و نشان ہے	یہ جاہ نہ اعزاز	نہ اوج و معالی
رحمت تری سرمایۂ افضال خدا ہے	کیا خلق و وفا ہے	کیا جود و عطا ہے
بندہ ترے انعام و کرامت کا جہان ہے	آثار امان ہے	باخیر سگالی
نازل ہوا تیرے لئے قرآن مکرّم	باشان مفخّم	باطرز معظّم
پھر پہلے صحیفوں کا نہ نام اور نشان ہے	نہ شوکت و شان ہے	ہے ذکر خیالی
شاہنشہ کونین عجب ہے تری عزت	اور شوکت و عظمت	اور قربت و رحمت
کیا مدح کرے کوئی تیری شان عیان ہے	کیا تاب زبان ہے	کیا شستہ مقالی
طہٰ تری توصیف ہے یٰس تری مدحت	تو آیت رحمت	تو جلوہ قدرت
قرآن ترے اوصاف حمیدہ کا بیان ہے	مضمون یہ عیان ہے	تفسیر جمالی
آئینہ ہے تو جلوۂ انوار ضیا کا	اور خلق و ولا کا	اور حلم و حیا کا
کب وصف تیرا قابلِ تشریح و بیان ہے	یاں گنگ زبان ہے	اور فہم ہے خالی

دل میں مرے کس نور کی یہ جلوہ گری ہے	جو لختِ جگر ہے وہ عقیق جگری ہے
بے وجہ مژہ پر نہیں لختِ دلِ پُرخون	کیا اشک کے قطروں کو غم نامہ بری ہے
لائی چمن طیبہ سے بوئے طرب افزا	چارہ گرِ دل اپنی نسیم سحری ہے
دشمن قفس بند ہے اور درد اسیری	اور طرہ بران صدمۂ بے بال و پری ہے
ہے دل کا نیا حال نئی چال نیا طرز	کیا کیف ہے کیوں ہم قدم کبک دری ہے
روضہ کے تصور نے عجب کیف دکھایا	وحشت کا تقاضا ہے پریشان نظری ہے

جب جوش محبت کا ضیا لائے گا کچھ رنگ
سمجھوں گا عجب دغدغہ جامہ دری ہے

ہو پیشِ نظر یارب عارض کی وہ زیبائی
اور قامتِ دلجو کا وہ جلوۂ رعنائی

اے کاش نظر آئے وہ قد کی رعنائی
وہ جلوۂ یکتائی وہ قدرت مولائی

بیشک دلِ مضطر کو حاصل ہو شکیبائی
یثرب کی جو قسمت میں ہو بادیہ پیمائی

کیا کیا نہ شرف پائے یہ خاکِ رہِ الفت
خاکِ درِ شہ پر ہو گر ناصیہ فرسائی

نورِ نظر ارمان وہ بقعۂ خضرا ہو
گلدستۂ عشرت ہو یہ گنبد مینائی

اے طالعِ یاور بن ہمدم دلِ شیدا کا
طوفِ درِ شہ کا ہوں ذرات تمنائی

الطافِ کرم ساماں ہو مجھ عطا پاشی
منت کی دل و جان سے ہو ذرہ پذیرائی

دمساز ہے ناچاری بے بال و پری ہمدم
اغیار صفت ہر دم تاب اور توانائی

خون ہوتا ہے ارمان کا ناکامی قسمت سے
اور لشکر حسرت کی آفت ہی صف آرائی

اے خاکِ رہِ طیبہ سنو جان سے تیری صدقے
اب دشمنِ راحت ہے یہ محشرِ تنہائی

کیا روزِ قیامت کا کھٹکا ہے ضیا اُنکو
جو آلِ محمدؐ کے دل سے ہیں تولائی

خاطر اسکو ہے نہ تمنا ہی تیری
روزِ روشن صفت قربِ الٰہی تیری

عرش و کرسی کی ہے رفعت سے زمانہ آگاہ
ہے مگر اور ہی کچھ شوکتِ شاہی تیری

نہ کسیکو یہ تقرب نہ یہ عزت نہ شرف
اور کچھ شان ہے اے نورِ الٰہی تیری

نہ بشر کا نہ ملک کا نہ فلک کا یہ جلال
ہے عجب شان کی اجلال پناہی تیری

کام آئیگی ضیا نعت نگاری دمِ حشر
دیگا ہر شعر تیرا خاص گواہی تیری

نہیں کونین میں تجھسا شہِ کون و مکاں کوئی
نہ زیبِ صدرِ کرسی اور نہ عرشی آستاں کوئی

نہ غمخوار غریبان اور نہ یار عاجزان کوئی — نہ آگاہ جہان کوئی نہ حق کا رازدان کوئی
کرم تیرا اگر گرم ترحم صرف رحمت ہو — تو پھر کیونکر نظر آئے جہان مین خستہ جان کوئی
تری شان اور شوکت سے ہین حیران عرش اور کرسی — مکان ہی چیز کوئی اور نہ شے ہے لامکان کوئی

ضیا فضل خدا سے شہر میرٹھ مین ہے وہ شہرت
نہ ایسا نعت گو کوئی نہ ایسا مدح خوان کوئی

اغثنی اے مکین لامکانی — اغثنی اے امین رازدانی
تمہاری شان شان بے نظیری — نہین کوئی تمہارا مثل و ثانی
تمہارا فیض فیض کبریائی — تمہاری ذات ذات حق رسانی
تمہارا آستان ایوان رحمت — نثار جاہ و شان عرش آشیانی
طفیل سجدۂ خاک در پاک — زمینی ہو و سے دم مین آسمانی
تمہاری ہی نسیم مکرمت سے — ہے شاخ نخل کن کی گلفشانی
تمہین ہو چار ارکان جہان کے — بفضل کبریا بانی مبانی
تجلی کرم ہو جلوہ افروز — تو برق طور ہو سوز نہانی
ہے طیبہ جلوہ گاہ ذات وذات — ہے ذکر طور ایک کہنہ کہانی
تعالی اللہ ذکر پاک سرکار — نشاط و راحت روح و روانی
گہر باری نیسانی ہے لاریب — غم طیبہ مین اپنی خون فشانی
اٹھاؤن صدمۂ دوری کہانتک — عذاب جان ہوئی ہے ناتوانی
نہ وہ راحت نہ وہ فرحت نہ وہ کیف — نہ وہ ہمت نہ وہ عمر جوانی
بلا لیجے مدینہ مین خدارا — کہ ہے دوری عذاب جسم و جانی

دکھا دیجے تجلی رُخِ پاک
کہ حاصل ہووے کیفِ کن فکانی

تصور مین نعتیا کو ہو حضوری
کہان یہ اور کہان کیفِ عیانی

ہے فضلِ کبریا سے کیف دارین
ضیا کی نعت گوئی مدح خوانی

کس کا یہ تصور ہے کہ دل جلوہ فشان ہے
ایک برق سی چمکی ہے تجلی سی عیان ہے

کیا کوئی تیرا زمزمہ آرائی ثنا ہو
خود مدح سرا جبکہ خداوند جہان ہے

لولاک تیرا طرۂ دستار کرامت
ماکان تیری عظمت و شوکت کا نشان ہے

یٰس تیری اعزاز کا آثار مبین
طٰہٰ تیری توقیر کا اظہار عیان ہے

بے مثل تیری عظمت و شوکت کا تفاخر
ہمسر ترا معدوم ہے بے نام و نشان ہے

اب ایک نظر لطف ہو اے شافعِ محشر
سیماب وش اپنا دل بے تاب و توان ہے

درد و غمِ دوری نے کیا نذرِ صد اندوہ
دل سرد ہے حسرت سے تو لب گرم فغان ہے

رگ رگ مین تپ شوق سے ہے برق کی حالت
مضطر ہے جو حسرت ہے جو ارمان ہے طپان ہے

کسطرح سے حاصل ہو طواف درِ سرکار
ہر دم یہی کاوش رگِ حسرت مین نہان ہے

اے بخت ہمایون مجھے لیچل سوئے یثرب
خون گشتہ ہر امید مری نعرہ زنان ہے

گر کیف تصور مین ضیا سجدۂ سرکار
ہے بحرِ کرم جوش پہ رحمت کا سمان ہے

یارب مجھے وہ روضۂ پُرنور دکھا دے
ان آنکھون سے وہ جلوہ گہ طور دکھا دے

اُس بقعہ کے دیدار کی مشتاق مین آنکھین
جو دیدۂ قدرت کا ہے منظور دکھا دے

جو مصدرِ آثار ہے شیدائی ہون اُسکا
جو مظہرِ انوار ہے مشہور دکھا دے

جسکے در و دیوار پہ قربان ہے تجلی — جو جلوہ رحمت سے ہے معمور دکھاوے
ذرات جہان بارش رحمت سے ہے بصد جوش — اور دیدہ ظاہر نے ہے مستور دکھاوے
جاروب کشی جسکی ملایک کی ہے توقیر — ہے ناصیہ سا جس پہ سر حور دکھاوے
ذرات ارم جسکی ثنا سنج ادب ہے — جو خلد کا ہر لحظہ سے مذکور دکھاوے
جس کے در و دیوار کے لب پہ ہے انا الشرق — جسکی ہے زبان صرف انا النور دکھاوے
جسکی ہے اداؤن پہ فدا گلشن فردوس — جسکی ہے ثنا عرش پہ مسطور دکھاوے
وہ مخزن الطاف خداوند دو عالم — رحمت سے ہے جہان خازن گنجور دکھاوے
مینائے مستی وحدت ہے جو ایوان — مشتاق طلب جس سے ہین مخمور دکھاوے
جس در پہ اجابت ہے دل و جان سے تصدق — ہوتی ہے دعا جس جگہہ ماثور دکھاوے

ہے جسکی ضیا نور دل طالب وحدت
عاشق کا ہے جو مرہم ناسور دکھاوے

ظہور رحمت خاص جناب کبریا ہووے — تو لب نغمہ سرائے نعت پاک مصطفی ہووے
جہان جلوہ نگن حسن شہ ہر دوسرا ہووے — در و دیوار وان کا طور انوار خدا ہووے
اجابت آشنا یارب کہین جلدی دعا ہووے — سر تسلیم ہو اور آستان مصطفی ہووے
ازل سے جسکے دل مین شوق دیدار محمد ہے — ابد سے ہر بن مو اس کا آئینہ ادا ہووے
خلش یثرب کی ہر لحظہ ہے ایک نشتر رگ دل کا — الٰہی درد کاوش کی کہین کافی دوا ہووے
نسیم گلشن یثرب سے عطر افشان بنے ارمان — چمن آرائے لطف خاص گر بخت رسا ہووے
مشام آرزو اپنا معطر ہو کسی صورت — خدا کے واسطے اتنا کرم باد صبا ہووے
تصور مین طواف روضہ اطہر میسر ہو — تو فارغ دونون عالم سے دل کیف آشنا ہووے

بصد شوق و بصد ارمان بصد عجز و ادب شاہا + زہے قسمت قدمبوسی کو جب جامی ضیا ہووے

صدقے اے عالمِ امکان مین آنیوالے — ہم کلامی کے لیے عرش پہ جانیوالے
ایکدن حضرتِ موسیٰ نے جھلک سی دیکھی — آپ ہر وقت ہین دیدار کے پانیوالے
آپ کے جلوۂ دیدار پہ غش ہین ذرات — طور فردوس پہ ارنی کے ترانے گانیوالے
آپ کے لطف و عنایت کے کرشمہ ہین مدام — بخت خوابیدہ عاشق کے جگانیوالے
کاش آئے پئے گلگشت خیال سرکار — ہم بھی ہین سینہ پہ داغ دکھانیوالے
کسکو اسطرح ہوا قرب الٰہی حاصل — گو کہ لاکھون ہوئے احکام سنانیوالے
فیض سرکار ہے سب کام بنانیوالا — عام انعام ہین حسرت کے مٹانیوالے
طرۂ تاج تقرب نہین تھا کوئی — انبیا گو ہین سب اعجاز دکھانیوالے

آپ کی ذات سے ہے ذات کا دیدار ضیا
آپ ہین حضرت مولےٰ سے ملانیوالے

دل مین ظہور جلوۂ حق صبح و شام ہے — ذکر اور شغل اپنا محمد کا نام ہے
نقش نگین دل ہے مدینہ کا شوق دید — امید خاکبوس مقدس مدام ہے
کرسی و عرش سجدہ فروش نیاز ہین — اس سنگ آستان کا عجب احترام ہے
اقبال و بخت اُسکے قدم پر نثار ہین — جو ارجمند آپ کے در کا غلام ہے
حق الیقین ہے روز نخستین سے تا ابد — سب انبیا کا شافعِ عالم امام ہے
جلوہ فروز شان کرامت ہے کس کا ناز — پُر نور آج ہر در و دیوار و بام ہے
ہے آبیار کوثر و تسنیم لطف پاک — انعام خاص زینت دار السلام ہے

کیون ہو ضیا نہ مجلس میلاد پر فروغ
عالم فروز جلوۂ خیر الانام ہے

عالم آرائی پہ ذاتِ باصفا کا نور ہے
جلوہ ریز من رانی کی ادا کا نور ہے

نور پیکر نور منظر نور مظہر نور جوش
ایک سراپا جلوہ ذات خدا کا نور ہے

نور افشاں نور ساماں نور ریز و نور بخش
اجتبا کا اصطفا کا اہتدا کا نور ہے

مہر و مہ شمس و قمر ارض و سما جن و ملک
عالم انوار میں کس نور زا کا نور ہے

زہرہ برجیس و عطارد مشتری کیواں زحل
ہیں سراپا نور کیا حسن و ضیا کا نور ہے

طاق و منظر بام و در سنگ و حجر برگ و ثمر
نور افشانی پہ ہیں ایک انتہا کا نور ہے

اے ضیا پر نور ہے ہر لفظ نور افشاں ترا
جلوہ زا حضرت محمد مصطفےٰ کا نور ہے

بتا اے اختر تاباں کہاں ہے
بتا اے نیر رخشاں کہاں ہے

کہاں ہے اے مری دل کی تمنا
کہاں ہے فرحت ارماں کہاں ہے

کہاں ہے اے گل زیب گلستاں
کہاں ہے رونق بستاں کہاں ہے

کہاں ہے اے دُر دریائے توقیر
کہاں ہے فیض کے عماں کہاں ہے

کہاں ہے اے شہ عالی مقامات
کہاں ہے اے مری سلطاں کہاں ہے

کہاں ہے اے وقار نسل آدم
کہاں ہے شوکت انساں کہاں ہے

کہاں ہے طرۂ تاج تفاخر
کہاں ہے شان عز و شاں کہاں ہے

کہاں ہے سرور اقلیم توحید
حبیب حضرت سبحاں کہاں ہے

وقار آفرینش عز بینش
جلال رفعت شایاں کہاں ہے

نگار رحمت خلاق عالم
بہار گلشن امکاں کہاں ہے

کہاں ہے اے فروغ شمع اسلام

ضیائی دولت ایمان کہان ہے

کہان ہے اے مری سلطان کہان ہے — کہان ہے راحت ارمان کہان ہے
کہان پاؤن تری بوئے دلاویز — بہار افروز عطر افشان کہان ہے
کدہر ہے جلوہ سرو سہی قد — کدہر ہے حشر کا سامان کہان ہے
کف پا کے نشان پہ مٹ رہا ہون — نگار رونق بستان کہان ہے
دل بیتاب ہے ہمرنگ سیماب — تپ اندوہ کا درمان کہان ہے
اُمید سجدہ ریزی مین ہے دل خون — در باعزت و باشان کہان ہے
کہان لیجاؤن اپنا محمل شوق — کہان ہے منزل جانان کہان ہے
قیامت ڈہا رہی ہے دل کی بیقراری — تسلی طرب سامان کہان ہے

کہان ہے اے ضیا وہ آئینہ رو
علاج خاطر حیران کہان ہے

شوق ارم نہ خواہش باغ جنان مجھے — ہے کعبۂ مراد ترا آستان مجھے
ہمدم ہے کون کسکو سناؤن غم فراق — ہر دم قلق ہے چارہ گر انس و جان مجھے
دیوانہ وار وادیٔ فرقت مین روز و شب — کبتک نصیب ہے دوری ای آسمان مجھے
برسائین خون حسرت و ارمان جان زار — ہمت نہین ہے اب قطرۂ خونچکان مجھے

جان حزین زار ضیا کب ہو دیکھین شاد
روئے طرب کا جلوہ ہو کس دن کہان مجھے

دل کو خورم صنعت ابر بہاری کرتے — یاد روضہ مین جو ہم گریہ و زاری کرتے
آہ و نالہ نے تو بدنام کیا عالم مین — اور کس پردہ مین بس شکوہ گزاری کرتے

طاق و منظر در و دیوار مین طور انوار
مہ و مہر آئے تو کیا آئینہ داری کرتے

لاؤ دیوانون کو غلطان رہین خاک در پر
کاش ایک روز تو حکم ایسا بھی جاری کرتے

ایک دن بھی نہ ملا دید ضیائے در پاک
کاش اے طالع بد تجھسے نہ یاری کرتے

ہر سمت شور و جوش ہے غوغائی خلق ہے
بہر نظارہ کیف تماشائی خلق ہے

ہے عالم خیال مین حاصل مجھے وصال
ہر دم شکستہ ہے اور رہائی خلق ہے

کسواسطے ہے مانع دیدار اے فلک
تو کس غرض سے درپئے ایذائی خلق ہے

ایک دم تو دیکھ بہر خدا حال مہر و ماہ
میری طرح سے خوار ہے رسوائی خلق ہے

ہے حکم بار عام کہ میلاد کا ہے دن
نور و ضیا کو نوبت مجرائی خلق ہے

اے سرو روان چمن دین الٰہی
گلگونہ کش عارض آئین الٰہی

اے غنچہ بستان ازل زینت فردوس
کیف ابد و رحمت دیرین الٰہی

اے ساقی جام کرم وجود خداوند
سرشاری ساغر نوشین الٰہی

اے مظہر اخلاق اتم مصدر رحمت
آئینہ نور دل بے کین الٰہی

اے مست مئے وحدت خلاق دو عالم
لذت چش پیمانہ شیرین الٰہی

اے واقف راز ازلی و ابدی فہم
اے نکتہ سربستہ پیشین الٰہی

اے قاسم انعام و کرم جوشی قدرت
الطاف و عطا پاشی و تسکین الٰہی

اے احمد و اے حامد و محمود و محمد
مزمل و مدثر و یٰسین الٰہی

اے شافع عصیان و ضیائی رخ امت

کامل ہو ضیا کے بھی لئے دین الٰہی

تجلّی نورِ خدائی نہ ہوتی
اگر رحمت مصطفائی نہ ہوتی
نہ ہوتی اگر شمع لولاک روشن
تو یہ کُن کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
کہاں ظلمتِ کفر مٹتی جہان سے
اگر دین کی معجزادائی نہ ہوتی
تیری رہبری گر حمایت نہ کرتی
تو حق تک کسیکی رسائی نہ ہوتی
تیری ذات اقدس نہ ہوتی جو یاور
در کعبہ پر سجدہ سائی نہ ہوتی
ترے اُمتی ہم نہ ہوتے جو شاہا
تو یہ رحمت کبریائی نہ ہوتی
تیرے بن گلستان اٰمین دین مین
یقین ہے کہ رنگین فضائی نہ ہوتی
حمایت تیری اپنی حامی نہ بنتی
تو عقبی کی عقدہ کشائی نہ ہوتی
نہ ہوتی جو توحید کی تجھ سے تلقین
تو باطل مٹی اور ربائی نہ ہوتی
نہ ہوتا شگفتہ کبھی غنچۂ دل
اگر بو کرم کی سمائی نہ ہوتی
ہدایت تیری صیقل دل نہ بنتی
تو آئینہ آسا صفائی نہ ہوتی
خدا جانے کیا کیا اُٹھاتے مزے ہم
اگر نفس کی کج ادائی نہ ہوتی
نہ بنتا پریشان و وحشت زدہ دل
جو فرقت نے شورش اُٹھائی نہ ہوتی
نہ ہوتا جگر خون و دل پارہ پارہ
جدائی کی گر جانگزائی نہ ہوتی
دل زار قابو مین ہوتا جو اپنے
تو ہر ایک حسرت مٹائی نہ ہوتی
نہ ہوتا دل زار محو تمنا
ازل مین جو صورت دکھائی نہ ہوتی

نہ یہ موج خوانی کی ہوتی ترقی
ضیائی جو نغمہ سرائی نہ ہوتی

اے جلوۂ شانِ ذوالجلالی — اے لمعۂ برقِ ذی الکمالی
کبتک رہے جوشِ غم سے دل پُر — کبتک رہے جان طرب سے خالی
کس سے کہون حالتِ دلِ زار — مولا مرے اور مرے والی
ہے قابلِ رحم حالتِ دل — اور جانِ حزین کی خستہ حالی
ہمراز ہے بیکسی ہر اِکدم — غمخوار دلِ شکستہ بالی
آنکھون کے ہے سامنے شب و روز — کس شان سے بارگاہِ عالی
درماندہ اگر ہے پائے ارمان — حسرت کا ہے شیوہ زارنالی
آویزۂ گوشِ حورِ جنت — یہ شعر ہین صورتِ لآلی

مانند ضیا نصیب کسکو
مداحیِ شہ مین خوش مقالی

نہ تھی سطحِ زمین پہلے نہ سقفِ آسمان پہلے — تمہارا نور تھا سب سے شہ ہر دو جہان پہلے
طوافِ آستانِ پاک کا ارمان ہے شیدائی — نثارِ خاکِ راہِ شاہ دل ہے اور جان پہلے
تری مدحت سرائی کا تصور آئیگا دل مین — وضوئے آبِ کوثر سے مصفا ہو زبان پہلے
بہارِ خلد لوٹین گے عجب سامان وحشت سے — فروغِ بزمِ جنت ہونگے تیرے مدح خوان پہلے
اگر خورشیدِ محشر ایک کیا سو درجہ آفت ہو — ترے دامانِ رحمت کا ہی سر پہ سائبان پہلے
بہارِ سجدہ ریزیِ حرم سے دل گلستان ہو — اگر ہو کعبۂ مقصود تیرا آستان پہلے

تصور مین وہ آجائین تو کچھ تسکین ہو جائے
درِ دل کا ضیا تجھکو بنا لون پاسبان پہلے

آئے اقلیمِ کمالات کے والی آئے — قیصرِ کشورِ بہبود سگالی آئے

بزم امکان مین شاہنشہ عالی آئے — مرے آقا میرے مولا مرے والی آئے
شمع فانوس پر انوار جمالی آئے — برق انوار تجلی جلالی آئے
عارض شاہد مقصود جہان ہے پر نور — جوہر آئینۂ خیر سگالی آئے
طرۂ تاج کمالات تقدس توقیر — جلوۂ عارض بے مثل و مثالی آئے
چارہ ساز تپ اندوہ و بال دوری — داروئے درد و غم و شیفتہ حالی آئے
گوہر درج کرم اختر برج اکرام — مہر اوج شرف و نیک خصالی آئے
تاب انوار فلق سرخی رخسار شفق — ابروئے رخ دیدار معالی آئے

نور رخسار ضیاؔ ہے رخ حسن توحید
جلوہ مشغل اظہار کمالی آئے

آگئے تیرے قدم عالم کی قسمت کھل گئی — کنت کنزاً مخفیاً کی اب حقیقت کھل گئی
تھا شب اسرےٰ لب رضوان طرب سے نغمہ سنج — آگئے سرکار بس تقدیر جنت کھل گئی
تھا مہ کنعان کا رخ آئینۂ انوار پر — آنکھ اسکی دیکھتے ہی تیری صورت کھل گئی
سب سمجھ مین آگئے نور حقیقت کے حجاب — رخ پہ جب کاکل تری اے ماہ طلعت کھل گئی
کیون نہو خون جگر نذر غرۂ شام و پگاہ — تیری کاوش سے رگ اے تیر محبت کھل گئی
مستقل سمجھے تھے ہم دل کو جدائی مین مگر — اب کمر اپنی بھی اے پستی ہمت کھل گئی
تیرے صدقے سے ہوئے نامی زمین و آسمان — سب کی قسمت کی گرہ تیری بدولت کھل گئی
کن شہ کون و مکان کی ایک نوائے راز تھی — زمزمہ سنجی تری اے ساز قدرت کھل گئی

ایک نگاہ لطف پر ہے نقد سودا اے ضیا
اب کوئی کھٹکا نہین رحمت کی قیمت کھل گئی

تم سے زیادہ کوئی کہاں برگزیدہ ہے | کون ایسا بزم قرب و ادب مین رسیدہ ہے
ہے خاک بوس آپ کے در کی زمین مدام | پشت فلک سلام ادب کو خمیدہ ہے
ارض و سما و کرسی و عرش و ملک فلک | جو کچھ ہے سب تمہارے لئے آفریدہ ہے
ہر داغ مین بہار گلستان خلد ہے | جب سے کہ دل مین خار محبت خلیدہ ہے
دل کا فراق روضہ مین اب کام ہے تمام | اور کوئی دم مین قطرۂ خون چکیدہ ہے
دیوانہ وار گلشن یثرب کی یاد مین | ارمان بھی دل کے ساتھ گریبان دریدہ ہے

للہ اب ضیا کو بلا لیجئے حضور
ہے تلخکام و تلخی ہجران چشیدہ ہے

شیدا ہین تیرے عرفان والے | عاشق تمہارے ایمان والے
کیا جانے کوئی تم کو کہ کیا ہو | سب دم بخود ہین پہچان والے
صبح ازل سے شام ابد تک | بے شبہ تم ہو احسان والے
یٰسٓ و طٰہٰ اسم مبارک | لاریب تم ہو قرآن والے
تم ہو مزمل تم ہو مدثر | ہر شان سے ہو تم شان والے
عبد منعم ہو محبوب ہو | شیدا تمہارے کنعان والے
اقدس مقدس اطہر مطہر | رحمان والے سبحان والے
باغ جنان کے تم زیب و زینت | فضل و کرم کے سامان والے

رنگ ضیا ہے سب سے نرالا
گو ہین ہزارون دیوان والے

تعالی اللہ نور مصطفائی | تجلی جمال کبریائی

عیان کونین مین ہے تابش نور
عجب ہے نور کی جلوہ نمائی

ہے دم مین زمین نور آسمان نور
تیرے قربان نور مصطفائی

زبان ہے شعلۂ شمع تجلی
عجب ہے نور کی معجزہ ادائی

ضیا اس نور کے سو جان سے صدقے
ہین ظاہر جس سے انوار خدائی

اُسکے بن جینے سے نفرت ہے مجھے
خاک یثرب باب رحمت ہے مجھے

ہون پیاسا شربت دیدار کا
اشک غم پینے کی عادت ہے مجھے

سجدۂ در کی اجازت ہو نصیب
ہند مین رہنا قیامت ہے مجھے

دل نہین لگتا کسی صورت کہین
یہ جنون ہے یا کہ وحشت ہے مجھے

خاک ہوکر آستان پر جا پڑون
اے ادب بتلا اجازت ہے مجھے

دل ہی دل مین گھٹ رہا ہون اندنون
حال دل کہنے کی حسرت ہے مجھے

ہین ضیا دل مین مرے انوار پاک
کشف اسرار حقیقت ہے مجھے

ہے شب معراج آج اس شب کی حالت اور ہے
کثرت فیض اور ہے اور جوش رحمت اور ہے

ہے زمین سے آسمان تک فضل و رحمت کا نزول
جن و انسان و ملائک کو مسرت اور ہے

عاشقان مصطفےٰ مدہوش جام لطف مین
واصلان ذات حق کو کیف و لذت اور ہے

اور ہی کچھ ہے مزہ دیوانۂ دیدار کو
مذہب غیر اور اور عاشق کی ملت اور ہے

مرتبہ سرکار کا کیا جانے کوئی جز خدا
ہے شریعت اور کچھ سر حقیقت اور ہے

حضرت آدم سے لیکر تا مسیحا انبیا
سب یہی کہتے رہے حضرت کی عزت اور ہے

حسن یوسف گو ہوا کون و مکان مین بینظیر
پر ترے حسن جہان آرا کی شہرت اور ہے

اولیا اور انبیا سب ہین ترے فرمان پذیر
تیرا اعزاز ولایت اور نبوت اور ہے

کیون ضیا کے ہو نہ مضمون مین ادائے طرفگی
اسکی حالت اور یارون کی طبیعت اور ہے

شب میلاد ہے چاند نور کس جوبن سے نکلا ہے
دھوان غیرت کا خور کی مشعل روشن سے نکلا ہے

گل و غنچے چمن مین زمزمہ سنج مسرت ہین
ترانہ عیش و عشرت کا لب سوسن سے نکلا ہے

مسرت عام ہے دونون جہان مین شان رحمت سے
یہہ نغمہ بزم خاص حضرت ذوالمنن سے نکلا ہے

نہین اسکا کوئی حامی نہین اسکا کوئی مامن
جو بدقسمت کہ تیرے سایہ دامن سے نکلا ہے

الف الحمد کا تیرا ہے قد اور وہ شجر شاہا
ہے کیا گر نام طوبی الخلد کے گلشن سے نکلا ہے

سر مژگان دل دیوانہ بنکر اشک خون آیا
ترحم کی نظر ہو اسپہ یہہ مسکن سے نکلا ہے

الم کی کاوشون کی شرح کیا کیجیے ہویدا ہے
کہ نالہ شکل پیکان دل کے ہر روزن سے نکلا ہے

بنا جو عاشق ناز محمد روز محشر تک
یہہ غل صل علی کا دمبدم مدفن سے نکلا ہے

رفو کی زخم دل کے جب کوئی صورت ضیا ٹھیری
تو قطرہ اشک خون کا دیدہ سوزن سے نکلا ہے

یہہ کرم خاص کیا ہم پہ خدایا تو نے
کہ محمد کو وزیر اپنا بنایا تو نے

واہ وا کیا تری حکمت ہے خدائے عالم
راز کیا رمز نبوت مین چھپایا تو نے

ترے قربان ہون اے جذبہ پاک سرکار
میری سوتی ہوئی قسمت کو جگایا تو نے

اٹھ گئے دل سے ازل اور ابد کے پردے
دیکھ سکتے تھے نہ جو ہم وہ دکھایا تو نے

خلد مین ہم نے وطن تیری بدولت پایا
کیسی بگڑی ہوئی حالت کو بنایا تو نے

ترے الطاف کے قربان ہون شاہِ لولاک
دل خسرت مرے سینہ سے مٹایا تونے
شکر ہے جامۂ انعام لقد کرمنا
اے شہ کاین ومکان پہنایا تونے
پائی آدم نے بدولت ترمی کیسی توقیر
لوح پر نام خلیفہ ہے لکھایا تونے

اللہ اللہ ضیا کیا ہے صفائے تقریر
کیا دلاویزیہ نغمہ ہے سنایا تونے

جب کہ حضرت کی شفاعت ہوگی
عیدسے بڑھ کے قیامت ہوگی
تیرے ہی نور کا جلوہ تھا ازل
اور ابد تیری ہی رحمت ہوگی
ہے وہی خاص خدا کا پیارا
جسکے دل مین تری الفت ہوگی
ہوگا وہ دونون جہان مین آزاد
جسکو حضرت کی حمایت ہوگی
حشر مین ہم بھی مزے لوٹینگے
وصل احمد کی مسرت ہوگی
مہروش ہوگا خدا کا جلوہ
چاند سی آپ کی صورت ہوگی
نہ بنے جو ترے در کے بندے
اُن کو معلوم حقیقت ہوگی
شب میلاد ہے ہوگا دیدار
ظاہر اللہ کی قدرت ہوگی

اے ضیا مین ہون ثناخوان حضور
اس سے بڑھ کر کوئی دولت ہوگی

اللہ اللہ کیا تجلی ہے جمالِ پاک کی
بارک اللہ کیا چمک ہے جلوہ لولاک کی
عالم انوار رحمت بن گئے ساتون طبق
کھل گئی قسمت شب معراج کو افلاک کی
دید روضہ کی تمنا مین ہے دریا جوش پر
ہے عجب تقدیر اپنے دیدۂ نمناک کی
رونق افزا تم ہوئے یان اے شہ کون ومکان
لاکھ درجہ عرش سے بڑھکر ہے عزت خاک کی

دیکھنا تھا وہ جو دیکھا آپ کے انوار مین
ہو گئی تسکین آسان عارفِ بیباک کی

بحرِ الفت موجزن ہے سینۂ غمناک مین
کالعدم وحشت ہے دنیا کے خس و خاشاک کی

ہے ہر اک رگ مین عقیدت کا اثر طاری ضیا
کیا حقیقت پوچھتے ہو تم دلِ غمناک کی

مہر کو جیسے کواکب مین ہے فوق و برتری
انبیا پر ہے اسی صورت سے تم کو افسری

تشنہ کامانِ طلب کو گردشِ نما چشمِ کرم
ہے مسرت بخشِ جوش و کیف انگیز دورِ ساغری

آبیاری سے تمہاری مرحمت کی دائما
شاخِ نخلِ آرزوئے اہلِ الفت ہے ہری

ہے ہدایت آپ کی کیفِ دلِ ملک و ملک
صانعِ قدرت کی جیسے عیش جان صورتگری

سبز اور شاداب ہے کشتِ دلِ اہلِ طلب
ہے چمن آرائے ارمان ابرِ رحمت گستری

اے شہِ والا نشین تختِ لولاک لما
صاحبِ یوحیٰ الیٰ محوِ عالم پروری

خازنِ گنجینۂ انا جعلنا از ازل
تا ابد سرمہ کش مازاغ چشمِ عنبری

اے گلِ زیب فضائے گلشنِ صلوا علیہ
اے گلستان زیب سروِ جنتِ والا فری

ہو ضیا پر ایک نگاہِ مرحمت بہرِ خدا
تاکہ ہو سب بہترون مین اسکو حاصل بہتری

اے شمعِ ایوانِ انس ہو حسن کی جلوہ گری
طور تماشا ہو وہ رخ جس سے تجلی حور و پری

وہ بے نقاب آئین نظر انوار جلوہ گستری
جنکی ادائے برق وش سرگرم ذرہ پروری

اے کاش ہو پیشِ نظر وہ نورِ حسن جلوہ گر
جسپر فدا ہو جان سے شاہنشہی والا فری

حسنِ شفق رنگ فلق آئینۂ انوارِ حق
خورشیدِ اوجِ اجتبا رحمت کا مہِ خاوری

گلدستۂ باغِ کرم والا شیم عالی ہمم
مصداق اطلاقِ اعم سر دفترِ پیغمبری

جس سے زمین عرش برین جو عرش کا کرسی نشین — جسکو ازل سے تا ابد سب بہتر و نیک بہتری

دیکھون وہ سر و خوش و رنگین فضا و جہان فزا
جو ہے سراپا پُر ضیا انوار رحمت گستری

اے شہ دو جہان خدا کے لئے — بارش فیض ہو ضیا کے لئے
تم کو پیدا کیا ہے خالق نے — کرم و رحمت و عطا کے لئے
پائے ارمان وہ آستان پہ آو — جو اجازت ہوئی صبا کے لئے
کیون نہ پاؤن مین نعمتِ کونین — جب ہو تم رحمت و سخا کے لئے
ہے مریضانِ عشق کو کیا غم — آپ ضامن ہین جب شفا کے لئے
زمزمہ سنج ہو ادب سے امید — لب ثنا جوش التجا کے لئے
ہو دل و جان کو شغل صلِّ علیٰ — لذت و کیف جان فزا کے لئے
در دولت پہ کاش ہون حاضر — دل سے مین عرضِ مدعا کے لئے

سنگ در پر رکھون سرِ ناچیز
اور کرون عرض کچھ ضیا کے لئے

عجب شانِ محمد ہے کوئی شان اسکی کیا جانے — اگر سمجھے خدا سمجھے اگر جانے خدا جانے
ملک کیا اور فلک کیا سب ہین حیران تیری عظمت سے — ترے رتبہ کو کیا کوئی حبیب کبریا جانے
جسے دی ہو خدا نے عقل کامل روز اول سے — خدا جانے وہ کیا سمجھے ہمیشہ اور کیا جانے
کھلا ہے جسکے دل پر باب اسرارِ حقیقت کا — کلید گنج رحمت راز کا پردہ کشا جانے

فروغ عارضِ انور ضیائے شمع حکمت ہے
جہان افروزئ رحمت دلِ اہلِ صفا جانے

بہارستان ہے عالم جلوۂ میلاد سرور سے
زمین ہے عرش اعظم شان ذیشان پیمبر سے

در و دیوار مین آثار رحمت کا تماشا ہے
برستے خاک پر مین ابر بنکر چشم خضر سے

دل آئینہ بنا ہے جلوۂ انوار رحمت کا
ترقی پر ہے طالع خوبی بخت سکندر سے

تصور ہے کسیکے روئے تابان کا دل و جان مین
ہر ایک موئے بدن پر نور ہے شمع منور سے

تن کاہیدہ اپنا خار خار شوق سرور مین
اسیر کاوش حسرت بنا پھولونکی چادر سے

تمنا ہے کہ شکل اشک قربان آستان پر ہون
کہان جاؤن شہ کونین مین اٹھکر ترے در سے

ربیع الاول آیا دھوم ہے عالم مین رحمت کی
عیان ہین فیض کے آثار ہر دیوار سے در سے

معطر ہو مشام آرزو اور شادمان جان ہو
مقدر مین اگر ہو نفحہ گیسوئے معنبر سے

ضیا دل زمزمہ ریز طرب ہے کیف عشرت سے
بہار لطف ہے اب نغمۂ اللہ اکبر سے

غم ہجر کی کیجئے کیسے دوا میرا چین گیا میری نیند گئی
نظر آتی نہین کوئی شکل شفا میرا چین گیا میری نیند گئی

مرا دیدہ زار ہے قلزم غم مری شورش اشک ہے بحر الم
مری جان پہ چھائی ہے غم کی گھٹا میرا چین گیا میری نیند گئی

تری یاد مین لب پہ ہے آہ و فغان ترے شوق مین اٹھتا ہے دل سے دھوان
چلی گلشن دل پہ خزانکی ہوا میرا چین گیا میری نیند گئی

تری یاد نے حشر اٹھا ہی دیا ترے درد نے دلکو بٹھا ہی دیا
ترا ہجر ہوا مجھے قہر و بلا میرا چین گیا میری نیند گئی

تری روضہ کے شوق مین اے شہ دین دل زار مین صبر کی تاب نہین
وہ ثبات کی اب نہین ہے سکت ضیا میرا چین گیا میری نیند گئی

عالم انوار ہونا تھا تمھارے نور سے
برق کی صورت تجلی کیون نہ ہوتی طور سے

مدعا شوریدگان شوق کا کچھ اور ہے
قصر جنت سے ہے مطلب نے تمنا حور سے

آفرین اے غمزۂ ناز و ادائے التفات
کامیابی روز و شب ہے رحمت موفور سے

سینہ پر داغ مین ہے وہ ہجوم آرزو
ہے خراش آباد بڑھکر خانۂ زنبور سے

جوش وحشت کسقدر تونے کیا جینے سے تنگ
آفت جان ہے گریبان ورجہا ساطور سے

اضطراب دل کی ہے ہنگامہ آرائی غضب
بڑھ گئے ہین نالہ ہائے شام فرقت صور سے

اے شہ ہر دو جہان شاہنشہ کون و مکان
دون دلِ بیتاب کو تسکین کہانتک دور سے

آرزوئے ناصیہ سائی قیامت خیز ہے
ہو نہین سکتا ہے پر کچھ بخت بے مقدور سے

آرزو مین بھی ضعیف و زار اپنی ہو گئین
مین غضب تنگ آگیا شاہا دلِ رنجور سے

ہر رگ و پے مین ہر ایک ساعت ہی ایک شورش بپا
جوش فرقت نے دکھایا ہے نئے دستور سے

کیون نہ لبریز فغان ہووے ضیا ہر زخم دل
جانتے ہین سب کہ آتی ہے صدا ناسور سے

آج میلاد نبی سے ہے جلوۂ انوار ہے
ہے متاع رحمت خالق کی ارزانی کمال
آؤ دیکھو قدرت اللہ کے جلوہ کا لطف
شکر ہے جسکی تمنائے کرم تھی کیف خیز

رنگ افروز تماشا عالم اسرار ہے
فضل خاص سرمدی کی گرمی بازار ہے
کیا تجلی اور کیا انوار کیف آثار ہے
آج وہ رونق افزائے جلوۂ اظہار ہے

ہان ضیا اٹھو ادب سے اور پڑھو صل علی
دیکھلو پھر کس طرح جلدی سے بیڑا پار ہے

آج عالم مین کوئی عالیجناب آنیکو ہے
صاحب جاہ و حشم والا خطاب آنیکو ہے

چٹکیان لیتا ہے شوق اور رنگ ارمان لائی ہے
کوئی عشرت ہے جو کیف بیحساب آنیکو ہے

آمد آمد ہے کسی کی جلوہ آرائے نشاط
عالم پیری مین بھی لطف شباب آنیکو ہے

دل ہی دل مین ہین خوشی کے جوش و عشرت کے کیف
عارض فرحت پہ رنگ آب و تاب آنیکو ہے

للہ الحمد آج میلاد نبی ہے اے ضیا
عالمِ رحمت کا صدر و انتخاب انکو ہے

کہان ہے وہ جلوہ فشانی کہان ہے
تجلیٔ بے مثل و ثانی کہان ہے

نہین تاب تسکین ہے اب دل مین باقی
وہ بہر خدا من رآنی کہان ہے

ملے کیف کونین لذت سے جسکے
وہ الطاف معجز بیانی کہان ہے

کہان ہے وہ غمزہ وہ عشوہ کرم کا
وہ لطف اور وہ دلستانی کہان ہے

کہان وہ ملاحت وہ برقِ تبسم
وہ درمانِ زخم نہانی کہان ہے

وہ شانِ ترحم کے جلوے کدہر ہین
وہ آثار تسکین جانی کہان ہے

کہان ہین وہ اعجاز رحمت کے جلوے
وہ بگڑی ہوئی اب بنانی کہان ہے

رگ و پے مین تھا کیف ہر وقت طاری
اثر وہ شہِ دو جہانی کہان ہے

شکستہ نہ ہو کسطرح میری ہمت
وہ شوق اور وہ جوش جوانی کہان ہے

بجز تیری رحمت کے شاہِ دو عالم
علاجِ غمِ ناتوانی کہان ہے

ضیا اب سخن کا نہین شوق کیا ہے
وہ انداز جادو بیانی کہان ہے

اغثنی اے حبیبِ کبریائی
اغثنی مظہرِ شانِ خدائی

اغثنی اے شہِ کونین اغثنی
اغثنی جلوہ رحمت ادائی

اغثنی اے بہارِ گلشنِ قدس
اغثنی نغمۂ فرحت فزائی

اغثنی جلوۂ شانِ تجلی
اغثنی شانِ نورِ حق نمائی

اغثنی غنچۂ گلزارِ توحید
اغثنی بوئے تسلیم و رضائی

اغثنی جوہر آئینۂ ذات — اغثنی نورِ برقِ خود نمائی

اغثنی طرۂ تاج کرامت — اغثنی شانِ جاہ و اولیائی

اغثنی شوکت و شانِ رسالت — اغثنی عز و جاہ انبیائی

اغثنی مصحفِ توحید ذاتی — اغثنی سورۂ شانِ صفائی

اغثنی تاجِ فرقِ حسن حسنین — اغثنی زورِ دستِ مرتضائی

اغثنی اے ضیائے رحمتِ حق
اغثنی نور انوارِ خدائی

ترقی جوشِ فضلِ کبریا ہووے تو بہتر ہے — بہارِ لطفِ عشقِ مصطفےٰ ہووے تو بہتر ہے

بنے محراب طاعت آستانِ شافعِ عالم — قبولِ کبریا یہ التجا ہووے تو بہتر ہے

غبارِ خاکِ راہِ سرورِ کونین بنجاؤن — حصولِ کاوشِ دل کا مدعا ہووے تو بہتر ہے

عذابِ کشمکش سے اور وبالِ درد دوری سے — اسیرِ دامِ مہجوری رہا ہووے تو بہتر ہے

درِ امید سے پر دامنِ مقصود عالم ہو — عطا پاش آپ کا ابرِ سخا ہووے تو بہتر ہے

بہارِ شانِ رحمت ہو تصور مین کرم فرما — قدومِ پاک پر ارمان فدا ہووے تو بہتر ہے

گلستانِ دل پر داغ باد لطف و رحمت سے — ارم سامان بنے اور پر فضا ہووے تو بہتر ہے

کرشمہ ہو کہ غمزہ یا ہو عشوہ یا تجلی ہو — تسلیِ دلِ مضطر ذرا ہووے تو بہتر ہے

فدا تیری کرم جو بشی پہ اے شانِ مسیحائی — مریضِ دردِ الفت کو شفا ہووے تو بہتر ہے

جو دل کا مدعا ہے تم پہ ظاہر ہے ہر ایک صورت — ترحم ہو کرم ہو اور عطا ہووے تو بہتر ہے

درِ سرکار ہو اور جلوۂ انوارِ رحمت ہو
مشرف مدح خوانون مین ضیا ہووے تو بہتر ہے

شانِ لطفِ کبریائی کا تماشا آج ہے — بام و در پر جلوۂ نورِ تجلیٰ آج ہے
چل رہی ہے گلشنِ امید مین بادِ مراد — رنگِ رخسارِ طرب شاخِ تمنا آج ہے
ہے مشام افروزِ ارمان نفحۂ کیفِ نشاط — جلوۂ رخسارِ رحمت جلوہ آرا آج ہے
ہے ہر ایک ایوان سے شانِ روضۂ رضوان عیان — طاق و منظر کنگرِ عرشِ معلیٰ آج ہے
خاکِ یثرب سرمۂ چشمِ وقارِ آسمان — سجدہ ریز صد ادب ایوانِ کسریٰ آج ہے
سرورِ دنیا و دین شاہنشہِ علم و یقین — با ہمہ اعزاز و وقعت جلوہ فرما آج ہے
فرش پر ہے دھوم اور ہے عرش پر اک غلغلہ — شہرۂ اظہارِ شانِ فضلِ مولا آج ہے
دامنِ امید پُر کر لے درِ انعام سے — جو خلوصِ جان و دل سے مدحت آرا آج ہے

جلوۂ انوارِ رحمت سے ہے عالم مین ضیا
فضل اور انعامِ خداوندی مہیا آج ہے

مہ و مہر کی کیون نہ ہو نورِ نظر مرے قطرۂ اشک کی خوش گہری
بسی خلوتِ دل مین ہے جانِ جہان ترے حسن و جمال کی جلوہ گری
وہ زبان ہے زبانۂ شمعِ ازل ہے تجلیٰ جلوۂ عز و جل
دمِ گرم سے اور تپِ شوق سے جو تری زمزمہ ریزِ ثنا ہو ذری
دمِ گرم کا شعلہ ہے برقِ بلا تپِ شوق کا سوز ہے صاعقہ زا
ہے قیامت وحشت و قہرِ خدا ترے غمزۂ ناز کی سحر اثری
ترے والۂ دید مین ارض و فلک ترے بندۂ عشق سماک و سمک
ہے وبالِ تسلیِ ملک و ملک ترے شوخیِ ناز کی عشوہ گری
ترے عارض و رخ کی عجب ہے ضیا مہ و مہر مین شیفتہ صبح و مسا

ترے عاشق انبیا ہین جن و بشر ترے بندۂ نازنین حور و پری

نور کی صورت مین شاہا جلوہ آرا تم ہی تھے
روز اول شوکت شانِ تماشا تم ہی تھے

کنتُ کنزاً مخفیاً کے تم ہی تھے گنجینہ دار
رمز انی جاعلٌ کے نقد ر بہا تم ہی تھے

پیکر آدم مین تہا سر کار کا سربستہ راز
جلوہ آرائے ادا آئینہ سیما تم ہی تھے

تم ہی تھے ادریس کے آوازۂ علم وکمال
شیث کی شہرت ادائی کے تماشا تم ہی تھے

تم ہی کشتیبان طوفان دعائے نوح تھے
حکم بسم اللہ مجریہا کے گویا تم ہی تھے

تم ہی قلنا نار کونی بردو کے تھے جلوہ ریز
باغ خلت کی بہار فرحت افزا تم ہی تھے

رب ارنی کے فروغ حسن کے شیدا تھے تم
محو نورِ لن ترانی موسی آسا تم ہی تھے

ہب لی ملکاً کے جلال و شان سے آگاہ راز
خاتم دولت کے اسم عظمت افزا تم ہی تھے

تم سے ہی شانِ مسیحائی کی جان بخشی ہوئی
نور رحمت کی ضیائے معجز آرا تم ہی تھے

ہے ترے انوار رخ کی وہ منور چاندنی
شوق مین ہے جسکے جون سیماب مضطر چاندنی

دیکھنے آئی ہے یہ کس کے کفِ پا کی بہار
فرش بنکر بچھ گئی ہر رہگذر پر چاندنی

اسکی آنکھون مین بھی ہے کیا نور مازاغ البصر
جلوہ افشان ہے ہر ایک دیوار و در پر چاندنی

اُسنے دیکھا ہے کسیکا غمزۂ نازِ نگاہ
اپنے جوبن کی جو دکھلاتی ہے جوہر چاندنی

عاشق انوار رخ کو اور بیتابی ہوئی
بنگئی شام الم خورشید محشر چاندنی

یہ کف پا سے مقابل ہو ترے کسکو یقین
کیسے ہی غمزے کرے گردو نپہ چرخ ہو کر چاندنی

مژدۂ میلاد سرور اسنے بیشک سن لیا
جوش فرحت مین ہوئی جامہ سے باہر چاندنی

لذت لبہائے شیرین سے ہوئی کیا فیضیاب
حسن صورت مین بنی قند مکرر چاندنی

کیمیا اُسکی ہے جسکی نگاہِ لطف سے
ہے نگاہ خلق مین کبریت احمر چاندنی

ہے عجب انداز سے انوار جوش و عطر پاش
گیسو و رُخ کی ہے شیدائی مقرر چاندنی

ہے ضیا روشن غزل کا جلوۂ رنگ کلام
کیون نہ ہو خورشید و مہ کے رخ کی نور چاندنی

خلوتِ دل کو مرے آج منور کیجیے
مرے ارمانون کو رشکِ مہ انور کیجیے

سجدۂ خاکِ درِ پاک کا دیجیے اعزاز
زار و مضطر ہون علاجِ دلِ مضطر کیجیے

حاضری درِ اقدس کی اجازت ہو جائے
جوشِ فرحت مین مجھے جامہ سے باہر کیجیے

ہو کسیطرح مری ہمسفری کو طیار
طالع و بخت جوان کو مرے یاور کیجیے

حسرتِ فرقتِ یثرب مین ہین آنکھین خونبار
قطرۂ اشک ہر ایک رشکِ درِ تر کیجیے

سجدہ کو در سے مشرف ہو جبین امید
اب تو ﷲ مرے طالع کو سکندر کیجیے

ہات آجائے کہین گوہر مقصود مجھے
کاش دریائے محبت کا شناور کیجیے

نفس ناکام کو ہر لحظہ ہے تازہ پرخاش
یاریٔ بخت سے منصور و مظفر کیجیے

گر ضیا منزلِ مقصود کی دھن ہے دن رات
طپش و ولولۂ شوق کو رہبر کیجیے

مرض دقتِ فرقت کا مداوا کیجیے
اپنے بیمار محبت کو اب اچھا کیجیے

عمر گذری شبِ فرقت کے اُٹھاتے صدمے
اب تو ﷲ علاجِ دلِ شیدا کیجیے

آپ کے شوق مین بہتا ہے جگر خون ہو کر
قطرۂ اشک کو رشکِ درِ یکتا کیجیے

بھول جاؤن غمِ کونین تمہارے صدقے
ایسا انداز عنایت شہِ والا کیجیے

اسی حسرت مین دل و جان سے مٹا جاتا ہون
خاک کو میری بھی تناک رہ طیبہ کیجیے

اے شہ کون و مکان بادشہ ہر دو جہان
آرزوئے دل بیتاب یہی ہے ہر دم
دل سے جان جان کا دل سے ہے تقاضا ہر دم
ایک چشمک ہو ادھر کو بھی نگاہ رحمت
دیکھ لوں روضۂ انور کی بہار عظمت

غم عالم سے چھڑا کے مجھے اپنا کیجے
محو شرب مجھے ہر لحظہ خدارا کیجے
جیسے ممکن ہو بس اب عزم مدینہ کیجے
رشک خورشید مرا نقش سویدا کیجے
کسی صورت مری پوری یہ تمنا کیجے

ہے ضیا شیفتۂ شان ترحم شاہا
ساغر لطف سے سرشار نظارہ کیجے

چمن لطف و عنایت کو گل افشان کیجے
لب جان بخش کے اعجاز کرم کے صدقے
خلوت حسرت دل تیرہ ہے بے نور جمال
اپنے انوار سے جوں تار شعاع خورشید
جلوہ آرائی الطاف سے جوں صبح مراد
مری صورت سے ہے حالت مرے دل کی ظاہر
صورت غنچۂ دل بستہ الم سے خوں ہے
آیا میلاد کا دن عید تمنا آئی
دھوم ہے جوش پہ ہے آج بہار رحمت
دل مشتاق بنا فرش رہ کیف قدم
ہو مرا کلبۂ احزان ابھی رشک خاور
چشمک لطف ہو اک صورت برق خاطف

دل پروانہ کو اب رشک گلستان کیجے
دل دیوانۂ دیدار کا درمان کیجے
اشعۂ نور کرم شمع شبستان کیجے
اپنے دیوانہ کا ہر تار گریبان کیجے
غالیہ بیز رخ شام غریبان کیجے
جان لبوں پر ہے علاج غم پنہان کیجے
نفحۂ لطف سے اپنے گل خندان کیجے
جلوۂ شان ترحم کو نمایان کیجے
گل الطاف سے پر شوق کا دامان کیجے
سرو گلزار نبوت کو خرامان کیجے
شمع ایوان صفوت کو فروزان کیجے
طور انوار کرم میرا شبستان کیجے

آیئے آیئے ہے فرش مری چشم امید
ذرہ ذرہ مرا خورشید درخشان کیجے

پُر کرون دامن دل کو گہر مطلب سے
لب جان بخش کو دم بھر گہر افشان کیجے

درد بیتابی فرقت سے ہے حالت ابتر
کیجئے لطف علاج دل حیران کیجے

کیجئے اپنے غلامون کے غلامون مین شمار
صدقے رحمت کے یہ پورا مرا ارمان کیجے

سجدۂ نقش قدم سے مجھے دیجے اعزاز
نام عالم مین مرا بندۂ ذیشان کیجے

سر رکھون خاک قدم پر ادب و شوق کے ساتھ
عرض امید کرون اپنی جو فرمان کیجے

حکم ہو جائے تو مین رو کے سناؤن حسرت
جوش رحمت سے علاج دل نادان کیجے

توبہ توبہ یہ ہین ترک ادب کی باتین
عفو تقصیر دل زار و پریشان کیجے

ہے ضیا آپ کا مداح شہ کون و مکان
شہرۂ خلق اسے صاحب دیوان کیجے

زمین و آسمان روشن کئے شان محمدؐ نے
بنایا طور عالم روئے تابان محمدؐ نے

رہا باقی نہ خدشہ ظلمت کفر و ضلالت کا
صف اعدا اُلٹ دی ہیبت شان محمدؐ نے

بنائے دین کو مستحکم کیا روز قیامت تک
بہ جاہ و شان و شوکت چار ارکان محمدؐ نے

سراپا جلوۂ نوری بنے سینے زمانے کے
فروزانی دکھائی نور ایمان محمدؐ نے

کیا کیا پارہ باب خیبر آن واحد مین
چمک صمصام کی دکھلا کے جانان محمدؐ نے

ولایت ہے علی کی نامور فضل الٰہی سے
ادب اور شوق سے مانا ہے خاصان محمدؐ نے

تمامی انبیا سے نامور اور مفتخر ٹھیرا
عنایت کی ضیا وہ شان سبحان محمدؐ نے

کاش پوری دل مضطر کی تمنا ہووے
سوئے یثرب کسی صورت مرا جانا ہووے

دوش ہمت پہ رکھون غاشیۂ عزم بسفر
رنگ رخسار دعا فضل خدا کا ہووے

حاضری در سرکار کی باندھون نیت
یہ پورا پورا دل مضطر کا ارادہ ہووے

شوق ہمدرد ہو ہمراز ہون ذوق و ارمان
ساز و سامان دل وحشی کی تمنا ہووے

ہمہ تن شوق چلون جانب شہر سرکار
جذب یثرب کا قیامت کا نمونہ ہووے

گھر سے بیتاب چلون ہاتھ رہے سینہ پر
شکل سیماب دل زار تڑپتا ہووے

دل مین وہ جوش کہ ہو شور قیامت خاموش
جان مین وہ کیف کہ لب زمزمہ آرا ہووے

سوز سینہ مین ہو شعلہ ہو جگر مین روشن
آہ سوزان کا دھوان چرخ پہ جاتا ہووے

درِ اشک اپنے قدم پر ہون ہر ایک لحظہ نثار
اپنے پابوس کی ارمان کو تمنا ہووے

ہووے رگ رگ مین ادا سوق و طلب کی طاری
ہر بن مو مین نیا جوش مہیا ہووے

دل ہو اور شوق ہو بیتابی ہو اور وحشت ہو
قافلہ سب کے مرے ساتھ روانہ ہووے

دمبدم تازہ قلق تازہ ہو شورش ہر دم
لحظہ لحظہ نئے انداز سے سودا ہووے

خویش و احباب سے رخصت ہون مسافر بنکر
اشک خون آنکھ سے ہر ایک کے ٹپکتا ہووے

کوئی روکے نہ رکون اور کوئی تھامے نہ تھمون
حشر انگیز دل ولولہ آرا ہووے

مجھ سے دل دل سے مجھی مشورہ ہووے ہر دم
ایک عجب کیف ہو اور عزم مدینہ ہووے

چھانتا خاک چلون دشت و بیابان کی مدام
طرفہ انداز تماشا کا تماشا ہووے

کوئی ہمدم ہو نہ محرم ہو نہ ہو واقف حال
نالۂ درد و الم مخلص یکتا ہووے

سر برہنہ ہو تپش دل مین ہو جان مین اندوہ
خار پائون مین چبھے آبلہ چھلتا ہووے

نہ گریبان کی خبر اور نہ دامان کا خیال
جوشش دیوانگی شوق کا چرچا ہووے

دل کے ارمان سر مژگان سے نکالون رو رو
خلش خار بیابان کا بھاتا ہووے

منزلیں طے کروں شور و تپش شوق کے ساتھ
سیکڑوں رنگ سے دل ولولہ آرا ہووے

کرکے طے منزلیں سرکار کے در پر پہونچوں
پھر تو کچھ اور ہی نظارۂ زیبا ہووے

روضۂ رشکِ ارم کی ہو بہار دیدار
سامنے آنکھوں کے وہ بقعۂ مینا ہووے

سبز قبہ کی ادا گنبدِ خضرا کی صفا
دل میں اور آنکھوں میں تازہ چمن آرا ہووے

جلوہ افروز ہو وہ روضۂ اقدس کی فضا
نگہِ شوق سے ایک رنگ ہویدا ہووے

وہ نسیم اور وہ شمیم اور وہ ہوائے دلکش
جس سے غنچہ مرے ارمان کا شگفتہ ہووے

وہ چمک اور وہ دمک قبۂ پرنور کی ہو
جس سے پرنور مرا داغِ سویدا ہووے

جلوۂ نور کے آثار ہوں پیدا ہر سو
طور کے حسنِ تجلی کا نظارہ ہووے

ہوں وہ انوار جن انوار پہ مفتوں عالم
ہوں وہ اسرار جہاں جن پہ کہ شیدا ہووے

حسنِ لولاک کے انوار کا ہووے جلوہ
اور لقد جاء کے اظہار کا نقشا ہووے

لی مع اللہ کے معنی کے ہوں ظاہر اسرار
رمز ما کان کے آثار کا افشا ہووے

اللہ اللہ ہو ہر دم بن مو سے جاری
قلب اور روح میں رنگِ یدِ بیضا ہووے

آستانہ پہ رکھوں سر کو بصد منت و عجز
اور لبِ شوق طلب زمزمہ آرا ہووے

اے شہِ کون و مکاں بادشہِ ہر دو جہاں
فضل و انعام کا در جلد کشادہ ہووے

مرے اعمال پہ ہرگز نہ نظر ہو شاہا
شانِ رحمت کا پر اظہار تماشا ہووے

ہو سراپا مرا انعام و کرم سے پرکیف
اور سینہ مرا رحمت کا خزینہ ہووے

قل ہو اللہ احد ہووے وظیفہ ہر دم
یا محمد کا لبِ شوق پہ نعرہ ہووے

یا علی قلب میں ہو روح میں ہووے یا غوث
یا محمد سے رواں سر کا لطیفہ ہووے

لا الٰہ کا چمن رنگ پہ ہووے ہر دم
قلبِ الا اللہ سے ہر وقت شگفتہ ہووے

جو کہ ہونا ہے اسیوقت مین ہو جائے ظہور
ملے جو حصّہ کہ ہے نعمت عظمیٰ ہووے

یا محمد تری سرکار مین آیا ہے ضیا
آرزو ہے کہ کرم اسپہ خدارا ہووے

مثلث مستزاد

اے وادیٔ یثرب ہے ستم درد جدائی .... اس غم کو اٹھاکر
تقدیر سے کبتک کرون دن رات لڑائی .... منہ زرد بناکر
کیا حسرت و اندوہ سے ہو عہدہ برائی .... اب کچھ تو وفا کر

دن رات غم ہجر مین ہے نالہ و فریاد .... محزون دل ناشاد
حسرت دل غمدیدہ کی بیحد ستم ایجاد .... دے کون مری داد
ہوتا ہون بہت زار تو دیتا ہون دہائی .... سر غم سے اٹھاکر

دل مضطر و جان اہے اور جی مین نہین جی .... خواہان اجل ہون
باقی نہین کچھ ذوق کہ مرنے مین ہو باقی .... شاید کوئی پل ہون
ہے دشمن جان نالہ و فریاد جدائی .... کچھ بہر خدا کر

دیدار کی حسرت نے ہے وہ ہوش اڑایا .... رہتا ہون پشیان
ناکامی دیدار سے غش ہے کہ پہ غش آیا .... دن رات ہون حیران
ہر شان سے ظاہر ہوئی دیوانہ ادائی .... فریاد مچاکر

آبادی سے نفرت مجھے ویرانہ سے وحشت .... اور عقل ہے مضطر
آئینہ کی صورت ہے ہر اکوقت ہے حیرت .... ہون وہم مصور
رگ رگ تن بیجان کی ہے زنجیر طلائی .... اندوہ اٹھاکر

للہ مجھے اب تو مدینہ مین بلالو .... ناچار ہون او زار
سوتی ہوئی قسمت کو مری تم جگالو .... کبتک رہون یون خوار
کبتک فلک پیر کی ہو چشم نمائی .... مت دیر روا کر

دیوانہ ہون ہادشہ ہر دوسرا کا .... ہے شکر خدا کا
سینہ مرا گنجینہ ہے فضائل خدا کا .... مشرق ہے ضیا کا
فرقت نے مگر سینہ مین ہے آگ لگائی .... بجلی سی گراکر

مربع

اے غازۂ روئے صفا نورِ جبینِ اصفیا — گلگونۂ حسن و وفا خالِ رخِ عزت و علا
عز و وقارِ اولیا دستارِ فرقِ انبیا — سیتے ادا یوسف لقا مقبولِ ذاتِ کبریا

اے زینتِ ارض و سما شاہنشہِ ہر دو سرا — اے مقتدا اے پیشوا اے شافعِ روزِ جزا
سرِ لوحِ قرآن رضا سرِ دفترِ علم و حیا — سیمرغِ قافِ ارتضا عنقائے دشتِ اصطفا

اے عینکِ عین الیقین نورِ نگاہِ علم و دین — آگاہِ رازِ اولین دانائے رمزِ آخرین
اے رحمت للعالمین فرشی مکان کرسی نشین — زینت دہِ عرشِ برین حضرت محمد مصطفا

اے عزتِ لوح و قلم عزِ عرب فخرِ عجم — علامِ امی العلم عالی ھمم والا شیم
حسنِ ازل نورِ قدم مصداقِ اطلاقِ اعم — سرمایۂ فیضِ اتم حسنِ عطا شانِ سخا

سرِ دفترِ علم و یقین جلوت نشین خلوت گزین — حلالِ رازِ اولین کشافِ سرِ آخرین
دانائے اسرارِ یسین گلگونۂ رخسارِ دین — محبوبِ رب العالمین رمز و فاسرِ حیا

فخرِ بشر ذی جاہ و فر عالی نسب رحمت اثر — عرشی سفر کرسی مقر والا نظر اعلیٰ گہر
آگاہِ رمزِ مستتر دانائے سرِ بحر و بر — نکتہ رسِ شق القمر نوری قبا عظمت لوا

کب تک رہے زار و حزین کب تک رہے اندوہگین — کب تک ہو خاکستر نشین کب تک ہو ناچار و غمین
حسرت ادا وحشت گزین ناچیز و زار و کمترین — ذرہ وش ہر آن و این ناچیز اور عاجز ضیا

خمسہ بر غزل حاجی محمد جان قدسی رح

میرے آقا میرے سرور میرے مولا و نبی — حشر آفت ہے غم و ولولہ روز و شبی
ہے مگر نغمہ سرا ذوقِ شفاعت طلبی — مرحبا سید کی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

نعرہ صور بنا نالۂ ہر روز و شبی
ہے لب دل پہ مگر زمزمہ زیر لبی
اور لپٹ آتش دل ہے شرر بو لہبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

کس کو حاصل یہہ شرافت یہ شرف میرے نبی
اسپہ طرہ ہے کہ ہے زمزمہ مطلبی
ختم ہے ذات مبارک پہ کمال نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

آپ سا عالم الٰہی مین نہ تھا کوئی نبی
نہ یہہ شان اور تو زک اور نہ یہہ بو العجبی
نہ یہہ اعزاز نہ توقیر نہ والا نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دعوئے وصف رسا ہے شہ دین بے ادبی
عمر بہر کہتے رہے سارے الوالعزم نبی
مین کہان اور کہان آپ کی والا نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

اے تجلی سر طور کمال نسبی
جلوہ قدس کا ہے زمزمہ زیر لبی
ترے انوار کی ہو کس سے بیان بو العجبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

جو مین عالم مین ولی جتنے ہین دنیا مین نبی
روح کا سب کی ہے یہہ زمزمہ زیر لبی
ہو راحت القلب ہے سب کی تری والا نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

شان قدرت کی ہوئی جب کہ عیان بوالعجبی
ایستادہ ہوئے صف بستہ ولی اور نبی
لب قدرت کا تھا یہ زمزمۂ زیر لبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

حشر کے روز ہو جب حکم شفاعت طلبی
گو کہ صدہا کی ہو وہان شور حش والانبی
زمزمہ سنج ہون پر سارے الوالعزم نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مرحبا گوہر دریائے شفاعت طلبی
مرحبا اختر برج شرف مطلبی
مرحبا فاتحۂ مصحف عالی نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دل پریشان ہے میرا جان طپان ہی مضطر
خط خنجر ہے میرا تار نفس آٹھ پہر
رگ جان دیتی ہے کاوش سے عذاب نشتر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ذرہ تسکین و تسلی کا نہین دل مین اثر
ضبط کی تاب عدم صبر و سکون کا ہے سفر
شورش شوق سے ہر وقت ہے خوف و خطر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

مثل سیماب ہون ناکامی دل سے مضطر
شورش نالہ سے فرصت ہی نہین ملتی دم بھر
سینہ گنجینۂ اندوہ ہے اور چاک جگر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کاؤ کاو غم دوری ہے غضب آٹھ پہر
کاوش دید مدینہ بنی نوک نشتر

خار پیراہن تسکین خلش سجدۂ در
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

خون ہے ارمان دل اور دیدۂ نادیدہ ہے تر
شکل اخگر ہے جگر اور دل حیران مضطر
چین سیماب وشی سے نہیں ملتی دم بھر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

دل ہے گم گشتۂ خرد وحشی و سودا زدہ سر
سینہ گنجینۂ نومیدی و صد چاک جگر
محشر انگیز فغان نالۂ غم صور اثر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کیا کہوں کیسے گذرتا ہے میرا دن اور رات
درد و غم سے نظر آتے نہیں آثار نجات
کوئی تسکین و تسلی کی نہیں بنتی بات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد مے گذرد تشنہ لبی

مدعائے دل بیتاب نہ پایا ہیہات
ہوئی تسکین و تسلی کی نہ ہرگز کوئی بات
حشر آفت رہے افسوس میرے دن اور رات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد مے گذرد تشنہ لبی

چشم تر دجلہ فشان روز و شب رشک فرات
گرمیٔ سوز جگر آتش دوزخ دن رات
صبر و تسکین ہے عدم ضبط کی بنتی نہیں بات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد مے گذرد تشنہ لبی

راندان دل ہے حزین اور ہے عدم صبر و ثبات
شورش نالۂ حسرت سے نہیں ملتی نجات
دیدۂ زار سے شرمندہ ہیں نیل اور فرات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد مے گذرد تشنہ لبی

اے بہارِ چمن جلوۂ نیرنگ صفات
اب نہیں صبر کا دم اور نہیں یارائے ثبات
اے تجلی رخ ندرت ولے مظہر ذات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد مے گذرد تشنہ لبی

ترے الطاف سے ممکن ہے کہ حاصل ہو یہ بات
اور ہو آئینۂ دل موجزن جلوۂ ذات
صدف قلب میں ہوں گوہر اسرار صفات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد مے گذرد تشنہ لبی

آپ کے ایک اشارہ سے ہو عاصی کی نجات
اے شہِ کون و مکان آپ پہ ہر دم صلوات
آپ کے لطف سے ہو چشمۂ کوثر پہ برات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد مے گذرد تشنہ لبی

دیکھتا ہوں کبھی رحمت سے میں رخ کا عالم
حور سمجھوں کہ ملک یا کہوں فخر آدم
کبھی سودا زدہ سا تکتا ہوں زلفِ پرخم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

برگ گل میں یہ کہاں جلوۂ رخ کا عالم
نذرِ حیرت ہوں شب و روز محبت کی قسم
تار سنبل میں کہاں سلسلۂ زلف کا خم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

عارض و رخ کی ادا جلوۂ اسم اعظم
پیکر نور ہے یا حور ہے یا ہے آدم
زلف و گیسو کی شکن پیچ و خم لام قلم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

سارے عالم سے ہے خوبی کا نرالا عالم
طرز و انداز و ادا ناز ہر ایک طرفہ رقم

کیا کہوں کچھ نہیں کہہ سکتا ادب کی ہے قسم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمالست بدین بو العجبی

مہ کنعان میں کہاں تھی یہ ادا بحر کرم
اس کے کب ایسے تھے شیدای محبت آدم

ہے لب نطق میر الال بس اے شاہ امم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمالست بدین بو العجبی

کس کو حاصل ہے یہ عظمت کی ادا تیرے سوا
حوریں آشفتۂ دیدار و ملک جاں سے فدا

پیکر نور ہے یا جلوۂ انوار خدا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

نہ یہ عارض نہ یہ جلوہ نہ تجلی نہ صفا
نہ یہ نور اور نہ فروغ اور نہ جلا اور نہ ضیا

کچھ عجب بو العجبی کی ہے ادا نام خدا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

تیری توقیر سے حیران رہا جبریل سدا
تیرا میکال ہے سو جان سے شیدائے ادا

حشر میں دے گی یہی صور سرافیل صدا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

عرش اعظم سے ہے بالا تیری عظمت کا لوا
تذکرہ ہے تری توقیر کا کرسی پہ سدا

مدح خواں ہے ترے اعزاز کی خود ذات خدا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

عالم علم میں حاصل تھا تمہیں کیف حضور
رات دن پیش نظر آپ کے تھا جلوۂ نور

جبکہ قدرت کو ہوئی صورت اظہار ضرور   ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

روز اول یہہ ہوا امر کہ رحمت مشہور   تا ابد اس کے لیے حق نے رکھا کیف و سرور

نظر عزت و وقعت ہوئی اسپہ مامور   ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

نور پر نور کا مسکن تھا کبھی عالم نور   انبیا کی تھی جبین اس سے کبھی غیرت طور

جب ہوا عالم اسباب مین اظہار ضرور   ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ذات کو اپنی تجلی ہوئی جسدم منظور   چاہا قدرت نے کہ ہو کاین و مکان پر نور

حکم اظہار تماشا کا ہوا سخت ضرور   ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

اسکی تقدیر مین تھا جلوہ رحمت کا وفور   اس کے فرمان کا طغرا تھا نشاط اور سرور

اسکی توقیر تھی ہر طرح خدا کو منظور   ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

حکمت حق کا رہا ہے یہہ ہمیشہ دستور   خاطر انبیا ہر طرح رہی ہے منظور

شاہد حال ہین توریت اور انجیل و زبور   ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

اللہ اللہ ترے رتبہ کا وہ ارفع ہے مقام   بیت اقصی نے تری ذات سے پایا اکرام

تیری عظمت سے ہوئی مکہ کی تعظیم تمام   نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

شان رحمت سے ہے یہ وقعت و توقیر تمام   صدقہ خاص ہے یہ عزت وجاہ و اکرام
ارجمندی و خوش اسلوبی و کیف انعام   نخل بستان مدینہ زتو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

طوبیٰ و سدرہ طفیل آپ کے ہیں شہرۂ عام   آپ کے صدقہ سے ہے کوثر و تسنیم کا نام
آپ کے فیض سے زمزم کو ہے سیرابی تمام   نخل بستان مدینہ زتو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

سلسبیل آپ کی رحمت سے ہوئی شیرین کام   آپ کے فیض سے ہے کوثر و تسنیم کا نام
زمزم الطاف سے ہے بندہ کیف انعام   نخل بستان مدینہ زتو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

رات دن آپ پہ پڑھتے ہیں درود اور سلام   حور و غلمان و ملک اور فلک صبح و شام
اور کہتے ہیں الٰہی رہے تا روز قیام   نخل بستان مدینہ زتو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

لب شیرین سے ترے قلب ہو شیرین کام   اثر لطف ترا روح کو ہے رحمت عام
ترے صدقہ سے دل و جان کو ملا ہے انعام   نخل بستان مدینہ زتو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ترے الطاف سے ہے سلسلۂ فیض دراز   باب دولت ترے باعث ہوئے کونین پہ باز
تو ہے قبلہ تری تعظیم ہے ارکان نماز   بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و طوسی و ہندی یمنی و عربی

سجدہ فرسائے ادب با ہمہ سوز و ہمہ ساز
مدح خوان بندۂ فرمان و ارادت پرداز
چشم برراہ اشارت ہمہ ارمان ہمہ آز
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی یمنی و عربی

عاشق جلوہ فدا با دل و جان با ہمہ آز
نغمہ پرداز ارادت شرف اندوز نماز
طالب نقد رضا با ہمہ سوز و ہمہ ساز
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی یمنی و عربی

سجدہ فرسا تری توقیر کا عرشِ اعظم
مایل جلوۂ دیدار خدائے اکرم
ترے ایوان پہ فدا جنت فردوس و ارم
نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

بہ الحمد ہر ایک دم سر تسلیم ہے خم
غازۂ عارض حیرت ہے یہ اندوہ و ستم
نہ تمنائے وجود اور نہ اندوہ عدم
نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

تیرا مداح و ثنا خوان ہے ترا ایزد پاک
راحتِ جان جہان نغمۂ ما ارسلناک
اور ہے نازان تری عظمت پہ خطاب لولاک
شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

شان رحمت نے دیا خاص خطاب لولاک
عالم علم مین تھا راضی و خوش ایزد پاک
جسکی عظمت سے پریشان ہوئی فہم و ادراک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

مہربان کس پہ ہوا تیری طرح ایزد پاک
کبھی لولاک کہا اور کبھی ما ارسلناک

تیرے صدقے سے بڑھا عرش سے بھی رتبۂ خاک • شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

ہے جگر خون بجگر دیدۂ حیران نمناک
عقل دیوانہ و گم گشتہ و حیران ادراک

بسر خاک بسر کرد خرد رہن تپاک
شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

اللہ اللہ ہوئی کتنی بڑی عزت خاک
عرش و کرسی پہ براق آپ کا پہونچا بیباک

دم کے دم مین ہوا سطے زیر قدم عالم پاک
شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

اے شہ ہر دو جہان جلوۂ نور اللہ
زشتی نفس پریشان ہے حالت ہے تباہ

کرم خاص سے ہم پر ہو عنایت کی نگاہ
عاصیانیم زمانیکے اعمال مخواہ

سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

کیا کہون حالت دل کیا ہے تبہ شام و پگاہ
کبھی سوئے فلک اور گاہ زمین پر ہے نگاہ

قابل ذکر نہین حالت ابتر واللہ
عاصیانیم زمانیکی اعمال مخواہ

سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

آہ حسرت ہے جگر دوز تو نالہ جانکاہ
حال دل خوار ہے اور حالت جان زار و تباہ

پئے حسنین ہو ایک دم کو عنایت کی نگاہ
عاصیانیم زمانیکی اعمال مخواہ

سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

عرض حاجت ترے دربار مین ہے بے ادبی
مدعا آئے نہ لب تک ترے شیدا کا کبھی

ہو ضیائے کرم خاص سے امید قوی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

دل بیتاب کا ہے زمزمۂ روز و شبی — ہے ضیا خون شدہ نعرۂ اللہ ربی
شعلہ انگیزئ حرمان شرر بولہبی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

تخمیس بر غزل حضرت مولانا اوحد الدین صاحب کرمانی المتخلص بہ وحدی رح

ذرات ہے سیماب وش مضطر دل خونین کفن — ہر دم ہے صرف درد جان اور جسم ہے دار محن
اے واقف سر و علن محبوب رب ذو المنن — خوش آنکہ بندم در رہت بر ناقہ محمل از وطن

خیزم چو گرد افتم چو اشک آیم بسر غلطم برتن

اے مصدر خیر الامم اے مظہر حسن شیم — اے جلوۂ نور قدم والا ہمم فخر امم
مسند نشین محتشم علام امی العلم — چون پا نہم در راہ تو باشد پئے قطع رحم

پا را حلہ کف آبلہ چشمم قدم غم زاد من

اے زیب گلزار ارم اے نور حق سر تا قدم — اے ماحئ جور و ستم اے دافع درد و الم
ماہ عطا مہر سخا محبوب رب ذو الکرم — آیم برین دار الشفا گویم بزاری دمبدم

اے شمع دین ختم رسل مطلوب حق فخر زمن

اے لوح قرآن یقین اے مایۂ علم و ادب — اے قبلہ گاہ اہل دین اے بود آدم را سبب
اے شان حسن ماسبق محبوب خاص ذات رب — شاہ سریر سلطنت سلطان او ادنی لقب

مکی نسب امی حسب بطحا مکان یثرب وطن

اے دُر دریاے عطا اے شوکت ہر بحر و بر — اے شافع روز جزا اے باعث جن و بشر
اے درد روح آرزو صبح و مسا شام و سحر — از گفتن نعتت بود ساعت بساعت تازہ تر

باغِ امل شاخِ طرب گلزارِ جان نخلِ بدن

اے چارۂ دردِ جہان اے شافعِ ہر نیک و بد
رحمت ادا دریا سخا فیضِ ازل کیفِ ابد
اے نورِ طورِ کبریا حُسنِ احد شانِ صمد
از شوقِ باغِ عارضت از دستِ حسرت چاک زد

لالہ گریبان غنچہ دل نسرین قبا گل پیرہن

عرشِ آستان کے ذوق مین دل سوختہ جان ریختہ
شوقِ طوافِ روضہ مین گردون عنان بگسیختہ
جنت گہر پاشِ طلب با اشکِ خون آمیختہ
از شرمِ خاکِ درگہت بر خاک خواری ریختہ

رنگِ گل و آبِ گل و تابِ چمن بوئے سمن

اے جلوۂ حُسنِ صفا ستر وفا حُسنِ احد
اے شمعِ بزمِ اصفیا نورِ ازل کیفِ ابد
اے سروِ باغِ اصطفا رحمت ادا شانِ صمد
سحر آفرین عقل را در وقتِ وصفت او فتد

کلکِ زبان لفظ از بیان نطق از زبان حرف از دہن

اے دُرِّ درجِ ارتضا حُسنِ احد نوری جسد
اے تاجِ فرقِ اصطفا اے ماہ رخ خورشید خد
اے نورِ حُسنِ لم یزل اے لمعۂ برقِ صمد
کمتر گدائے درگہت بر مسندِ شاہی بود

خسرو صفت دارا محل خاقان مکان جمشید فن

اے اعتبارِ اولیا اے ماہِ برجِ موہبت
اے افتخارِ اصفیا اے مہرِ اوجِ مغفرت
اے سروِ باغِ اصطفا شانِ کمالِ منزلت
بعدِ وفاتم بس بود گردے ز راہِ مقدمت

زادِ سفر زیبِ عمل شمعِ لحد عطرِ کفن

اے ابرِ چرخِ اہتدا اے جلوۂ شمس و قمر
اے دُرِّ دریائے عطا اے عزتِ ہر بحر و بر
اے جلوۂ فیضِ سحر اکسیر اثر نوری نظر
اے رحمۃ للعالمین برخیز تا خیزد دگر

شور از فلک حور از ملک رنگ از زحل سر از علن

اے منبع حسن شمیم مسند نشین مستند — اے مصدر خیر اتم بے جد و جد بے رد و کد
اے فیض حق سر تا قدم اے جملہ عالم را مدد — از سطوت حکمت سزد گر روئے تا بد تا ابد

آب از زمین تاب از شرر بلبل ز گل باد از چمن

اے زینت کون و مکان اے ماہ اوج اہتدا — اے زیب حسن کن فکان اے مہر برج اجتبا
اے شمع بزم عرشیان نور جبین انبیا — از سلک کین بد گوہران خستند روز کین ترا

محراب دین لعل ختن درج گہر در عدن

زور وقار حکم سے مریخ ہے تیغ آختہ — ہے عشوہ ما کان سے خورشید سر افراختہ
ہے غمزۂ لولاک کا سب ساختہ پرداختہ — بر گردن اعدائے تو دست سپہر انداختہ

زنجیر غم بند الم غل ستم طوق محن

آدم شب معراج میں رکھتے تے آنکھیں فرش رہ — فردوس و ارم خلد و عدن مشتاق وصف کولہ
رضوان ہمہ تن شورش و بیتاب با حال تبہ — عیسیٰ و صالح در رہت با خضر و موسیٰ آمدہ

او چتر دار این ناقہ کش این خاکبوس آن بادزن

اے ماہ برج سلطنت اے مہر اوج ابہتت — اے عرش شان و منزلت کرسی جاہ و مرتبت
قسام جام مغفرت شاہنشہ رحمت صفت — عقل و دل و دین و خرد گردند گرد روضہ ات

این شادمان آن جان فشان این طوف کن آن چرخ زن

جان دلیران جری صرف طرب ہے خود بخود — ہر ایک کا تار نفس ہے تار ساز باربد
عشرت فزا بزم جہان ہے رشک ایوان عضد — شمشیر شرع انورت از بہر دفع کفر شد

گیتی ستان آتش فشان کشور کشا اعدا فگن

عیب و گنہ غیظ و غضب طعنہ و کین حقد حسد — ظلم اثم خنیر اشد شر عد آثار بد

تیرے سبب باطل ہوئے ناقص ہوئے اور بے سند
از ہیبت شرعت عجب بنود اگر دوری کند
چشم از غضب ابرو زچین جان از فسون لف ز شکن

تیرے سبب ظاہر ہوا آدم کا سب جاہ و حشم
منظور تھا جلوہ ترا اے مظہر نور کرم
تیرے ہی جلوے کیلئے دکھلائے سب لاو نعم
اے از طفیل ذات تو موجود گشتہ از عدم
چرخ و فلک ملک و ملک لوح و قلم سر و علن

اپنا کلام جلوہ زا ہو غنچہ و گل کا سبد
ہو شان مضمون کی ادا نور ازل فیض احد
اپنا بیان پر فضا ہو رنگ گلزار سند
کلک بدایع سنج من از صفحہ لغتت شود
دستان سرا معنی نما عیسیٰ نفس عنبر فگن

حسرت کی ہے کچھ انتہا نہ جوش وحشت کی ہے حد
دل صرف غم جان وقف ہم اے خضر لطف آ مدد
نہ دیدہ نمناک کا قلزم سے کم کچھ جذر و مد
پے نافہ ات ہر جا شند از دولت گامش بود
باغ ارم ملک بقا صحرائے چین دشت ختن

ہے ناقہ زیبا جبین رشک پری و حور عین
سم سے جہان صحن فلک دم سے زمانہ عنبرین
طرز روش طاوس وش تن برگ نرم یاسمین
وقت چریدن از دہن خارے کہ افتد بر زمین
سوسن شود نسرین دمد خیزد گل آرد نسترن

خاک در رشک حرم ہے راز دان بندگی
سجدہ گہ اہل طلب عالی مکان بندگی
ہے آستان پاک شہ شایان شان بندگی
در پیش خدام درت بستہ میان بندگی
علم و ادب عقل و ہنر ذہن و ذکا جور و محن

اے شاہد بزم صفا والا فر و کرسی نشین
اختر خدم والا حشم گردون علم زیبا جبین
اے زیب حسن اولین اے شان ناز آخرین
تا بر زمین افتد ز شرم بنمائے روے نازنین

زہرہ ز بام ماہ از افق مہر از تتق شمع از لگن

اے ماہرو اے مہ لقا خورشید رخ نوری قبا
دانندۂ رمز فنا کشاف اسرار بقا
اے مطلع صبح صفا اے مشرق نور و ضیا
از حجرہ بیرون نہ قدم برکن درخت ظلم را

برباد دہ آتش فگن درہم شکن از پا فگن

قربان ترے صبح و مسا صدقے ترے لیل و نہار
فرجاہ والا پایگاہ عالی شیم والا تبار
شیدا ترے ارض و فلک مُلک و مَلک تجھ پر نثار
جمع خطا اندیش را از برق تیغ آبدار

از پا برار از جان شان در خاک کش گردن بزن

مشرق ترا دل سے نثار مغرب ترا جان سے فدا
کوئی نہیں تجھ سے بڑا جز خالق ہر دو سرا
مفتون جنوبی روز و شب شیدا شمالی دائما
در زیر فرمان آمدہ فرمان بر حکم ترا

چین و ختا مصر و حلب روم و رے و شام و یمن

تیری حفاظت مستند تیرا کرم بے حد و عد
ذات کرم افشاں تری مقبول درگاہ صمد
شامل ہے تو بے جہد و جد حامی ہے تو بے رد و کد
گر حفظ تو مانع شود گردد گریزان تا ابد

مرگ از مرض رنگ از غرض گرگ از غنم زاغ از زغن

ہوش و حواس اہل شر ہیبت سے تیری باختہ
شان جلال کبریا ہر لحظہ ہے تیغ آختہ
ارباب خیر و دین حق کا کام ہے پرداختہ
از بہر دفع دشمنت ایام تعین ساختہ

تیر و کمان گرز و سنان تیغ و تبر دار و رسن

جو بندۂ فرمان نہیں وہ ہے اسیر درد و غم
تیرا مخالف جو بنا وہ کب نہیں صرف ستم
جسکا نہیں تو چارہ گر ہے وقف صد رنج و الم
با دشمنت روز ازل زائیدہ است از یک شکم

داغ برص رنج بہق گندہ بغل بوئے دہن

تیرے طفیل اے شاہ دین صبح و مسا نوری اثر
تیرے لئے ارض و سما و مَلک و مُلک جن و بشر
تیرے سبب سے جلوہ گر شان کرم شام و سحر
از دولت نعتت بود لحظہ بلحظہ تازہ تر

فیض ازل عمر ابد روز نو و عیش کہن

اے غنچۂ باغ کرم اے زیب گلزار ارم
ریحان بستان ہمم سرچشمۂ فیض اُمم
اے سرو بستان امم اے طوبیٰ و سدرہ حشم
اے آفتاب شرع و دین چون خاک پامال توام

در من نگر بر من گذر سایہ فگن بر فرق من

اے صاحب دین متین اے زیور رائے زرین
اے رحمت للعالمین عرشی مقر کرسی نشین
اے زیب روز اولین اے شان شام آخرین
خو یت شفاعت کردن است ہستی شفیع المذنبین

بیچارہ من نامہ سیہ حالم تبہ دل پُر حزن

اصحاب والا جاہ سے ہے دین کا تیرے بند و بست
ہر ایک مقبول ابد ہر ایک منظور الست
ہر ایک کی شان علو کے سامنے افلاک پست
صدیق اول پس عمر عثمان چہارم حیدر است

ان صادق و این عادل و آن جامع این بو الحسن

تیرا جمال باصفا مرآت حسن بیحدی
تیری ثنا تیری صفت ہے طور نور سرمدی
ہے تیرا نور پُر ضیا خورشید چرخ سرمدی
با ذکر و فکر نعت تو خورم نشستہ اوحدی

آسودہ جان آزادوش بے فکر دل اندر بدن

ناچیز و عاجز کمترین پروردۂ لطف و وفا
ذرہ ربائے اولیا محو کرم جوشی ضیا
بخشیدگی انعام و عطا دیوانۂ فیض و سخا
دارد امید مغفرت از دولت نعت شما

با این عمل با این گنہ با این جفا اے ذو المنن

بے التماس و آرزو بے التجا عرض مرام
ہر لحظہ اشراق و عشی لیل و نہار و صبح و شام

اے مقتدائے خاص و عام اے سید خیر الانام ● باد آزہ بر آل تو پیوستہ صلوٰۃ و سلام

در آشکار و در نہان در خلوت و در انجمن

خمسہ بر غزل حضرت امیر خسرو دہلوی رحمت اللہ علیہ

دیوانۂ رخسار ہین کیا زہرہ اور کیا مشتری ◦ ہے نور طور کبریا یا لے شک یہہ جلوہ گستری

پروانۂ انوار ہین ماہ اور مہر خاوری ◦ اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

مجنون ترے دیدار کے برجیس و تیر و مشتری ◦ پروانہ شمع حسن کی خوش شان جلوہ گستری

مفتون ترے رخسار کے ماہ اور مہر خاوری ◦ اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

آئینۂ حسن ازل نور جمال انوری ◦ مہتاب اکلیل ابد انوار جلوہ گستری

خورشید اوج کن فکان خوش گوہر لا الوری ◦ اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

شان ضیائے حسن کا ہے کون تجسا جوہری ◦ خوبان عالم مین کسے ایسی ملی والا فری

کسکی ادائے ناز مین تیر ایسی ہی جلوہ گری ◦ تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

یہہ بے نظیری کی ادا یہہ حسن یہہ خوش پیکری ◦ یہہ ناز یہہ انداز یہہ خوبی و زیبا منظری

یہہ شان عالی جوہری یہہ ناز والا گوہری ◦ تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

غلمان ہو یا انسان ہو یا حور ہو یا ہو پری ◦ ایسا نہ رو ایسی نہ ضو ایسی نہ شان خاوری

ایسی نہ طوبیٰ پیکری ایسی نہ رحمت منظری | تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

سارا جہان تیرے لئے کیسے نہ ہو شوریدہ سر | کسکی اداے ناز ہے تیری صفت معجز اثر
ہے خرمن دل کیلئے ایسی کمان برق نظر | ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

ایسی جبین پر ضیا غیرت دہ نور سحر | یہ حسن یہ ناز و ادا اور یہ حیا معجز اثر
آئینہ صبح ازل زیبا رخ رشک قمر | ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

صدہا سہے دلپر ستم لاکھوں اٹھائے رنج و غم | لیکن نہیں ہے اسمیں شک فرات خدا کی ہے قسم
گہہ دیر کا طالب رہا گہہ شایق طوف حرم | آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

حسن و صفا نور و ضیا ناز و ادا جاہ و حشم | گیسو و زلف عنبرین خال و خط مشکین رقم
عشوہ گران خلخی اور آذری زیبا صنم | آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام اما تو چیز دیگری

شکر خدا ہے جان جاں دلسے مٹا نام خودی | جبسے نگین شوق پر آیت محبت کی کھدی
صورت ہوئی اپنی جدی حالت ہوئی اپنی جبی | من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

حرف غلط ہیں این و آن لا و نعم ہے بیہدی | ارمان و دل ایمان و جان سرشار جام بیخودی
یکرنگ ہے کیف فنا اور لذت ہست و بدی | من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

تسکین جان خلق ہے فرخ ادا فرخندہ خو
عطر گریبان طرب مشکین تری کاکل کی بو
لیکن قیامت ہر طرف کس طرح سے برپا نہو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہان شیدائے تو
آن نرگس رعنائے تو آوردہ شان دلبری

عارض کی انوار ضیا شمع تجلی کی ہے لو
اور نفحہ باغ ارم جسم معطر کی ہے بو
عطر گریبان ازل کیف ابد فرخندہ خو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہان شیدائے تو
آن نرگس رعنائے تو آوردہ شان دلبری

انوار رحمت تابکے ہون مہر وش جلوہ نما
کبتک رہے نند طپش شام و سحر صبح و مسا
اپنے جمال پاک کی دکھلا بھی دو جلدی ضیا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگری

خمسہ بر غزل حضرت امیر خسرو دہلوی رحمت اللہ علیہ

سراپا رحمت حق ہے تری عادت تری طینت
بیان افصح ادا املح زبان مین نرمی و لینت
وفور فضل مولائی ازل سے زیب اور زینت
زہے از جوہر قرآن ہمہ پیرایۂ و زینت
بصحت نسخہ حبل المتین منشور سکینت

ازل سے افضل و اعلی ابد تک اشرف و افخم
اجل شان جلال وجاہ عز علم مین اعلم
ہو الاول ہو الآخر مکرم اکرم و اعظم
ز ظلمات عدم مے آمدی و پیش رو آدم
چراغ نور ربوبیتش ہم از روز نخستینت

زبان دُرریز گوہر پاش و الفاظ تجلی زا
فروغ طور مضمون فروزان و ضیا آرا
جمال شاہد معنی نگار جلوہ بیضا
چو در ہر بیت نعت تست جائے سجدہ موسیٰ را

تو آن بیت اللہش خواندن برائے عزت دینت

برو بحر و جبال و کوہ و عنبر او زمین جملہ
یقین علم الیقین عین الیقین حق الیقین جملہ
بروج و کوکب و سیارہ و عرش برین جملہ
ملک با جان و با روح اللہ و روح الامین جملہ
بزن یک خندہ تا میرند یک پیش نشینت

ضیائے لفظ روشن جلوہ آرا خوبی مضمون
فروغ شاہد معنی غبار نقص سے مصئون
مجلی اور مصفا طرز مضمون عیب سے مامون
مرا زین نعت سلطان سخن خواند ہمہ گردون
زہے سلطانی خسرو اگر خوانند مسکینت

خمسہ بر غزل حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمت اللہ علیہ

کے بود یارب کہ تیمار غم دنیا کنم
کے بود یارب کہ ساز رحمت عقبیٰ کنم
کے بود یارب کہ درمان دل شیدا کنم
کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

از ہمہ وارستہ و سرتا سر گسستہ از ہمہ
خاکبوس رہگذر افتادہ ہم ننگ رمہ
مائل فریاد و محو نالہ جوشی چون دمہ
برکنار زمزم از دل برکشم یک زمزمہ
کز دو چشم خون فشان آن چشمہ را دریا کنم

دوری خاک درت دارد بہ درد جان گسل
از سیہ بختی خود روز و شبستم منفعل
جذب شوق ناز نارسائیہائے خود زار و خجل
آرزوے جنت الماوا برون کردم ز دل
جنتم این بس کہ بر خاک درت ماوا کنم

یا رسول اللہ جمال عزت ماہے نما
یا رسول اللہ جلال آسمان جاہے نما
یا رسول اللہ ارم آسا طرب گاہے نما
یا رسول اللہ بہ سوے خود مرا راہے نما

تا ز فرقِ سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

خواہم از اندوہ و دردِ دل شوم نعرہ کنان
خواہم از طوفان چشم تر قطرہ گوہر فشان
خواہم از غمہائے پنہان محشر انگیزم عیان
خواہم از سودائے پابوست نہم سر در جہان
یا بپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

کاوشِ دردِ نہانی ناوکِ دلدوز شد
نالہ شبہائے تنہائی فغان آموز شد
شعلہ ریزی تپ غم برقِ عالم سوز شد
صد ہزاران دی درین سودا مرا امروز شد
نیست صبرم بعد ازین کامروز را فردا کنم

جسم و جان را سوزم از سوزِ جگر ہر لحظہ
از غمِ فرقت ضیا عالم بتر ہر لحظہ
محشر انگیزم ز افغان نالہ سر ہر لحظہ
ہر دم از شوقِ تو معذورم اگر ہر لحظہ
جامی آسا نامہ شوقے دگر انشا کنم

ایضاً ولہ

فرحتِ دل ہے غمِ ہجر کی خمیازہ کشی
لذتِ کیف طرب شام و سحر تلخ چشی
راحتِ جان اثرِ جذب کی دیوانہ وشی
لی حبیبٌ عربی مدنی قرشی
کہ بود دردِ غمش مایہ شادی و خوشی

شکر کی جا ہے ہر ایک طرح سے ہے مجھ پہ کرم
عشق یثرب ہے مجھے اور تمنائے حرم
فیضیاب ازلی ہوں یہ یقینی ہے بہم
گرچہ صد مرحلہ دور ست زپیش نظرم
وجہہ فی نظری کل غداۃ و عشی

للہ الحمد کہ ہے شوق میں ثابت قدمی
خارج آہنگ ہے افسانہ بیشی و کمی
بے نظیر اپنی ہے کونین میں یہ محتشمی
فہم رازش چہ کنم او عربی من عجمی

لاف مہر شمس چہ زنم او قمر شی من حبشی

فرحت روح تمنا ہے مجھے آپ کی ذات
غیرتِ شہد و نبات آپ کی ہر شیرین بات
آپ کے ذکر میں اور فکر میں ہے میری نجات
مصلحت نیست مرا سیری ازاں آبحیات
ضاعف اللہ بہ کل زمانٍ عطشی

مظہرِ جلوہ لولاک ہے باغِ امکان
اشعہ لمعۂ ماکان فروغ دو جہان
تابش برق کرم چشمک پیدا و پنہان
ذرہ دارم بہ ہوا داری او رقص کنان
تا شد او شہرۂ آفاق بخورشید وشی

لذتِ شوق میں ہے کیف ابد لطف الست
سیر اوج فلک ذوق سے ہمت نہیں پست
بندۂ نازِ صفت دل ہے تو جان ذات پرست
صفت بادۂ لعلش تو مپرس از من مست
ذوق این مے نشناسی بہ خدا تا نہ چشی

روز اول سے جو خوش طالع ہیں اور بخت بلند
نہ غم ہجر انھیں اور نہ حسرت کا گزند
شورش سینہ و دل ہے انھیں قربات پسند
جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نہ روند
سر سعادت گر ازین راہ قدم باز کشی

ایضاً

با شوکت و جاہ و زیب و زینت
شد جلوہ فروز شمع دینت
اے نورِ خدا رخِ حسینت
اے واضح والضحیٰ جبینت
واللیل نقاب عنبرینت

ماکان بہار گلستانت
لولاک شمیم عطر دانت
اخلاص لطافتِ بیانت
طٰہٰ رقمی ز داستانت

یٰس علی بر آستینت

راحت شجری ز رد سحرت
رحمت ثمری ز ذکر جهرت
فرحت ثمری ز نور جهرت
جنت اثری ز فیض مهرت

دوزخ شرری ز لطفِ کینت

بر ذات تو ختم حق پناهی
ای جلوهٔ رحمتِ الٰهی
در هر دو جهان تو بادشاهی
اسرار وجود را کماهی

دیده نظرِ خدای بینت

قصر تو بآسمان قرین ست
توقیر تو لامکان نشین ست
جنت بدرِ تو جاگزین است
پیش تو سپهر بر زمین ست

عالم همه روی بر زمینت

ای نور رخت بهار گلشن
در هر دو جهان در تو مامن
عالم ز تجلی تو روشن
تو صاحبِ کان کنتُ کنزًا

اعیان رسل قراضه چینت

هر کس چو ثنای دلنشین گفت
حرفی دو ضیا هم این چنین گفت
هم خوشتر و بهتر و بهین گفت
چون بر تو خدای آفرین گفت

جامی چه سزای آفرینت

خمسه بر غزل حکیم ابو نصر ظهیر فاریابی رحمت الله علیه

نه بحث حجت و برهان نه ذکر و فکر دلیل
نه ادعای و نه دعوی وصف پاک و جلیل
نه احتیاج بیان و نه حاجت تاویل
قسم بسورهٔ حٰم و آیهٔ تنزیل

که هست مدح نبی در زبور و در انجیل

نصیب حضرتِ آدم طفیل اونکے طرب — سبب سے اُنکے ملی نوح کو نجات عجب
چمن خلیل کی اُنکے کرم سے نارِ لعب — زآبِ زندگی او خضر حیات طلب

مسیح بردر دار الشفائے اوست علیل

ملی وہ شوکت و رفعت اُسے بروز الست — که اوج چرخ نہم جسکے سامنے ہے پست
سوا خدا کے ہے شان اُسکی سب سے بالا دست — ببارگاہِ کمالش که منبع نور ست

نبردہ پرتو خورشید رہ بہ یک قندیل

ہے شہرت اُسکے کمالاتِ پاک کی ہر سُو — بسیا ہے ہر گُل و برگ و ثمر مین صورت بُو
ہے اُسکا عام سبق لا الٰہ الا ہُو — مدبرے که محالست بے اشارہ او

که در بروج بود آفتاب را تحویل

فدا ہین اُسکی جلالت پہ شوکت و اجلال — نثار اُسکے رُخِ پاک پر ہین حُسن و جمال
ادائے فضلِ خدائے تعال شان کمال — مسبّحی که در ایام عمر در ہمہ سال

کشیدہ ہر نفسی با ترانۂ تہلیل

ہے سخت اور ہے دشوار فہم رمز صفات — ہے دور عقل و خرد سے کمال کنہ ذات
بیان ہو کس سے ضیاؔ دِ فروغ وصف کی بات — ہمین بس ست ظہیر از کرم که با حسنات

بود ز مہر نبی سیّات را تبدیل

ایضاً ولہ

کسپہ ازل سے تا ابد ایسا ہوا ہے فضل حق — کِسکا ہے نور پر ضیا سارے جہان سے ماسبق
کسکی ہے تابِ رُخ شفق کِسکا ہے رنگ رو فلق — اے ز ہلال ناخنت بدر بیک اشارہ شق

چرخ نثارِ مقدمت کردہ ستارہ بر طبق

ہے تیرا انور اولین اور تیرا آخرین ہے دین
ہے تیرے در کا خاکبوس عجز سے ظاہر برین
تیرے کمال وجاہ کا کوئی نظیر ہی نہین
رفتہ براوجِ لامکان آمدہ باز برزمین

بسترِ خوابِ اقدست داشتہ ہمچنان عرق

تیری نسیمِ لطف سے فصلِ بہار پُر فضا
تیری شمیمِ فیض سے بادِ صبا طرب فزا
نکہتِ خلق سے تیری غنچہ و گُل نشاط زا
سرو ستادہ در چمن از سرِ خدمتت بپا

نعت تو در کتاب ثبت بود بہر ورق ورق

ہے تیری شان برترین اور تیرا خلق بہترین
ہے تیرا شیوہ خوشترین اور تیرا دین ہے متین
تو ہے شفیع مذنبین اور ہے ختم مرسلین
نزد تو در عرق بود عیسیٰ آسمان نشین

ہمچو معلم زمین نزد مسیح در عرق

تیرے جلال وجاہ کی کوئی نہین حساب و حد
رفعت و عز و شان کی تیری شمار بے عدد
حُسن ہے جلوہ صمد رُخ ہے تجلی احد
یم کرشمہ کردی و چشم ستارہ مے طپد

از رخ نیم رنگ تو ماندہ بر آسمان شفق

جلوہ برق طور کا تجھسے جلال مرتبت
شان کمال نور کا تجھسے ظہور منزلت
روز ازل سے تیری ذات مظہر کیف مکرمت
یوسف مصر تا ابد ہست غلام درگہت

اے بکمالِ دلبری بردہ ز دلبران سبق

کفر نے آتے ہی تیرے دہر سے ہی راہ لی
ظلم نے اپنے حال پر آہ و فغان بہت سی کی
تیرے سبب سے روز و شب دین کا شادمان ہی جی
گر تو بہ مسند شہی صیحہ عدل در دہی

نیل ز بیم قہر تو بوسہ زند بپاے بق

اور ہی کچھ ہوا چلی اور ہی کچھ ہوئی فضا — اب نہ وہ رات عیش زا اور نہ وہ دن طرب فزا
وحشت دل عدو بنی حسرت جان ہے جانگزا — برقع ناز باز کن دیدہ لطف برکشا

بین کہ ز جور ظالمان رفتہ ز شرع دین نسق

کسکی ہے دل میں آرزو کسکی ہے جان کو جستجو — کیوں ہے ضیا کیطرح سے شایق شغل ہائی و ہو
جلوہ حسن لایزال ہے تیرے آج روبرو — اے کہ کنی ثنائے او صبحدم از برائے او

خیز و صبوح کن ظہیر از مئے لعل بے شفق

خمسہ بر غزل حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رحمت اللہ علیہ

اے فروغ بزم کن نور جہان آرائے تو — اے ضیائے کائین و مکان رخ و سیمائے تو
اے فضا بخش ارم گیسوئے عنبر سائے تو — اے قبائے بادشاہی راست بربالائے تو

زینت تاج و نگین از گوہر والائے تو

طوبیٔ قامت بہار قل ہو اللہ احد — جلوہ عارض فروغ آرائے اللہ الصمد
شان خوبی لجۂ رحمت کی موج جذر و مد — آفتاب فیض را ہر دم طلوعی میدہد

از کلاہ خسروی رخسار مہ سیمائے تو

عرش و فضل و عز و جاہ و صدر شان التقا — کرسی اوج و علو تاج و نگین اصطفا
مصدر جاہ و معالی مظہر حسن و صفا — جلوہ گاہ ظاہر اقبال گردد ہر کجا

سایہ انداز و ہمائے چتر گردون سائے تو

صورت آئینہ سینے ہو گئے ایکدم میں صاف — زنگ نقصان منگئے عصیان کے جو سارے شگاف
حرف باطل مدعی سے بنگئے لاف و گزاف — از رسوم شرع و حکمت با ہزاران اختلاف

نکتہ ہرگز نہ شد فوت از دل دانائے تو

تھا ترے مقدم کا مژدہ نغمۂ کیف الست
تھا تماشا تیرے رخ کا جلوۂ بازار ہست
کاین ومنکان میں دایم نرگس شہلا ہے مست
گرچہ خورشید فلک چشم وچراغ عالم است
روشنائی بخش چشم اوست خاک پاے تو

شیوۂ اخلاق الطاف جناب کردگار
شیمۂ رحمت ادا انوار معجز آشکار
ہمت وبذل وعطا مشکل کشا حاجت برار
آنچہ اسکندر طلب کرد و ندادش روزگار
جرعۂ بودش از زلال جام جان افزاے تو

لطف عالی کار فرما ہو تو ہے سب لطف زیست
ورنہ آئینہ وشی عقل زنگ ماہیست
ہے غرض کسکو جو پوچھے داد خواہ زار کیست
عرض حاجت در حریم حضرتت محتاج نیست
راز کس مخفی نماند بر فروغ راے تو

اے فروغ شمع علمی اے تمیز نیک و بد
اے خرد آگاہ کار وے ذکا رنگ مدد
اے ضیاے آئینۂ انوار اللہ الصمد
خسروا پیرانہ سر حافظ جوانی مے کند
بر امید عفو جان بخش وگنہ فرساے تو

خمسہ بر غزل حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

سب ترے انوار کی ہے شان جلوہ گستری
تجھ سے ہی پرنور ہیں ماہ اور مہر و مشتری
کاین ومنکان پہ دی ہے تجکو حق نے افسری
اے بذات تو مزین مسند پیغمبری
وے خجل گشتہ ز رویت آفتاب خاوری

ذات سے تیری ہے پر اعزاز شان رہبری
تیرے ہی لطف و کرم سے ہے جہان کی بہتری
تیرے ہی نور کرامت کی ہے سب جلوہ گری
بحر اخلاق و لطافت دُرِّ دُرجِ سروری
صاحب محراب و منبر خاتم پیغمبری

کیف الطاف خدا ہے تیری شاہا پاک خو
جلوۂ آثار کن تجھ پر فدا کیونکر نہ ہو

راحت جان ملائک جسم کی تیرے ہے بو
گر بنودے یا رسول اللہ ذات پاک تو

ہیچ پیغمبر بنودے دولت پیغمبری

جلوہ نور کرم تیرا زمین و آسمان
تیرے لطف خاص کے مشکور ہین سب انس و جان

تیری ہی رحمت سے ہین معمور سب کون مکان
این جہان و آن جہان غافل نہ از امتحان

ہیچ پیغمبر نہ کردہ چون تو امت پروری

راحت و آسایش عالم تری ایک ایک بات
رحمت و فضل خداوندی ہے شاہا تیری ذات

دونون عالم مین ترا الطاف ہے کیف حیات
پیش از آدم بعد از آدم در جمیع کائنات

سرورانہ نشست چون تو بر سریر سروری

تیری سی وقعت کسی کی ہے نہ تیرا سا ہے دین
سچ تو یون ہے کوئی بھی تجھسا خدائی مین نہین

تیری سی عظمت کسی کی اور نے رائے رزین
نقش نامت گر نہ کندی سلیمان بر نگین

مور و مارش کے مسخر مے شد و دیو و پری

تیرے ہی گلگشت کو ہے کیف ریحان بہشت
واسطے تیرے بنا ہے قصر ذیشان بہشت

تیری ہی خاطر سے ہے سب ساز و سامان بہشت
منتظر بودند در معراج حوران بہشت

تا کہ تو از گوشۂ چشمے برایشان بنگری

لطف کی خواہش کسی کی اور نہ امید کرم
ہان مرا حامی ہے شاہا تیرا لطف محترم

شایق طاعت ہو مین نے عاشق طوف حرم
سایۂ چتر تو مے خواہم کہ باشد بر سرم

تا سرافرازم کنی بیشک بروز داوری

رونق بزم ولا ہے عشق آل مصطفےٰ
جلوۂ شان وفا شان کمال مصطفےٰ

باعث نور و ضیا عز و جلالِ مصطفےٰ
سعدیا از دل بگو نعتِ جمالِ مصطفےٰ

گر محبِ خاندانِ مصطفےٰ را چاکری

خمسہ بر غزل حضرت امیر خسرو دہلوی رحمت اللہ علیہ

ایک عمر سے ہے ہمت روضہ کی تمنائی
شورافگن صد محشر اُمید جبین سائی

آشفتہ سر و وحشی ہون صورت سودائی
تا داشت دلم طاقت بودم بہ شکیبائی

چون کار بجان آمد زین پس من و رسوائی

آئینہ صفت ہر دم حیرت زدہ و حیران
در ذات کباب آسا جان سوختہ دل بریان

ناکام تمنائین نومید و حزین ارمان
در زاویہ محنت دور از تو چہ مہجوران

تنہا منم و آہے وہ از غمِ تنہائی

ہر لحظہ غضب حیران ہر لحظہ ستم مضطر
دل کورۂ آہنگر جان خاک و جگر اخگر

ہر صبح و مسا نگران حسرت زدہ سوے در
شبہا منم و اشکے وز خون ہمہ بالین تر

عشق این ہنرم فرمود ار عیب نہ فرمائی

شمشیر محبت نے ہیہات کیا بسمل
ہے ضبط بہت دشوار تسکین ہے غضب مشکل

ہون مرگ کا سودائی نہ زیست پہ ہون مائل
سر پنجہ عقلم را پیچیدہ و برون شد دل

اے صبر ہمین بودت بازوے توانائی

دل اور جگر غم سے خون ہو ہی چکا ہے گو
تسکین و تسلی کی معدوم ہوئی ہے بو

عادت نہین نالہ کی افغان کی نہین ہے خو
صد رنج ہمے بینم اے راحتِ جان از تو

از دیدہ توان دیدن چیزے کہ تو فرمائی

گو رشک قیامت تھی بیتابی و دل ریشی
ناچاری و ناکامی محرومی و درویشی

دیتی تھی اجازت کب پریشان وجفاکیشی   گر راز برون دادم دانی کہ زبیخویشی

دیوانہ بود عاشق خاصہ من سودائی

کس طرح سے حاصل ہو اب دل پہ اے قابو   اس جوش محبت نے افسوس کیا جادو

غمخوار بنے کوئی سمجھائے ضیا اسکو   بس ڈر کہ ہے ریزد از چشم تر خسرو

گر دست برون رفت است سر رشتہ دانائی

خمسہ بر غزل حضرت حیدر

کوئی حنیب الورا سمجھے ہے کوئی رہنما جانے   کوئی ہادی کوئی مومن اور کوئی پیشوا جانے

کوئی کہتا ہے رہبر اور کوئی مقتدا جانے   محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

نبی لاریب اعزاز و وقار انبیا جانے   ولی بے شبہ توقیر و کمال اولیا جانے

طلسم شان نیرنگی دل اہل صفا جانے   محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

کمال اتقا کو محو زہد و اتقا جانے   جلال اصفیا کو صاحب قلب صفا جانے

وقار اہل باطن درک و فکر اولیا جانے   محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

جمال شمع تقوی مرد زہد و اتقا جانے   جلال اصفیا آئینہ قلب صفا جانے

وصال و ہجر وحدت درگ و فکر اولیا جانے   محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

دوئی سے جسکا دل فضل خداوندی سے خالی ہے   اسیدکا فہم اور ادراک والا و عالی ہے

ازل سے تا ابد یہ راز اُسکے دل پہ حالی ہے
محمد فی الحقیقت آفتاب لایزالی ہے

اُسی کے نور کا دونون جہان مین مرتبہ جانے

ادا کونین کو دکھلائی شان خوشنمائی کی
فضا کی عالم آرا جلوہ معجز ادائی کی

جو کچھہ سمجھا یہی رمزین اور جو فکر آزمائی کی
محمد نے خدائی کی خدا نے مصطفائی کی

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

بہار آئی شب معراج شان کبریائی کی
حقیقت کھولدی دونون نے اور طرفہ ادائی کی

تجلی عام عالم مین ہوئی معجز نمائی کی
محمد نے خدائی کی خدا نے مصطفائی کی

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

نہ سمجھے جو اسے ہے مشرب انصاف مین خائن
مہندس ہی کوئی اس نکتہ کو جانے ہے نہ کاہن

وہی کونین مین حامی ہے اور دارین مین ضامن
ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن

اُسیکو ابتدا جانے اُسیکو انتہا جانے

ثنا سے کچھہ فقط اپنی نہ اپنی مشت خاک عاجز ہے
عروج شان سے اُسکے رفعت افلاک عاجز ہے

وقار و جاہ سے آگاہ بزم پاک عاجز ہے
خدا اور مصطفےٰ کے کنہ سے ادراک عاجز ہے

محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفےٰ جانے

مضامین ثنا کا فہم ہے ادراک سے باہر
طبیعت اہل معنی کی ہے اس مین نار و مضطر

ضیائے مہروش اب دو نو عالم مین ہے جلوہ گر
ہے بے وحدت کو بہرہ ابھی ہے کب مضمون سے احیم

مری طرز سخن البتہ وحدت آشنا جانے

--- *** ---

خمسہ بر غزل نازک رقم ناظم بے ہمتا مولانا حاجی شاہ عبد الحکیم صاحب جوش و حکیم قادری و چشتی مدظلہ العالی - مرید جناب فیضماب مولانا سید غوث علیشاہ صاحب قادری چشتی نقشبندی سہروردی بغدادی پانی پتی رح

دارد دل نذر وفا با ما آرزو و التجا ۔۔۔ ذکر دل و جان روز و شب ورد زبان صبح و مسا
اے سرور ہر دو سرا شاہنشہ ارض و سما ۔۔۔ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ صدر العلیٰ نور الہدیٰ
حضرت محمد مصطفےٰ ختم رسل صل علےٰ

اے صاحب شان عجب اے بادر رحمت رہب ۔۔۔ اے دین و دنیا را سبب اے دافع درد و تعب
اے سرور والا حسب ماہ عجم مہر عرب ۔۔۔ اے سید عالی نسب پیغمبر اُمی لقب
الحق توئی محبوب رب قربان جانت جان ما

اندر نسب خوش جوہری در نسل والا گوہری ۔۔۔ در شان و عظمت افسری در جاہ و شوکت مہتری
درج کرم را گوہری برج وفا را اختری ۔۔۔ ہم شان حق را مظہری ہم اولی ہم آخری
ہم برتری ہم سروری از جملہ خلق و انبیا

اے مظہر جاہ اتم اے مصدر شان و حشم ۔۔۔ اے منبع حلم و حکم اے مجمع لطف اعم
اے دافع درد و الم عالی ہمم والا شیم ۔۔۔ اے صاحب جود و کرم ماہ عرب مہر عجم
ہم امتت خیر الامم ہم خود توئی خیر الورا

باشان و شوکت آمدی باوقر و وقعت آمدی ۔۔۔ با عز و رفعت آمدی با جاہ و حشمت آمدی
بادین و دولت آمدی با فیض و مکنت آمدی ۔۔۔ از اوج عظمت آمدی از بحر رحمت آمدی
فخر رسالت آمدی ہستی نبی الانبیا

اے عالم علم الیقین اے ماہر آن و این
اے نور شمع اولین اے طور فیض آخرین

اے برترین اے بہترین اے صدر بزم خوشترین
اے خواجہ دنیا و دین اے مہبط روح الامین

اے رحمت للعالمین اے صاحب تاج و لوا

باجاہ و جود عز و شان با مکنت و با امتنان
با رحمت مژدہ رسان با فیض لطف بیگمان

با رفعت والامکان با وقعت عالی نشان
وقتیکہ آمد در جہان در مولدت تسبیح خوان

بودند اکثر قدسیان صل علیٰ صل علیٰ

اے والدات ہر برگ و بر شیدائے تو شمس و قمر
اے رحمت نور سحر نورت ضیائے بحر و بر

اے لطف تو فیض اثر اے فیض تو رحمت ثمر
اے سید عالی گہر اے ہادئ جن و بشر

کافیست از تو یک نظر بر این حکیم بینوا

خمسہ

تیرا شیوہ ہے ہمیشہ سے کرم آثاری
رگ و پے مین ہے تیری رحمت مولا ساری

تیرے پیکر مین ہین انوار کرامت طاری
امین تیری ذات مین افضال جناب باری

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

راحت ہر دو جہان ہے تیری اوج رفعت
زینت کون و مکان ہے تیری جاہ و شوکت

فرحت روح و روان ہے تیری عز و وقعت
عشرت کیف نشان ہے تیری شان رحمت

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہے تیری ذات عجب بادل و جواد و کریم
نور پر نور ہے تیرا ازلی اور قدیم

اور تیرا خلق و کرم عادل و رحمان و رحیم
رحمت حضرت حق تیری لدنی تعلیم

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

نہ تیرا کوئی عدیل اور نہ تیرا کوئی نظیر
تیرے باعث ہے زمانہ کی بناؤ تعمیر
ہے تیری خاکِ قدم نسخۂ خاص اکسیر
عظمت قدرت حق ہے تیری شان و توقیر

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آسمانوں پہ ہے واجب تیری تعظیم و وقار
انبیا تیری محبت کے شیدا اور نثار
اولیا خاکِ قدم پر تیرے قربان سو بار
ذات حق مائل الطاف و کرم لیل و نہار

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیری عزت پہ فدا عزت عرشِ اعظم
اہل تکریم میں تو روز ازل سے اکرم
تیرے شوکت پہ ہے غش شوکت شان آدم
ایک اشارہ ہے ترے حل ہو جو مشکل ہو اہم

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیرے اقوال پسند اور تیری مقبول دعا
بندہ حکم ترے بادل و جان ارض و سما
تیرے افعال عزیز اور تیرا دین راہ ہدیٰ
عالم افروز تیری نور کی انوار و ضیا

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

خمسہ بر غزل خود

حسن نور اولین ہو یا محمد مصطفےٰ
بانیٔ دین متین ہو یا محمد مصطفےٰ
شان فیض آخرین ہو یا محمد مصطفےٰ
حامی دنیا و دین ہو یا محمد مصطفےٰ

سرور اہل یقین ہو یا محمد مصطفےٰ

حسن روئے مسلمین ہو یا محمد مصطفےٰ
سرمۂ دیدار دین ہو محمد مصطفےٰ
نور چشم مومنین ہو یا محمد مصطفےٰ
عینکِ عین الیقین ہو یا محمد مصطفےٰ

سرور کرسی نشین ہو یا محمد مصطفےٰ

کعبۂ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفیٰ
قبلۂ عین الیقین ہو یا محمد مصطفیٰ
چارہ سازِ مذنبین ہو یا محمد مصطفیٰ
شافعِ روزِ پسین ہو یا محمد مصطفیٰ
رحمت اللعالمین ہو یا محمد مصطفیٰ

عرش اور کرسی پہ شان پاک کی عزت دہوم
لامکان مین اور مکان مین وصف رحمت کا ہجوم
خادمِ دربار والا فرملایک اور نجوم
بندۂ فرمان ہمیشہ درک اور فہم و علوم
عرش کے مسند نشین ہو یا محمد مصطفیٰ

آپ کی شان معلےٰ کا ثنا گر کون ہو
آپ سے بڑھکر جہان مین خوب و بہتر کون ہو
علم حق کا واقف اور آگاہ بڑھ کر کون ہو
انبیا کا اولیا کا شاہ و افسر کون ہو
نور رحمت ہر کہین ہو یا محمد مصطفیٰ

بادشاہ دوجہان ہو سرور کون و مکان
افتخار کن فکان ہو اور حق کے رازدان
اعتبار و عزت و توقیر و جاہ صالحان
مظہر آثار فضل و افتخار و عز و شان
حضرت حق کے امین ہو یا محمد مصطفیٰ

رحمت و فضل الٰہی اور حبیبِ کبریا
مصدر لطف کماہی بادشاہِ دوسرا
رونق خلد و ارم زینت دہ ارض و سما
بزم خاص قرب کے جلوات انوار و ضیا
ذات مولا کے قرین ہو یا محمد مصطفیٰ

خمسہ بر غزل رضوان مرادابادی:

طوبیٰ ارم قامت و دلجوئے محمد
فردوس تمنا و طلب بوئے محمد
انوار تجلیٔ ازل ضوئے محمد
اترا مین نگاہین جو بڑھین سوئے محمد
دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد

اے صلِّ علےٰ فرخی خوے محمدؐ ۔ اے شانِ خدا قامتِ دلجوے محمدؐ
محراب دعا گوشۂ ابروے محمدؐ ۔ اترائیں نگاہیں جو بڑہیں سوے محمدؐ

دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روے محمدؐ

ہے نفحۂ گلزار ارم خوے محمدؐ ۔ اور عطر گریبان طلب بوے محمدؐ
اور روح طرب نگہت گیسوے محمدؐ ۔ اترائیں نگاہیں جو بڑہیں سوے محمدؐ

دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روے محمدؐ

انوار ازل کا کبھی جلوہ نظر آیا ۔ اسرار ابد کا کبھی غمزہ نظر آیا
صناعی و حکمت کا کرشمہ نظر آیا ۔ اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

دیکھا جو کبھی آئینۂ روے محمدؐ

ہو ماہ خجل مہر پُر انوار بھی شرمائے ۔ اور طارمِ افلاک سمان طور کا دکھلائے
اور حضرتِ موسیٰ کی طرح خلق کو غش آئے ۔ بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے

بے پردہ اگر ہو رخِ نیکوے محمدؐ

نہ لعل کی تابش ہے نہ ہے آب گہر کی ۔ نہ نور شب قدر نہ رونق ہے سحر کی
نہ روشنیٔ قلب نہ تیزی ہے نظر کی ۔ خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی

پھیلی ہوئی ہے روشنیٔ روے محمدؐ

تعبیر کی خواہش نہ تمنا ہو دعا کی ۔ وحشت ہو سزا کی نہ محبت ہو جزا کی
سووے تو پُر انوار رہے پیکر خاکی ۔ جاگے تو ملے دولت دیدار خدا کی

جو خواب میں دیکھے رخِ نیکوے محمدؐ

ہے طالعِ اقبال ہر انداز سے یاور ۔ اور اخترِ امید ہر ایک طرح منور

دکھلاتا ہے آثار طلسمی کے یہہ جوہر
ہر ماہ مین گھٹ بڑہ کے فلک پر مہ انور

ابروئے محمدؐ ہے کبھی روئے محمدؐ

اثار مین اسرار مین ہے جلوہ یکتا
انوار مین اظہار مین ہے طور تماشا
تنزیہہ مین تقدیس مین ہے نور تجلی
استاد ازل نے غزل حسن مین لکھا

کیا مطلع برجستہ ابروئے محمدؐ

اے کاش شب و روز رہے لطف نظارہ
یہہ جانکی تسلی بنے وہ دل کا سہارا
جان دل سے تو دل جان سے کیے جائے اشارہ
کہتا ہون قرینہ مہ تو دیکہہ کے تارا

یہہ چشم محمدؐ ہے وہ ابروئے محمدؐ

مختار ہے چاہے جسے مسجود بنائے
جو اُسکے مقدر مین لکھا ہے اُسے پائے
پتھر پہ گھسے یا خط تقدیر مٹائے
زاہد ہی سر اپنا طرف قبلہ جھکائے

عاشق ہون میرا کعبہ ہے ابروئے محمدؐ

حیرت زدہ وحشت کا بوس نہ ہونا
اور درد سے واماندہ افسوس نہ ہونا
ویرانہ ادبار کا پابوس نہ ہونا
کہتی ہے گنہگارون سے مایوس نہ ہونا

صدقہ ترے اے چشم سخن گوئے محمدؐ

تسکین و طرب کا رہ شب و روز ہے قُل
حیرت سے تعلق ہو نہ وحشت سے توسل
نسبت ہو نہ گیسوئے کاکل سے تسلسل
مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل

پڑ جائے اگر سایہ گیسوئے محمدؐ

شکوہ نہ کیگو رہے پہر بخت سیہ کا
جون زلف کوئی پہر نہ پریشان ہو سراپا
کاکل کی طرح کوئی جہان مین نہ ہو رسوا
رہجائے قیامت مین سیہ کارون کا پردا

کھلجائے اگر دامنِ گیسوئے محمدؐ

ہر طرح سے دل ضبط مین ہو جا نہ ہو قابو
پُرزے نہ جگر کے ہون نہ صد چاک ہو پہلو
نالہ ہو نہ افغان ہو نہ شورش ہو نہ یاہو
قمری نہ پھرے باغ مین کرتی ہوئی کوکو

گر دیکھ لے سروِ قدِ دلجوئے محمدؐ

لیتی نہ ہوا کیف کی سرو اور سمن سے
رکھتی نہ غرض بو سے نہ امید چمن سے
نے عطر کی بو سونگھتی غنچون کی دہن سے
بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے

پھولون مین نہ بس جاتی اگر بوئے محمدؐ

سرمایۂ تفریح ہین پیرایۂ نزہت
آثار طراوت ہین اور انوار نضارت
ہر رنگ سے ہر روپ سے ہین جلوۂ رحمت
پژمردہ ہون یارب نہ گلِ داغِ محبت

ان پھولون سے آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

ہر لفظ پُر انوار مرا غیرت گوہر
ہر حرف مین ہے تابِ تجلّی دُرِ تر
ہر شان سے دکھلاتا ہون تکمیل کا جوہر
وہ بلبلِ خوش لہجہ ہون نغمے مرے سُنکر

جھوما کئے برسون شجرِ کوئے محمدؐ

ہے نقد محبت کا مری جان مین خزینہ
اور مشرقِ انوار صفا ہے مرا سینہ
دل بادۂ عشقِ نبوی کا ہے قنینہ
زورِ کششِ سلسلۂ اسیرِ مدینہ

کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوئے محمدؐ

آثارِ صفا ہین ترے آثار جمالی
انوار تجلّی ترے انوار جلالی
تو منبع ہے اور مجمع اظہار کمالی
ڈوبی ہوئی کیا زورق خورشید نکالی

اللہ رے تردستی بازوئے محمدؐ

ہوتا ہے ضیا کو تو ہر ایک وقت نظارہ — دیدار الٰہی ہر طرح سے ہے دل کا سہارا
اے کاش دل زار کا ہو تیرے بھی چارہ — رضوان جو دم مرگ ذرا بھی ہو اشارہ
اتراتی ہوئی جان چلی سوئے محمد

خمسہ بر غزل حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

بادائی تو یارسول اللہ — بصفائی تو یارسول اللہ
بوفائی تو یارسول اللہ — دل گدائی تو یارسول اللہ
جان فدائے تو یارسول اللہ

بہ تنائے تو یارسول اللہ — بہ رضائے تو یارسول اللہ
بجدائے تو یارسول اللہ — دل گدائے تو یارسول اللہ
جان فدائے تو یارسول اللہ

تری رحمت کی کیا شمار اور حد — ترا الطاف التفات احد
ترا اکرام فضل ذات صمد — ارحم الراحمین نہ بخشاید
بے رضائے تو یارسول اللہ

نہ پسند اسکو جہد ہے نہ جد — نہ نیکی ضرور اسکو مدد
ہو ہر ایک وقت محو ذات صمد — کہ بدروازہ کسان برود
بینوائے تو یارسول اللہ

ہو فدا مجھ پہ شاہ لوح و قلم — دو جہانمیں ہوں بختیار علم
فرق ہمت ہو میرے سامنے خم — گر بیایم بجائے سرمہ کشم
خاک پائے تو یارسول اللہ

اُس سے حاصل ہے لطف فیض الست
ارجمندون مین خاص و بالا دست

جام وحدت کے کیف سے ہے مست
فارغ ازا بتلائے کونین است

مبتلائے تو یار رسول اللہ

کیا نہ کچھ کیف زیست کے ملتے
دیکھتے رنگ شان رحمت کے

ہوتے کونین مین بہت اچھے
کاش ہر موئے من زبان بودے

بہ ثنائے تو یار سول اللہ

مٹ گئے دل سے رنگ وہم دوئی
کیون نہ حاصل ہوا نبساط و خوشی

اور ضیائے نشاط عشق ملی
سر بہادست بر درت سعدی

بہ ہوائے تو یار سول اللہ

خمسہ بر قصیدہ مولوی کرامت علیصاحب شہیدی لکھنوی

لب دل زمزمہ سنج ثنا ہے فیض سرمد کا
ہے لوح سینہ مین آثار قرآن مجلد کا

تماشا پیش چشم شوق ہے کیف مخلد کا
رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

سر دیوان لکھا ہے مینے مطلع نعت احمد کا

بہار آرا ہے گلشن التفات ذات سرمد کا
دل وجان مین ہے رنگ اوراق قرآن مجلد کا

تماشا ہے بہار افروز شان فیض بجد کا
رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

سر دیوان لکھا ہے مینے مطلع نعت احمد کا

کلس زرین بڑھائے اوج جیسے شان گنبد کا
عروج عرش سے ظاہر ہو جیسے فرق فرقد کا

شعاع مہر جیسے چمکائے رخ چرخ زبرجد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شمع کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

تجلی ریز جلوہ ہے جمال و حسن سرمد کا
تماشا ہے بہار افروز شان فیض بیحد کا
چمن پر رنگ و بو ہے غمزۂ ناز مخلد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

فلما سے ہوا جب سطح جلوہ نور بے حد کا
کلید کنت کنزا سے کہلا جون قفل سرمد کا
ہے جون انا جعلنا نقش فیض بے رد و کد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

بہارستان وحدت مین مخاطب وہ ہی قل کا تہا
اسی کی شان مین نازل ہوا سیپارہ گل کا تہا
وہی سامان ارم کی بلبلون کے شور و غل کا تہا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تہا
نہ تہا نام و نشان جن روزون اس لوح زبرجد کا

فضائے حسن رحمت اسکے رنگ دین و آئین مین
ادائے ناز قربت اسکی شان زیب و تزئین مین
نگار رستگاری اسکی طرز جاہ و تمکین مین
چمن پیرائے کن فراش اسکی بزم رنگین مین
بہار آفرینش ایک بوٹہ اسکی مسند کا

فلک مست مے عشرت کہ طالع فرخی لایا
ملک مسرور و نغمہ خوان کہ ہم نے مدعا پایا
طرب سے عرش جہوما شان عظمت کا بڑہا پایا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین شور اٹھا جسوقت اسکی آمد آمد کا

ملی شان معلی فیض کی تقسیم کو اس سے
ہوئی حاصل ترقی علم کی تعلیم کو اس سے
بہار تازہ آئی کعبہ کی تعظیم کو اس سے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس سے
نہ تنہا فخر عالم فخر تہا اپنے اب و جد کا

سر عرش اسکے قدم پاک کا جلوہ تہا تزئین کا
بہار طور تہا وہ راہ حق کی زیب و آئین کو

فروغ تازہ اُسکی ذات اطہر سے ملا دین کو ۔ وہ اس عالم مین رونق بخش تہا خوبی تسکین کو

گیا جنت مین طوبیٰ بنکے سایہ اُس سہی قد کا

ہمیشہ بندۂ احکام اور پابند فرمان تہا ۔ ہمیشہ جان اور دل سے نثار و نذر و قربان تہا
ہمیشہ تہا ادب مد نظر ہم شکل انسان تہا ۔ ہمیشہ اُس کے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تہا

عجب ڈہب یاد تہا روح الامین کو بہی خوشامد کا

رہا مدت تلک نور اُسکا نور حق کا ہمسایہ ۔ ہزارون سال قصر لامکان مین عیش فرمایا
شب میلاد اہل خاک کو دیدار دکہلایا ۔ شب معراج چڑہکر عرش پر دم مین اُتر آیا

بیان اُس قلزم معنی کی کیا ہو جذر اور مد کا

نہ دنیا کا کوئی غم اور نہ عقبے کا قلق اُسکو ۔ ہر ایک انداز سے معلوم رمز نہ طبق اُسکو
پڑہایا خوب ہے اُستاد قدرت نے سبق اُسکو ۔ کشود عقدۂ باطن مین کافی نام حق اُسکو

کہلا کرتا ہے بے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

منور مہر انور حسن عالمتاب سے جسکے ۔ مسخر چرخ اخضر شان فتح الباب سے جسکے
ملک حیران و ششدر شوکت اصحاب سے جسکے ۔ روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے

کمر ون کیا وصف اُس دریتیم بحر و سرمد کا

فروغ جلوہ ہائے شوکت و شان مین نہ فرق آیا ۔ تجلی جمال زیب امکان مین نہ فرق آیا
کمال معجز پیدا و پنہان مین نہ فرق آیا ۔ وفات ظاہری ہے جوہر جان مین نہ فرق آیا

وہ جسم پاک گو محسوس تہا روح مجرد کا

ہمیشہ گلفشان رنگین چمن گلزار امکان کے ۔ ہمیشہ پر فروغ و جلوہ زا انوار ایمان کے
ہمیشہ ابر رحمت زمزمے آثار احسان کے ۔ نہ کم قدر اُسکے شیرازہ بکہر جانے سے ارکان کے

نہ افزون رتبہ قرآن مجید اسے مجلد کا

نہ ایسا خط معطر ہو نہ ایسا رخ مجلّی ہو
سراپا نور تھا وہ نور سے بڑھکر کوئی کیا ہو
نہ ایسا جسم اطہر ہو نہ ایسا تن مصفا ہو
گرافعی بن کے جانکلے اُدھر ابلیس اندھا ہو

ملا ہے قصر اخضر روح کو اُسکی زبرجد کا

لب امت کیلیے سایل زبان تسبیح کی مایل
طلب تنزیہ کا محمل فنا فی الحق کی شان حامل
دہن تحمید کا شاغل جگر تقدیس کی منزل
اُدھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کے شامل

خواص اُس برزخ کبری مین ہے حرف مشدد کا

ہدایت کسطرح ہوتی ہر ایک نادان واحمق کو
نہ صادق مانتا ہرگز کوئی احکام اصدق کو
نہ برحق جانتا کوئی جہان مین دین برحق کو
گذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو

نہ ہوتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

کسیکے سر مین سودا جاہ و شان مملکت کا ہے
عبادت کے بدل مین کوئی خواہان منزلت کا ہے
کوئی مغرور اپنے ذکر و شغل و محنت کا ہے
بہر و سامبر کسیکو ایک حصار عافیت کا ہے

مجھے نام مبارک کا ہے ذوالقرنین کو سد کا

نہ تو تیرے ہی اعجاز کامل سے مہ تابان
تری خاک کف پا سے فلک اعزاز کا شایان
ترے انوار سے چرخ چہارم پہ ہے خور رخشان
ترے پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان

ترے سجدے سے ہشتم آسمان پر فرق فرقد کا

کبھی الہام سے دیتا ہے عزت ارجمند ونکو
کبھی کشف بطون سے دے شرف عرفان پسند ونکو
کبھی القا سے سمجھاتا ہے سر طالع بلند ونکو
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بند ونکو

ترا دست دعا ضامن ہے جب ہے کل کے مقصد کا

کوئی طوبیٰ کے سایہ کے مزے لوٹیگا فرحت مین
وصال حور و غلمان سے کوئی ہو محو لذت مین
کوئی سرشار ہو کوثر پہ کیفیت جام رحمت مین
بٹینگے جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت مین
کھلیگا حال امت کو ترے انعام بجید کا

کرے جو ناز ہے زیبا تمہاری پاک امت کو
کیا ہے خاص اسکے ہی لئے فضل و رحمت کو
اُسی کے واسطے پیدا کیا ہے حق نے جنت کو
لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک مونہہ بد کا

بنا گو بوسہ گاہِ خلق باصد شوکت آرائی
نہ نکلا خوبیٔ قسمت سے ارمانِ جبین سائی
ہوئی گو ہر طرح حاصل وقار و جاہ و رعنائی
رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے در پر نجاپائی
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگِ اسود کا

نہ نیرنگ و طلسم و شعبدہ نے سحر و جادو ہو
برنگِ گل کرے صد چاک سینہ اور ترازو ہو
کرامت ہو نہ استدراج ہونے نعرۂ ہو ہو
نشانہ قادر اندازِ قدر کا دست و بازو ہو
تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گر رد کا

نہین ہے بحث خاص و عام تنبیہہ و ہدایت مین
وہی پاتا ہے لذت ہو ازل سے جسکی قسمت مین
طلسم طرفہ حکمت سے ہے ظاہر شانِ رحمت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

عیان لولاک و ما کان سے تیری عظمت شایان
اور اتممت لکم سے شاہدِ عزت ترا قرآن
مبین ہے لقد جا سے تیری شوکت ذیشان
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

شعاع مہر ہے ہر حرف روشن کی صفا خیزی
جلالِ برق تابان لفظ و معنی کی گہر ریزی

ارادتمند ہون سوجان سے شیرازی وتبریزی
تیری تعریف سے میری زبان مین آئی ہے تیزی

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

کھلینگے جوہر الفاظ اب کامل عیارونکے
جھکینگے عجز سے سر سیکڑون نخوت شعارونکے
جگر خون ہوینگے حسرت سے اکثر نامدارونکے
پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارونکے

ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

تمناے زیارت مین ہے میرا جذب دل جالب
تسلی اور تسکین پر ہوا ہے ولولہ غالب
پریشان روح کو وحشت سے اور بے حس ہوا قالب
ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف اے کاش جلدی تیرے مرقد کا

کبھی رووُن مین دل سے اور بہانہ سے ملون آنکھین
کبھی گبھراؤن حالت کے چھپانے سے ملون آنکھین
کبھی خاک در رحمت نشانہ سے ملون آنکھین
کبھی نزدیک جاکر آستانہ سے ملون آنکھین

کبھی مین دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا

نہ اندیشہ ہو غم کا اور نہ وسواس الم گذرے
نہ ہووے کوئی کاوش اور نہ فکر بیش وکم گذرے
نہ ارمان وجود آئے نہ اندوہ عدم گذرے
فراغ دل سے گردان زندگی کا کوئی دم گذرے

حسد ہو خضر و عیسیٰ کو میری عیش مخلد کا

نہ گر گنجینہ رمز و دقایق ہو مرا لاشہ
نہ گر اوج فلک کا دل سے شایق ہو مرا لاشہ
نہ گر اہل طلب مین سب سے فایق ہو مرا لاشہ
مدینہ کی زمین کے گر نہ لایق ہو مرا لاشہ

کسی صحرا مین فن ان کے طعمہ ہون مین دام اور دد کا

مقدر مین جو لذت وصل کی پانی ہی پا بیٹھے
خط تقدیر مین جو مین مزے لکھے اٹھا بیٹھے
پر پرواز پاے طالع خفتہ جگا بیٹھے
تمنا ہے درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

قفس جسوقت ٹوٹے طایر روحِ مقید کا

ضیائی شمع جان پروانہ بجاتے ہی وحشت سے
تمنا سجدے کی سرشار ہو کیف اجازت سے
دل وارمان فدا ہوتے ہیں بیحد جوش الفت سے
خود آ موہنہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدم نام آتا ہے محمد کا

تضمین بر غزل مرزا اسد اللہ خان بہادر غالب دہلوی

مفتاح گنج فیض لسانِ محمد است
شانِ ظہور ذات بہ شانِ محمد است
عین الحیات آب دہانِ محمد است
حق جلوہ گر ز طرز بیانِ محمد است
آرے کلام حق بہ زبانِ محمد است

درسے صدف صدف ہے گہر دریا فیضیاب
خورشید سے ہی چرخ چہارم ضیا مآب
شعلہ ز شمع شمع سے فانوس برق تاب
آئینہ دار پرتو مہر است ماہتاب
شانِ حق آشکار ز شانِ محمد است

مدہوش کوئی اور کوئی بیخودی پرست
شیدائے حسن کوئی کوئی والہ است
سرشار کیف کوئی کوئی بخود مست
تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق است
اما کشاد آن ز کمانِ محمد است

ہر بات میں ہے جلوہ اعجاز عیسوی
خلق و وفا ہے دادرس درد باطنی
جنبش میں لب کی معجزہ کیف جاودانی
دانی اگر بمعنی لولاک وارسی
خود ہر چہ از حق است از آن محمد است

عاشق کو دلپسند تو ان کا ہے خال و خد
توقیر اور وقار کی ہے جوش شوق حد
طوبیٰ سے بڑھ کے سدرہ سے افزوں ہے سرو قد
ہر کس قسم بدان چہ عزیز است میخورد

سوگند کردگار بجان محمد است

اس حسین نہ یہ ادا ہے نہ یہ نقش اور نگار   یہ راستی نہ خوبی اعجاز آشکار
دونو جہان نہ اسکی اداؤن پہ یون نثار   واعظ حدیث سایۂ طوبیٰ فرو گذار

کاینجا سخن ز سرو روان محمدؐ است

ہر طرح سے خدا کو ہے منظور دائما   شام و سحر پسند ہے سرکار کی رضا
ہر معجزہ کی طرز روش خاص خوشنما   بنگر دو نیمہ گشتن ماہ تمام را

کان نیمہ جنبشے ز بنان محمدؐ است

وصف و ثنا کا اسکی نہ اندازہ اور نہ حد   ہر شان سے ہے جلوہ وہ قدرت احد
رحمت سے اسکی شام و سحر رحمت صمد   در خود ز نقش مہر نبوت سخن رود

آن نیز نامور ز نشان محمدؐ است

خاموشی اس بیان سے ہے ہر طرح سے غنیمتم   ہمت کی اور روانیِ خامہ کی ہے قسم
ہر رنگ سے فروغ و ضیائے ثنا ہے کم   غالب ثنائے خواجہ بہ یزدان گذاشتم

کان ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

مسدس

دیکھکر شان تیری کیون نہو حیرت طاری   کیون نہو عقل رسا وصف و ثنا مین عاری
ناز اعجاز ادا طرز طلسم آثاری   جلوۂ برق تجلی رگ و پے مین ساری

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مطلع الشمس ہے رخ مشرق انوار عذار   مہر رخشان ہے جبین ماہ مبین ہے رخسار

غمزہ ہے برق کرشمہ ہے تجلّی آثار ——— ایک ایک نازو ادا اشعۂ طورِ انوار

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

شان ذیشان ادا طرفہ صفا خوش انداز ——— طور انوار تجلّی ہے رُخ جلوہ طراز
غمزہ عشوہ روش ناز سراپا اعجاز ——— نفحۂ رحمتِ حق نکہتِ گیسوئے دراز

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

طرۂ تاجِ سرِ عرش تیری شانِ وقار ——— راحت القلب ملایک تیرے شیریں گفتار
شاخ سدرہ ہے فدا دیکھ کے طرزِ رفتار ——— جان سے سرو رواں پر تیرے طوبیٰ ہی نثار

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سرمۂ دیدۂ عظمت تیری خاکِ درِ پاک ——— غازۂ عارضِ شوکت تیری خاکِ درِ پاک
رنگ گلگونۂ وقعت تیری خاکِ درِ پاک ——— نفحۂ غنچۂ عزت تیری خاکِ درِ پاک

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بوالبشر کی تیرے باعث ہوئی توبہ قبول ——— نام سے تیرے ہوا رحمتِ کامل کا ظہور
مدعا حضرتِ حوّا کا ہوا تجھ سے حصول ——— ازلی و ابدی ہو گئے حاصل ہمہ مامول

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

عمر بھر حضرت آدمؑ کو رہا تیرا پاس
آئی الفت تیری ہر طرح براہیمؑ کو راس
شیثؑ وادریسؑ ہے شوقین زیارت اداس
عاشق زار تیرے خضرؑ ہین شیدا الیاسؑ

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جو ادا ہے تیری نادر ہے جو شیوہ ہے سو خوب
صبر و تسکین پہ شیدا تیری صبر ایوبؑ
ہر روش عمدہ ہے ہر طرز ہے خوشتر اسلوب
حلم اور ضبط پہ مفتون تیرے حلم یعقوبؑ

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کشتی نوحؑ کو طوفان سے کیا تو نے پار
تو نے کی ناقۂ صالحؑ سے مدارات اٹھا
نار نمرود براہیمؑ پہ تو نے کی گلزار
لی مسیحا کی خبر تو نے ہی شاہا سردار

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سخت درماندہ و حیران ہے ضیاب زیارت
تاکہ اس عالم فانی مین ہو یہ خوش اوقات
اسپہ بھی لطف و عنایت کی ہو ظاہر کوئی بات
اسکے اشعار کی لذت سے ملے کیف نبات

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مسدس

اے کاش تمنائے دل زار روا ہو
جوہر دل مجروح کا آئینہ نما ہو
آئینہ خاطر مین تجلی صفا ہو
عقدہ مری امید کا یارب کہین وا ہو

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

دیدار مدینہ سے مرا دل ہو طرب جوش
ہو شاہد اُمید مرا زینت آغوش
انوار مدینہ سے مری جان ہو صفا کوش
اور آرزوئے دل مری راحت سے ہو ہمدوش

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

رہتا ہے ہر ایک لحظہ ملال شہِ کونین
دیکھون مین ان آنکھون سے جمال شہِ کونین
سرمایۂ وحشت ہے خیال شہِ کونین
پیش نظر جان ہو جلال شہِ کونین

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

اے کاش وہ دیکھون در و دیوار مطلّا
وہ مسجد پُر نور وہ مسجد کا مصلّا
قربان ادا جس کا رہے عرش معلّیٰ
وہ بقعۂ پاک اور وہ آثار مجلّی

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

طیبہ کی ہواؤن سے مری روح ہو مسرور
سینہ مرا انوار محبت سے ہو معمور
طیبہ کی اداؤن سے مسرت رہے موفور
ایک ایک دعا اپنی ضیا اب بنے ماثور

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

مسدس

الصلوٰۃ اے لمعۂ حسن وجمال
الصلوٰۃ اے ماہ چرخ لایزال
الصلوٰۃ اے اشعۂ نور وجلال
الصلوٰۃ اے مہر اوج بے مثال
الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے سرور دنیا ودین
الصلوٰۃ اے شاہ ختم المرسلین
الصلوٰۃ اے عرش اعلیٰ رانگین
الصلوٰۃ اے رحمت اللعالمین
الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے شافع کون ومکان
الصلوٰۃ اے رہبر ہر دو جہان
الصلوٰۃ اے بادشاہ انس وجان
الصلوٰۃ اے پیشوائے مقبلان
الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے سید والا تبار
الصلوٰۃ اے باعث لیل ونہار
الصلوٰۃ اے راز دار کردگار
الصلوٰۃ اے واقف ہر نور ونار
الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے گلبن باغ وفا
الصلوٰۃ اے نخل گلزار صفا
الصلوٰۃ اے بلبل شاخ حیا
الصلوٰۃ اے مظہر نور خدا

الصلواۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلواۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلواۃ اے بادشاہ اتقیا
الصلواۃ اے غمگسارِ اولیا
الصلواۃ اے دردخواہ اصفیا
ہو ضیا پر بھی کرم کی ایک ادا

الصلواۃ اے جلوہ برق کمال
الصلواۃ اے خاص رب ذوالجلال

مسدس

السلام اے سرور وحدت پناہان السلام
السلام اے غمگسار و دادخواہان السلام
السلام اے چارۂ دردِ گناہان السلام
السلام اے بادشاہِ بادشاہان السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے اخترِ گردونِ قربت السلام
السلام اے غمگسار دردِ وحشت السلام
السلام اے گوہرِ دریائے رحمت السلام
السلام اے چارہ سازِ یاس و حسرت السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے رونقِ کون و مکانی السلام
السلام اے واقفِ سرِ نہانی السلام
السلام اے نورِ حسنِ جاودانی السلام
السلام اے کاشفِ کشفِ عیانی السلام

السلام اے داور باعزوجاہان السلام
اسلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے غنچۂ بستانِ رحمت السلام
السلام اے باغبانِ باغِ قربت السلام

السلام اے گلبنِ گلزارِ وحدت السلام
السلام اے شمعِ انوارِ ہدایت السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے سروِ بستانِ الٰہی السلام
السلام اے ماہرِ رحمت پناہی السلام

السلام اے طوبیٔ خلدِ کماہی السلام
السلام اے خازنِ امرونواہی السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے طرۂ تاجِ کریمی السلام
السلام اے جوہرِ فیضِ قدیمی السلام

السلام اے نورِ مرآتِ رحیمی السلام
السلام اے بلبلِ باغِ صمیمی السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے موجِ فیضِ لایزالی السلام
السلام اے مصدرِ شیریں مقالی السلام

السلام اے گوہرِ بحرِ معالی السلام
السلام اے مظہرِ قالی و حالی السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے مظہرِ حسنِ شریعت السلام
السلام اے مہبطِ کیفِ عروت السلام

السلام اے خازنِ گنجِ طریقت السلام
السلام اے حافظِ نقدِ محبت السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام

السلام اے شافع نامہ سیاہان السلام

السلام اے زیب بخش نور ایمان السلام
السلام اے نکتہ فہم راز عرفان السلام

السلام اے جلوہ ریز فیض ایقان السلام
السلام اے خلوتی بزم سبحان السلام

السلام اے داور باعزوجاہان السلام
السلام اے شافع نامہ سیاہان السلام

السلام اے اوستاد مکتب دین السلام
السلام اے رازدار رمز پیشین السلام

السلام اے زیب بخش دین و آئین السلام
السلام اے قائل الحمد و آمین السلام

السلام اے داور باعزوجاہان السلام
السلام اے شافع نامہ سیاہان السلام

السلام اے عالم علم کما کان السلام
السلام اے مہبط افضال سبحان السلام

السلام اے کاشف اسرار عرفان السلام
السلام اے نور بخش بزم خاصان السلام

السلام اے داور باعزوجاہان السلام
السلام اے شافع نامہ سیاہان السلام

السلام اے موج دریائے بعید السلام
السلام اے شان ذیجاہ اب وجد السلام

السلام اے قلزم افضال بعید السلام
السلام اے حامد و محمود و احمد السلام

السلام اے داور باعزوجاہان السلام
السلام اے شافع نامہ سیاہان السلام

السلام اے غنچۂ شاخ صفوت السلام
السلام اے طوطی نطق فتوت السلام

السلام اے نخلۂ باغ مروت السلام
السلام اے سرو بستان نبوت السلام

السلام اے داور باعزوجاہان السلام السلام اے شافع نامہ سیاہان السلام

السلام اے سرورِ دنیا و دینی السلام
السلام اے زینتِ کرسی نشینی السلام
السلام اے عینکِ عین الیقینی السلام
السلام اے محرمِ خلوت گزینی السلام

السلام اے داورِ باعزّوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے شہسوارِ سیرِ اسریٰ السلام
السلام اے قافلہ سالارِ اعلیٰ السلام
السلام اے جاہ بخش صدرِ عظمیٰ السلام
السلام اے شارحِ متنِ فاوحیٰ السلام

السلام اے داورِ باعزّوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے شاہِ اقلیمِ ہدایت السلام
السلام اے مہرِ گردونِ حمایت السلام
السلام اے ماہِ اکلیلِ ولایت السلام
السلام اے رحمتِ خالق برایت السلام

السلام اے داورِ باعزّوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے نکتہ سنجِ خوش ادائی السلام
السلام اے ماہِ اوجِ حق نمائی السلام
السلام اے مہرِ برجِ رہنمائی السلام
السلام اے چارۂ دردِ ضیائی السلام

السلام اے داورِ باعزّوجاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

مسدس

ہے دلِ صرفِ تپش و ذرّاتِ وقفِ اضطراب
آرزو در ماندہ ارمان زار و نذرِ پیچ و تاب
اور رگِ جاں کاوشِ حسرت سے سیلِ خونِ ناب
محو ناکامی امید و یاس ہمدمِ عیشِ خواب

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

صبر پابند الم تسکین اسیر درد و غم — ضبط از خود رفتہ عقل آوارہ و شیدا علم
فہم ناقص درک بیخود فکر حیران دمبدم — ہوش پران رنگ زرد و زار تن خاطر بہم

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ خون آفتاب

حالت دل زار و خوار ایکدم نہین راحت نصیب — جان محزون ضبط سے دور اور وحشت سے قریب
آرزو خون گشتہ اور امید کی حالت عجیب — درد ناکامی ستم جوش جنون عاجز شکیب

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

ہمدم دل کون ہے کسکو سناؤن حال زار — محرم جان کون ہے کس سے کہون کتنا ہون خوار
سینہ ہے پُر زخم اور داغی جگر ارمان فگار — کاوش درد نہان محشر ادا لیل و نہار

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

کبتلک اے افسوس محرومی رہے غمخوار دل — وائے کبتک جوش پر ہو حالت آزار دل
بے اجازت کب ادب کی جس سے ہو اظہار دل — کون ہے غمخوار پوچھے جو کہ حال خوار دل

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گزیان و خواب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

نذر غم صرف الم ہون رات دن صبح و مسا — وقف حسرت محو شورش آہ درد جانگزا

سوز فرقت کی جگر مین شمع وش نور ضیا　　برق نومیدی وبال خرمن حلم وحیا

بسکہ از ہجر تو گشتم زار وگریان وخراب
یا محمدؐ پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

مسبع

تم پہ ہر لحظہ پڑھون بے مر و بے حد صلواۃ　　بے شمار و عدد و بے حد و بے عد صلواۃ
خارج از حیطۂ تحریر مخلد صلواۃ　　آبروئے و شرف لجۂ سرمد صلواۃ
زینت و زیب دہ کرسی و مسند صلواۃ　　عزت و حسن بلشر فخر اب و جد صلواۃ

احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

دُر یکدانۂ دریائے مخلد صلواۃ　　گلشن فیض کے طوبیِ سہی قد صلواۃ
شافع و چارہ گر روح مفید صلواۃ　　حامی و یاور و یاری دہ مقصد صلواۃ
رونق صدر صفا زینت مسند صلواۃ　　عزت ارض و سما شوکت فرقد صلواۃ

احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

اے سر و سرور ارواح مجرد صلواۃ　　قلزم فیض و دُر لجۂ سرمد صلواۃ
زیب آئین حق و دین موبد صلواۃ　　رونق باغ جہان سرو سہی قد صلواۃ
عارف نکتۂ اسرار موکد صلواۃ　　بے شمار و عدد و بے مر و بے عد صلواۃ

احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

سید ذی حشم و شوکت عالم صلواۃ　　افتخار اب و جد عزت آدم صلواۃ
قبلۂ اعظم و اعلیٰ و مکرم صلواۃ　　کعبۂ مفتخر جاہ معظم صلواۃ
طرۂ تاج سر فیض مقدم صلواۃ　　ہمہ تن لطف و کرم خلق مجسم صلواۃ

احمد و حامد و محمود و محمد صلواة

اے مہ اوج کمالات کماہی صلواة
نیر اعظم تقدیس الٰہی صلواة

زینت مسند الطاف پناہی صلواة
واقف راز سپیدی و سیاہی صلواة

جلوۂ نور سر عزت و جاہی صلواة
رونق صدر شہنشاہی و شاہی صلواة

احمد و حامد و محمود و محمد صلواة

والی کشور پُر زیب کمالی صلواة
زینت انجم پُر نور جمالی صلواة

برق آثار تجلی جلالی صلواة
جلوۂ شاہد بے مثل و مثالی صلواة

حسن آرائی و ضیا بخش خیالی صلواة
داور محکمۂ نیک سگالی صلواة

احمد و حامد و محمود و محمد صلواة

مثمن

اے بسرا پردہ ہو بار یاب
نکتہ رس قربت ولیس خطاب

فخر اب وجد و جلالت مآب
شافع کل ہادی رحمت حساب

طرۂ تاج سر اہل کتاب
جیغۂ دستار کمال انتساب

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے عربی مسکن و بطحا وطن
زیب دہ جنت خلد و عدن

حسن بہار چمن ذو المنن
قاطع اصنام و وبال وثن

ابطحی و جد حسین و حسن
در رہ حق روز و شبان نعرہ زن

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے ہمہ تن محو تماشائے ہو	والہ انوار و تجلائے ہو
بسمل ناز رخ زیبائے ہو	عاشق و دیوانہ و شیدائے ہو
شیفتہ روئے دل آرائے ہو	گم شدہ حسرت لیلائے ہو

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے ز ازل صرف تمنائے ذات	والہ و سرگشتہ سودائے ذات
با دل و جان وقف تولائے ذات	طالب و دیوانہ ایمائے ذات
نغمہ زن و زمزمہ آرائے ذات	ذاکر ہر لمحہ ہو ہائے ذات

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے گل گلزار کمال نسب	بلبل خوش فال جلال نسب
غازہ رخسار جمال نسب	حسن رخ مہر مثال نسب
طرہ دستار خصال نسب	زیب دہ عارض حال نسب

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے شہ اقلیم کمال حضور	پادشہ مملکت حسن نور
جلوہ دہ ایمن شان ظہور	موسی خلوت گہہ جلوات طور
زمزمہ آرائے نشاط و سرور	شافع دربار جناب غفور

اے مدنی برقع و مکی نقاب

سایہ نشین چند بود آفتاب

اے گہر قلزم شان جمال
بے عدو بے مثل و نظیر و مثال
محرم اسرار کرام کمال
اختر برج کرم ذو الجلال
ہادی و سرچشمہ بذل و نوال
خلوتی بزم خدائے تعال

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

سرور و سالار جہان کمال
واقف آثار حصول مآل
غازہ کش عارض حسن خصال
محرم اسرار جمال و جلال
آگہ رمز کرم بے مثال
وسمہ کن حسن رخ قال و حال

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

آتش ہجران سے جگر ہے کباب
دل میں ہے صبر اور نہ آنکھوں میں خواب
حالت تسکین و تسلی خراب
شعلۂ حسرت میں ہے دوزخ کی تاب
صورت سیماب غضب التہاب
طاقت و ہمت سے ہے دل کو جواب

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

داغ الم رشک دہ آفتاب
دشمن آرامش دل اضطراب
سلسلۂ ہجر وبال عذاب
ہمدم و ہمراز تپ و التہاب
آفت جان کشمکش و پیچ و تاب
صبر و تسلی ہے تماشائے خواب

اے مدنی برقع و رُکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

دیدہ نمط زار مین کبتک رہون
صدمہ دوری کو کہانتک سہون
ذائقہ درد کو کب تک چکھون

اشک کی صورت سے مین کبتک بہون
کسکو غرض حالت دل کیا کہون
وعدہ فرداہے مین ہون یا نہون

اے مدنی برقع و رُکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

کسکو سناؤن غم دل ہوکے زار
کس سے کہون حالت لیل و نہار
کسپہ کرون لخت جگر کو نثار

کسکو کرون اپنی طرح بیقرار
کس سے کہون کسلیئے ہون سوگوار
کس سے کہون مطلب و اُمید کار

اے مدنی برقع و رُکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

دیدۂ دیدار طلب زار ہے
زخم جگر رخنۂ دیوار ہے
یاس کی جو گرمیٔ بازار ہے

حالت دل خستہ ہے اور خوار ہے
آتش دل گرم انا النار ہے
زردی رخسار سے اظہار ہے

اے مدنی برقع و رُکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

کاش مدینہ کیطرف ہو سفر
خوف مسافت نہ خیال خطر

روضۂ پُر نور کی جانب نظر
مسند آرام ہو ہر رہگذر

عشرت و آرام سے ہووے بسر ۔ ورد زبان اپنا ہو شام و سحر

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

جب در سرکار پہ پہونچے ضیا ۔ خاک در پاک پہ ہو جبہہ سا
اور ہی کچھ لطف ہو اور ہو فضا ۔ لطف و کرامت کی چلے وہان ہوا
حالت دل سب کہے اور مدعا ۔ لطف حضوری مین ہو نغمہ سرا

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

مشتع

تصدق ترے نور ذات قدیم ۔ حبیب خدائے غفور و رحیم
عطا پاش و شافع جواد و کریم ۔ خطا پوش و ستار راز اثیم
معطر کن جامہ ہائے نسیم ۔ معنبر نمائے ادائے شمیم
شرافت دہ قصر عرش عظیم ۔ طرب بخش کیف طواف حریم

ادا فہم رمز الف لام میم

تصدق ترے مہ رخ و مہ لقا ۔ تصدق ترے مہر اوج علا
تصدق ترے ہادیٔ اولیا ۔ تصدق ترے اشرف الانبیا
تصدق ترے شاہ ہر دو سرا ۔ تصدق ترے غرق بحر فنا
تصدق ترے دُر بحر لقا ۔ تصدق ترے محو ذات خدا

ادا فہم رمز الف لام میم

فدا تجھ پہ اے شاہ گردون وقار
فدا تجھ پہ اے ماہ مہر آشکار

فدا تجھ پہ اے جلوۂ کردگار
فدا تجھ پہ اے نامی و نامدار

فدا تجھ پہ اے سرور بختیار
فدا تجھ پہ اے سید گلعذار

فدا تجھ پہ اے محو رحمت نثار
فدا تجھ پہ اے حسن لیل و نہار

ادا فہم رمز الف لام میم

کہان ہے ترا جلوہ افروز نور
کہان ہے تری شان اعلی حضور

کہان ہے وہ رحمت ترحم ظہور
کہان وہ نسیم نشاط و فور

کہان وہ شمیم مسرت سرور
مئے جس سے فکر گنہ کا فتور

ادب جس کا نسل بشر کو ضرور
ہو وحدت کے دریا کا جس سے عبور

ادا فہم رمز الف لام میم

کرم ہووے خادم پہ کبتک شہا
ملے کب دلی شوق کا مدعا

پہ تجھ اس ابتدا کی بھی ہے انتہا
پریشان ہے دل اور حیرت ادا

نہ تسکین کی صورت نہ کیف آشنا
نہ ہمدم تسلی نہ محرم فضا

عجب کشمکش مین ہے عاجز ضیا
عجب طرح کٹتی ہے صبح و مسا

ادا فہم رمز الف لام میم

متتبع بر غزل حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ

بہتر و فاضلتر و اشرف تر و بالا توئی
عزت عز و جلالت اول و اولی توئی

از ہمہ اعظم ترین و اعظم و اعلی توئی
زینت آرائے سریر و مسند او حی توئی

رمز فہم ذات امام مسجد اقصی توئی
نکتہ دان خاص سبحان الذی اسری توئی

محرم راز و جلیس بزم او ادنیٰ توئی
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

برگزیدہ ذوالجلال پاک و بے ہمتا توئی

ہین ذلیل اور خوار تیری شرع سے لات و منات
ترا دین پاک ہے سرمایۂ کیف نجات

غیرت قند و نبات ایک ایک تیری شیرین ہے بات
عزت اہل محبت روز محشر تیرے ہات

ہے لب جان بخش تیرا چشمۂ آب حیات
جلوہ آرائے صفات پاک حق تیری صفات

اشعۂ نور تجلی الٰہی تیری ذات
ناز مین حضرت حق صدر و بدر کائنات

نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی

تیرے دریائے کرم کے سامنے گردون حباب
تیرے لطف خاص سے نار سقر کیف ثواب

تیرے سوز ہجر سے کونین کا سینہ کباب
بن ترے فردوس اہل ذوق کو شکل عذاب

تیرے شوق دید مین ہے عرشیون کو اضطراب
تیری ذات پاک سے کون و مکان مین کامیاب

تیری خاک پا فلک پر ماہتاب و آفتاب
در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب

پا نہادہ بر سریر گنبد خضرا توئی

کوئی صرف بیقراری اور کوئی وحشت پسند
کوئی زار و ناتوان کوئی پریشان مستمند

کوئی دام نفس مین ہر دم اسیر و خوار و بند
کوئی تزویر عدوئے دین مین ہے رہن گزند

کوئی مضطر آتش اندوہ مین شکل سپند
کوئی وقف بیکسی کوئی نثار زہر خند

کوئی ذوق و شوق مین تیرے ہے طالع بلند
یا رسول اللہ تو دانی انشانت عاجز اند

عاجزان را رہنما با جملہ سامان توئی

تیری جاہ و شان والا کی نہین ہے کوئی حد
تیرے وصف پاک کی کیا ہے شمار اور کیا ہے عد

تیری وقعت کا بیان ہے قل ہو اللہ احد
تیرا مداح مکرم خاص اللہ الصمد

فخر آدم تیری عزت اور شان بے حد و جد
تیرے باعث پر ضیا ہوا اختر نیک اور بد
اول و آخر تیری توقیر اصدق مستند
شمس تبریزی چه دم در نعت والایت زند

مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

مخمس بر غزل حضرت جامی رحمت اللہ علیہ

باغ عالم میں ہے تو غیرت سرو چمنی
ثمرہ کاین و مکان تیری غنچہ دہنی
راحت جان ملائک تیری سیمین ذقنی
رونق خلد و ارم جلوہ گل پیرہنی
کیف حوران بہشتی تیری نازک بدنی
روح مرغان ادی اجنحہ شکر شکنی
خلش ہجر تری سینہ مین برچھی کی انی
یا رسول عربی شاہ سوار مدنی

بلبل مکہ و بطحا و سہیل یمنی

لوح محفوظ کی زینت ہے ازل سے تیرا نام
عرش و کرسی سے تیری جاہ کا والا ہے مقام
مرتفع طارم خضرا سے تیرے روضہ کا بام
لی مع اللہ سے ہین تیری توقیر تمام
عزت و عظمت لولاک خدائی انعام
بادہ رحمت مولا سے ہے پر تیرا جام
سحر رحمت حق ہے ترے اکرام کی شام
در حریم حرم خاص تو جبریل بدام

کمترین بندہ درگاہ اویس قرنی

فخر آدم تیرا اعزاز ہوا روز نخست
جامہ عزت ما کان ترے جسم پہ چست
لی مع اللہ کا جیغہ ہے عمامہ پہ درست
قلب عالم کی ہدایت سے تیری شو اور شست
تیرے الطاف سے عرفان کی ہے جو اور جست
سامنے تیرے صف دشمن دین غم زدہ سست
ہمہ شان و صفت در دو جہان شہرت تست
تو کہ در باغ رسالت چہ قدت سرو رست

سرو باغ ملکوتی و گل یاسمنی

مشرب عشق مین کم ہمتی ہے بدنامی
ہات سے صبر کا دینا ہے خیال خامی
خاص الخاص ہو یا خاص ہو یا ہو عامی
سنئے تبی قول ضیا لطف دہ صد اکرامی

مضطرب ہونے سے ملتا ہے رہ ناکامی
ہندی ہو یا عربی رومی ہو یا ہو شامی
خوار ہو زار ہو یا صاحب رسم سامی
رخ بران روضہ کن و خاک درش شو جامی

زانکہ تو بلبل آن باغ وفائے چمنی

مخمس بر شعر حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ

خدائے علی کل شئ قدیر
رحیم و کریم و بصیر و خبیر
نہین کوئی تیرا عدیل و نظیر
پزیرندہ عرض برنا و پیر

خداوند اقلیم ملکا کبیر
علیم و حکیم و حلیم و نصیر
ترا فضل حامی ہے اور دستگیر
یہی ہے ہر ایکدم دعائے فقیر

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

نہ مین والہ شان حسن و جمال
نہ شیدائی برق ناز جلال
نہ دنیا کا غم اور نہ دین کا ملال
نہ حیران و آشفتہ بخت قال

نہ مین عاشق خوبی خط و خال
نہ سودائی کاکل پر و بال
نہ حور و قصور و عدن کا خیال
نہ سرشار و مدہوش مینائے حال

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

نہ مین طالب رمز راز نجوم
نہ مشتاق ادراک کنہ علوم

نہ پابند اوضاع طرز رسوم
نہ بند علایق باندازِ شوم
نہ سنگین دل اور نرم نہ مثل موم

نہ دلدادۂ الفتِ مرز و بوم
نہ دیوانۂ سیر ایران و روم
نہ عقبیٰ مین شہرت نہ دنیا مین دہوم

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

نہ مال اور دولت کی ہے آرزو
نہ آسایش و عیش کی گفتگو
نہ طاعت کی حسرت نہ ارمان کی خو
تمنائے ساغر نہ عشق سبو

نہ نقد اور زر کی مجھے جستجو
نہ سر مین مرے کیف راحت کی بو
نہ دل کاوش تیر غم سے لہو
نہ ہر لحظہ تا آور ہی اور ہو

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

نہ مین طالب جود و بذل و عطا
نہ پابند تحسین و لطف صلہ
نہ گرم تلاش مروت نما
نہ شوق شمال و نہ ذوق صبا

نہ خواہان انعام و کیف سخا
نہ منظور عالم کی ہے واہوا
نہ ہمدم نہ محرم کی ہے التجا
نہ شعر و سخن کی بہار و ضیا

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

ترجیع بند

جلوہ شاہد رحمت نے دکھایا جوبن | غیرت خلد و ارم رشک ہے صحن گلشن
رنگ پر ہے چمن حسن مشیت کی پھبن | عارض افروز طرب لالہ و نسرین سوسن
عالم آرا ہوئے انوار شہنشاہ زمن | سورۂ نور تجلی جبین روشن
قد رعنا الف آیت لطف ذو المنن | رخ تجلی کدہ نوک مژہ سورج کی کرن
چشمہ رحمت و الطاف خداوند دہن | سینہ گنجینۂ اعجاز و کرامت مسکن
مطلع صبح صفا حسن و بیاض گردن | سرمگین سرمہ مازاغ سے چشم پر فن
دل سراپردہ اسرار و حقیقت کا وطن | شش جہت دیکھکے سرشار طرب نعرہ زن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

غیرت بزم چمن سطح زمین کا دامن | نو گل جنت فردوس و ارم چرخ کہن
طاق و منظر کی ادا جلوہ دہ بزم چمن | در و دیوار میں گلزار ارم کا جوبن
فرش پر عرش کے آثار تجلی افگن | عرش حیرت کدہ جلوہ نور ذو المنن
عالم آرائے تماشا وہ جبین روشن | جسکے انوار سے کونین تقدس مسکن
سادگی چال میں انداز میں بے ساختہ پن | ندرت و صنعت صناع ازل طرز سخن
سنبل تر کی فضا کاکل شکین کی شکن | چشمک برق سر طور تنزہ چتون
پیکر نور و ضیا حسن و تجلی ہمہ تن | زمزمہ سنج بصد ولولہ ارمان کا دہن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

چمکی برق کرم اور دہر بنا عالم نور
دولتِ فضل و کرم سے ہوا عالم معمور
جوش رحمت میں ہے بحر کرم رب غفور
مستیٔ لطف سے ہیں مست اناث اور ذکور
بہرہ ہر کس و ناکس ہوا کیف موفور
زمزمہ سنجیٔ الحمد ہر ایک لب کو ضرور
منعقد چار طرف بزم طرب مجلس شور

جلوہ آرا نئے تماشا ہوئے انوار ظہور
کیف رحمت سے ہوئے کاین حسن کان مسرور
پر ہوئے لطف و ترحم سے ہوا جام طہور
لب طرب جوش ہے دل شادیٔ مشکور شعور
فرش بسے عرش تک آسایش و رحمت کا وفور
نغمہ پردازیٔ صد شکر عموماً دستور
شش جہت نعرہ زن و محوِ عیش و سرور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

در و دیوار تماشا کدہ چشمک طور
بام و در رشک دہ شوکت قصر فغفور
خورمی جوش و طرب زا دل و جان مجبور
ساغر آشام مۓ عیش اناث اور ذکور
خاک و افلاک پہ عشرت کے منادی مشہور
عالم آرا ہوئے رحمت کے وہ انوار ظہور
حسن پر نور جن انوار کا ہے شہو نور

طاق و منظر طرب افزائی دل حور و قصور
سبزہ و سطح زمین غیرت سنجاب و سمور
ہر طرف شور طرب غلغلہ عیش و سرور
مست و سرشار مسرت دل انس اور رنجور
فرش اور عرش پہ شہرت کہ ہوا فضل غفور
جلوہ افروزی کونین تھی جس سے منظور
رات دن نغمہ سرا جس کے لئے رہتی ہے حضور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

عطر پیراہن راحت ہوئی بوئے رحمت
عنبر افشاں ہوئی نفحات نسیم فرحت

آشکارا ہوئی توقیر نگار قدرت
چمن آرا ہوئی از ہار بہار عظمت

وا ہوا باب کرم جوشی و لطف دولت
گلفشان گلشن اتممت علیکم نعمت

رنگ لایا چمن ندرت و شان صنعت
ہمہ شوکت و سرمایہ ناز و عزت

ہوا دُر پاش و عطا جوش بجاہ و ہمت
ابر فیض و کرم خاص نشان ثروت

بحر و بر ملک و ملک چرخ و فلک سمت و جہت
عالم آرائی مسرت باد ای زینت

محو سرگرمی تفریح بہار جلوت
نغمہ پرداز طرب گوشہ نشین خلوت

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

در و دیوار کے آثار میں رنگ ندرت
بام اور در کی ادا غمزہ حسن طلعت

عاشق زمزمہ کیف مسرت خلقت
زمزمہ سنجی فرحت سے ہر اک کو راحت

ہمدم و محرم و ہمراز نشاط و فرحت
فکر و اندوہ و الم یاس و مصیبت رخصت

قابل شکر خداوند ہر اک کی حالت
گل نو رستہ گلزار ہر اک کی صورت

دیکھیے جسکو وہ سرشار نشاط و دولت
پوچھیے جس سے بجز شکر نہیں ہے ہمت

مست و سرشار سر محفل اہل جلوت
عاشق زار فضا کیف گزین خلوت

جلوہ آرا ہوئے انوار فضائی وحدت
شور عالم میں خوشا رنگ بہار کثرت

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

شور کونین میں ہے نام خدا کیا ہے جمال
جلوہ افروز ہے کیا مشعل شان اجلال

نہ کسی میں یہ ادا اور نہ کسی میں یہ کمال
نہ نظیر اور نہ سہیم اور نہ مثل و مثال

محرم راز ازل واقفِ اسرار محال | رمز فہم ابدی آگہ رمز اشکال
گلبن گلشن تنزیہ خداوند تعال | تو گل خندہ زن باغ تنزہ تمثال
صدر آرائے صفوت کدہ خوبی خال | زینت مسند نیرنگی و بیرنگی حال
دافع رنج والم ماحی اندوہ و ملال | چارۂ درد بلا صورت تیمار زوال
جوہر فرد و تسلی دہِ ہر اہل سوال | آئی ہے عالم اجسام مین گویا ہر بال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دوحہ باغ کرم جوشش فضل و افضال | چمن آرای گلستان کمالات کمال
نخلبند چمن خوبیٔ انداز قتال | غنچہ خندہ زن زمزمہ ندرت حال
سرور اہل صفا صیقل زنگ افعال | صادق القول و فروغ رخ نیکو خصال
طالب دولت و ثروت نہ تمنائی مال | عاشق ذات حق و طالب حق جویائی آل
بے مثالی کی وہ صورت کہ پریشان ہو خیال | بے نظیری کی وہ حالت کہ پراگندہ مقال
ماہ پرنور سپہر کرم و جاہ و جلال | آفتاب شرف دولت و جاہ و اقبال
نور پرنور تجلی کدۂ ذات تعال | زمزمہ سنج جو جبریل تو گویا میکال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دھوم عالم مین ہوئی اب ہو کے جلوہ گستر | غازہ آرائے رخ خوبی و نوری پیکر
صاحب جاہ و حشم بحر کرم خوش گوہر | ماہ اکلیل صفا مہر عروج انور
دُر دریائے سخا لجۂ فیض اطہر | قلزم فضل و کرم بحر کرامت مظہر

عارف ذات حق و واصل بہ زیبا منظر
بلبل باغ وفا نخل چمن زار اثر
جوہر تیغ عمل عالم و عامل خوشتر
غلغل عیش ہر ایک سمت ہر ایکدم گھر گھر

واقف راز ازل آگہ عرض و جوہر
گل گلزار صفا نیک سیر والا فر
شاہ ذیجاہ شہنشاہ نبوت افسر
عالم آرائی سخا شان عطا فخر بشر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

وہ شہنشاہ رسل زینت تیغ و افسر
وہ گل گلشن تقدیس وہ رحمت منظر
آفتاب فلک عزت و والا گوہر
زینت مسند عرشی و تقدس جوہر
سید ذی حشم و بادشہ بحر و بر
یاور و یار جہان شافع روز محشر
حامی عالم اندوہ و غم درد و شر

شاہان جہان نذر ہے جسکے در پر
بلبل باغ سخا سرو تنزہ پیکر
آگہہ راز کمالات شب و فیض سحر
واقف سر حق و صرف تماشائی اثر
نامی و نامور و دادگر و دین پرور
چارہ ساز غم کونین و ترحم گستر
کیوں نہو ورد لب شوق مطلب آٹھ پہر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

شاد و خرسند ہیں سو جان سے محبت والے
بندۂ لطف مروت ہیں مروت والے
والہ حسن و صفا جلوۂ صورت والے
بزم آرائی ادب دل سے شریعت والے

مست و سرشار ہیں کیف ہیں الفت والے
عاشق رمز عنایت ہیں مسرت والے
بیخود جام وفا کیف فتوت والے
بندۂ ناز و ادا جان سے طریقت والے

غم فراموش زمانہ کے مصیبت والے
عاشق بےغمی و خورمی وقت والے

چشم بر راہ بصد شوق زیارت والے
شاد و سیراب طرب نغمۂ رحمت والے

خندہ زن خورم و خوش وادی وحشت والے
داستان گوئی ثنا شرح حکایت والے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

آرزومند کرم حشر کی ہیبت والے
نعرہ زن محو طرب خاص حمایت والے

ہمہ تن نغمہ سرا نکہت و کربت والے
زمزمہ سنج ہر ایک شان سے رحمت والے

نغمہ آرائی ثنا حسن طبیعت والے
صرف تبلیغ ثنا شیوۂ مدحت والے

والۂ طرز وفا شورش وحشت والے
عاشق زار سخا وقت غربت والے

بیخود و گم شدۂ شوق و محبت والے
ساکت آئینۂ نقش جلوۂ صورت والے

چمن آرائی ثنا کیف مودت والے
شاد و خورسند تمنائی زیارت والے

سرخوش ساغر انوار رعایت والے
جلوہ آرائی ضیا نغمۂ ندرت والے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات معہ شجرہ طیبہ قادریہ

خداوندا بحقِ اسم اعظم	بتعظیم جناب شاہ عالم
بفضل و التفات کبریائی	بذات پاک وجاہ مصطفائی
بتصدیق دلِ صدیق اکبر	بعون حضرتِ فاروق اطہر
بایمان و بہ فیض بے ریائی	شہ عثمان محو کبریائی
بذات مرتضائی عاشق ذات	طفیل پاک زہرا نیک اوقات
بحسنین آن شہنشاہانِ جنت	خدا جن پر تری ہر وقت رحمت
بہ لطفِ غوث اعظم شاہِ دارین	امیرِ کشورِ توقیرِ کونین
بذات مرشد ذی جاہ و توقیر	انیس بزم جاہ و شان تقدیر
جناب غوث علی پیر یگانہ	فدائی ذات حق فرد زمانہ
تجلی ریز رحمت کے ہون انوار	در و دیوار ہووین طور آثار
نہ ہووے درد و غم کی زخنہ کاری	نہ بیتابی نہ جوششِ بیقراری
جگر پارہ نہ ہووے تیغ غم سے	ملے آزادی کامل الم سے
نہ سوز دل سے لب ہون آبلہ جوش	نہ ہون عقل و خرد مدہوش و بیہوش
ہو دل مین صبر تن مین تاب یارب	الم ہووے خیال و خواب یارب
جگر کا خون نہ ہو نوک مژہ پر	نہ ہووے دیدۂ نمناک پھر تر
ہر ایک موئے بدن نشتر نہ ہووے	پریشانی سے دل مضطر نہ ہووے
کرم کر اے مرے داور کرم کر	طفیل حضرت سرور کرم کر
خداوندا بذات پاک حسنین	دل بیتاب و مضطر کو ملے چین

الٰہی لطف ذاتِ فاطمہ ہو
حصول مدعا پر خاتمہ ہو

الٰہی اپنے بندے پر کرم کر
ترحم کا دکھا دے اپنے جوہر

بجز تیرے مرا غمخوار ہے کون
مددگار اور میرا یار ہے کون

تری رحمت سے بن جاینگے سب کام
دل بیتاب پاوے صبر و آرام

الٰہی عشق کی دولت عطا کر
دل آئینہ کی صورت باصفا کر

الٰہی دلمین وہ آتش لگا دے
جو خار و خس کو دنیا کے جلا دے

الٰہی سینۂ بریان عطا ہو
الٰہی دیدۂ گریان عطا ہو

الٰہی شوق کا دریا ہو مواج
نہ ہون مین پہر کسی حالت مین محتاج

الٰہی شوق کا دریا ہو پُرجوش
بہا دے دم مین جو سب ہمت و ہوش

الٰہی بندۂ صادق بنا دے
الٰہی غیر کی الفت مٹا دے

الٰہی شرع پر دے استقامت
الٰہی روز و شب خوف قیامت

طریقت پہ قدم ثابت عطا کر
دل بیمار الفت کی دوا کر

الٰہی از طفیل شاہ لولاک
غم ہر دو جہان سے کر مجھے پاک

بنا سالک مجھے راہ صفا کا
بنا پابند زہد و اتقا کا

الٰہی صدقہ پیران کامل
مرادین جان اور دل کی ہون حاصل

کرون ذرات مین سیر مقامات
مزے کشف و کرامت کے ہون دنرات

کبھی کیف فنا سے ہو مین خاموش
کبھی لطف بقا سے دلمین ہو جوش

بنا دے بندۂ توحید یا رب
مٹے سب قصۂ تقلید یا رب

بنون دیوانہ تسلیم و رضا کا
خدا کا بندہ ہون سچا خدا کا

ملے توحید کا جب دل کشا راہ — تو ہر ایک رمز سے ہو جاؤں آگاہ

نہ رکھوں کچھ غرض فکر ستین سے — اُٹھاؤں لطف سب حق الیقین سے

نہ پھر منزل نہ رستہ اور نہ کچھ سیر — نہ کوئی غم نہ کوئی صورتِ غیر

ظہورِ فضل ہووے یا الٰہی — طفیلِ حضرتِ رحمت پناہی

طفیلِ مصطفا و مرتضا زود — نظر آجائے حسن سود و بہبود

حسن بصری کے صدقے یا الٰہی — ملے ملک طلب کی بادشاہی

حبیب اور حضرتِ داؤد معروف — سری سقطی جنید کیف موصوف

بنیں یارب مرے غمخوار کونین — ہوں شبلی عبد واحد یار دارین

الٰہی بوالفرح اور بوالحسن کا — وسیلہ ہو چمن آرا عدن کا

بحق بوسعید شاہ عالم — بحق عاشق حق غوث اعظم

بحق عبد الرزاق اے خداوند — طرب و کیف دے کر دے فرح مند

ابو صالح اور احمد شاہ یارب — دکھا دیں لطف سے انوار مطلب

شہاب الدین و شمس الدین الٰہی — بنیں شمع فروزاں کماہی

علاء الدین اور نور محمد — بنیں ساز حضور نور سرمد

الٰہی جلوہ محمود دن رات — بنا دے روز و شب مجھکو خوش اوقات

الٰہی جلوہ عبد الجلالی — بہا دل شیر کی شان کمالی

معالی اور محکم دین کے انوار — امیر و درگہ رحمت کے آثار

بحق رحمت عبد اللطیفی — مٹا دیں زنگ دنیا کی کثیفی

شہ درویش اور احمد شاہ نامی — بنائیں ہر طرح مجھکو گرامی

لطیف و مدح شاہ اعظم علی شاہ ... دکھائیں جلوۂ انوار ذی جاہ
بحق غوث علی شاہ ابرار ... کھلے گنجینۂ توحید و اسرار
مرادیں جان اور دل کی ہوں حاصل ... تمنائیں طرب سے ہوویں واصل
بنوں میں مرد تسلیم و رضا کا ... بنوں بندہ موحد کبریا کا
الٰہی یا الٰہی یا الٰہی ... پذیرا ہو دعا میری کماہی

میرا آئینۂ دل پر ضیا ہو
تماشا جوش حسن مدعا ہو

سلام

من تصنیف جناب منشی ممتاز حسین صاحب افسر برادر بزرگ مصنف دیوان خلف اکبر حضرت ظہور و عرفانی

السلام اے نور ایمان السلام ... السلام اے طور عرفان السلام
السلام اے اشعۂ فیض اثر ... السلام اے لمعۂ نور سحر
السلام اے درد روح آرزو ... السلام اے کیف قلب جستجو
السلام اے شان حسن اعتبار ... السلام اے طرۂ تاج وقار
السلام اے مظہر فیض تمام ... السلام اے مصدر انعام عام
السلام اے سرو گلزار حیا ... السلام اے گلبن باغ وفا
السلام اے زینت آئین حق ... السلام اے نور حسن ماسبق

السلام اے مایۂ دین و دول / السلام اے زینتِ تاجِ عمل

السلام اے منبعِ حسن شیم / السلام اے ہاشمی فخرِ اُمم

السلام اے مشعلِ بزمِ صفا / السلام اے نورِ نازِ اتقا

السلام اے داروے ہر رنج و غم / السلام اے دافعِ درد و الم

السلام اے باعثِ جن و بشر / السلام اے واقفِ ہر بحر و بر

السلام اے اعتبارِ اصفیا / السلام اے افتخارِ انبیا

السلام اے مظہرِ فیض و کرم / السلام اے شوکتِ جاہ و حشم

السلام اے ابرِ چرخِ اہتدا / السلام اے دُرِّ دریائے عطا

السلام اے بابِ عزت السلام / السلام اے عرشِ رحمت السلام

السلام اے تاجِ فرقِ اولیا / السلام اے نورِ چشمِ انبیا

السلام اے قبلۂ کون و مکان / السلام اے وقعتِ ہر دو جہان

السلام اے سرورِ ممتازِ دہر / السلام اے واقفِ ہر رازِ دہر

السلام اے مجتبیٰ اے مصطفیٰ / السلام اے مظہرِ ذاتِ خدا

السلام اے عز و جاہِ مرسلین / السلام اے رحمت للعالمین

ہے یہ عاجز کی دعا اے چارہ ساز / ہو پذیرا میری تسلیم و نیاز

ہو درِ الطاف و رحمت جلد وا / حل ہو ہر مشکل میری مشکل کشا

کون ہے اس بیکس و ناچار کا / کون ہمدم ہو نزار و زار کا

کس سے دردِ دل کہون اے چارہ ساز / کون ہے غمخوار اے بندہ نواز

عمر کھوئی مفت مین اپنی تمام / ہائے ناکامی مین گذری صبح و شام

کوئی بھی صورت نہین آرام کی
اور یہی حالت ہے صبح وشام کی

ہے تمنا جلوۂ دیدار کی
ہے یہی تدبیر مجھ بیمار کی

فکر ہے روزِ قیامت کا مجھے
غم ہے وان کے جوش وحشت کا مجھے

پاس میرے کچھ نہین ہے زادراہ
وحشت عصیان سے ہی حالت تباہ

زہد پر دعوی نہ طاعت پر گمان
فکر ہے کسطرح ہووے گی امان

عالمون مین ہون نہ مین زہاد مین
عالمون مین ہون نہ مین عباد مین

ناز مجھکو ہو تو ہو کس بات کا
ہان وسیلہ ہے تمہاری ذات کا

جام وحدت ہے تو ہے حضرتکا عشق
کیف خلت ہے تو ہے حضرتکا عشق

دستگیری چاہیے اے دستگیر
فکر کے پھندے مین ہون بالکل اسیر

دولت دیدار جسدم پاؤن گا
ہوش مین بے شبہ وشک آجاؤنگا

آپ کے دیدار کی ہے آرزو
آپ کے انوار کی ہے آرزو

جلوۂ دیدار سے پاؤن مراد
یہ ہی میری عرض کی شاہا ہے داد

کیا کہون جو کچھ ہے دلکا میرے حال
ہے ادب سے دور شاہا قیل وقال

لطف ہو اے سید والا تبار
تاکہ بیڑا جلد سے ہو جائے پار

یہ تمنا ہووے افسر کی قبول
مدعا کونین کے ہووین حصول

خانۂ امید دل آباد ہو
خاطر ناشاد اپنی شاد ہو

ہر طرح حاصل ہون آثار سرور
راحت کونین کا ہووے ظہور

رباعیات

وزرات نہ وقف چارہ جوئی ہوگا
ہر لحظہ نہ صرفہ نکوئی ہوگا
عالم کے لئے شفیع و غمخوار ابد
تم سا نہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا

ایضاً

ای حامی این و آن تمہارے صدقے
ای یاور کن فکان تمہارے صدقے
قربان تمپر ہزار جان سے قربان
ای شافع دو جہان تمہارے صدقے

ایضاً

تم یاور و غمگسار حال کونین
رحمت سے ہے آپ کی نجات دارین
کیجو نظر کرم ضیا پہ شاہا
از بہر علی و فاطمہ و حسنین

ایضاً

تم سید کل ہوا اور ہادی سبل
ذیجاہ تمہاری ذات سے ذات رسل
نامی تم سے ہے نام لوح محفوظ
نازل تم پر ہوئی ہین الحمد اور قل

ایضاً

تمسے شرف زمین ہے توقیر فلک
نامی تم سے ہوئے سماک اور سمک
اللہ اللہ کیا ہے شان ذیجاہ
قربان انسان ہین تمپہ شیدا ہین ملک

ایضاً

اے سید دو جہان نگاہ رحمت
عالی ہے تمہاری پایگاہ رحمت
کیا غم ہو ضیا کو حشر اور نشر کے دن
حامی ہے تمہاری عز و جاہ رحمت

ایضاً

کیا رحمت ایزدی ہے اللہ اللہ
کیا قدرت سرمدی ہے اللہ اللہ
لولاک لما ہے اُسکی تفسیر کمال
کیا شان محمدی ہے اللہ اللہ

ایضاً

ہوں شوق میں بیقرار سبحان اللہ
سو جان سے ہوں نثار سبحان اللہ
ہر دم ہوں تمہارے نام پر دل سے فدا
اے رحمت کردگار سبحان اللہ

تاریخ طبع دیوان بطرز تقریظ من تصنیف کلیم کلام نظامی نظام ظہوری احترام قعانی احتشام فخر الشعرائے زمان حسان اوان سحبان زمان جناب نواب اشارت علیخان صاحب صدق رئیس میرٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ دیوان این نور برشان نور
بموسیٰ کلامان زہے شمع طور
زہے معنیش دل فروز جہان
برون زد سرا زجیب الفاظ حور
از و نور معنی بہ جلوہ گری
از و بحر وحدت بجوش و فور
چہ طرز بیان فصاحت نثار
زایطا برون و ز تنافر نفور
مضامین فرقت ہمہ دردناک
مضامین وصلت ہمہ پر سرور
پئے شاہد غیب آئینہ دار
کہ نام سعید است شان ظہور
کسانیکہ بر خویش نازان بدند
فرو ہشت شان زین سر پر غرور

زطبع ضیا برگرفته فروغ / چراغ کمال است نزدیک و دور
ضیا آنکه حافظ محمد حسین / درازش بود عمر تا نفخ صور
بوقتی که دیوان ترتیب داد / بهپیش پدر برد آن ذی شعور
کدام است آن نغز اهل سخن / نظیری نظیر و ظهوری ظهور
زنثرش به نثر ثریا شکست / زنظمش به نظم فلک صد فتور
زاجمال او بحر قطره شود / زتفصیل ذره بود کوه طور
بایوان نثر است بالا نشین / بدیوان نظم است صدر الصدور
زتدریس و تعلیم او بهره برد / بهر جا که بینی ز صاحب شعور
زهی صوفی صاف دل است گو / بهخلوت سرایش نه مکر و نه زور
اگر چشم بربست از این و آن / زدریای لاهوت کرده عبور
زهی کاشف رمز اسرار غیب / به ورد و وظایف دلش پر سرور
نگاهش بخال و خط حسن غیب / نه در چشم سرمه نه در کوه طور
دماغش به عطر ازل مشکبو / زسودای زلف معنبر نفور
نگوید بجز نعت عالم پناه / نگوید بجز حمد رب غفور
همه حمد و نعت است اشعار او / در و بیم و امید روز نشور
خیالش به حسن ازل مایل است / نه در روی این حور دور از قصور
دگر شاعران وصف خوبان کنند / نگوید دران کان همه مکر و زور
نگویم درین طبع او قاصر است / چو خواهد دهد غول را شکل حور
چنان این چمن را دهد برگ و بار / برآید ز هر شاخ بانگ طیور

زہر ذرہ خورشید رخشان کند | زہر قطرہ در جوش آرد بحور
بامداد حسین ہست مشہور آن | برو لفظ حافظ چو یک چتر نور
زبان را چہ یارا کہ نامش برد | نکردہ درین بحر تنگ آن ظہور
دگر بہر آرایش نظم نام | گہے ہست عرفانی گاہے ظہور
زغوث علی رحمۃ اللہ علیہ | بہ بیعت مشرف بدست حضور
باوراق دیوان نظم ساختہ | نماندہ درو ہیچ نقص و قصور
باصلاح اورا مزین نمود | فروزان شدہ نور بر فرق نور
چو انگشت بر روے ننہد اعتراض | بسوز و تجلی بین السطور
ہمہ فیض لطف نگاہ ویست | کہ شد چشم بددور شمع شعور
بتاریخ او صدق نکتہ شناس | رقم ساختم لطف طبع ظہور
مکرر چو از طبع زینت گرفت | رقم کردم اے لطف طبع ظہور ۲۲ ۱۳۰۰
اگر این نیاید بخاطر پسند | بگویم بود حسن طبع ظہور ۲۲ ھ ۱۳۰۰

دیگر

زہے نسخۂ دلپذیر تمام | کہ شان ظہور ست در نظم نام
فصاحت ز آئینہ داران او | بلاغت در و زر خرید غلام
ضیا کردہ درونے ضیا گستری | بنور ظہور ظہوری نظام
زہے نام نامی بہ ترکیب او | کہ امداد را با حسین انتظام
ضیا چون نباشد ازو در جہان | پدر بدر دین ست و ماہ تمام

درین میکدہ از شراب طریق — عطا کردہ غوث علی شاہ جام
محمد حسین ضیا را پدر — کہ نظمش باصلاح او در نظام
نظر چون در انداخت بر شعر او — بدل گشت مقبول در خاص عام
مکرر چو شد طبع شان ظہور — مکرر بگو صدق شیرین کلام

دیگر

پھر دوبارہ جب چھپا شان ظہور — ہو گیا پُر نور دامان ظہور
صدق تاریخ اُسکی لکھ منقوطہ میں — واہ کیا پر نور ہے شان ظہور

دیگر

چو شان ظہور ست خاطر فروز — از و گشت روشن خیال ظہور
بتاریخ او صدق نکتہ شناس — بگو شان شان کمال ظہور

دیگر

اے شان ظہور چشم افروز — ہر شعر از و فصاحت اندوز
اے صدق بگو ز اے طبعش — دیوان ضیا علوم افروز

دیگر

شد مکرر چو طبع شان ظہور — گشت چشم سخن از و پر نور
صدق تاریخ عیسوی گفتم — شور انگیز حسن طبع ظہور

دیگر

چون مکرر طبع شد شان ظہور — آفرین کردہ بر و گوہر نثار
صدق تاریخ از سر الہام گفت — مصدر نعت حبیب کردگار

تقریظ واقف معقول و منقول حلال نکات فروع و اصول خورشید بیت الشرف بیان و معانی تجلی طور دقیقہ فہمی و نکتہ دانی ناشر کلیات شاعر ہمتا حضرت

مولانا احمد حسن صاحب شوکت دام ظلہ

ادب بکلکم نیاز دارد ہنر زمن امتیاز دارد | بہر رگ سنگ ناز دارد خطیکہ برباد مینگارم
برون ز گرد نمودم اما ز اسم دارم غم مسمی | ہسوز نقشے زبال عنقا بصفحۂ باد مینگارم

دانا داند۔ اگر کلام ہم رنگ کلام بودے کلیم اللہ بر طور سینا گوے مزیت بچوگان کلیم اللہ بودے و بینا بیند اگر سخن موزون در ترازوے نظم ہمسنگ یلدگر بر آمدے کلام لفظی و کلام نفسی بدکان وحدت کشودے و بے تمیزی از شنیدن سخن معجز سیماب بجیبی در گوش شنوا آمودے

لفظی و نفسی است چو نوع کلام | رتبۂ او بین و بسنجش مقام

خار را با سنگ خارا چہ سنجی حلۂ آن آرایش و آسایش تن و بالش این وبال و نکال سر و گردن۔ گوہر ہم سنگی است اما بے بہا و شہا ہم ستارۂ ایست اما در جنب نیر اعظم تابناکیش کجا۔ جدت پسندان راکہ والہ نظارۂ گلستان نوی اند جدت بسند است والا نظران پیش پا افتادہ را چہ بینند کہ نگاہ شان بر کوہ الوند است۔ تازگی آشنایان را تازگی بس است وطعمۂ آتش بودن روزی کہنگی خار و خس نعت نبی تہامی سینۂ فراخ است کہ پای بلند آہنگان درین وادی شاخ شاخ است اما سرت گردم اے ضیا کہ از لحن داودی نعت طائران قدسی را در شوق سماع از بالا بزیر آوردہ تا بہ بینیاں چہ رسد کہ در حالت وجد ہمہ فرش زمین اند شان ظہور لاریب اسم با مسمی است چہ ظہور شان جزو از کل است۔ بر ظہور کرامت حضرت ظہور چرا نازم کہ از کبرا اہل سخن اند ماہ را از اکتساب نور مہر نازشے است بجا ہمانا مادۂ عکس پذیری در مرات است

آنکہ در جمادات - آئینہ ہم ہر آئینہ فولاد است اما از صیقل ہمانا انجلا بخشیدن کار استاد سخن و خدای سخن کہ نغمہ سنجی ضیا رقال مجرد نیست بلحال موئد است - سخنی کہ از دل بود در دل جانشین گردد تراکیب عجیبہ و اسالیب غریبہ اش در کشش دلہا کار بیجادہ با کاہ مینمایند مضامین ابدارش کہ بجلیہ طبع محلے ہستند نور نظر نظارگیان مے افزایند - یارب مقبول بارگاہ رسول باد و ماموں مصنف بحضرت داور دادار قبول -

تقریظ ریختہ خامۂ یوسفِ کنعانِ فصاحت عزیزِ مصرِ بلاغت چمن طرازِ بہارستانِ سخندانی آبیارِ بوستانِ بیان و معانی غازہ کشِ رخسارِ شاہدِ سیاہ بیانی جلوہ دہ ابکارِ افکارِ معانی کوکبہ آرای عزائم بلند مرحلہ پیمای مدارج ارجمند نگارآرا نامۂ بلند نامی مولوی سید محمد محمود صاحب گرامی میرٹھی ہیڈ مولوی گورنمنٹ ایڈیڈ کینٹمنٹ اسکول صدر میرٹھ

نورِ طورِ ظہورِ عرفانی شمع بزم جمال لاہوتی	ہے ضیلئے ثنائے سبحانی نظم نعت نبی لاثانی
زلافِ حمد و نعت اولے است برخاکِ ادب خفتن	سجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن

حمد معبود اور نعت محمود جناب ضیا کا حصہ ہے - اس سے بڑھنے کی لن ترانی اک فضول قصہ ہے - ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ این سعادت بزور بازو نیست ۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ -

ایسے مقدس نفوس کی صفت و ثنا کہ جنکے انفاس قدسی اساس محض معبود مطلق اور پیغمبر برحق (فداہ ابی و امی) کی حمد و نعت ہی میں درجۂ فنائیت سے نورِ وحدانیت کے جلوہ اندوز اور بزم لاہوت کے شمع افروز ہو رہے ہوں بفحوائے لم یشکر اللہ من لم یشکر الناس اندکے از

از بسیار شکرِ پروردگار مین شمار ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انہی حضرات کا وجودِ باجود یادِ معبود و ذکرِ محمود کا باعث ہو کر سیہ کارانِ امت کیلئے نزولِ رحمتِ نامتناہی کا وسیلہ اور حصولِ شفاعت رسالت پناہی کا ذریعہ ہے۔ انہی کی ذاتِ عالی صفات چشمۂ حیاتِ ابدی کی خضرِ سبیل اور سور و سرورِ سرمدی کی وکیل و کفیل ہے۔ انہی کے معجز کلام مین یہ دلگدازی و دلنوازی ہے کہ عندلیبانِ گلزارِ جمالِ احمدی کو اسی کی زمزمہ سنجی و نغمہ پردازی ہے۔ سچ ہے ؎ سخن کز دل آید بود دلپذیر +

۔ اب تک جسقدر دواوین بندۂ مسکین کی نگاہِ دور بین سے گذرے ہین اُن مین سے کوئی اِلّا ماشاء اللہ ایسا ہوگا کہ جسکا موضوع بیشتر شاعرانہ شہرت و ناموری یا مقاصدِ دنیوی کی گردآوری نہ ہو۔

لاریب یہ خلوص و اخلاص کی جلوہ نمائی فقط ضیاؔ کے ہی حصہ مین آئی ہے کہ جو لفظ قلمِ زبان اور زبانِ قلم پر آتا ہے سامعین کے دلون مین اُتر جاتا ہے۔ شاہدِ ازل کے حسنِ دل افروز کی جھلک دکھائی دیجاتی ہے عشاق کے سینون کے صبر و سکون لیجاتی ہے۔ اگر مین اِس دیوانِ عالیشان کو فنِ سخن کا بلند آسمان کہون تو بالکل بجا ہے۔ کیونکہ اسپر مہرِ محبوب کا پیارا مہتاب جگمگا رہا ہے۔ خلوص کی نکھری چاندنی چٹک رہی ہے صدق و صفائی کے تارے چمک رہے ہین۔ یا حمد و نعت کا ہرا بھرا باغ لکھون تو بہت ہی زیبا ہے۔ اسواسطے کہ اِس مقدس دیوان کے باغبان نے سرزمین مضامین مین سراسر جنس ایمانی کی تخم افشانی کی ہے۔ جن پہ جاودانی رحمت کی نازک شاخین ہل رہی ہین اور روحانی سرور کی نفیس کلیان کھل رہی ہین۔ اخلاص کے پھول پھول رہے ہین۔ طائرانِ قدس حمد و نعت کے جھولے جھول رہے ہین۔ طوطیِ طبع گل زمینِ مضامین پر لہلہا رہی ہے۔ عندلیب خامہ چمنستانِ معانی مین چہچہا رہی ہے ؎

لے اُڑی طرزِ فغان بلبلِ نالان ہم سے	گل نے سیکھی روشِ چاکِ گریبان ہم سے

رشحاتِ رحمت نیسانی قطرات کیطرح جوہر آرائی کا کام کر رہے ہیں۔ نسیمِ ناز کے جھونکے انفاسِ عیسوی کا دم بھر رہے ہین۔ سچ ہے ؎ فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید + دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد ۔ ماشاء اللہ مصنف کو انواعِ سخن مین یہ قدرتِ کامل حاصل کہ جس صنف پر نظر ڈالیے اُس سے یہی یقین ہوتا ہے کہ یہ صاحبِ کمال اپنے فن مین یگانہ اور اپنی طرز مین یکتائے زمانہ ہے۔ شاعری اُسکی ذاتِ عالی سے ممتاز اور تمام اقسامِ کلام اسکے نام سے سر افراز۔ قسامِ ازل نے نکتہ دانی اسکے لئے مخصوص اور شاہدِ معنی کو اسکا قدمبوس بنایا ہے قصائد نگاری مین خاقانی کا طرز عیان۔ غزل نویسی مین نظیری کا رنگ جلوہ فشان۔ مثنوی کی ادا ادائے نظامی سے سرمایۂ والا نامی۔ بزم نگاری مین اندازِ جامی سے پیرایۂ شانِ گرامی۔ ریختہ گوئی مین مذاقِ ذوق کیف جوش۔ شعر گوئی مین غالب کیطرح ندرت کوش نزاکتِ معنی مین مومن کی نازک خیالی کا رتبہ۔ اور ممنون کی سنجیدہ مقالی کی بلندی بام کا زینہ۔ یہ کلام فصاحت التیام بلاغت نظام مقبولِ خاص و عام کیون نہ ہو اور اُسکی شہرت و ناموری کا کوس بلند آواز پس مصرِ معنی کے عزیز احباب اس یوسفِ کنعانِ شیوا بیانی کے جمالِ جان نواز کے نظارہ کیلئے سراپا چشمِ شوق بنکر آئین اور حسنِ سخن کی بیشمار دُرِ شاہوار دامنون مین بھر کر لیجائین۔

بیا گزیدۂ ودل طرفہ اعجازِ بیان بینی	زگفتار آسمانِ تازہ زیرِ آسمان بینی
بسا شمشیرِ ہندی وصفاہان دیدۂ لیکن	اگر جوہر شناسی جوہرِ تیغ زبان بینی

قصیدۂ گرامی وجریدۂ نامی

اُف رے حسنِ ملیح کی چیتون	دل مین ذوقِ نمک ہے شور فگن
لے گیا اک حسینِ گندم گون	دل کو دکھلا کے اپنے رخ کی پھبن
مین تو بالکل نثار کر بیٹھا	اُسکی بانکی ادا پہ سب تن من

جان و دل دے کے لے لیا سودا
پر ہے سو جہان سے دامن
حمد و مدحت کے پھول پھولے ہین
اور جدا دل ندیم نہر لبن
ہین یہ سطرین کہ حور کی زلفین
ہین سویدائے چشم اہل سخن
ذکر دیوان نعت مصطفوی
چشم زخم جہان کا جوشن
اسپہ قربان ارم کی رنگینی
بہر موسیٰ ہے وادی ایمن
تختۂ کاغذین دیوان پر
چرخ پر جیسے ماہ جلوہ فگن
کیون نہ زہرہ ہو مشتری دل سے
لعل و گوہر سے پُر کرین دامن
دیکھ لین طرز یہ فصاحت کی
شخص نظم متین کے رکن بدن
صنع الفاظ بے تکلف یون
ہین سراپا زبان جون سوسن
ایسا دیوان کہین نہ پائے گا

ماہ لیلیٰ کا دیکھکر جوبن
خوب دیوان نعت کا سودا
منقبت کی مہک یہی ہے یہین
ہین دوا اثر کہ چشمۂ حیوان
ہے سیاہی کہ آنکھ کا انجن
اس مقدس کلام مین یہ اثر
کیون نہ ہو دافع بلا و محن
مرکز روح روح روح امین
اسپہ شیدا بہشت کا گلشن
لحن داودؑ اس کا نغمہ سرا
ہے سلیمانؑ کے تخت کا جوبن
پنجہ مہر ہے مضامین کی
گوہر افشان ہو کیون نہ عقد پرن
ذوق لطف زبان کرین حاصل
اور بلاغت کا سیکھ لین چلن
طرز شستہ - بیان برجستہ
جلوہ پیرا ہون جیسے نسترون
نطق سحبان بلاغت حسان
لاکھ چکر لگائے چرخ کہن

اُسکی وصف و ثنا کے سودے مین
وصف محبوب کا ملا مخزن
اُسکے صفحے سہیم کوثر ہین
کلک گوہر فشان ہے خضر سخن
سیری نظرون مین نقطہ کے حروف
ورد اس کا مزیل شر و فتن
حرز بازوئے دین و ایمان ہے
قدسیان فلک کا یہ مامن
ہے **ضیا** اس مین لن ترانی کی
ہین عنادل اسی کی زمزمہ زن
مصر مضمون مین یوسف معنی
کیون بلائین نہ لے عروس ختن
نکتہ سنجون کو ہے صلائے عام
کیا کھلا ہے محاورون کا چمن
چست بندش تناسب ترکیب
لطف نطق زبان ہے کیا الحسن
معنوی صنعتین بھی گوناگون
پاک دیوان مین دست در گردن
مُنہ کی کھائین جو کچھ بھی منہ آئین

جملہ حساد ہو گئے الکن
ایک مضمون خلاف شرع نہیں
خوب لکھی بطرز مستحسن
جملہ اصناف شعر پر قادر
کاشفِ رمزِ مصحفِ متقن
جسکا سینہ وہ صاف آئینہ
مظہر مہر مہر سے ابین
جملہ احباب اُس کے مالامال
طبع موزون نے جب کیا قدغن
سُن کے ہر ایک مصرع تاریخ
جلوہ افزائے بزم باغ سخن

ایسکا ثانی نہیں کوئی دیوان
داب آداب دین بوجہ حسن
کیون نہ ہون اسمیں صفات جمیل
ذات والا ہے ماہر ہر فن
حامیٔ دین و ماحیٔ بدعت
روئے زیبائے یار کا مسکن
مہر سے جیسے ماہ پرتو گیر
اور پامال اُسکے سب دشمن
دی ندا ہاتف **گرامی** نے
داد دین اس کی مجکو اہل سخن
گلستانِ کلام نعت امین

جملہ اقسام شعر کا مخزن
صاحب نون والقلم کی نعت
جب مصنف ہے اسکا فخر زمن
حامل ذکر و موردِ رحمت
عالم و عاملِ اُمورِ سنن
مرجعِ خلق و مصدرِ اخلاق
اُس سے ہین فیضیاب اہل وطن
اس کی تاریخ طبع کی خاطر
پھر تاریخ یون بوجہ حسن
مطلع نوبہار گلشن نعت
زادِ قوت قلوب اہل زمن

شمع گنجِ ظہورِ عرفانی ۱۹۰۵	لطف اوج ضیائے مہر سخن ۱۹۰۵

تقریظ ریختہ قلم نادر رقم سحر کار جواہر نثار محب بے ریا مخلص با صدق و صفا مقبول بارگاہ صمد منشی شفاعت احمد صاحب برق دہلوی

اے سرنامہ نام تو عقل گرہ کشائی را	ذکرِ تو مطلع غزل طبع سخن سرائی را

تماشائیان طرفہ طرازی خامہ - نظارگیان ندرت آرائی و سحر سامانی نامہ - ساحری کاران نکتہ رس طرفگی سخن - مسیحا دمان دقیقہ یاب نادر فن - صدر نشینانِ بساط شگرف زبانداني - گرانمایگان عالم نادر شیوا بیانی - والا منشان بزم آگاہی - بالانشینان انجمن عالی پایگاہی کو نوید تازہ - شمع افروزان خلوت کدۂ نازک خیالی - پیش تازان قافلہ جادو مقالی - ناموران عالم سخن فہمی و دادگستری - چمن آرایان

گلزار عالی کلامی ودوالافری۔ گرامی فنان ریختہ گو و ریختہ نگار۔ دریا کشان میکدۂ اشعار آبدار کو مژدہ مسرت فزا۔ کہ دیوان فصاحت بنیان بلاغت توامان دستنبوئے گلہائے راز گلدستہ مضامین اعجاز جادوئے خوشش تاثیر فال افسون پُراثر جال شمع عالم افروز جادو بیانی و ندرت طرازی۔ خورشید جہان آرائے مشرق شیوا زبانی وطرفہ اندازی۔ بیاض گرم بازاری مضامین ید بیضا امثال۔ مجموعہ نیرنگ طرازی اشعار بہجت باجاہ وجلال۔ دفتر نعت فروغ چشم بینش۔ گوہر قلزم آفرینش۔ شہنشاہِ والاجاہ۔ ثریا منظر انجم سپاہ۔ فخر کائنات۔ مظہر اسمار و صفات۔ سلطان صاحب برہان۔ حبیب الرحمن زینتِ کون ومکان۔ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ریختہ خامہ نادر یکتا شاعر بے ہمتا طرفہ نگار ساحری کار مجموعہ مہر و وفا جناب حافظ محمد حسین صاحب ضیا۔ خلف الصدق یکہ تاز مضمار سخندانی چہرہ آرائے شاہدبیان ومعانی آفتاب فلک شیوا بیانی قلزم ذخار سخن سنجی ونکتہ دانی جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب۔ ظہور۔ وعرفانی رئیس میرٹھ مرید خاص وفیض یافتہ باختصاص عارف یکتا سالک بے ہمتا واقف اسرار بزم یکتائی آگاہ رموز انجمن وحدت آشنائی سیاح بیدائے ملکوت وجبروت۔ تماشائی طور تجلی لاہوت مرد آزاد قلندر نہاد حضرت مولانا مولوی حاجی سید **غوث علی شاہ** صاحب قادری چشتی سہروردی نقشبندی بغدادی پانی پتی نور اللہ مرقدہ۔ زیور طبع سے مزین ہوکر جلوہ آرائے اشاعت ہوا۔ اور نور پیرائے طاق ومنظر۔ وقصر ایوان کشورِ شہرت بنا۔ بارک اللہ دیوان شانِ ظہور ہے یا حسن عالم افروز تجلی طور مجموعہ نعت سرورِ کائنات ہے۔ یا خورشید جہان آرائے جلوۂ ذات۔ چشم نظارگیان جمال ظاہر ہمہ تن محو لقائے آب وتاب ہو تو کیا عجب۔ اور دلِ مشتاقان حسن باطن وقف تجلی مضامین نایاب بنے تو کیا تعجب۔ الفاظ نور آگین کے جلوے سے عالم سخن پُر نور۔

مضامین روشن کے انوار سے جہان یعنی مظہر انوارِ ظہور۔ دیوان ہے یا شاہد رعنا شمایل کہ ایک عالم اُسکی ادائے دلنشین اور کرشمہ ہائے نازنین کا دیوانہ ہے۔ مجموعۂ نعت ہے یا دلبر زیبا صورت کہ ایک جہان اُسکے مقالات شکرین اور کلمات نمکین کی شمع روشن کا پروانہ ہے۔ صبح نفسان حقیقت گزین اور پاک طینتان پاک آیین کے لئے جام بیخودی ہے۔ کوتہ نظران ظاہر بین اور از کار رفتگان آیین دین کے لئے پیام خودرفتگی۔ جلوہ گاہ اسرار معانی اگر کہون بجا ہے۔ اور خلوت کدۂ فیوضات ربانی اگر کہون روا ہے۔ نظارگیان گلستان طریقت کے لئے گلدستۂ مشام افروز ہے۔ اور چمن آرایان بہارستان حقیقت و معرفت کے واسطے دستبوئے روح پرور و مسرت اندوز حرف حرف سرمۂ دیدۂ دیوانگان جمال صفات ہے۔ اور لفظ لفظ حسن رخسار شیدایان تجلّی ذات۔ ہر شعر خزینۂ لعل و گوہر شریعت و طریقت ہے۔ اور ہر غزل و مسمط گنجینۂ جواہر حقیقت و معرفت۔

ماہ یا خورشید لکھون یا ید بیضا کہون	یا فروغ جلوۂ حسن جہان آرا کہون
یا نسیم صبح رحمت یا صبا گشام فضل	یا بہار کیف بخش سینۂ شبہا کہون
لوح پیشانئ دل یا صفحۂ رخسار روح	یا خط تقدیر ارمان طرب پیرا کہون
مشتری چرخ خلت یا سہیل اوج عشق	ماہ اکلیل کرم یا مہر کرمنا کہون
جام لبریز شراب ذوق یا مینائے شوق	یا بہار نشۂ کیف دل شیدا کہون
عیش نروح صادقان یا کیف جان عارفان	انبساط عاشقان یا لطف صدقنا کہون
برق ہر درات عرض آرزوئے جان و دل	کیف بخش عشرت آبادِ نشاط افزا کہون

کہان ہین خریداران والا پایہ اور قدردانان گرانمایہ نقد دل و جان اس کے بیعانہ کیلئے لائین اور حظ کامل اور لطف وافر اٹھائین۔

قطعہ تاریخ

الٰہی برق تجلی نور شان ظہور — ہو جلوہ ریز مسرت ہمیشہ طور آثار

فروغ عالم انوار ذوق ہون مضمون — بہار گلشن ندرت ہو خوبی اشعار

چمن چمن رہے رنگینی سخن کی دہوم — جہان جہان ہو دل اہل فن مین جاہ و وقار

زمانہ زمزمہ سنج ثنا ہو شام و پگاہ — مذاق اہل جہان کیفیاب لیل و نہار

ہو برق شوکت و شہرت بجاہ و جلوہ و ناز — علی الدوام ضیا بخش ۔ عالم انوار

قطعہ تاریخی توشیحی ریختہ خامہ گوہر بار جواہر نثار غواص بحر طریقت پناہی شناور عمان معرفت و حقیقت آگاہی ناثر یگانہ شاعر فرزانہ سیاح بیدائے کمال عارف معارف جمال و جلال مولانا مولوی حاجی شاہ عبدالحکیم صاحب جوش و حکیم رئیس شہر میرٹھ مرید مولانا ہادیا قلندر وقت حضرت مولوی حاجی سید غوث علی شاہ صاحب بغدادی پانی پتی نور اللہ مرقدہ

نوید اے معطر مشامان شوق — معنبر خیالان ذوق آشنا

نوید اے تماشائیان جمال — شہیدان انوار رحمت ادا

نوید اے مریضان درد فراق — عبث تہمت آلود فکر شفا

بجان و بدل صرفہ سوز و ساز — بہ تاب و توان نذر تیغ وفا

اسیر خم زلف و گیسوئے شاہ — نثار و فدائے شہ دوسرا

ہمہ تن فدائے شہ دو جہان — سراپا نثار غم مصطفا

ہے نظم پر انوار عالم فروز — صفا مین روشن مین جلوہ نما

ہر ایک حرف مین معجزہ جانفزا — ہر ایک لفظ پر نور عیسیٰ شفا

طراز سخن خال روئے کمال — ادائے بیان حسن شان صفا
فصاحت فصاحت پہ دل سے نثار — بلاغت بلاغت پہ جان سے فدا
نشاط طلب غمزۂ ذوق و شوق — وفور شغف کیف فرحت فزا
فروغ سخن چشمک برق طور — منور بیان تجلی ادا
کمال سخن جادوئے سامری — جلال بیان حسن بیضا ضیا
ثنائے شہنشاہ کون و مکان — مہ و مہر اوج کمال علا
مسمّی بدیوان شان ظہور — مزین بزیب کلام ضیا
ہوا طبع صد شکر ارمان ہین شاد — پر آوازہ ہے شور صل علی
زمین پر ہے دھوم اور فلک پر ہے شور — سر عرش پر غلغل مرحبا
مکانان و مکین صرف تحسین مدام — زمان و زمین والہ حبذا
دل اہل عرفان مسرت سے محو — بجان عاشقان الہی فدا
رہین طرب خاطر اہل ذوق — تمنائی کیف شوق آشنا
فسون مسرت مضامین ورد — علاج دل وقف عشق خدا
دوائے مریضان درد رسول — بہار رخ شوق و ذوق خدا
حکیم سخن سنج با جوش شوق — ہوا جب کہ ہاتف کا طبع آزما
کہا ہے تجلی شان ظہور — سن عیسوی جس سے پردہ کشا
زبر بینہ مین بھی ہو گر خیال — ہے شان ظہور حق اے خوش ادا

قطعہ تاریخ والا فکر گرامی منش جناب منشی مہدی حسن صاحب مختار بعہد اریاست بیکانیر رئیس میرٹھ

عجب بے مثل ہے دیوان ضیا کا — نظیر اسکی زمانہ مین نہین ہے

ادا سے اور صفا سے اور ضیا سے	مجیب بے نظیر اہل دین ہے ۱۳ ۲۲

قطعۂ تاریخ دُرِّ دُرجِ دولت و بختیاری اختر برج ثروت و کامگاری نونہال چمن دولت و اقبال جلوہ آرائی گلستان جاہ و جلال زبدۂ ارادت کیشان والا نہاد جناب غلام محی الدین صاحب آزاد رئیس بمبئی تلمیذ حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مظلہ العالی

یہ دیوان پُر نور شان ظہور	ہے آئینۂ حسن جلوات طور	مجلّی بیان اور منور کلام
بہارِ رخِ حسن ماہِ تمام	فصاحت نگارِ دلِ اہل شوق	بلاغت تمنائے ارباب ذوق
ادائے سخن رنگ جوش نوی	فروغ بیان شوکت خسروی	ہر انداز میں طرفگی کی بہار
طرازِ سخن پر زمانہ نثار	ثنائے شہنشاہ کون و مکان	مبارک ادا فرخی توامان
ہے نورِ علیٰ نور جلوہ فروش	نشاط دل و جان تفریح ہوش	پئے سال ہاتف ہے نغمہ سرا
کہ آزاد صد آفرین مرحبا	ثنائے شہنشاہ والا نژاد ۱۳ ۲۲	ہے بے مثل شایان تحسین و داد

قطعۂ تاریخ خامۂ دُربار گوہر نثار تاج سخنوری راگرانمایہ گوہر جناب منشی محمد ممتاز حسین صاحب افسر خلف اکبر حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مظلہ العالی

ہے طرفہ ادا و نادر انداز	دیوان ضیا ہے نکتہ پرور
ہر لفظ برنگ دُرِ نایاب	انوار فروش و جلوہ گستر
انداز بیان تجلی افروز	انوار زبان فروغ اختر
ہر حرف ہے آبروئے خوبی	ہر لفظ ہے غیرتِ دُرِ تر
ہر طرز سے خوش ادا خوش اسلوب	ہر شان سے بہتر اور خوشتر
جب طبع ہوا یہ دفتر نعت	با جلوہ شان مہر انور
تاریخ کا فکر تھا ضروری	ہاتف نے کہا کہ اے ثناگر

با جلوۂ شان بے نظیری — طغرائے محمدی ہے افسر ۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ تراویدہ خامہ طرفہ رقم مجمع لطف اتم جناب شیخ علیم الدین صاحب رئیس شہر میرٹھ

فضل کبریائی سے نعت مصطفائی میں — ہے بہار طور آثار نور جلوہ افشان ہے
حرف حرف پُر انوار جلوہ زا ثریا وار — کہکشان مظہر سطر روشن و فروزان ہے
شمع بزم خلوت ہے پُر فروغ ہر مضمون — لفظ لفظ تابندہ مثل مہر رخشان ہے
بے سر و سامان علیم الدین نغمہ سنج ہے ہاتف — رحمت خداوندی یہ ضیا کا دیوان ہے ۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ من تصنیف شاعر جادو بیان فصیح اللسان نادر نگار سحر کار جناب حافظ مولا بخش صاحب ظہیر تلمیذ حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مدظلہ العالی

تحریر و طبع سے جب یہ ہو چکا مزین — بے مثل و خوب و نادر اور بے نظیر دیوان
ہاتف نے فی البدیہہ مجھ سے کہا کہ لکھدے — خورشید صبح ایمان ہے اے ظہیر دیوان ۱۳۲۲ھ

ایضاً

دیوان ضیا کا غنچہ باغ کمال ہے — فرخ ادا ہے خوب ہے فرخندہ فال ہے
تاریخ طبع کے لئے کیوں فکر ہو ظہیر — خورشید صبح جلوۂ محبوب سال ہے ۱۳۲۲ھ

کتبہ محمد عبد الرحمن خان عفی عنہ امروہوی | **خاتمۃ الطبع** | تلمیذ جناب حافظ عبد الحق صاحب کیرانوی شاگرد خلیفہ حضرت ...

عاشقان جمال محمدی کو نوید اور مشتاقان جلوۂ انوار محبوب بارگاہ سرمدی کو مژدہ کہ دیوان فصاحت تبیان بلاغت توامان جلوۂ انوار طور شان ظہور ریختہ خامہ نادر یکتا شاعر بے ہمتا حافظ محمد حسین صاحب ضیا مالک مطبع نور الانوار خلف الصدق جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور و عرفانی حنفی قادری رئیس میرٹھ بکمال خوبی و مرغوبی و صحت تام و خوشخطی و جواہر رقمی مالا کلام منشی عبد الرحمن خان صاحب امروہوی حسن اہتمام و انتظام منشی اصغر حسین صاحب مہتمم مطبع بتاریخ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۵ع کو مطبع نور مرقع نور الانوار میرٹھ واقع محلہ حضرت شاہ حسن صاحب میں تجلی فروز طبع و جلوہ آرائے اشاعت ہوا بمنہ و کرمہ

صحت نامہ دیوان ظہور رسالت المعروف بہ شان ظہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۷	کہ زمین	کہ یہ زمین	۵۳	۱۲	شعلدوری	شعلہ وری	۱۷۰	۷	ہو مرنے	ہو مرے
۸۰	۱۳	چھنی ہے لاریت	چھنی ہی لاریب	۱۵۷	۲	روزدرواره	روز دروازه	۱۹۸	۱۳	ظور ظور	نور ظور
۱۴۹	۱۹	فکر کیا بارہا	فکر کیا باقی رہا	۱۶۵	۸	اے جوش اشتیاق	اے جوش اضطراب	۳۴۴	۸	سرہادست	سرنہادست

اعلان ضروری اغلاط کی تصحیح کردیگئی صرف نقاط کی غلطیان ناظرین پر اعتماد کرکے طوالت کے خیال سے چھوڑ دیگئی ہین -

کارخانہ تاج التجارت میرٹھ

کلاہم ہر کہ پوشد یا الٰہی + نصیبش باد عیش و شاہی

الحمد للہ کہ میرٹھ کی ٹوپیان نئے نئے طرز و انداز کی جسکی اقسام شمار سے باہر ہین تمام ہندوستان مین بیمثلی کا فخر حاصل کیے ہوئے ہین. یہ شہرت اور عزت کسی شہر نے نہین پائی اور خدا کے فضل سے ہمارے کارخانہ نے بیس برس کے عرصہ مین اپنی دیانت داری سے وہ اعزاز حاصل کیا ہے کہ ہر دم و ہر لحظہ شکر کرنا لایق ہے مختصر فہرست ہدیہ ناظرین ہے -

فہرست کلاہان

کلاہ میند کی کلابتونی سلمہ دار مختلف اقسام ۲ سے ۵ روپیہ تک

〃 زر و ام کلابتونی سلمہ ستارہ کارچوبی 〃 [illegible] 〃 [illegible]

〃 〃 فریشہ 〃 〃 [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 〃 پرمتن بیانہ بیل 〃 [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 〃 مانگ بیل 〃 ۱۵ ار 〃 [illegible] 〃

کلاہ دستی کلابتونی ریشم سے مخلوط مختلف اقسام [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 〃 ڈوریدار 〃 [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 〃 بٹن دار 〃 [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 〃 تین کیری 〃 [illegible] 〃 [illegible] 〃

کلاہ سفید و زرد خالص ریشمی گلدستہ بٹن دار 〃 ۱۲ ار 〃 [illegible] 〃

〃 〃 پٹی دار 〃 [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 مختلف ریشم کی اقسام اقسام 〃 [illegible] 〃 ۱۵ ار 〃

〃 پرمتن سادی بخیہ بڑھیا 〃 [illegible] 〃 [illegible] 〃

〃 〃 بخیہ گھٹیا 〃 ار 〃 [illegible] 〃

اسکے علاوہ ہر قسم کی کلاہ موجود ہین اور فرمایشی حسب منشاء وضع کی تیار ہوسکتی ہین

اشتہار کا اشتہار

مسلم بات ہے کہ اشتہارات کے ذریعے سے تجارت کی ترقی ہے اگر ہمارے ہموطن یورپ کی طرح سے اشتہارات کے قدر شناس بنین تو ضرور وہ نفع اور فائدہ حاصل کرین کہ جسپر اور کیسکو ترقی کا فخر حاصل ہو اسی خیال سے ہمارے مطبع نور الانوار سے **ضیائی جنتری** ہر سال کے آغاز سے تین مہینے پہلے شایع ہوتی ہے تجارت پیشہ اصحاب ۱۵ ستمبر تک پتہ ذیل سے اشتہارات اور اجرت بھیجدین اور پھر دیکھین کہ ہم کس کس اسلوبی اور خوبی سے اشتہارات کو مشتہر کرتے اور کیسی اشاعت کی صورتین نکالتے ہین!

المشتہر حافظ محمد حسین ضیا پروپرائٹر نور الانوار پریس وکارخانہ تاج التجارت میرٹھ و مولف ضیائی جنتری و کمیشن ایجنٹ میرٹھ

اشتہار چھپائی

نور الانوار پریس میرٹھ مین بہت عمدہ خوشخط اور بکفایت اردو فارسی عربی ناگری وغیرہ کی چھپائی ہوتی ہے ہر علم و فن کی کتب ہر دفتر کے فارم رسید - بل - چک - نقشہجات - تمام اشتہار نہایت آب و تاب اور صفائی سے چھپ سکتے ہین - اجرت چھپائی بہ نسبت دیگر مطابع کے بہت کم لیجاتی ہے نمونہ جات چھپائی و خوشخطی بشرط طلب مطبع سے روانہ کیے جاسکتے ہین - چھپائی کا نصف روپیہ ہر صورت مین پیشگی وصول کیا جاتا ہے رنگین کام و رقعہ شادی سنہری اعلیٰ خوبی کے ساتھ طبع ہوتے ہین - المشتہر مینیجر نور الانوار پریس میرٹھ

جملہ فرمایشات بنام حافظ محمد حسین ضیا پروپرائٹر نور الانوار پریس وکارخانہ تاج التجارت میرٹھ آنی ضروری ہین -

کتب ذیل کے علاوہ ہر قسم کی کتابین کتبخانہ ضیاء التجارت متعلقہ نور الانوار پریس میرٹھ سے ملسکتی ہین

کمالات قلندریہ

حضرت شاہ شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری اور انکے آباء و اجداد کی نسبت تحقیق

جس مین انکا حال اور حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی

رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری

آوری کا سند وستان مین آنا اور زبان حضرت مخدوم [illegible]

بیان نہایت سلیس اردو زبان مین کیا ہے

رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہوا ہے

قصیدہ غوثیہ

حضرت قطب الاقطاب غوث الاعظم

محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا

فارسی زبان مین الہام شدہ قصیدہ اردو زبان مین

اسکا ترجمہ نظم مین کیا گیا ہے [illegible]

دعوت عام [illegible] مرزا رحیم بیگ صاحب [illegible]

اعلان

حسب منشاء قانون نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۴۷ء

اس کتاب کا حق تصنیف رجسٹری

شدہ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مصنف

اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرمائین

اور قانونی دار و گیر سے نقصان نہ اٹھائین

جسقدر جلدین مطلوب ہون پتہ ذیل سے

طلب فرمائین **اطلاع** جس کتاب پر

مولف کی مہر یا دستخط نہ ہون وہ مال

مسروقہ ہے خریداران اسکی

خریداری سے اجتناب فرمائین المشتہر

حافظ محمد حسین ضیا پروپرائٹر

نور الانوار پریس

میرٹھ

سوانح عمری [illegible] قابل دید

اور لائق [illegible] اور شایان [illegible]

[illegible] قبل از طبع ہو چکے

چاہین وہ مطلع فرمائین اس سوانح عمری کے

اور ارشادات اور ملفوظات اور [illegible] کا کام

اجتک کم [illegible] کے طبع کی جاوین

دیوان حافظ ۱۰ دیوان کلیات ۸

دیوان غنی فارسی ۴ کلیات شمس تبریز

کلیات نعمت [illegible]

دیوان عرفی ۳ دیوان [illegible]

کلیات شہید ۱۲ دیوان بیدل

دیوان سعدی

دیوان ظفر ۲ دیوان ذوق

دیوان قتیل ۱۰ [illegible]

منتخب [illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲ دیوان منصور [illegible]

المشتہر حافظ محمد حسین ضیا پروپرائٹر نور الانوار پریس کارخانہ تاج الشفا کمیشن ایجنٹ میرٹھ

PRESS MEERUT
PROPRIETOR NOORU...